DAMAGE BOOK

DAMAGE BOOK

UNIVERSAL LIBRARY
OU_188545
UNIVERSAL LIBRARY

COLLEGE LIBRARY.

THE GRECO-TURKISH WAR

تاریخ جنگ روم و یونان

۱۸۹۷ء

BY K. M. JALAL UDDIN SIDDIQI.

جس کو قاضی محمد جلال الدین صاحب ماسٹر مرادآباد مصنف تاریخ عرب وغیرہ نے مستند کتابوں سے ترتیب دیا

اور منشی فضل محمد صاحب مہتمم ... مرادآباد نے طبع کیا

مطبوعہ شمس المطابع پریس مرادآباد

تکمیل طبع ثالث ماہ جون ۱۹۱۵ء تعداد جلد ۱۵۰۰ - قیمت فی جلد ۸/

(Registered)

اس کتاب کے جملہ حقوق تالیف بذریعہ رجسٹری محفوظ ہین کوئی صاحب بقصد طبع نفرمائین

مکمل

تاریخ جنگ روم و یونان ۱۸۹۷ء

بار سوم

معہ نقشہ جات و تصاویر

جسکو

قاضی محمد جلال الدین صاحب مرادآبادی مصنف "عقل کل" وغیرہ نے
نہایت احتیاط اور شرح و بسط کے ساتھ مستند ذریعون سے مرتب کیا

اور

منشی فضل محمد صاحب ایڈیٹر رسالہ "شرارۂ" زبان برادرس مرادآباد نے اپنے اہتمام سے شائع کیا

مطبوعہ شمس المطابع مرادآباد

طبع اول ... طبع ثانی ۱۸ نومبر ۱۸۹۷ء طبع سوم ۱۰ دسمبر ۱۸۹۸ء ڈیڑھ ہزار جلد قیمت فی جلد ۱۲

۹۷۹۰۶
(الف) ج - ت

فہرست مضامین تاریخ جنگ روم و یونان

تمہید
جنگ سے پیشتر سلطنت عثمانیہ کی نسبت اہل یورپ کا خیال ۱
یونان کی حماقت اور دل خوش کن امیدین ۴
جنگ روم و یونان کی جنگ جرمنی و فرانس سے مشابہت ۱۱
یونان کی فوجی بزدلی ۱۲
یونان اس جنگ کے محرک اور ذمہ وار ہین ۱۵
پیشقدمی کس نے کی ۱۷
یونانی لوگون مین جنگی جوش ۱۷
ترکون کا جوش ۱۸
لڑائی چھڑ جانے کی وجہ اور اعلان جنگ ۱۹
سفرائے روم و یونان کی واپسی ۲۱
اعلان جنگ پر یونانیون کا جواب ۲۲
گورنمنٹ کی یادداشت بیرونی سفارتون کے نام ۲۳
ترکی ازبان حق یونانی رعایائے سلطان ۲۴
آغاز جنگ ۲۵
بندرگاہ وولو اور پریوزا ۳۱
قریہ اور انالیس کے گرد لڑائی کی شروعات ۳۲
معرکہ درہ ملونا ۳۵
دلیس آفندی کا حملہ ۳۹
مقتول دشمن کے ساتھ ترکون کا برتاو ۴۱
حفیظ پاشا کی شہادت //
ادہم پاشا اور اونکے اسٹاف کا چشمدید حال ۴۲
درہ ملونا کے معرکہ کا اختتام ۴۳
وولسلو غازی عثمان پاشا کا میدان حرب کو جانا ۴۴
رپورٹ فتح ابتدائی منجانب مارشل ادہم پاشا ۴۵
شکست گریزوالی ۴۶
فوائد فتوحات درہ ملونا ۴۷
محاربہ ٹرناو ۴۸
افواج قاہرہ کا میدان تھسلی مین بڑھنا ۵۰
جنگ کریڈی اور جلال پاشا کی شہادت ۵۱
لریسا مین والنٹیرون کا داخلہ ۵۲
گریزوالی کا ترکون کے ہاتھ سے نکلجانا ۵۳
ترکون کی حالت اور یونانی رعایا مین بھاگڑ //
ترکی فوجی پیشقدمی کا ضعف ۵۵
ایک عجیب واقعہ ۵۶
جنگ مانی اور کریڈی کی تفصیل ۵۷
لریسا مین قبل ازوقت واویلا ۶۱
بھاگڑ کے متعلق ایک نہایت دلچسپ داستان ۶۲
یونان اور اپنے ہاتھون اپنا نقصان ۶۹
خاتمہ محاربہ ٹرناو ۷۰
سوفتیدیون کے ساتھ ترکی افسر کا سلوک ۷۱
رپورٹر کے نامہ نگار کی ادہم پاشا سے ملاقات ۷۲
یونانی ہزیمت کی دلچسپ کیفیت ۷۳
یونانی کرنیل اسمولینسکی ۷۶
فتح ٹرناو اور مال غنیمت ۷۸
فتح ٹرناو و جنرل احمد حفظی پاشا کا تار ۷۹
ذمہ دار افسران ترکی و یونانی متعینہ سرحد ۸۰
جنرل ادہم پاشا کا اسٹاف ۸۱
افسران افواج ۸۲
فتح لریسا اور ولیعہد کی فراری //
ترکی فوج کا شہر مین داخلہ اور حسن انتظام ۸۵
ترکون کا حسن انتظام ۸۶
یونانیون کی اپنی رعایا سے نالایق حرکات ۸۷
ترکی سپاہی ۸۸
نامہ نگار ڈیلی نیوز کا مبارکباد دینا ۸۸
سلطانی توپخانہ کا داخلہ لریسا مین ۸۹
مارشل ادہم پاشا کا تار ۹۰
مارشل ادہم پاشا اور اونکے مصاحبین پر عنایت سلطانی ۹۰
سپہ سالار ادہم پاشا کا داخلہ لریسا مین ۹۱
مال غنیمت ۹۳
شہر لریسا ۹۴
فیلڈ مارشل ادہم پاشا کی سوانح عمری ۹۵
جمعہ کی لڑائی کی دلچسپ کیفیت ۱۰۰
ایتھنز مین نازک حالت پولیٹیکل ۱۰۵
جدید جماعت وزارت ۱۰۹
جنگ ایپائرس ۱۱۰
صوبہ ایپائرس ۱۱۰
یونانی بحری طاقت ۱۱۳
سلطانی بیڑہ جہازات کی کارروائی ۱۱۷

سرحد اپایرس پر طرفین کی افواج کا شمار ۱۲۰
سوانح عمری احمد حفظی پاشا ״
״ سعید الدین پاشا ״
״ عثمان پاشا ״
یونانی افواج متعینہ اپایرس کی تعداد ۱۲۲
معاملہ کریٹ میں یونان کی چیرہ دستی پر ترکی کی جنگجوئی ۱۲۳
یونان کی مختصر تاریخ قدیم اور اوسکو ترکی سے تعلقات ״
جزیرہ کریٹ کے مختصر تاریخی حالات جو دراصل بناءِ فساد ہوا ۱۲۸
فروری ۱۸۹۷ء میں سفرہ پردازی کا شور اور یونان کی مداخلت ۱۳۲
معاملات کریٹ میں یونان کا جوش و خروش ۱۳۴
سلاطین کی یادداشت پر یونانی گورنمنٹ کا جواب ۱۳۶
مارچ کے اخیر ہفتہ میں عیسائیوں کی مسلمانوں پر سخت زیادتی ۱۳۷
اپریل کی کارروائی ۱۳۸
یونانی فوج کا حملہ اپایرس میں ۱۴۳
قلعہ پریویزا کی گولہ باری کے احوال میں جنرل حفظی پاشا کا تار ۱۴۵
ترکی فوج متعینہ اپایرس ۱۴۷
جانینا کے قریب لڑائی ۱۵۰
پینٹی بگیڈیہ پر دوسرا سخت معرکہ ۱۵۱
نتیجہ جنگ پینٹی بگیڈیہ ۱۵۲
آرٹا میں اپنی گورنمنٹ سے مخالفانہ جوش ۱۵۳
مغربی یونانی بیڑہ جہازات کی کارروائی ۱۵۳
پینٹی بگیڈیہ پر کیونکر ترکی قبضہ حاصل ہوا ״
مفرورین کے جمع ہو جانے کے بعد آرٹا کی حالت ۱۵۶
اپایرس کی مزید ترکی فتوحات ۱۵۶
آرٹا کی بھاگڑ کی عجیب کیفیت ۱۵۷
البانیہ کے عیسائیوں کا اشتہار ۱۶۲

حصہ دوم

شہر لریسا کیونکر مسخر کیا گیا ۱۶۴
لریسا کی بربادی خود اپنے محافظین کے ہاتھ سے ۱۶۶
یونانیوں کو خود اپنی بیجا غلطی کا اقرار ۱۶۷
بعد از جنگ یونانی فوج کی حالت ۱۷۱
سلطانی تار برقی در بارہ فتوحات ٹرناو ۱۷۳
فتح ترنقالہ ۱۷۴
یونانیوں کے طریقہ جنگ کی مختصر کیفیت ۱۷۷
فتح ترنقالہ کا تار بحضور سلطان المعظم ۱۷۴
تقادریچہ اور ترنقالہ کی رعایا کی فریاد ۱۷۵
آغاز جنگ ویلسٹینو ۱۷۷
مارشل ادھم پاشا کا تار بحضور وزیر جنگ ۱۷۸
جنگ ویلسٹینو ۱۷۹
ویلسٹینو پر ۳۰ اپریل و ۱ مئی سے قبل کے معرکجات ۱۸۳
فتح ویلسٹینو اور ترکوں کا نقصان ۱۸۳
امیر وری سمولنسکی کا فرار ہونا ۱۸۴
حفظی پاشا فاتح ویلسٹینو ۱۸۵
فرانس کی یونان سے طرفداری ۱۸۶
دارالخلافہ یونان کی نازک حالت ״
ڈومو پر حملہ اور یونانیوں کی فراری ۱۸۷
ڈومو کا قبضہ ۱۸۹
ڈومو کے قبض و دخل کا حال ۱۹۰
فتح ڈومو ویلسٹینو و لیپی کرتن و اساس اور کرٹ ۱۹۴
تزرکوس کا قبضہ ۱۹۶
آغاز جنگ فرسالہ ״
حوالی فرسالہ میں جنگ ۱۹۷
فرسالہ پر ادھم پاشا کا بذات خاص حملہ کرنا ۱۹۹
یونانی افسروں کا اپنی گورنمنٹ کو جھوٹی خبر دینا ۲۰۰
جنگ فرسالا کے تفصیلی حالات ۲۰۳
یونانیوں نے آخر کیا کیا ۲۱۰
قبضہ فارسالا ۲۱۱
جنگ فارسالا کی نسبت دار العہد یونان کو تصنیع نیوز ریوٹر ۲۱۲
شاہزادہ ولیعہد کا اعلان ۲۱۳
ڈوموکو پر ترکی حملہ کا خطرہ ۲۱۴
ڈوموکو میں یونانی فوج کی ردی حالت اور صلح کی خواہش ۲۱۵
یادداشت سفرائے دول بنام وزیر خارجہ یونان ۲۲۴
یونانی گورنمنٹ کا فوری جواب ״
انخلائے کریٹ ۲۲۵
ڈوموکو کی حالت ایک نامہ نگار کی زبانی ۲۲۶
مال غنیمت ۲۲۸
افسران فوج یونانی میں تغیر و تبدل ۲۲۸
یونان اور گورنمنٹ یونان کی نازک حالت ״
آرٹا کی حالت ۲۲۹

انتظامات مقامات مفتوحہ	۲۴۰
جنگ ایپائرس بار سوم	"
پریویزا کے قریب سخت جنگ اور یونانی فوج کی مصیبت	۲۴۵
ڈوموکو کی لڑائی اور جنگ دوم یونان کا خاتمہ	۲۴۷
مفرور یونانیوں کا تعاقب	۲۴۸
اختتام معرکہ آرائی	۲۴۹
متفقہ یادداشت سلاطین بابت درخواست صلح	۲۵۰
زار روس کی درخواست بذریعہ تار برقی	۲۵۰
حضور سلطان کی منظوری بابت التوائے جنگ	۲۵۲
عارضی شرائط مہلت جنگ بمقام آرٹا	۲۵۴
۲۴ گھنٹے کے لئے موقوفی جنگ کا انتظام بمقام تھسلی	۲۵۵
اختتام جنگ کی باضابطہ اطلاع	۲۵۵
حد فاصل	۲۵۶
ذیلی واقعات	نوٹ
والنٹیروں سے سلوک	۲۵۸
حضرت سلطان کا ہسپتال معائنہ فرمانا	۲۵۸
سلاطین کا اتفاق	۲۵۹
مجموعی یادداشت پر جرمن کا اعتراض اور سلطان کا ...	۲۵۹
وزیر اعظم ترکی کا استعفا	"
شاہ یونان کے خیالات دربارہ جنگ	۲۶۰
ترکی کا جواب	۲۶۱
یونان کا عذر انکار	۲۶۲
جواب الجواب منجانب سفیران	۲۶۳
رعایتی حقوق یونان (کیپی چولیشن)	"
رعایتی حقوق پر سر الفرڈ ملز کی تحریر	۲۶۴
سلطان کی نسبت اخبار کرانیکل کی رائے	۲۶۵
تفصیل واقعات بعد از جنگ متعلق صلح از ۸ جون	۲۶۶
تا ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۷ء	۲۶۹
استغاثہ سلطان ... شہنشاہ آسٹریا	۲۷
تقرری جواد پاشا بعہدہ گورنری کریٹ	۲۷۲
جواد پاشا سے نیویارک پریس کے نامہ نگار کی ملاقات	۲۷۳
واقعات مصالحت شدہ صلحنامہ ابتدائی	۲۷۴
سلاطین کی طرف سے مبارکبادیاں	۲۷۶
وزیر اعظم یونان کا استعفا	۲۷۷
ابتدائی شرائط صلح پر لیوانٹ ہیرلڈ کی رائے	۲۷۸

حصہ سوم

سر ایشمیڈ بارٹلٹ اور ایک مصری بہادر کی گرفتاری	۲۷۹
سلطان المعظم کی نسبت سر ایشمیڈ کی تحریر	۲۸۰
سلطان المعظم کا حلیہ اور شاہانہ اخلاق	۲۸۱
شہزادہ بلگیریا کا قسطنطنیہ میں ورود	۲۸۳
شہزادہ بلگیریا کی آمد پر وزیر بلگیریا کا بیان	۲۸۴
وزیر کی رائے پر پاینیر کی رائے	۲۸۵
سلطان المعظم کی نسبت پرنس بسمارک کی رائے	"
عطیات سلطانی بہ سپہ سالاران ترک	۲۸۵
ورثائے شہدا سے سلوک	۲۸۶
سپاہ پروری کی ایک مثال	"
زخمیوں کی صحت یابی پر مجلس سلطانی کا انعقاد و عطائے انعام	"
ارشاد سلطانی زبانی ایڈیکانگ معین بے بزبان عربی	۲۸۷
سلطانی اسپیچ کا اردو ترجمہ	۲۸۸
یونان کے حامی	۲۸۹
شہنشاہ جرمن کا تار شکریہ	"
آبنائے ڈارڈنیلز کی قلعہ بندی	"
وجوہ ناراضی شہنشاہ جرمن	۲۹۰
عثمانیہ نیابت کی کارروائی	۲۹۱
بازار یلدیز سے قسطنطنیہ و ہمدردی سلاطین	۲۹۲
ڈیوک آف اسپارٹا کا استقبال	۲۹۴
زار روس کا تار بحضور سلطان المعظم	۲۹۵
کمرسن والنٹیر کی بہادری	"
اہل تشیعہ اور ترکان روم کا خلوص	۲۹۶
(نیز یہ امر کہ محض فتح باعث مسرت نہیں)	
قطعات مدحیہ از جناب سنجر طہرانی	۲۹۸
امیر نجد کی عقیدت مندی	۲۹۹
قطعات تاریخ فتح تھسلی	۳۰۰

نقشہ جات و تصاویر

۱- نقشہ سلطنت عثمانیہ رنگین
۲- نقشہ صوبہ تھسلی ایپائرس وغیرہ
۳- نقشہ آبنائے ڈارڈنیلز
۴- نقشہ جزیرہ کریٹ
۵- نقشہ قسطنطنیہ و آبنائے باسفورس
۶- شبیہ حضرت سلطان
۷- تصویر غازی ادہم پاشا
۸- تصویر غازی عثمان پاشا
۹- تصویر جنرل نشاط پاشا
۱۰- تصویر جنرل ممدوح پاشا
۱۱- تصویر جنرل خیری پاشا
۱۲- تصویر برگیڈ حفیظ پاشا شہید
۱۳- تصویر ولیعہد یونان
۱۴- تصویر باغی سردار ہند [illegible]

مفصّل
تاریخ جنگ رُوم و یونان

سنہ ۱۸۹۷ء

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سنہ ۱۲۹۸ اسلامی تاریخ مین وہ مبارک سال ہی جسکے بابرکت دور مین سلطنت عثمانیہ کی لاجنبت بنیاد ایک جوانمرد ترک نے ایسے سنگلاخ چٹان پر رکھی ہی جسکو نہ اندرونی سازشون کے خطرناک طوفانی جھونکے کوئی صدمہ پہونچا سکے نہ متعصب ہمسایہ سلطنتون کے بیرونی حملون کی خوفناک اور انقلاب انگیز لہرین اوسکے حق مین مضر ہو سکین جب شیردل عثمان ذیشان نے سنہ ۱۲۹۸ء مین اول مرتبہ اپنا ظفر نصیب پھریرا سرزمین اناطولیا پر اوڑایا اوسی فتحمند غازی کی اولاد آج سنہ ۱۸۹۷ء تک جسکو پورے چھ سو برس کا عرصہ گزرتا ہی اپنے موروثی سریر خلافت اسلامی اور اورنگ سلطنت عثمانی پر جلوہ گری۔ تاریخ عالم دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ایسی کے سلطنتین قایم ہوئین جنپر ایکہی نسل اور ایکہی خاندان کے بادشاہون نے چھ سو برس ایکہی تخت پر جلوس کیا اور ایسا کون دارالسلطنت ہے جو بروسا اور قسطنطنیہ کی طرح آفات زمانہ سے ایسے عرصہ دراز تک محفوظ اور مامون رہا ہو۔ اور ایسی کونسی نسل ہے جس مین چھ سو برس کے زمانہ مین باوجود عیش و کامرانی کوئی انقلاب عظیم واقع نہوا ہو۔ خلافت عباسی نے اگرچہ کئی صدیان نبھادین لیکن خلیفہ مامون رشید کے بعد جو اس سلطنت عظمیٰ کا حال ہوا وہ پوشیدہ نہین۔ ملک ہندوستان مین

سنہ ۱۰۰۱ء سے لیکر سنہ ۱۸۰۳ء تک جو آٹھ سو برس کا زمانہ ہی اور جس عرصہ مین تخت ہندوستان
مسلمانون کے قبضۂ اقتدار مین رہا کتنے شاہی خاندان جہانگیری اور جہانداری مین ناکام رہے
اور کس کس نسل کے ہاتھ مین یکے بعد دیگرے عنان حکومت آتی جاتی رہی آج اگر غلامون
کا خاندان برسرِ حکومت ہی تو کل خلجیون کے نام کا سکّہ خطبہ جاری ہے صرف تیس برس
اس خاندان کو سلطنت کرنا نصیب ہوئی تھی کہ تغلق خاندان دعویدار تخت ہوا اور اوس کے
آٹھ بادشاہ سو برس تک تخت دہلی پر متمکن رہے علی ہذا سید اور لودی خاندان سے گزر کر
سلسلۂ حکمرانی مغلون کے ورثہ مین پہونچا اور یون کہنے کو تین سو برس تک سارا ہندوستان اونکے
زیر نگین رہا لیکن سچ پوچھئے تو لایق اور جلیل القدر بادشاہ چھ سے زیادہ نہ پیدا ہوسکے اور
سلطنت جس شی کا نام ہی وہ عالمگیر کے دم کے ساتھ ختم ہوگئی اور پھر جو بادشاہ ہوے وہ عیش و
عشرت مین پڑکر ننگ خاندان ہی نہ ہوئے بلکہ اپنی نالایقی سے سو برس کی قلیل مدّت مین اوس
تناور اور عظیم الشّان درخت کو جڑ سے اوکھاڑ پھینکا جس کا تخم سلطان محمود غزنوی نے ۱۷ کامیاب
حملون کی لاثانی کوشش کے بعد خاک ہند مین لگایا تھا- پس ان عبرتناک مثالون کے غور کرنے اور
دیگر ممالک ایشیا اور یورپ کے تاریخی حالات پر نظر تعمّق ڈال لینے کے بعد قیام اور بقاء دولت عثمانیہ
پر مخالفین جسقدر بھی رشک و حسد کرین بجا ہی اور اہل اسلام خداوند کریم کی شکرگزاری کے ساتھ
جس درجہ تک اظہار مسرت کرین زیبا ہی- خدا کی قدرت ہی کہ سلطان عثمان کی اولاد مین جو چھتیس بادشاہ
وہ ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر ہونہار رہا ہے- باپ سے جو کام رہگیا وہ لایق- اولوالعزم بیٹے نے
تمام کرلیا- دو سلطانون نے اپنی تمام زندگی قسطنطنیہ کے مسخّر کردینے مین صرف کردی لیکن متواتر
ناکامیون سے ہمت نہ ہارے- یہانتک کہ تیسرے سلطان یعنی سلطان محمد الغازی نے اپنی بے نظیر
شجاعت اور جوانمردی سے قسطنطنیہ، محفوظ اور محصور شہر جو ایک مدت سے مشرقی سلطنت
رومتہ الکبریٰ کا دارالسلطنت اور دین مسیحی کا بڑا بھاری مذہبی مرکز چلا آتا تھا لے کر دم لیا

اور اوسکے بعد ہر سلطان نے سلطنت کے وسیع کرنے مین حتی المقدور کوشش کی۔ حالانکہ اس عرصہ
مین سلطنت نے طرح طرح کے انقلاب دیکھے بارہا اسکی مخالفت پر یورپ کے سلاطین نے اتحاد قایم کیا اوسکے
جرنیلون کو سو طرح ورغلایا پھسلایا۔ اوسکے فرمانبردار باشندونکو فساد پر آمادہ کیا۔ وفادار فوجونکو
بغاوت کیلئے بھڑکایا۔ عیسائی رعایا کے دلمین تعصب مذہبی کا زہر پلایا غرض سو طرح کی حکمت عملی سے
پہونچایا۔ اسکی مالی حالت کو خراب اور نیکنامی کو برباد کرنے کی کوشش مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا لیکن
فضل الٰہی سے ہمیشہ اس سلطنت عظمیٰ کی دہاک شاہان یورپ کے دلمین ایسی بیٹھی ہے کہ کبھی اونمین سے ایک یا
دو نے محض اپنے بوتے پر تاب مقاومت نپائی بلکہ جب انتظام کیا ہے کیا کہ سب کے سب متفق ہو کر اس
سلطنت کی طرف نظر بد سے دیکھین لیکن چونکہ مختلف یورپین طاقتون کے باہمی تعلقات ایک
دوسرے کے نقیض ہوتے ہین۔ اس لئے کسی سلطنت کو محض حکمت عملی کے زور سے اس سلطنت کو نقصان
پہونچانے مین کامیابی نہو سکی۔ اور نہ جب تک کہ روس برطانیہ اعظم کی روزانہ ترقیات اور افزونی جاہ و
جلال کو دیکھ دیکھ کر اوسکی طرف حاسدانہ نگاہ رکھنا موقوف کرے۔ جب تک کہ جرمنی اور فرانس مین سلسلہ
عداوت جاری ہے۔ جب تک کہ بیلنس آف پاور کے مسئلہ سے سلطنت ٹرکی کی خیالی تقسیم قابل اطمینان ثابت Balance of Power
نہو سکے اور جب تک کہ ممالک شام اور قسطنطنیہ کا قبضہ ہر سلطنت اپنے لئے تجویز کرتی رہے اسوقت تک
ممکن نہین کہ سلطنت عثمانیہ کا بال بھی بیکا ہو اور چونکہ برابر اسی طرح چھ سو برس گذر چکے ہین اس لئے آیندہ
بھی مشکل ہے کہ سچا اتفاق اور پکا اتحاد سلاطین یورپ مین قایم ہو سکے۔ خصوصاً اسوقت مین اس سلطنت
نقصان پہونچانا اور بھی زیادہ مشکل کام ہے جبکہ زمانہ کا رنگ دیکھ کر اوسنے بھی رنگ بدلنا شروع
کردیا ہے وہ سائنس جدیدہ سے فائدہ اوٹھانے لگا ہے وہ فوجی عزت و وقار مین یورپ کی افواج سے
کم نہین بلکہ برابر ہے۔ اسکی مالی حالت پہلے سے بدرجہا بہتر ہے اوسکے ہر صیغہ بحری و بری مین برابر نمایان
ترقی کا سلسلہ جاری ہے اسکو امید ہے کہ رومانیہ سرویہ بلگیریا۔ بوسنیا ہرزگوینا مانٹی نگرو یونان
الجیریا اور ٹیونس کے نقصانات کا معاوضہ اوسکو ملیگا اور جلد ملیگا +

جنگ سے پیشتر سلطنت عثمانیہ کی نسبت اہل یورپ کا خیال

۱۷- اپریل ۱۸۹۷ء سے پیشتر یہ ایک معمولی بات تھی کہ ترکون کے شاہنشاہ اور ترکون کی فوج اور ترکی انتظام مالی و ملکی پر ہزار ہزار طرح کی تہمتین رکھی جاتی تھین "سک مین" یعنی "مرد علیل" تو اونکا عام خطاب تھا جو سرکردگی زار روس تمام یورپ سالہا سال سے اونکو عطا کر چکا تھا - بغاوت آرمینیا کے نتائج اور عیسائی باغیون کی سزایافتگی کی وجہ سے بعض عیسائیون نے محض مذہبی دیوانگی سے جو جو گستاخیان حضرت سلطان المعظم کی شان مین دور بیٹھے بیٹھے کین اور جو کچھ ناگفتہ بہ خیالات اور جو جو ناشایستہ کلمات ہز امپیریل مجسٹی کی جناب مین بعض متعصب لوگون نے اپنی زبان سے نکالے وہ ضرور یورپ کی شایستگی اور مغربی تہذیب کے لحاظ سے ایک شرمناک اور نازیبا الفاظ ہین جنکی یاد باغیرت اور خوددار جنٹلمینون اور معزز شریفون کے لیے ایک مدت دراز تک سوہان روح بنی رہے گی - قاتل ظالم - سفاک - خونخوار غنیم - قصاب سیرت - سنگدل - "جمبل" کوئی ایسا لفظ نہین جو ایک، عادل باخدا سلطان کے حق مین استعمال نہ کیا گیا ہو -

کون سلطان ؟ امیر المومنین خلیفۃ المسلمین ! جسکی ذات سے ۲۴ کروڑ مسلمانون کا روحانی تعلق قایم ہے - کون بادشاہ ؟ حامی دین مصطفےٰ جو بمقابلہ اپنے ہم مذہبون کے عدل پسند - اور فرمانبردار غیر مذہب رعایا کے حق مین کہین زیادہ ملایم ہے جو اسلام کا حامی اور اہل اسلام کا پشت و پناہ ہے - حرمین شریفین کا خادم - بیت المقدس کا وارث - اور ممالک عرب و عجم - غربی ایشیا - شمالی افریقہ - اور یورپی روم کا شاہنشاہ ہے جسکی خلافت صحیحہ کی نسبت اکثر مومنین

متفق و یک زبان ہین کہ خلافت عباسیہ کے دور آخر مین سب سے پہلے بادشاہ محمد المتوکل علی اللہ نے ۹۲۳ھ مطابق ۱۵۱۸ء مین خلافت محمدی اور خدمت حرمین شریفین بخوشی تمام خاندان عثمانیہ مین منتقل کردی - جس خاندان مین عثمانی حکومت بجائے موجودہ سلطان کے بیٹے کے اُس شخص کے ہاتھ مین پہونچتی ہے جو سب سے بزرگ اور عمر مین بڑا ہو اور یقیناً یہ عہدۂ خلافت ہی کا اثر ہی کہ تمام دنیا کے مسلمان اسقدر گہری محبت ترکی سلطان کی ذات والاصفات سے رکھتے ہین اور اونکو مذہبی پیشوا اور دینی سردار مانتے ہین ورنہ کوئی اور وجہ نہین کہ عموماً سب سے زیادہ اپنی تمام دینی اور قومی مسرتین اسی خاندان کے ساتھ وابستہ رہین حالانکہ اسمین شک نہین کہ مسلمانون مین ایک قوم ہونے اور کہلانے کے لئے صرف تہذیب ہونا کافی ہے - اور خواہ کوئی سلطنت پٹھانون کی ہو یا مغلون کی عربون کی ہو یا ترکمانون کی ہر مسلمان اوسکے ساتھ فطرتی ہمدردی کم وبیش ضرور رکھتا ہے - لیکن جس خصوصیت سے مسلمانون کا روحانی تعلق بے انتہا شدّت اور غیر محدود اُنس و محبت کے ساتھ ترکون اور ترکون کے سلطان سے رہتا آیا ہے صرف وہی اس بات کا شاہد اس امر کا مسلم ثبوت ہے کہ خدا نے اپنے برگزیدہ نبی کی خلافت کو آل عثمان کو قبول فرمالیا ہے - ورنہ غور فرمائیے تو کوئی دنیاوی مفاد ترکون سے ہمین کبھی حاصل نہین ہوتا - جسکے عوض ہم اخلاقی طور پر اونکے مشکور ہون -

اس دلی شکریہ کی مستحق تو علیا حضرت حضور ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کی وہی عادل اور عظیم الشان گورنمنٹ ہی جسکے زیر حکومت ہندوستان کی ہر قوم و ملت اپنے اپنے دین و مذہب کے لحاظ سے ایسی آزادی اور امن وامان سے زندگی گذار رہی ہی جسکی نظیر عادل تاک عالم مین ملنا محال ہے کیونکہ تالرشین کی صفت جو حکمران قوم کے لئے ایک نہایت ہی بے بہا اور قابل توصیف جوہر ہے تاج برطانیہ مین کوہ نور سے زیادہ تابان اور درخشان ہے -

ترکی فوج کی نسبت جنگ سے قبل عام رائے یہ تھی کہ مثل سوشل انتظامات کے وہ بھی

ہیچکارہ اور ناقص ہی۔ اوسکے سپاہی غیر قواعدداں اوسکے جنرل فنونِ جنگ سے بے خبر
انتظام پوچ اور ناکارہ۔ رسد ندارد۔ سامان باربرداری غیر مکتفی۔ جہاز بعدے اور
نامکمل۔ خزانہ خالی۔ غرض عام حالت ملک و مال نہایت نازک ہی اوسکی پلٹنیں اور رسالے
نہایت بوسیدہ حال۔ فاقہ کش۔ غیر تنخواہ یاب۔ اور محض ناتربیت یافتہ عوام کا ایک غول ہے
جنکے بدن پر نہ وردی ہے اور نہ پاؤں میں جوتی۔ ترکی توپخانہ کا حال یوں بیان ہوتا تھا کہ
اوسمیں دقیانوسی زنگ آلودہ توپیں بھری ہوئی ہیں جن میں سے شاید اکثر وہ توپیں ہیں جنسے
حضرت داؤد ؑ نے جالوت کو شکست دی تھی۔ گھوڑے سے توپخانہ میں کوئی گھوڑا نہیں بلکہ
مزدور اور شہر و دیہات کے لونڈے ضرورت کے وقت اونکو کھینچ کر ایک دوسرے مقام کو
منتقل کردیتے ہیں۔ ہتھیار وغیرہ بالکل پرانے زمانے کے محض خراب و خستہ ہیں اور غالبًا
یہانتک خیال گذرتا ہوگا کہ جو کچھ سنگینیں اور تلواریں سپاہیوں کے پاس ہیں وہ ہڈی یا چقماق
کی ہونگی۔ جو اوس ستون ایج* میں بنا کرتی تھیں۔ سپاہیوں کا دو دو وقت تک روٹی نہ ملنا۔
اور چھ چھ ماہ کی تنخواہ گورنمنٹ کے ذمے چڑھ جانا علی العموم قیاس کیا جاتا تھا جب ترکی
فوج کی یہ زبون حالت سمجھی جاتی تھی تو یونان بیچارے کا کیا قصور ہے۔ جس نے بذات خود یا
دول اجنبیہ کے بھروسہ پر سلطنت کو صدمہ پہونچانے اور اوسپر حملہ کرکے کامیاب ہوجانیکا
ارادہ مصمم کرلیا۔ ایسے ایسے پوچ حالات سنکر اوسنے اور اوسکے صلاح کاروں نے یقین کے
ساتھ مان لیا کہ ساٹھ ہزار فوج اس مہم عظیم کے سر کرنے کے لئے کافی و وافی ہی۔ ترکی کو اول تو
اپنی بھیڑ اور گرد وہونکا جمع کرنا ہی مشکل ہے اور اگر اسمیں ناکامی بھی نہ ہوئی تو اونکی رسدرسانی کا انتظام
اور سامان جنگ کے بہم پہونچانے کا اہتمام کون کریگا۔ فوجونکی آمد و رفت کیونکر جاری رہ سکے گی
جبکہ یونان کا خوفناک بیڑہ جہازات سمندر میں پہرہ دے رہا ہوگا بلکہ جسنے ساحلوں پر کے تمام شہر
اجاڑ کر آبنائے دارڈنیا پر قبضہ کیا ہوگا اور جبکہ یونانی مجاہدین کے گروہ در گروہ قسطنطنیہ اور سالونیکا

* وہ زمانہ جبکہ انسان پتھر کو ہتھیار وغیرہ کے کام میں لانا سیکھ گیا تھا ۱۲

نے ریل کی پٹریان اکھاڑ پھینکدین گے تو ترکون کی رہی سہی ہمتون کو بھی پست کردینا ایک بائین ہاتھ کا
کرتب ہوگا چنانچہ ترکی جنگی قوت کا صحیح اندازہ نکر سکنے۔ اُسکو قریب المرگ بیمار سمجھ لینے اور مختلف
اخبارونکی غلط بیانی اور یورپ کی غلط فہمی پر جب یونان کی شامت آہی گئی اور ایک دو تین گھنٹیان
بجکر جنگی تھیٹر کا پردہ اوٹھا دینے کی نوبت آہی پہونچی تو دنیا نے معلوم کرلیا کہ او ہو۔ "کوی معشوق ہی
اس پردۂ زنگاری ہین" یہ تو کچھ تماشا ہی نیا نکلا ترکی مرد "مرد علیل" نہ تھا بلکہ جس عینک سے
یورپ کے پولٹیکل اشخاص کو اسکے چہرہ پر آثار علالت نظر آتے تھے درحقیقت وہ عینک ہی دہوکے
کی ٹٹی تھی۔ اسمین اونکا قصور نہین اس آلہ کا قصور سمجھنا چاہئے جسپر بھروسہ کرنیوالون بیچارے
پولٹیکل ڈاکٹرون کو جوان ترکی کے مرد علیل ہونے پر یقین ہوجاتا تھا لیکن معرکہ جنگ شروع بھی ہونے
پایا تھا اور صبا رفتار۔ سبک خرام عربی۔ اور برق وش ترکی گھوڑے اپنے سوارون کو لئے
ہوئے ابھی رن سے کوسون دور تھے کہ پانچ بڑے سے بڑے اخبارون کے نامہ نگارون نے
جو صحیح اور معتبر خبرین تار پر دوڑانا شروع کین انسے یورپ کی آنکھین پٹ سے کھل گئین۔
معلوم ہوا کہ بہادران ترک اب بھی ایسے دلیر۔ جنگ جو۔ ذی ہمت۔ اولو العزم۔ چست چالاک
اور شجاع ہین کہ جیسے دلاور۔ جوانمرد۔ صاحب استقلال۔ اور پُر زور اونکے برگزیدہ
بزرگ اور نامور اسلاف تھے دو ہفتہ کے امتحان مین ثابت ہوگیا کہ اسوقت تک جو جو غلط
بیانیان بعض یورپین نامہ نگارون اور یورپین اخبارون کی ترکون کی بینظیر شجاعت اور اونکی
فوجی عظمت کے برخلاف چھپا کرتی تھین وہ محض ایک کذب و افترا کا شرمناک دفتر تھا جسکی قلعی
اُسوقت کھل گئی جبکہ ترکون کو کمالات جنگ دکھلانے کا موقع ملا۔ اول ہی حملہ مین ظاہر ہوگیا
کہ ترکون کا کچھ رنگ ہی اور ہے۔ اور معاملہ خلاف قیاس طور پر ہے۔ وہ نامہ نگار
ترکی کمپون مین داخل ہوئے اونکے سپاہیونکے ساتھ کھانا کھایا۔ اونکے ہمرکاب رزمگاہ
مین رہے اونہون نے غافلون کو متنبہ کیا کہ ترکی فوج کی نسبت جو کچھ کہ ابتک سنا یا دیکھا

تھا وہ فقط افسانہ تھا۔ ترکی فوج یکسر زمانۂ حال کی کوہستانی باڑ دین۔ فیلڈ باڑیون اور گھوڑچڑھی توپون سے بالکل آراستہ ہی۔ گھوڑون اور توپچیون کی حالت نہایت ہی احسن اور اعلیٰ پائی جاتی ہے۔ جو نوایجاد اعلیٰ سے اعلیٰ اور بہترین سے بہترین توپون کو اس خوبی اور ایسے ٹھیک قاعدہ سے کام مین لاتے ہین اور ایسے صحیح نشانے لگاتے ہین جس سے صاف ثابت ہی کہ وہ بہت ہی ہوشیاری سے سکھلائے گئے اور بہت ہی محنت اور صرف کثیر سے تیار کئے گئے ہین وہ ایسے کامل درجے کے قواعد کے ساتھ کام کرتے ہین کہ جس سے بڑھ کر کسی قوم سے امید نہین ہو سکتی وہ عجیب غریب نوایجاد ہتھیار اور طرح طرح کے آلات حرب جنپر تمام سلاطین یورپ کو ناز تھا ترکون کے مقابلے مین محض بچپن کے کھلونے نکلے وہ جنگ جو مجاہد اور جوانمرد یونانی جنکو سب نے مرد میدان تسلیم کر کے سلطنت عثمانیہ قوم کے مقابلہ مین کھڑا کر دیا۔ عساکر قاہرہ سے مقابل ہوتے ہی بھگوڑے۔ بودے۔ اور بزدل ثابت ہوئے۔

پیدل فوج کا [illegible] جیسا [illegible] بہادرانہ روش [illegible] دلیرانہ خیال سے انھون نے جنگ کے پہلے ہی دن یکے بعد دیگرے یونانی مورچون پر بزور نوک سنگین قبضہ کیا اس سے صاف ظاہر ہی کہ عثمان پاشا کی نمود ار مگر غیر مثمر فتحمندیون مین ترکون کی جو بیباکی اور ثابت قدمی ثابت ہوئی تھی اوسمین سے کسی بات مین اب تک کمی نہین آئی۔ ذرہ ملونا کی لڑائی مین ترکون کی فتحمندی کا نہایت شاندار صورت سے آغاز ہوا اور اوسکے بعد کی معرکہ آرائیان دنیا بھر کو عموماً اور یونانیون کو خصوصاً بیسوین صدی عیسوی مین یاد رہینگی۔ ترک لوگ بوجہ ناتجربہ کار ملک کے صرف میدانی سپاہ ہوکر کوہستانی توپخانہ کو کام مین نہ لا سکے لیکن یونانیون کے پاس چونکہ کافی توپخانہ نہ تھا اور خواہ مخواہ جھک مارنے آئے تھے اسلئے وہ سخت ہزیمت اٹھا کر بری طرح سے پامال ہوے اور اونکے ہشیار آدمی کام آگئے حالانکہ یونانیون کی تعداد ترکون سے کہین زیادہ تھی۔ اوراس لئے شکست کے ہوتے ہی ذرہ ملونا پر

قبضہ ہو جانے سے یونانی صدر مقام لارسیا اور وہاں سے وولو اور بیشہر لیسمند خاص ایتھنز جانے کے لئے بھی ظفر یاب فتحمند ترکون کے لئے سیدھا راستہ کھل گیا اور اسی وقت سے انگلستان کے فوجی مبصرون کا یہ خیال ہو گیا کہ جنگ کا خاتمہ صرف چند روز کی بات ہے۔

یونان کی حماقت اور اوسکی دلخراش شکستین

(مشتے بعد از جنگ)

برخلاف ترکون کے (لڑائی کے بعد معلوم ہوا کہ) یونان کے پاس کوئی فوجی سامان نہ تھا فوج کا میمنہ اور میسرہ جو زیادہ تر طلبیدہ مجمع سے پُر تھا اور جنگ ذرا بھی لڑنے مرنے کا سلیقہ نہ تھا بالکل قابو سے باہر اور نہ سرداران فوج قواعد جنگ سے ماہر تھے بلکہ کہا گیا کہ جنگجو اور جنگ آور اشخاص مین جو جو قابلیتین اور صفات ہونی چاہئین اون سے قطعی بے بہرہ تھے ضروری سامان جنگ اور رسدین بالکل کمی تھی اور جو کچھ رسد جلدی بہم پہونچی وہ بالکل ناکارہ تھی اونکا بھروسہ تو بلگیریا کی رعایا اور مقدونیہ کے عیسائی باشندون پر تھا جنھون نے کان تک نہ ہلائے اور وفادار رعایای سلطانی بنے رہے۔ انھون نے شیخ چلیون کی طرح ہوا مین قلعے بنائے تھے۔ اونکی امید یہ تھی کہ ادہر ہم مقدونیا اور اپائرس کو اپنی ساٹھ ہزار جرار فوج سے فتح کرتے ہونگے اُدھر بلگیریا۔ سرویا اور مانٹی نگرو ترکون پر عقب سے حملہ آور ہونگے اور پھر جو کچھ گذریگا دیکھا جاویگا۔ پھر اس طرف سے انگلینڈ۔ فرانس۔ اٹلی۔ بلجیم۔ امریکہ وغیرہ اگر کھلم کھلا فوجین نہ دینگی تو اونکی وردیان یعنی یونی فارم تروا اتروا کر اور والنٹیر بنا کر تو ضرور کمک کرین گے لیکن معاملات نے اور احکم الحاکمین کے بہترین حکم نے جو چاہا وہ کیا اور جو چاہے وہ کریگا اگر اسکو منظور ہے کہ دنیا مین اوس کے مقبول مذہب اسلام کے فدائی اور اوسکو بلا شرکت غیرے ماننے اور پرستش کرنیوالے زندہ رہین تو اسی طرح اوس کے دشمنون کے

جو پہلے پست ہوتے رہین گے ۔ اور اسی طرح سے ہر جنگجو طاقت کو تمام رشتہ دار حکمرانون کی طرف سے بلحاظ قانون مابین الاقوام بے بسی اور مجبوری کے عالم مین عین وقت پر مایوس ہونا پڑیگا ۔ بعد کو خرچہ جنگ کے طلب کرنے سے معلوم ہوا کہ گورنمنٹ قریب قریب دیوالیہ تھی ۔ پس ایسی سلطنت نے جو ترکون کے مقابلہ مین جنگ شروع کی (تو بعد کو معلوم ہوا) کہ یہ اوسکی محض حماقت تھی ۔ اور اس سے زیادہ اٹلی کے مجاہدین اور پوپ صاحب روم اور پارلیمنٹ کے اُن چند مشیران کی کوتہ اندیشی تھی جنھون نے پرائیوٹ طور پر شاہ یونان کو ابھارنے اور جنگ کے لیے ورغلانے مین اپنے اپنے بوتہ کے موافق کوشش مین کمی نہ کی اور جنکی گردن پر لارڈ سالسبری صاحب وزیر اعظم انگلستان منصفانہ طور سے اُن نقصانون کا بوجھ رکھتے ہین جو کہ معرکہ جات جنگ مین اوٹھانے پڑے اور اب ولایت کے لوگ کہتے ہین کہ ایسی حماقت کسی سے نہ ہوئی ہو گی ۔ حالانکہ فرانس نے سنہ ۱۸۷۰ء مین یونان کی طرح اندرونی ملک کے جوش اور خواہش جنگ سے تنگ آکر جرمنی سے لڑائی مول لی تھی اور اسکی یادداشت مین وہ مونہ کی کھائی کہ اب تک فراموش نہین ۔ تاہم اس حماقت اور اس بیوقوفی مین یہ فرق ضرور تھا کہ پھر وہ تو دونون سلطنتین مقابل کی تھین اور ایک دوسرے کی ٹکر سنبھال سکتی تھین ۔ یونان جو سلطنت عظمیٰ ترکی کے مونہ لگا اور اس سے جنگ چھیڑ دی یہ صرف حماقت ہی نہ تھی بلکہ بہت بڑا سنگین قصور اور سخت گستاخی تھی ۔ البتہ اگر یونان خاموشی سے صورت معاملات کو بھانپ جاتا اور اس عرصہ مین فوجی ضروریات کو مہیا کرتا اور اپنی طرف سے فوجی پیشقدمی نکرتا تو اوسکی فوجی اولوالعزمیون مین رتی بھر فرق نہ آتا لیکن اوسنے پہلا اعلان جنگ قبول کرکے دوسرا اعلان بھی شائع کردیا جس سے صاف ظاہر ہوا کہ اوسکی تباہی کا دن قریب ہے اور وہ خود اپنے ہاتھون اپنے پانون مین کلھاڑی مارتا ہے اور اس دوسری کارروائی سے یورپ نے مان لیا کہ گورنمنٹ یونان ہی اس غلطی کی ذمہ دار ہے ۔ ترک تو پہلے ہی سے قصوروار نہ تھے اور اب تو

جنگ لڑنا اونکی فطرتی ضرورت تھی۔ یونان کی اس جنگ کا پہلے ہی سے نتیجہ قرار پاچکا تھا اور یہ سمجھ کر کہ ترک باسانی ایتھنز مین داخل ہوجائینگے یہ امید تھی کہ کوئی نہ کوئی صورت جنگجو شجاعو کو خاموش کردینے کی نکالی جاے گی لیکن یہ کارروائی اُسوقت تک نہ ہوئی جب تک ترکون نے دوموکو فتح کرکے یونانیون کو آتھرس پہاڑون مین شکار نہ کرلیا۔

۱۸۷۰ء کی جنگ فرانس جرمنی اور جنگ روم و یونان سے مشابہت

۱۸۷۰ء مین فرانس اور پرشیا کی لڑائی سے جو حال ہوا تھا وہی کیفیت اس لڑائی نے ظاہر کی۔ دونون مین اگر کچھ فرق تھا تو یہی کہ اس معرکہ مین طرفین کے بہت سے لوگ شریک تھے اور اس مین کم۔ لڑائی شروع ہونے سے پہلے پیرس مین عوام الناس کے جوش کا یہ حال تھا کہ وہ برلن دارالسلطنت جرمن کا نام لے لے کر چلاتے اور شور مچاتے ہوے گلیون اور شہر کی سڑکون پر گذرتے تھے اور طرح طرح سے جنگی جوش کا اظہار کرتے تھے اسی طرح ایتھنز اور اُسکی عام سڑکون اور بازارون مین تمام یونانی اپنے شور اور نعرہ ہاے جنگ سے ترک ترک پکار زمین و آسمان ایک کئے دیتے تھے اور پیہم یہی شور تھا کہ تھسلی مین جاکر جمع ہون اور یکبارگی حملہ کرکے سلطنت ٹرکی کا تیا پانچا کردین۔ یہانتک کہ اونکے نعرون سے ترکون کی ہلاکت اور اونکی موت کی صدا مین بلند تھین۔ لیکن ترکی سپاہیون نے ایک ہی وار مین ثابت کردیا کہ حرب ضرب کے کامون مین وہ بہتر سے بہتر درجہ کی قابلیت رکھتے ہین اور نہایت ہی گرانقدر اور بیش بہا سپاہی ہین اور اگرچہ بجیاں یورپ اونکا مہینون سے تنخواہ نہ ملی ہوگی اور اونکی کمسیٹ کا انتظام نہایت بدتر ہوگا اور فوج مین ہی رنگروٹ شامل ہونگے لیکن اُنکی حب الوطنی۔ قومی سرگرمی۔ اور مذہبی جوش ان سب باتون کے مشترک اثر سے بڑی کامیابی سے اپنے موروثی دشمنون پر غلبہ حاصل کرلیا اور بہادر جہان دونون کا حال

* صحیح لفظ "ریکروٹ" ہے۔

ترک ہی غالب آئے۔

یونان کی فوجی بزدلی

سلطنت ترکی کی نسبت جو عام رائے تھی وہ تمہیدی باب مین ذکر کی گئی اب سنئے کہ یونان اور یونانیون کی نسبت یورپ مین عام خیال کیا تھا وہ یہ تھا کہ یونانی حب وطنی اور جوش مذہبی مین حد سے زیادہ قابل تعریف ہین۔ فن جنگ سے ایسے ماہر کہ بایدوشاید۔ بڑے بڑے اور پورے قواعددان ہین بلکہ فصحائے یورپ تو یونان کی فوجی قوت کو جاپان سے تشبیہ دیتے تھی اور اوسکے مقابلہ مین ترکی کو چین کی سلطنت بتلاتے تھے جسکے صاف یہ معنے تھے کہ جاپان جیسے بڑی سی چین جیسے پہاڑ کو پیس ڈالا ایسے ہی یونان چاہے اپنی عنایت و کرم سے ہو لے لیکن اگر چاہے تو سلطنت ترکی کے حصے بخرے کر سکتا ہی۔ ماشاء اللہ۔ دل مین کیا کیا ارمان بھرے تھے کیسے کیسے حوصلے بحر مواج کی طرح سینہ مین جوش زن تھے اسکی تائید مین تو پہلے سال کے اخبارات کا لوٹنا اور مفید مطلب شہادت بہم پہونچانا تو ذرا دقت کا کام ہی اور گو تاریخ نویس کے لئے یہ وقت کوئی چیز نہین کہ اوسکی تلاش کرنے مین دریغ کرے لیکن جو بات بالآخر غلط ثابت ہوئی ہو اوسکی نسبت دیوانون کی بڑ اور وقت کش لوگون کی تحمینی جھرّونکا تلاش کرنا فی الحقیقت بیکار ہے اس لئے لندن کے اخبار مارننگ پوسٹ کے چند فقرے جو اوسنے ۲۸-مارچ ۹۷ء یعنی دو ہفتہ قبل از جنگ لکھے تھے یورپ کے خیالات خام کا اندازہ لگانے کے لئے کافی ہین آپ رقمطراز ہین کہ :-

"یونانی گروہونکا سرحد مین فساد کرنا اور شاہ یونان کا یہ کہدینا کہ ہم سے ایسی باتون کا انسداد ہو نہین سکتا کوئی تعجب انگیز امر نہین ہی یونانی ہمیشہ سے اپنے ملک کے جان نثار رہے ہین۔ انھین جوش آگیا ہی جو مشکل ہے کہ کسی کی دلداری سے ٹھنڈا ہوسکے شاہ یونان چاہے نہ لڑے مگر ملک ضرور لڑیگا اور قوم ضرور جنگ کرے گی اور ترکی کو کریٹ کے مظالم شدید کا

مزہ چکھا رہیگی - اور کوئی دن گذرتا ہی کہ ہم اونکے آپریشن سیلونیکا اور تمام بحر الجزایر پر قابض ومتصرف ہو جانے کی خبر سنین گے" اب وہی اخبار ہی کہ ۳۰ - اپریل کے پرچہ مین بیچارہ اپنا سا مونہ لیکر یون لکھنے پر مجبور ہوا کہ " یونان کو شکست تو خواہ مخواہ ہونی ہی تھی یہ یونانیون کی فطرتی بات ہی کہ وہ بہادر ہین لیکن ناعاقبت اندیش ضرور ہین اور قواعد جنگ سے اونہین پورا بہرہ نہین - نہ تو اونمین اپنے مخالفین کی سی شجاعت ہی نہ استقلال - اور اونکے افسر سرداران ترک کے سامنے بلحاظ تجربہ فنون جنگ ہنوز طفل مکتب ہین وہ آخر کس برتے پر ترکون کے مونھ آئے جنکی نبرد آزمائی کا تمام یورپ چھ سو برس سے قایل رہتا آیا ہی -"

یعنی لڑائی کا بازار گرم ہوتا تھا کہ یونانی اس سرے سے اوس سرے تک بھاگ نکلے انکے فوجی افسرون نے اپنے آپ کو محض نالایق ثابت کیا اور گو اونمین فوجی جوش بے انتہا پائے جانے کی خبرین موصول ہوئین لیکن کسی موقع پر وہ سیدھے اپنے غنیم پر حملہ نہ کر سکے اور اونکی فوج پر ترکون کا اسقدر خوف و ہراس طاری ہو گیا کہ اونکے قواعد دان اور غیر قواعد دان اور مجاہدین اور رومی السنیٹر ہر قسم کی فوج کی نسبت ثابت ہو گیا کہ وہ کوئی فوج نہین بلکہ محض عوام کا ایک ہجوم اور بازاری لوگون کا ایک غول تھا - افسران فوج سپہ سالاری نہ کر سکے اور اکثر موقعون پر نہایت باقاعدہ طور سے سب سے پہلے بھاگ کھڑے ہوئے -

ترکون کی دہل اونکے سینون مین اسطرح بیٹھی کہ ایک لڑائی مین منجملہ گیارہ ہزار سپاہیون کے صرف ایک ہزار پر ترکی باڑھ پڑتی تھی اور باقی دس ہزار سپاہی ازراہ دور اندیشی بہت خوبصورتی سے خطرہ کے مقام سے دور ہٹ گئے تھے -

فوج کی حالت مختصراً ابھی بیان کیجا دے تو دلچسپی سے خالی نہوگی یعنی یہ کہ بندوقین جو گورنمنٹ فرانس نے مدت ہوئی خارج کر دی تھین اونسے اکثر حصہ فوج کا مسلح تھا اور افسرون کی حرکات سے ثابت ہوتا تھا کہ اونکو فوجی کتابون کی شاید الف بے بھی پوری نہین آتی اور آتی تو

کیون نہ تھی لیکن مدبّر اور قاعدہ دان ترکی عساکر کے سامنے فی الحقیقت وہ طفل مکتب ہی ثابت
ہوئے مورچہ بندی اور رسالون کا سلسلہ ایسے قایم ہوسکا تاکہ اگر ایک مورچہ مصیبت مین پھنس جا
ہو تو دوسرا اوسکی دستگیری کرسکے - یورپ کی وہ رائے کہ ایک ایک یونانی کئی کئی ترکون کی برابر
ہے ایک قابل تمسخر اور لایق تضحیک بات نکلی - اطاعت شعاری جو فوج کے لئے بالکسی حیثیت جز
کے لازمی امر ہے یہ جوہر فوجی اُن یونانیون مین بالکل کم پایا گیا - غیر قواعد دان فوج جو پرائیوٹ
اشخاص سے نئی بھرتی کی گئی تھی اُس نے اکثر موقع پر احکام افسران مین دسلیلین اور حجتین کین اور
فوجی کپتانون کو گانون کی چوپال بنا دیا - اور افسر بجاے اسکے کہ تحکمانہ او خود سرانہ لہجہ مین اونکی
دلائل کو قطع کردین منطقی بحث مین پڑکر از روے علم و عقل اپنے احکام کے کارآمد ہونیکا ثبوت
پیش کرتے تھے کہ اتنے مین کوئی شخص یون اوٹھتا "ترک آے" اور وہ بہادر فوج نوکدم بھاگ کر جب
اپنے اطمینان کی جگہ دم لینے کو ٹھیرتے تو بقیہ بحث کو ختم کرنے کی جرأت کرتے جس سے ثابت
ہوگیا کہ کوئی ملک بجز اپنے قواعد دان فوج کے ہرگز نئے رنگروٹون یا قومی پُرجوش نالایق
والنٹیرون پر بھروسہ نکرے بلکہ ایسے وقت مین دشمن سے زیادہ اونکے جوش فرو کرنے مین
مستعدی دکھلاوے کیونکہ دانا دشمن وہ نہین کرسکتا جو یہ نادان دوست کر بیٹھتے ہین -
سلطان اس اندیشے سے واقف تھے اونھون نے اپنی قومی جانبازونکو جو لاتعداد بلکثرت ملکر
جنگ مین جانے کے لئے مستعدی ہوے بجز ایک خاص صورت کے نہایت متانت اور دلداری سے
شکریہ کے ساتھ یہ کہکر خاموش کردیا کہ فضل الہی سے سرکاری فوج کی تعداد لڑائی کے لئے کافی
سے زیادہ ہے وہ لوگ امن سے جیسا رہتے آئے ہین ویسے ہی رہین - لیکن یونان نے اسکے
خلاف نہایت درجہ کی بداندیشی سے محض اس قسم کی بیرونی اور پرائیوٹ امداد پر بھروسہ کرکے
اپنے آپ کو ایکدم بھڑکتی ہوئی آگ مین ڈالدیا - جس سے نہ صرف آگ مین گرنے والے ہلاک ہوئے
بلکہ اونکا نام و نشان بھی فوجی عزت اور قومی حمیت بھی سب خاک مین ملگئی جو صدہا برس مین بھی حاصل ہوسکیگی

بے قاعدہ فوج

باقاعدہ فوج مین کچھ انتظام ضرور رہا لیکن بے قاعدہ کی ہر بونگ نے جو ہر وقت خوف کی وجہ سے اونٹ کے گلے مین بلّی بنی رہی اپنے ساتھ اونکو بھی لے ڈبویا لوگون نے دیکھا کہ میدان کارزار مین جب وہ دشمن کی زد سے دُور چٹانونکی آڑ مین ہوتے تھے تو بڑے اطمینان کے ساتھ سگریٹ پیتے اور پتا کھڑکتے ہی جو چیز اونکی نظر کا نشانہ بنجاتی اوسپر فیر کرنے مین ذرا بھی دریغ نکرتے اور خدا جانے اس بے سروپا نشانہ اندازی سے کتنے ایک اپنے ہی آدمی ہلاک کر ڈالے۔

یونانی اس جنگ کے محرک و ذمہ دار ہین

(کریٹ)

ترک ایک مدّت سے آرمینیا کی بغاوتون کے فرو کرنے اور یورپ کے اعتراضات اور دھمکیون کا چنوان شایستہ جواب دینے مین مصروف رہے اور شروع سال ۱۸۹۶ء سے نہایت ہی اہم اور عمیق معاملات متعلق بغاوت کریٹ مین اُلجھے ہوئے تھے اور حتی المقدور اس کوشش مین مصروف تھے کہ بطرز مناسب و پسندیدہ باتفاق جملہ سلاطین یورپ کوئی ایسا امن سمجھوتہ ہو جائے جس سے آئے دن کی بغاوتین بھی فرو ہو جاوین اور سُلطان کی شہنشاہی اور اونکا اعزاز بھی اس جزیرہ قرِطیش یعنی کریٹ پر قایم رہے۔ اونھون نے یہانتک گوارا کیا کہ سلاطین عارضی طور پر اپنی جمعیت سے جیسا کہ وہ چاہتے ہین بغاوت کا انسداد کرکے کشت و خون بند کرائین۔ چنانچہ روس۔ فرانس۔ اٹلی۔ آسٹریا۔ اور برطانیہ کے چند جہازات مع بحری سپاہیون کے آ پہنچے اور جزیرہ کا محاصرہ کر لیا۔ مسلمانون سے یہ کہکر ہتھیار لے لئے گئے کہ اگر ایسا ہو گیا تو عیسائی کشت و خون سے باز رہین گے اور اونکا اشتعال رفع ہو جاتا رہیگا۔ چنانچہ مسلمانون نے اسکی تعمیل کی اور نہتّے بن بیٹھے۔ چونکہ کریٹ مین آبادی کا ایک چہارم مسلمان ہین اور باقی یونانی عیسائی اسلئے یہ موقع پاکر اونھون نے وہ کشت و خون کا بازار گرم کیا کہ الاامان۔ اکی زیادتیان مسلمان

مرد عورت بچّون اور ضعیف العمر اشخاص پر اس شرمناک طریقے سے ہوئین کہ اونکا ذکر ناگفتہ بہ ہے۔ اُن مظالم کا تصوّر جو مسلمانون پر عیسایئون نے کئے ایسا ہولناک ہے جسکے سُننے سے بدن پر رونگٹا کھڑا ہوجاتا ہے۔ دل کانپنے اور انکھین آنسو بہانے لگتی ہین۔ افسوس! رمضان شریف کے ایام جس مین ہر روزہ دار مسلمان بخیال حصول برکات و وصول حسنات عبادت خداوندی مین مشغول تھا کہ ستم کیش اور سفّاک باغیون نے اپنے تعصب اور جوش مذہبی سے نہایت بے دردی اور بے رحمی کیساتھ اونکو ذبح کیا۔ اونکی پردہ نشین عورات کی بے حرمتی اور پردہ دری کی۔ پیارے پیارے بچون کو گاجر مولی کی طرح ہوا مین اوچھالا اور چمکتی ہوئی سنگینون پر لے لیا۔ ایجمل اور انصاف پسند یورپین سلاطین کو کانفیڈنشل یعنی خفیہ طور پر ادنی ادنی حرکات کی پوری پوری خبرین پہونچتی رہین اور وہی دریلے ہمدردی جو آرمینیا کے معاملہ مین جوش زن ہوا تھا یہان اُسوقت تک ساکت رہا جب تک کہ ایک یورپی بیڑہ جنگی جہازات نے سلاطین یورپ کی طرف سے سواحل کریٹ کو بند کرکے ٹرکی کی بہی امداد کو بھی بند کردیا اور امن کی امید سے مسلمانان کریٹ کو غیر مسلح کردیا جس سے باغیون کو کشت و خون کا خوب موقع ہاتھ آگیا۔

دنیا بھر کے مسلمان یہ جانگزا صدمات اور دلگداز حالات سُن سُن کر بار بار آسمان کو تکتے اور منتقم حقیقی کے انصاف پر چشم براہ تھے اونکو یقین کامل تھا کہ بے بس عورتون اور معصوم بچّون کا خون ضرور جلد رنگ لائیگا اپنے بیگناہ بندونکی واویلا اور فریاد سے دریائے غیرت الٰہی ضرور جوش مین آئیگا چنانچہ رعایا اور شاہ یونان کے دل مین سلطان سے ہمسری اور برابری کا خیال سمایا جو ایک زمانہ تک حلقہ بگوش اور مطیع فرمان بارگاہ سلطانی رہے ہین وولی یورپ نے کسی مصلحت سے اچھی طرح سمجھایا اور ایک الٹی میٹم بھی یونان کی گورنمنٹ کو دیا لیکن جو بات خدا نے دلمین ڈالدی ہو وہ بندونکے ٹالے کب ٹل سکتی ہے۔ یونانی گورنمنٹ نے

نہ عثمانیہ قوت کا لحاظ کیا نہ الٹی میٹم یورپ کی کچھ پرواہ کی جسمین سنجیدگی اور صفائی کے ساتھ اوسکو آخری مرتبہ سمجھایا گیا تھا کہ کریٹ سے اپنی فوج واپس بلالے اور سرحد ٹرکی پر کوئی فساد نکرے بلکہ برخلاف اسکے ناجایز قومی جوش سے مشتعل ہوکر اور دیگر خفیہ امداد کے وعدون پر بھروسہ کرکے یہ کیا کہ تھسلی کی سرحد ٹرکی پر فوج جمع کرنی شروع کردی اور خود شاہزادہ ولیعہد یعنی ڈیوک آف اسپارٹا اور شاہزادہ ثانی پرنس نکولس فوج کی کمان اپنے ہاتھون مین لیکر سرحد کی طرف بڑھے اور تلوار اور صلیب دونون کو شامل کرکے جوش کو اس لئے اور ترقی دی کہ وہ مذہبی لڑائی سمجھی جائے۔

پیشقدمی کس نے کی؟

تاریخی حیثیت سے اس بات کا طے کرنا مشکل ہی کہ بعد علانیہ مخالفت کے پیدا ہو جانے کے حملہ کرنے مین پیشقدمی کس نے کی اور باقاعدہ فوجون مین کسکی گولی اول فیر ہوئی لیکن اسمین کچھ کلام نہین رہا ہی کہ یونان کی بے قاعدہ فوجون نے اول پیشدستی اور سرحد روم پر حملہ کرکے ترکون مین وہ اشتعال پیدا کیا جسکا نتیجہ اوس کے حق مین تباہی اور بربادی اور سبب دائمی بدنامی کا ہوا۔ یہ سچ ہے کہ باضابطہ اعلان جنگ ترکی نے اول دیا لیکن جب یونانیون کی شرارتین حد سے متجاوز ہوگئین اور اونکی شورہ پشتی سے افواج عثمانیہ کے برہم ہو جانے اور بگڑ بیٹھنے کا پورا اندیشہ ہوگیا تو سلطان روم کو بجز اسکے اور چارہ ہی کیا تھا کہ وہ اپنے صاف صاف اعلان جنگ سے یونانیون کو اپنے دلکے پھپھولے پھوڑنیکا موقع دین

یونانیون کا جوش اور اونکے خیالات قبل از جنگ

جنگ سے پیشتر یونانیون مین عام خیال نہایت جوش و خروش کے ساتھ یہی پھیل رہا تھا کہ جس طرح بن پڑے ٹرکی سے جنگ کیجائے۔ ہر کہ و مہ کی زبان پر لڑائی کے تذکرے کے سوا

اور کوئی ذکر ہی نہ تھا وہ یورپین طاقتوں سے چاہتے تھے کہ اس موقع پر ترکی حمایت سے قطع نظر کرکے علیحدہ رہیں - دعوی کیا جاتا تھا کہ یونانی بیڑہ جہازات متعینہ بحر الجین تمام ترکی جزائر کو فتح کرلیگا اور اوسکی فوج باغیان مقدونیہ کی مدد سے بہرحال صوبہ مقدونیہ کو بھی مسخر کرلیگی بلکہ یہ اور سرویہ دونوں ملکر سلطانی فوجوں کو ادھر متوجہ رکھینگی - ترکی جہازات ناقابل ہونے کی وجہ سے دلی امنگ کے ساتھ یہ ولولہ پیدا ہوتا تھا کہ جزائر بحر الجزائر کے تسخیر کے بعد سارا بیڑہ آبنائے ڈارڈنیلز مین اتر پڑیگا اور سواحل کے قلعہ جات کو خاموش کرتا ہوا بحر مارمورا سے گذر کر شاخ زرین کے مقابل لنگر انداز ہوگا اور پھر تو سین اسٹیفنو کی طرح جسطرح یونان چاہیگا من مانی شرائط صلح پر التواے جنگ کریگا - ان بعض یونانیوں کو جنگ کے باقاعدہ چھیڑنے کی غرض سے حیلہ بہانہ کی تلاش تھی سو خود منشاء یونان اونکو صلاح دیتے کہ یہ کتنی بڑی بات ہے - ترکی نے جو بموجب عہدنامہ برلن ۱۸۷۸ء حصہ ملک کے دینے سے انکار کردیا جو دفعہ ۱۳ عہدنامہ مذکور کے ذریعہ سے یونان کو تفویض کرنا لازم تھا - یہ کافی وجہ اعلان جنگ کی ہوسکتی ہے بلکہ اوسکی شکایت کل سلاطین یورپ سے ہونا ممکن ہے کہ عہدنامہ مین جزیرہ کارفو کے مقابل کا کل علاقہ دہانہ دریاے کلامس سے لیکر جسمین یانینا اور شہر مٹزووا سے گزرتا ہوا کوہ اولمپس تک پہونچ کر خلیج سلونیکا جاملتا ہے اور جسمین الاسونا جانینا پریویزا زیٹو وغیرہ کل شہر شامل تھے یونان کو دیاگیا تھا لیکن دول یورپ بھی اس اپنے فیصلہ پر ترکی کو مجبور نکرسکین اور ۱۸۸۱ء کی کانفرنس قسطنطنیہ کے بموجب یونان کو صرف اسقدر حصہ تھسلی پر قانع ہونا پڑا جسپر وہ ۱۷-۱ اپریل ۱۸۹۷ء تک قابض تھا -

ترکون کا جوش

یونان کی بیجا اور گستاخانہ حالات اور پر درد مظالم کریٹ سنکر ترکون مین بھی جوابی جوش

پیدا ہوا وہ بھی تہذیب کی جھلک سے خالی نہ تھا گو اُسکا اندازہ کرنا مشکل ہے ایک ترکی افسرِ اعلیٰ توپخانہ نے ایک قرابت دار کو جو مصر میں سکونت پذیر تھا نجی کے طور پر ایک خط میں یوں لکھا کہ:-

"خردمندانِ یورپ حیران ہیں کہ سلطنت علیہ نے ایک عرصۂ قلیل میں کیونکر اسقدر سامان حرب اور ذخائر بہم پہونچاے اور کیونکر ایک کثیر التعداد فوج کی فراہمی میں اسقدر چابکدستی عمل میں لائی گئی کہ سرحد پر پانچ دن میں تمام چھاونیاں عساکر عثمانیہ سے پُر ہوگئیں - لوگوں کے فوجی جوش کی کوئی انتہا نہیں رہی صرف اسقدر لکھنا کافی ہے کہ ہر ایک شخص جس کو ہتھیار اوٹھانے کی طاقت ہے ہر وقت موقع کے انتظار میں مستعد اور تیار بیٹھا ہے کہ اُدھر حکم سلطانی پہونچے اور ادھر میدان رزم میں جا موجود ہو - اور اپنے اُن بھائیوں کا انتقام لے جو بدمعاش اور شورہ پشت یونانیوں اور اونکے طرفداروں کے پنجہ ظلم میں گرفتار ہوکر اور سو سو طرح کی عقوبت میں مبتلا کر ذبح کئے گئے ہیں یہاں کے بوڑھے - جوان - بچے حتیٰ کہ عورتیں تک یک زبان ہوکر جنگ کی خواہاں ہیں"

"بعض اعلیٰ خاندانوں نے تو یہانتک کیا کہ اپنی طرف سے کئی کئی والنٹیر تیار کئے ہیں وہ فوج جو الاسونا میں داخل ہوئی ہے اوسکے چہروں سے بشاشت اور مسرت کے آثار نمایاں ہیں اور وہ اس خیال سے بے حد مسرور ہیں کہ خلیفہ وقت یعنی اپنے سلطان کی خدمت گزاری کے فرض کو فخر کے ساتھ ادا کرنا چاہتے ہیں - میں بحیثیت جنگی شخص کے اپنی راے ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ بحالت چھڑ جانے جنگ کے فتح یونان میں صرف اسقدر دیر ہوگی جسقدر کہ شاہی افواج کو اپنے حریف کے مقابل کی جگہ پہونچ جانے میں عرصہ لگے گا"

لڑائی چھڑ جانے کی وجہ اور اعلان جنگ

مارشل ادہم پاشا جو ترکی سرحدی فوج کے اعلیٰ سپہ سالار ہیں نہایت صبر وتحمل کے ساتھ یونانیوں کی تمام کارروائیوں کو دیکھتے رہے - یہانتک کہ یونانیوں کے مسلح گروہ درگروہ ۶ اپریل ۱۸۹۷

کے دوسرے ہفتہ مین سرحد کی طرف بڑھنا شروع ہوئے - یہانتک کہ تھسلی اور مقدونیا
کی ترکی سرحد کو عبور کیا اور وہ ایک جنگل مین گھیر لئے گئے چونکہ ان لوگون کے پاس فوجی
یونی فارم اور سرکاری نشان ایسا نہ تھا جس سے وہ گروہ یونان کی رگلر فوج کا دستہ
شمار کیا جاسکتا - اس لئے ترکون نے نہایت تحمل کے ساتھ یہ بات کہکر ٹالدیا کہ جب تک
کوئی سپاہی یونانی پلٹن کا کسی گروہ مین شامل نہ دیکھا جاویگا تب تک ہرگز وہ جنگ کا خیال
نکرین گے یہ دن جمعہ کا اور تاریخ ١٦ - اپریل ١٨٩٧ء تھی جبکہ یونانی گروہ جو قواعددان سپاہیون
سے مرتب تھے سرحد پار اوترے - نامہ نگار لندن جو موقع پر موجود تھا لکھتا ہے کہ یونانی
غیر قواعددان سپاہیون کے جو ریلے کے ریلے چلے آتے تھے اونکے مقابلہ مین اپنی حفاظت
کے متعلق ترکون نے بے انتہا تحمل اور بردباری ظاہر کی اور بڑی مستقل مزاجی سے صرف
اتنی شرط پر جنگ نہ چھڑ جانے کا اقرار اور وعدہ کیا کہ یونان کے قواعددان سپاہی اونمین
نہ شامل ہون اگر ایسا ہوا تو جنگ قرار دیجاوے گی لیکن یونانی مذہبی دیوانگی کے باعث
آپے سے باہر اور ہوش سے بیہوش ہو رہے تھے انھین نصیحت کی کب پرواہ ہوسکتی تھی اونکی
ساٹھ ہزار فوج صوبہ تھسلی مین سرحد کی برابر مغرب مین آرٹا سے لیکر مشرق مین ساحل سمندر
تک پہنچی ہوئی تھی اونھون نے ایک نہ مانی - پہلے حملہ آور گروہ مین سے جو لوگ گرفتار کرکے
فوجی صدر مقام الاسونا مین لائے گئے تھے اُنھون نے اقرار کیا کہ ہم لوگ بسرکردگی یونانی
قواعددان فوج کے حملہ آور ہوئے تھے گویا یہ علم اعلان جنگ کے لئے کافی وجہ تھی لیکن
بہادر ترکون نے اسکو وجہ مخاصمت نہ ٹھیرایا اور آیندہ واقعات کے منتظر رہے اور بالآخر
یونانیون کی پے درپے پیشقدمی سے مارشل ادہم پاشا کمانڈنٹ افواج ترکی نے ١٦ اپریل
کو تار روانہ کیا کہ اب سرحد پر محض ڈیفنس یعنی محافظت کا سلسلہ قایم نہین رہ سکتا اور نہایت
زور دیکر التجا کی کہ سرحد یونان پر پیشقدمی اور حملہ کی اجازت دیجاسے تاکہ وہ آگے بڑھکر لریسا مین

مورچہ قایم کرین - اس درخواست کو کونسل وزرا نے فوراً منظور کرلیا لیکن سلطان المعظم نے اپنی معمولی رحمدلی سے منظوری جنگ مین کچھ دیر کی اور آخر کار ۱۷ - اپریل ۱۸۹۷ع کو وہ فرمان جسکا بیحد انتظار تھا پیشگاہ حضرت ظل الٰہی سے جاری ہوا جسکی رو سے روم و یونان مین باقاعدہ جنگ کا اعلان ہو گیا اور اسکے اعلان کے لئے مقدونیا اور کریٹ مین یونانیون کی پیشقدمی کی کافی وجہ قرار دیدی گئی -

سفیر روم و یونان کا اپنی اپنی سفارتون سے واپس آنا اور اعلان جنگ کی کیفیت

عاصم بے ترکی سفیر متعینہ ایتھنز واپس طلب کئے گئے اور پرنس میبرو کورڈ سے تو کے پاس حکم ہوا کہ وہ پروانہ راہداری لیکر قسطنطنیہ چھوڑ دے - تار پہونچتے ہی عاصم بے نے وزارت دول خارجہ پہنچ کر ایم اسکوزیز وزیر کو رخصتی سلام کے ساتھ فرانسیسی زبان مین مندرجہ ذیل نوٹ پیش کیا -

"یونانیون نے جو پیشقدمی کا برتاؤ کیا ہے اوسکی وجہ سے سلطنت مذکور اور سلطنت عثمانیہ کے باہمی سفارتی تعلقات منقطع ہو گئے - یونانی سفیر متعینہ قسطنطنیہ اور یونانی کونسلون کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ سلطنت عثمانیہ سے روانہ ہو جاوین اور اسیطرح ترکی سفیران یونان متعینہ ایتھنز کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ قسطنطنیہ کو چلے آوین - اس اعلان کے بعد یونانی رعایا کو دو ہفتہ کے اندر سلطنت عثمانیہ کو چھوڑ دینا چاہئے اور اسی طرح سلطنت عثمانیہ کی رعایا جو عملداری یونان مین رہتی ہے اونکو حکم دیا گیا ہے کہ وہ بھی اسی عرصہ مین عملداری یونان سے واپس چلی آئے" -

۱۷ - اپریل ۱۸۹۷ع کو ترکی سلطنت کے قایم مقامان بیرونجات کے نام مفصل حالات کا ایک سرکلر جاری کیا گیا اور اوسمین بیان کیا گیا کہ ایک ہفتہ پیشتر یونانیون نے گرینیا کے قریب ترکی عملداری پر حملہ کیا اور مزید برآن یونانی فوج نے تازہ حملے کرنا شروع کئے ہین - سرکلر مین امید بھی ظاہر کی گئی ہے کہ دول یورپ بنظر انصاف بالاتفاق اس جنگ کی ذمہ دار

یونانیوں کو قرار دینگے اور یہ کہ بلا خیال افتتاح مالک صرف صلح پسندی کا کافی ثبوت
بہم پہونچانیکی غرض سے سلطنت ٹرکی یہانتک تیار ہے کہ اگر یونان اپنی فوج کو سرحد تھسلی اور جزیرہ
کریٹ سے ہٹالے تو وہ بھی اپنی فوج کو واپس بلالے۔

ٹرکی سفیر کے نام اعلان جنگ پر یونانیوں کا جواب

برخلاف ٹرکی جنگی قرار داد کے یونانی وزیروں نے حسب ذیل یادداشت تیار کی کہ "شاہ یونان
کے وزیر خارجیہ نے ٹرکی سفیر متعینہ اتھنز سے آج کی تاریخ میں ایک یادداشت ملنے کی
عزت حاصل کی جس میں اطلاع دیگئی کہ بوجہ یونان کے حملہ کرنیکے ٹرکی سے مخالفت ظاہر کردینے
پر دونوں ملکوں کے ڈپلومیٹک (سفارتی) تعلقات منقطع کردئے گئے ہیں"
اور بجائے کے خیال ہی اسکے ساتھ استدراک فرمایا گیا کہ شاہنشاہی گورنمنٹ نے اس خیال
سے کہ باہمی سفارتی تعلقات کی شکست کا ذمہ دار یونان رہے اس امر کو نظر انداز کردیا کہ یونان
بجائے اسکے کہ ٹرکی سے مخالفت پیدا کرے چند روز سے متواتر نقصان اٹھارہا ہے جو ٹرکی
فوج سرحدی لاین پر اپنی پیشقدمی سے کرتی رہی ۔ ۲۸ مارچ ۱۸۹۷ع کی اس جنگی کارروائی پر جو
الیاسونا کے تھانہ پر واقع ہوئی ۔ شاہی گورنمنٹ نے ۳۰ مارچ کو مناسب سمجھا کہ زبانی یادداشت کے
ذریعہ سے شاہنشاہی گورنمنٹ کو اس زیادتی کی بابت متوجہ کرے جو وحشی فوج کی طرف سے ہوئی اور
ساتھ ہی یہ امید ظاہر کی کہ عثمانیہ گورنمنٹ جلد اسطرف توجہ مبذول فرماکر ایسی کارروائیوں کا تواتر
موقوف کردیگی۔ لیکن بجائے اسکے کہ شہنشاہی گورنمنٹ اعتدال کو کام میں لائے اسنے فوری
کارروائیونکا اظہار کیا" (اس عرصہ کی اپنی زیادتیاں صاف اڑادیں) یہانتک کہ صرف
پرسوں کا ہی یہ واقعہ ہے کہ عثمانیہ فوج بغیر اسکے کہ شاہی فوجوں نے (یونان) چھیڑ کا لینے کا کوئی کام
کیا ہو آگے بڑھی اور نالمیس کے سرحدی تھانہ پر قبضہ کرنا چاہا لیکن بوجہ مزاحمت یونانیوں کے

وہ اس مقصد مین ناکام رہی۔ نیز شاہی گورنمنٹ اس واقعہ کو بھی خاموشی سے نظر انداز نہین کرسکتی کہ پیشتر اسکے کہ شاہی گورنمنٹ کی سفارت نے باہمی دوستانہ سفارتی تعلقات کے منقطع ہوجانیکا باضابطہ اعلان کیا اور جبکہ رات گذرنے پر شاہ یونان کے سفیر متعینہ قسطنطنیہ کو اسکی اطلاع ملی تھی پریویسا (ایپرس) سے اسی تاریخ کو یونانی مورچہ مقام ہیتی امر ہیانچ پہنچنے کے وقت گولہ باری کرنا شروع کردی اور جہاز مقدونیہ کو جو خلیج ایسٹریشیا سے روانہ ہوا تھا گولی مارکر غرق کردیا۔ ان واقعات پر غور کرکے معلوم ہوتا ہے کہ باب عالی نے جو ذمہ داری یونانیون پر رکھی ہے اور جسکے وجوہ بیان کرچکے ہین اور اس لئے جو عظیم نتائج موجودہ کارروائیون سے ہونیوالے ہون اونکی ذمہ داری شاہ یونان کی گورنمنٹ پر نہین آسکتی اور ہم اسکو بذریعہ عالم سے اپنی عزت کے اعتراف کرنیکا ایک موقع پاتے ہین"

گورنمنٹ یونان کی یادداشت بیرونی سفارتون کے نام

گورنمنٹ یونان نے غیر ملکی سفارتی قایم مقامون اور کانسلون کے نام جو یونان مین متعین ہین بدین مضمون ایک یادداشت جاری کی کہ چونکہ یونان نے ۲۰ جون ۱۸۵۶ء کو تجاویز پیرس کانگرس مصدرہ ۱۶ اپریل ۱۸۵۶ء سے اتفاق کیا تھا لہذا یونانی فوجی افسران بحری و بری کو حکم دیا جاتا ہے کہ مختلف سلطنتون کے قانون مین جو دساتیر قرار دیے گئے ہین اونکا اور بالخصوص ان اصول کے جو تجاویز مذکورۃ الصدر مین مندرج ہین پابندی مدنظر رکھین۔

یعنی (۱) بذریعہ جہازات گردآوری کی ممانعت رہیگی۔

(۲) بے تعلق کا نشان غنیم کی تجارت کا محافظ ہوگا الا اس صورت مین کہ جنگ سے کچھ تعلق ہو

(۳) وہ مال تجارت جسکو جنگ سے تعلق نہو گرفتار نکیا جائیگا گو غنیم ہی کے جھنڈے کے زیر حفاظت کیون نہو۔

(۴) رستہ روک دینے کی کارروائی اس صورت مین جائز ہوگی جب وہ کارگر اور موثر طریقے کی ہوگی۔

ساتھ ہی یونان نے یہ امید ظاہر کی کہ سلطنتون کی کوشش سے اونکی رعایا بے تعلقی ختم کیا کرے گی۔ روس نے سلاطین کے نام جو نوٹ بھیجا اوسمین زور دیا گیا کہ کریٹ کے معاملات کی وہی حالت قایم رہے گی جو طے ہو چکی ہے اور یہ کہ اول پیشقدمی کرنیوالی سلطنت کو فائدہ حاصل نہ کرنے دیا جائیگا۔ نیز اس سرکلر مین یہ بحث بھی تھی کہ بشرط ضرورت سلاطین دست اندازی بھی کر سکتے ہین اور یہ بھی مدعا لگی کہ تاوقتیکہ دونون جنگ آورون سے کوئی ایک فریق درخواست نکرے اسوقت تک کوئی مزاحمت نہوگی اور جو کچھ کارروائی مداخلت کی ہوگی وہ بالاتفاق اور بحیثیت مجموعی ہوگی نہ کہ جداگانہ اور فرداً فرداً۔

ترکی اعلان بحق یونانی رعایای سلطان

ترکی اخبارات مین یہ اعلان سرکاری شائع کیا گیا کہ یونانیون کے مقدمات متدایرہ اسوقت تک ملتوی رہین جب تک کہ ڈپلومیٹک تعلقات دوبارہ قایم ہون۔ جو یونانی مقروض ہین اونکو ملک چھوڑنے سے پیشتر اپنے قرضون کی معقول ضمانت داخل کرنی چاہیے۔ جو یونانی ملک مین رہنا چاہین وہ صرف قانون ملک کی پابندی اور بعض شرائط کے ساتھ رعایاے عثمانیہ بنکر رہ سکتے ہین اور اونکی فہرست علیحدہ مرتب ہوگی۔ جو یونانی دفاتر کاونسل۔ بنک۔ حفظان صحت اور ریلوے وغیرہ مین ملازم ہین وہ بھی ترکی رعایا بنکر رہین یا ملک چھوڑدین۔ جو یونانی اپنے وطن کو واپس جانا چاہین وہ اپنے عیال و اطفال کو بھی ساتھ لین۔ جن جہازونپر یونانی جھنڈا ہوگا وہ ڈارڈنیلز اور آبناے باسفورس مین ہرگز داخل نہ ہوسکین گے اور جن یونانی جہازون نے اس اعلان سے پہلے یورپی بندرگاہ اس آبناے کے ارادے سے چھوڑے ہین اونکو میعاد ختم ہونے پر بعد معاینہ ترکی حکام کے بشرطیکہ کوئی شی ممنوعہ لدی نہوگی سفر کی اجازت دیجائے گی۔ یا ترکی جہازون کو بھی یونانی سمندر چھوڑکر اپنے بندرگاہون مین آجانا چاہیئے اس لحاظ سے کہ قسطنطنیہ مین یونانی باشندے کثرت سے رہتے ہین اور دو ہفتہ کی میعاد گذر چکی ہے اونکو ایک ہفتہ کی مہلت اور دیجاتی ہے۔ یونانی

اور اونکے تجارتی جہاز وغیرہ اگر اس عرصہ مین خود نہ نکلے تو پھر وہ اس ملک سے خارج کردے
جائینگے وزرار عدالت بحریہ ممالک غیر۔ داخلہ پولیس اور توپخانہ کو اس حکم سے مطلع کیا گیا
باب عالی نے بلگیریا اور مصر کو بحیثیت باجگذار صوبون کے فرمان صادر کیا کہ وہ اپنی اپنی ریاست
مین متعین یونانی سفیرون اور قونصلون کو پروانجات راہداری دیدین۔ گورنمنٹ مصر نے
یونانی سفیر متعینہ قاہرہ کو پروانہ راہداری دیدیا مگر چونکہ ایک لاکھ کے قریب یونانی مصر مین رہتے
ہین اس لئے لارڈ کرامر وغیرہ کے زور لگانے سے اونکے نکالدے جانیکا انتظام ملتوی کیا گیا
اسمعیل بے گورنر کریٹ نے دستخطی احکام کریٹ مین مشتہر کئے اونکا مضمون یہ تھا کہ روم و یونان
کے سفارتی تعلقات منقطع ہونے کے باعث تمام یونانیون کو لازم ہے کہ پندرہ دن کے اندر
جزیرہ سے چلے جائین۔ یونانی سفارتخانہ پر سے نشان سلطنت اتار دیا گیا۔

اسکے بعد سفیران سلطنت نے جمع ہوکر باب عالی سے سفارش کی کہ یونانی رعایا جو صیغہ خارجیہ
اور محکمہ حفظان صحت اور کونسلون اور کلیساؤن مین ملازم ہین اونکو سلطنت عثمانیہ مین رہنے
کی اجازت ملے اور اگر اونکا خارج کرنا ہی مقصود ہے تو نرمی اور رحم کو کام فرمایا جائے اس لئے
کہ صرف قسطنطنیہ مین چالیس ہزار اور سلطنت مین دو لاکھ یونانی آباد ہین۔ اسپر حضرت سلطان کو
رحم آگیا اور پرلے مقولہ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس کے مصداق کو تازہ کرنیکے لئے مساجد
قسطنطنیہ مین اعلان کردیا گیا کہ جو یونانی امن پسندی کے ساتھ رہنا چاہے اوس سے تعرض لازم
نہین کیونکہ جنگ دو فوجون مین محدود ہے جو سرحد پر کام مین مشغول ہین۔

آغاز جنگ

ادھر یونانی فوج اور عوام الناس کی خواہش جنگ کی کچھ حد و غایت نہ رہی ادھر ترکون کی
رگ حمیت دشمن مقابل کا حال کر جوش مین آگئی۔ ۱۶ اپریل کو عساکر سلطانی تمام سرحد

اسطرح کمربستہ اور آمادہ جنگ تھے کہ چشم زدن میں دھاوا کرکے میدان کارزار کو دھوان دھار کردیں
تا آنکہ ۹- اپریل کو یونانی شش سو سپاہی سرحد عبور کرکے مقدونیہ پر حملہ آور ہوئے اور
ترکی مورچوں اپاس پر رات بھر گولہ باری چل چلی تب اوسکے دوسرے روز یعنی ۱۰- اپریل کو مارشل ادہم
پاشا کو لاریسا پر بڑھنے کے احکام ملے لیکن کسی وجہ سے تین گھنٹے کے بعد یہ انتظام منسوخ ہوگیا اسکے
پانچ روز بعد مجلس [illegible] ترکی نے قسطنطنیہ میں بہت دیر تک مشورہ کیا اور طریقہ جنگ کی بابت تجاویز

نوٹ اس موقع پر جبکہ آتش جنگ مشتعل ہوئی کوئی سلطنت عثمانیہ ترکی اور یونان کی بحری اور بری فوجوں کا مقابلہ نہایت ضروری جسکے بغیر اس زمانہ کی ملکی ہسٹری کے لحاظ سے تاریخیں نامکمل سمجھی جاتی ہیں۔

عساکر عثمانیہ۔ بموجب قوانین سلطنت قلمرو ترکی میں تمام مسلمان مرد جنگی عمر بیس سال سے متجاوز ہو فوجی خدمات کے پابند ہیں اور جنگی مدت بیس سال تک رہتی ہے دیگر اقوام وملل جو مسلمان نہیں فوجی خدمات سے بری ہونے کے لئے ۶ شلنگ سالانہ فی کس ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ کل فوج کے دو حصہ ہیں بحری اور بری۔ بری فوج بھی تین حصوں پر منقسم ہے۔ اول نظام یعنی باضابطہ [illegible] دوسرے ردیف تیسرے مستحفظ تینوں قسم کی افواج میں پیادہ پلٹنوں کی تعداد ۶۴۴ ہے جسمیں ۵ لاکھ ۴۴ ہزار سپاہی ہیں۔ سوار دستے ۲۰۲ - اسکواڈرن جن میں ۵۵ ہزار تین سو سوار ہیں۔ توپخانہ میں ۱۳۵۶ توپیں ہیں ۴۲ ہزار ۶ سو ۲۰ سپاہی۔ انجینیر دستے ۹۳ کمپنیان جن میں سات ہزار ۴ سو آدمی ہیں۔ جملہ تعداد مقررہ فوج کی ۷ لاکھ ۴ سو ہے۔ اس میں عساکر حمیدیہ اور والنٹیر افواج کردستان شامل نہیں۔ علاوہ سامان حرب وضرب جو سائنس جدیدہ نے بہم پہونچائے ہیں ۵ لاکھ ماؤزر رائفل سرکاری میگزین میں مہیا کئے گئے ہیں یہ وہ بندوقیں ہیں جن میں کارتوسوں کا ذخیرہ رہتا ہے اور بے دھوئیں کی بارود سے چلائی جاتی ہے۔

بحری طاقت۔ بحری قوت جسکی اطلاع براہ راست ترکی ذریعہ سے نہیں ملی حسب ذیل ہے۔ جنگی جہاز: درجہ اول ایک۔ درجہ دوم وسوم ۸۔ جنگی جہازات محافظ بنادر ۹۔ درجہ اول کے کروزر جہاز ۹ درجہ دوم کے ۱۲۔ درجہ سوم ۲۹۔ درجہ اول تارپیڈو کشتیاں ۱۹۔ اور درجہ دوم کی ۷۔ یعنی میزان تمام جنگی جہازون اور جنگی کشتیوں کی ۹۵ ہے اور بحری سپاہی زائد از بارہ ہزار ہیں۔

اوپر جو تعداد فوج کی لکھی گئی ہے وہ مستقل اور دائمی ہے۔ جنگ کے وقت اگر ضرورت پڑے تو ۱۰ لاکھ فوج سلطان کے ایک اشارہ پر میدان جنگ میں کھڑی ہوسکتی ہے۔

یونان کی بری طاقت۔ یونان میں تمام تندرست مرد جنگی عمر ۲۱ برس سے زائد ہو فوجی خدمات کے پابند رہتے ہیں یہ پابندی ۱۹ برس تک ہر ایک شخص کے ذمہ ہے جسمیں دو برس چھٹی کے ملجاتے ہیں امن کے وقت یونان کی فوجی قوت حسب ذیل ہے۔

محکمہ جنگ	۲۴۰	پیادہ فوج	۱۶۰۳۹

قرار دینا اور پرنس میبروکورڈیٹو سفیر یونان نے قسطنطنیہ سے اپنے حکام بالادست کو متنبہ کیا کہ بالعجال یونان پر حملہ آوری کے احکام صادر کرنے کے لئے تیار ہو اور درخواست کی کہ تھسلی کے یونانی کمانڈر کو اس خطرہ سے فوراً مطلع کر دینا چاہئے اسکے بعد ایراد شاہنشاہی متضمن آغاز جنگ صادر ہوا اور یونان نے اسکو قبول کر لیا اور ساتھ ہی یونانی گورنمنٹ نے

سوار	۱۱۴۶	توپخانہ	۲۲۸۷
انجنیر	۱۲۳۳	عام خدمات	۵۰۱
جنگی اسکول	۲۲۲	جنگی پولیس	۳۲۲۹

میزان کل ۲۷۸۴۸ ہوتی ہے جسمین ۱۸۰۰ افسر شامل ہیں۔ بوقت جنگ یہ تعداد ایکلاکھ تک بڑھ سکتی ہے کیونکہ صرف ریزرو فوج کی شمار ۵۰ ۱۴۰ رکھی گئی ہے اس کے علاوہ ملکی فوج جدا ہے جسمین ۱۴۶۰۰۰ آدمی شامل ہیں۔

جیسے کاغذ پر یہ تعداد نہایت مبالغہ آمیز معلوم ہوتی تھی ایسے ہی جنگ کے وقت ثابت ہوگیا کہ تمام فوجی ملکی پولیس تک ملاکر ۶۰ ہزار فوج سے زیادہ میدان تھسلی میں لشکر یونان جمع ہو سکا۔ حالانکہ چشم زدن میں ایک لاکھ ۸۰ ہزار گول چہرے۔ سیاہ چشم۔ بھاری گردن والے ترک سرحد تھسلی پر اسطرح صف بستہ ہوکر بیٹھ گئے گویا کہ وہ ایک ٹڈی دل تھا کہ المپس پہاڑ کے دروں میں سے امنڈ آیا۔

یونان کی بحری طاقت۔ جہازی قوت یونان کی گو روم سے کم تھی لیکن بوجہ خیال حسن انتظام کے اس سے کہیں بہتر سمجھی جاتی تھی اس میں حسب ذیل جہاز شامل ہیں۔

محافظ جہاز آہن پوش	۲۔	درجہ اول کے کروزر۔	۲۔
درجہ سوم کے چوبی کروزر	۱۷۔	درجہ اول کی تارپیڈو کشتیان	۶۔
درجہ سوم کی تارپیڈو کشتیان	۱۱۔	میزان کل	۳۹۔

بحری فوج میں ۱۰۵ ۔ افسر ۲۴۰ ملازم ۵۰۷ ماتحت افسر ۱۴۲۳ ملاح اور ۳۰۴۰ فراہمی اسباب کے سپاہی وغیرہ ہیں جو سب ملکر ۳۱۶۵ کی میزان بتلاتے ہیں

بقیہ وہ ریزرو فوجین یعنی ۱۸۸۸ء اور ۱۸۸۹ء کی طلب کین - یہ لوگ بباعث کبر سنی کوجی
خدمات سے بری کئے ہوئے تھے جنکی تعداد ۱۰ ہزار بیان کی جاتی ہے - ان سب لوگون کے
پاس نہ وردی تھی اور نہ بندوقین - حکام نے پرائیوٹ کارخانون سے درخواست کی کہ وہ پرانی
رائفلین جو فرانسیسی فوج نے ناکارہ سمجھ کر پھینک دی تھین اور ۲ لاکھ کے قریب نیشنل سوسائٹی یا یونین

(نوٹ)

سلطان المعظم کا خطرۂ جنگ کو محسوس فرما کر تیاری مین مشغول ہونا

حضرت سلطان کے وزیر حربیہ کی پُر اثر اسپیچ اعیان کریٹ کی پیہم شورش اور متواتر
خونریزی - سلاطین یورپ کا محاصرہ - کریٹ اونکے آزاد کرنے پورا پورا دباؤ - چند قومی سلطنتون
مین سلطان سے اختلاف - بعض کی کھلم کھلا عداوت اور چند بادشاہون کے بظاہر اتحاد و اتفاق نے حضرت
خلافت پناہی کو مجبور کیا کہ وہ آنے والے خطرہ کا مقابلہ کرنے کو پہلے سے کماحقہ تیار ہو جاوین جسکے واقع
ہونے کی صورت نہ کوئی پولیٹشین بتا سکتا تھا اور نہ جسکا وقت کوئی منجم مقرر کر سکتا تھا -

آنجناب تقدس مآب نے قصر یلدیز مین تمام اعیان دولت و ارکین سلطنت کو جنمین بحری اور بری افواج
کے افسر بھی شامل تھے جمع کرکے دعوت دی اور بعد الفراغ وزیر حربیہ نے سب سے مخاطب ہوکر ایک پُر اثر تقریر کی
جسکا خلاصہ یہ تھا کہ " اے اعیان دولت اسلامیہ اے ارکان سلطنت عثمانیہ آپکو معلوم ہے کہ لوگون نے
اندنون کیسا کچھ فتنہ و فساد برپا کر رکھا ہے اور علم بغاوت ہمارے مقدس ملک مین بلند کیا ہے اس لئے حضرت
مولانا السلطان المعظم نے اونکے ذلیل و خوار کرنے کی غرض سے وہ وہ وسائل بہم پہونچائے ہین جس سے
معلوم ہو جاوے کہ سلطنت عثمانیہ ہمیشہ ابد الآباد تک زندہ رہے گی اور بندگان حضور اقدس کو اسمین شک نہین
کہ تم اپنے پاک حقوق کی تائید کے لئے اونکے احکام کو قبول کروگے اور اپنے دین و ملت اور بادشاہ اور
وطن اور سلطنت کے لئے بہادرون کی طرح لڑوگے اور جان و مال کے قربان کرنے مین ہرگز دریغ نہ کروگے "
یہ سُنکر تمام افسر فرط حمیت سے کانپنے لگے اور حضور اقدس کے جاہ و جلال اور ازدیاد اقبال کی
دعا مانگی اور بے حد جوش و خروش کے ساتھ نہایت ادب سے قوت اسلام اور بقائے حشمت و
شوکت سلطنت کے لئے ہاتھ اوٹھائے +

صدور الحکام روانگی عساکر - آخر ہفتہ ماہ فروری ۱۸۹۷ء مین باب عالی کی جانب سے

نے بحساب ۷ ½ شلنگ فی عدد کے خرید کی تھین اونکے ہاتھ بیچ ڈالین۔ وردی کے لئے برلڈون سے قرض کپڑا طلب کیا لیکن ایتھنز مین کپڑا موجود نہ تھا۔

ایتھنز مین غدر - اس خبر سے گورمنٹ یونان رنگروٹون کو اسلحہ بھی بہم نہین پہنچا سکتی گئے ایک شورش برپا ہوئی۔ رنگروٹ کارخانہ ہاے اسلحہ اور دوکانات اسلحہ مین جا گھسے اور جو ہتھیار

احکام صادر ہوتے کہ فوج ردیف کی ۱۷ پلٹنین سرحد یونان پر جانے کے لئے تیار رہون اور ایشیاے کوچک سے براہ روڈوسٹو اور شارلو سلونیکا (سالانیک) کی طرف روانہ ہون۔ انتظام کیا گیا کہ شارلو سے ایک سو ٹرینیز ان افواج کو سالانیک پہونچا دین۔ ۲۵۔ فروری کی شب کو دو پلٹنین سرحد بلگیریا سے چلکر براہ سالانیک کیٹرینا کو روانہ ہوئین کرپ قسم کی ۱۸ توپین بذریعہ اسپشل ٹرین بھیجی گئین۔ اناطولیا سے فوج ردیف کو پہونچانے مین ۱۸ ٹرینین مامور کی گئین جن مین سے ہر ایک مین ۳۹ گاڑیان تھین۔ بھاری توپخانہ مع فوج اور سامان میگزین براہ روڈوسٹو اور سالانیک سرحد کی طرف بڑھا۔ مارچ کے مہینے مین قسطنطنیہ اور دیگر ایشیائی افواج کی نقل و حرکت نہایت زور شور سے ہوتی ہی کوئی ریل ایسی تھی جو فوج سے خالی ہو نہ صرف ریل بلکہ بنادر مختلف سے جہاز پر جہاز افواج قاہرہ لے لے کر سلونیکا مین آتارتا رہا۔ اُدھر سرحد یونان پر بلحاظ دور اندیشی یہ کارروائی کی گئی۔ ادہر سرحد بلگیریا اور سرویا سے بھی بے پرواہی نہین کی گئی بلکہ اس سرے سے اُس سرے تک لشکر بھیجکر اطمینان کر لیا گیا کہ اگر کبھی سر اوٹھانے کا انمین سے کوئی ریاست خیال کرے تو دبن (؟) کمل دی جائے۔

اس سریع الانتظامی سے سلطان نے ثابت کر دیا کہ اگر وہ چاہین تو اپنے ممالک یورپ ایشیا اور افریقہ سے تمام فوجین ایک ہفتہ مین جنگ پر لا سکتے ہین۔ رسد رسانی کا انتظام اس سے بھی عجیب تر تھا یعنے ٹرینین کی ٹرینین اور جہاز کے جہاز لدے پھندے سرحد کی طرف چلے جاتے تھے۔ بحری فوج مین بری سے زیادہ تیاری کی دہوم تھی تمام جنگی جہازونکی آزمائش اونکی پریڈ اور بعض کی مرمت ہونے لگی۔

یکم اپریل ۹۷ء تک ۱۹ پلٹنین اسپشل ٹرینون کے ذریعہ سے سلونیکا پہنچ گئین۔ یلنہ گد اور گیبو (ساحل جنوبی بحر مارمورا) کی پلٹنین بھی سلونیکا کی طرف روانہ ہوئین اور بذریعہ چار اسٹیمرون کے فوج کا اعلیٰ حصہ مع سامان جنگ اسمد (ساحل جنوبی بحر مارمورا) سے روڈوسٹو (ساحل شمالی مارمورا) کو گیا۔ کمیشین پلٹن کو بھی جو اسمد مین فراہم ہوئی روڈوسٹو کی راہ سے سلونیکا جانیکا حکم ملا۔ تین جہاز دخانی موسوم بہ مدینہ۔ طائف اور سعادت محفوظ فوج کے پلٹن لیکر روڈوسٹو پہونچے جہان سے مع دیگر سپاہ

جسکے ہاتھ لگا لوٹ لیا۔ یہانتک کہ تیراس کے مقام پر فرانسیسی کشتی کو جسمین ہتھیار لدے
ہوئے تھے پکڑ کر اوسکے ہتھیار تقسیم کر دیئے گئے اُس روز بغاوت کا پورا سامان تھا شہر کے
تمام کاروباری حصہ بند ہوگئے اور جابجا لوٹ مار مچی ہوئی تھی۔ مبہوت لوگون کا بڑا مجمع
شاہی ایوان کے سامنے جمع ہو کر دیوانہ وار چلانے اور شور مچانے لگا۔ شاہی خاندان اور خاص
بادشاہ کی تصاویر جہان جسے ملین اونکی بے حرمتی کی اور علی رؤس الاشہاد اونکو چیر پھاڑ
کر پاؤن مین مسلا گیا۔ اور دوکانات کے سامنے جو شاہی نشانات آویزان تھے اون کو
اُتار کر پھاڑ ڈالا اور خالی بندوقین سر کرنا شروع کین اور عام بغاوت قریب تھی کہ پھوٹ پڑے

براہ مرادلی سلونیکا روانہ ہوئے۔ شاہی باربرداری کے جہازات۔ کیلان اور تابل اینبولی سے محفوظ
فوج لیکر سلونیکا مین لنگر انداز ہوئے۔ سیمر ثریا لشکر عثمانیہ کو سلونیکا سے کثیرنیا مین لیجا کر اتارنے مین
مصروف ہوا۔ بریگیڈیر جنرل سلیمان شکری پاشا سپاہ کو سرحد بھیجنے کے انتظام کیلئے پرلپ (سلونیکا سے شمال
مین براہ ریل) سے سلونیکا پہونچے یہان سے کئی توپخانہ الاسونا بھیجے گئے جو سد مقام جنگی کارروائیون
کا مقرر ہوا۔ سلونیکا کے اطراف بحری کی حفاظت کا بندوبست کیا گیا۔ چار رجمنٹ سوارونکی مناسٹر (سلونیکا کے
شمال مغرب براہ ریل الاسونا کو روانہ ہوئے۔ مخصوص کمپنی کا اسٹیمر موسوم بہ علی صائب پاشا ہرکلیہ (ساحل
جزائر) سے ۵۲۰۱ سپاہی سامان گولہ بارود کے ۱۰ صندوق اور ۲۳۶ گھوڑے لیکر روڈوسٹو کی جانب
روانہ ہوا اور صیغہ جنگ نے دس ہزار آٹھ سو سا سرسایض روانہ کئے۔ جنگی کارخانہ مین نہایت سرگرمی
سے کام شروع ہوا۔ خصوصاً آہن پوش جہاز آثار توفیق اور آہن پوش جہازہاے باربرداری موسوم
بہ مقدم خیر اجلالی اور تارپیڈو جہاز شاہین دریا کے واسطے نئے بائلر (انجن کا وہ حصہ جسمین پانی پک
کر بھاپ بنتی ہی) تیار ہوے۔ حمیدیہ زرہ پوش جو درجہ اول کا جہاز ہے بحری کامون کیلئے تیار ہوا
کریٹ کو جانیوالا بحری ڈویژن جسمین آہن پوش جہاز مسعودیہ بھی شامل تہا سامان جنگ سے بالکل
مکمل ہوگیا۔ شروع ہفتہ اپریل مین مارشل ادہم پاشا کمانڈر انچیف افواج متعینہ سرحد یونان مقرر ہوکر سلونیکا
کی طرف روانہ ہوئے۔

اونکے ہمراہی ایجوٹنیٹ میجر ڈاکٹر احمد بے اور بریگیڈیر جنرل طلعت پاشا ایڈیکانگ امپیریل مفتی سلطان
اور لفٹننٹ کرنل کنعان بے۔ کرنل نوری بے۔ اور احمد بے اونکے ہمراہ سکتر گئے۔
۵۔ اپریل کو اسٹیمر طالانسر کیشن بلیٹن کے علاوہ کمیونیب۔ آسعد کی فوج ردیف لیکر روڈوسٹو پہونچا

کہ ایم رالی سرغنہ فریق مخالف کے سمجھانے پر خاموشی پیدا ہوئی جسنے وعدہ کیا کہ مین ابھی بادشاہ سے لیکر اسکا انتظام کرتا ہون اور اُسی کے کہنے پر مجلس وزرا دوسرے روز صبح کو جمع ہوئی - غرض ایک ہر بونگ کے عالم مین یاور تمام والنٹیر ملکی اور غیر ملکی امدادی افواج اور ایک حصہ ایتھنز کے مقامی سپاہ کا جنکی تعداد تین ہزار سے زیادہ تھی فوراً بندرگاہ وولو کو روانہ ہوگیا تاکہ وقت پر سرحد پر بڑھے - اونکی روانگی کے وقت ایک پرجوش جماعت جمع ہوگئی - نعرہ ہاے تحسین بلند کئے گئے - تالیاں بجائی گئین - اور تمغے اور بندوقین تقسیم ہوئین +

اور دوسرے تین اسٹیمر میگزین کے ۔۳۱ صندوق ۔۱۴ گھوڑے اپنی مقام کولاے - دوسرے دستہ فوج کے واسطے ۷ ہزار ماسرالفل (ذخیرہ دار بندوق) پانچ توپخانہ کے افسرونکے ساتھ بھیجی گئی تاکہ افواج علی برابا عثنی - ڈیموٹیکا - خرجک - (یہ سب مقام رومیلیا مین دیکھو) مین تقسیم کیجاوین -
محصوصیہ کمپنی کا اسٹیمر تجد سامان خوراک لیکر روڈوسٹو کی جانب روانہ ہوا - بحر مارمورا کے ساحل شمالی پر روڈوسٹو اور بعضرورت آسکی فوجی بندرگاہ مقرر ہوتے -
قرادلی اور سالونیکا کے درمیان روزانہ پانچ ٹرینون کے بھیجنے کا انتظام کیا گیا - جہاز جدیدہ اسمرنا کی فوج لیکر روڈوسٹو کو روانہ ہوا - حکم ہوا کہ چونکہ دوسرا ڈویژن فوج کا ماسر بندوقون سے مسلح کیا گیا اسلئے اونکی ہنری مارٹنی بندوقین فوج ردیف کے لئے سیلونیکا بھیجی جائین - مارشل ادہم پاشا ۵ اپریل کو سلونیکا پہونچے سلامی کا بینڈ بجا اور ایک پلٹن مع فوجی اعزاز کے ساتھ اونکو اسٹیشن پر اتارا - بعد چند ساعت قیام فرماکر سلونیکا موناسٹر ریل کے ذریعہ سے قریب ترین اسٹیشن پر اُترکر الاسونا کو روانہ ہوے اور ۸ اپریل کو اپنے ہیڈ کوارٹر مین پہونچ کر تمام سپاہ کا معاینہ کیا - سمت یونان کی تمام سڑکون کی مرمت ہونیکا سلانیک کو حکم ہوا - بحر ابیض جانے والی پہلی ڈویژن کی تارپیڈو کی کشتیون کی آزمایش کامیابی کیساتھ شاخ زرین مین کی گئی - اسٹیمر پایل بحر اسود سے سات سو فوج - ردیف لیکر مارمورا کی طرف روانہ ہوا زرہ پوش جنگی جہاز مسعودیہ مرمت کیلئے کارخانہ مین داخل ہوا اور آثر جدید جہاز نے روڈوسٹو مین ایک پلٹن ۴۰ گھوڑے اور بہت سا جنگی سامان اُتارا - ماسر رائفل کے کارتوسون کی دو گاڑیان ایڈریانوپل بھیجی گئین - کرنل جمال بے ایک رجمنٹ کا اور جنرل عمر رشدی پاشا چوتھی ڈویژن سرحد یونان کے کمانڈر مقرر ہوے - لفٹنٹ محمد رئیس آفندی والیس ایڈمرل حسن رومی پاشا امیر البحر اہل زرہ جہازات کے

بندرگاہ وولو اور پریوزا

نقشہ پر نظر کرنے سے آپ کو معلوم ہوگا کہ ممالک یونان مین خلیج وولو ایک نہایت ہی عظیم الشان فوجی بندرگاہ اور شرقی بیڑہ جہازات کا نہایت زبردست بحری لنگرگاہ ہے اسکے جواب مین مغربی بیڑہ جہازات کیلئے پریوز اور اوسکے قلعہ جات سلطانی عملداری مین ہین لیکن بہ باعث موجودگی جہازات یونان سمندر پر اُسی کو قبضہ و دخل حاصل ہے۔

بندرگاہ وولو یہانتک کارآمد ہے کہ متوسط درجہ کے جہازات خلیج کے اندر بآسانی آجا سکتے ہین ۔ یہ خلیج ایک چھوٹی سی کھاڑی ہے جو خشکی مین دُور تک چلی گئی ہے اور بجز ایک سمت کے جسطرف وہ سمندر سے ملحق ہے باقی ہر سہ اطراف قدرتی چٹانون سے محصور ہین اسی کے کنارے پر شہر وولو آباد ہے جسکے ہر سمت سایہ دار سرسبز گنجان درخت اور دہنی جانب

ایڈیکانگ مقرر ہوتے ۔ کپتان انور بے بحری فوج کے افسر اور کپتان حمی بے بھی بحری فوج کے افسر اقدر برگیڈیر جنرل حمی پاشا سرحدی فوج کے ایک ڈویزن کے کمانڈر مقرر ہوئے۔

ناغہ جدید ۔ سعادت ۔ طائف ۔ اور اوانا جہاز صوبہ حصار ۔ اور بحر اسود وغیرہ کی سپاہ کو روڈوسٹو لیجانے مین مصروف ہین ۔ مارٹینی رائفل کے کارتوس کے چار ہزار تین سو صندوق دوسری ڈویژن فوج کے واسطے براہ ریل عمل پرگس اور ڈیموٹیکا روانہ کئے گئے ۔ اسٹیمر حسن پاشا مع دو تارپیڈو کشتیون کے بغرض مرمت کارخانہ مین داخل ہوا ۔ سفرمیناکی ، کمپنیان سلونیکا سے الاسونا کو روانہ ہوئین ۔ ۹ ۔ اپریل تک دوسرے دستہ فوج کے پاس ۲۳ ہزار اشتی ماسر بندوقین پہونچ گئین اور سرحد یونان پر ہر ذریعہ سے اسقدر فوج روانہ کر دی گئی کہ جسکا کئی روز تک قسطنطنیہ سے لیکر الاسونا تک تانتا لگا رہا اور خوبی یہ کہ جن ضلعون مین یہ لشکر ہوکر گزرے اونکو خبر تک نہ ہوئی۔

جنرل احمد حلیمی پاشا فوجی محکمہ حفظان صحت کے انسپکٹر جنرل بہت سے ڈاکٹرون اور دواسازون کے ساتھ الاسونا کو روانہ ہوئے ۔ کنعان بے ۔ جودت بے ۔ اور امین بے پلون اور سڑکون کی تعمیرات کے افسرین کو موناسٹر ، سلونیکا اور جانینا جانے کا حکم ملا تاکہ بھاری جنگی سامان بھیجنے کا انتظام کرین ۔ فقط

کوہ المپس کی یخ بستہ چوٹیاں وہ بہار دیتی ہین جس سے اس شہر کے منظر کو خوش سواد اور پرکیفیت کہنا واجب ہوتا ہی۔ یہان سے کوہ پنڈوس جو گھنٹہ گھر کی طرح ۷ ہزار فیٹ بلند چلا گیا ہی اور جس پر شہر ٹرناؤ واقع ہی نظر آتا ہے۔

قریہ اور اناپیس کے گرد لڑائی کی شروعات

۱۶۔ اپریل کی شام کو ترکون نے اناپیس کو قبضہ کر کے مورچہ کرنے کی غرض سے حملہ کی ابتدا کی لیکن یونان کے اُس دستہ فوج نے جو نیزیروس سے پہونچی اس ارادہ کو روکا اور دونون مین نہایت سخت معرکہ برپا ہوا۔ ترکون نے پہاڑی پر سے دشمن کے حملون کو بخوبی روکیا۔ لیکن یونانیون کے زبردست دہاوے کو علی التواتر نہ روک سکے اور تھوڑی دیر کے لیے شاہ جارج کے سپاہی۔ کانٹرونی۔ قرادیدہ ہجیاس۔ ایتھنے سیاس اور الدیاس پر متصرف ہو گئے۔ یہ تمام مقامات نیزیروس کے گرد واقع ہین۔ تھوڑی دیر لڑائی بند رہکر صبح کو پھر شروع ہو گئی۔

۱۷۔ اپریل ۱۸۹۷ء روز شنبہ کو صبح ہوتے ہی مارشل ادھم پاشا نے سلطان کو بذریعہ تار اطلاع دی کہ کوہ اناپیس جو نیزیروس کے مغرب مین واقع ہی افواج مقابل مین سخت لڑائی ہوئی اسکے بعد ہی پرنار اور دلیتیکو کی بلندیان ترکی فوجون نے سرکین اور الاسونا کے گرداگرد دور تک مخالف سپاہ مین معرکہ آرائیان رہین گویہ ہنگامے دس میل سرحد پر برابر پھیلے ہوئے تھے اور بن کی آگ کی طرح برابر پھیلتے جاتے تھے لیکن زیادہ زور اس لڑائی کا قریہ پر تھا حمدی پاشا کمانیر چھٹی ڈویزن اپنے اسٹاف کے ساتھ موقع مناسب سے فوجون کی نقل و حرکت کا انتظام کرتے تھے اور نہایت خوش اسلوبی سے دشمن کی چالون کا جواب دیتے تھے۔ دونون حریف مقابل دو پہاڑیون کی ڈھال پر آمنے سامنے ایک میل کے فاصلہ پر برسر

بیکار تھے - ۸ بجے صبح کے یونانی رگلر فوج نے سرحد سے گذر کر گھاٹی مین بڑھنا شروع کیا
کہ ترکون کی صرف چار پلٹنون نے چشم زدن مین اونکو اسطرح لیا کہ جیسے شیر بکریون پر گرتا ہے
حمدی پاشا کا توپخانہ ایک چھوٹی سی پہاڑی سے یونانی توپون پر دو ہزار گز کے فاصلہ سے
غضبناک گولہ باری کرتا رہا حتی کہ یونانی تاب مقاومت نہ لاسکے اور کائی سے پھٹکر جسطرح
بن پڑا سرحد پار بھاگ کر جان بچائی اور اسطرح اس معرکہ عظیم مین یونانی فوج کے حق مین تو
پہلی بسم اللہ تھی جو سراسر غلط ہوئی - بھگوڑون نے پہاڑیونکی پشت پر پناہ لی اور دو گھنٹہ
دم لے کر پھر از سر نو ترکی مورچہ پر حملہ کیا - ترکون نے باوجودیکہ اس محاربہ مین نقصان اٹھایا
لیکن اونکی بہادرون نے اس موقع پر جو استقلال ظاہر کیا وہ مستحق داد اور قابل یاد ہے -
گولہ باری اس شدت کے ساتھ کچھ عرصہ تک قایم رہی اور یونانیون نے اپنا مورچہ ایسے بر درست
موقع پر قایم کیا کہ ترک اُسوقت آگے بڑھنا خلاف مصلحت سمجھے - لڑائی بڑھتے بڑھتے
نیزیروس کے مغرب مین دور تک پھیلگئی یہانتک کہ مورچہ جات رنفلوری ریچوسی
ایجی نیسیاس اس - حسن میلونہ - گریز دولی اور بوغازی نے ایک دوسری فوج مقابل کو آتشباری
سے جواب دینا شروع کر دیا لیکن دور ہی دور سے یہ تمام کاروائی جاری رہی تا آنکہ درہ بوغازی
کے دہانہ سے داہنی جانب کے ایک بلند چٹان کے دہسہ کو یونانی گولہ باری نے صدمہ
پہونچایا - اسیطرح ہنگامہ کارزار زور شور سے گرم تھا اور صدائے توپ و تفنگ سے
زمین زلزلہ کی صورت کانپ رہی تھی کہ ادہم پاشا نے عام اعلان کرکے اپنی فوجون کو
مطلع کیا کہ کل صبح یونانیون پر عام طور سے حملہ کیا جاویگا - اس حکم کا اس جوش و خروش
کے ساتھ سپاہیون نے خیر مقدم کیا اور یکدم نعرہ ہائے جنگ اس شدت سے لگائے
کہ قریب تھا آسمان ٹوٹ پڑے - ہر سپاہی دوسرے سپاہی سے دوڑ دوڑ کر یہ خوشخبری پہنچا
رہا تھا کہ اب آگے بڑھنے کا حکم ہوگیا ہے - گو موسم صاف اور گرد و غبار سے پاک تھا

لیکن جاڑے کی بے انتہا شدت تھی - رات چونکہ شب ماہ تھی اسکی صاف روشنی مین جہانتک ہوسکا خوب آگ برسائی گئی جسکا پورا زور آدھی رات کے وقت کمال پر تھا - دونون فوجون کے درمیان ایک دریا حائل تھا اور تمام رات میدان کارزار معمول سے زیادہ گرم تھا رات ہی رات مین نشاط پاشا کمانیر ڈویزن دوم نے کوہ پارنا پر قبضہ کرلیا اور منیر پاشا کمانیر ڈویزن دیگر نے درہ تھصا مین داخلہ کی تیاریان کین - حیدر پاشا کمانیر ڈویزن چہارم نے ملونا کو قریب قریب مسخر کرلیا اور ناالیس کے گرد ترک اور یونانیون کے متواتر حملے نہایت ہی تیزی اور چابکدستی سے ہوئے لیکن صورت حال سے کسی قدر یہ مترشح ہوتا تھا کہ یونانی ترکون سے اچھے رہین گے -

قریہ کے عارضی ہسپتال عارضی ترکی ہسپتال اس موقع پر ایسا عمدہ کام کر رہے تھے اور ان کا ایسا احسن انتظام تھا کہ بیان نہین ہوسکتا انمین تمام کام نہایت ہی مستحسن طریقے سے انجام پذیر ہوتے تھے ڈاکٹر لوگ ہمہ تن مصروف - پلنگ موجود - بستر صاف اور بکثرت تھے +

معرکہ درہ ملونا

سنیچر کی چاندنی رات قیامت خیز گولہ باری مین بسر ہوکر ۱۸ - اپریل یعنی اتوار کی صبح نمودار ہوئی اور آفتاب عالمتاب نے خون شفق سے ابھی آسمان نہ رنگا تھا کہ مارشل ادہم پاشا گھوڑے پر سوار ہوکر لڑائی کا حکم عام دینے کے لئے اپنی فوجون سے گذرے اور دن کے دس نہ بجنے پائے تھے کہ حیرتناک تیزی سے پاشائے موصوف نے اپنی محفوظ فوج کا ایک دستہ درہ ملونا کے دامن مین جا جمایا جسکے کمانیر حفیظ پاشا بریگیڈیر تھے جنکو جنگ کریمیا اور جنگ روم و روس ۱۸۷۷ء کا تجربہ تھا - مقام اسکمپا مین جو مغرب کی طرف واقع ہے بڑی سخت معرکہ آرائی رہی - توپخانے اس موقع پر ایک منٹ مین چھ فیر کرتے تھے لیکن سپاہی لوگ گولے بارود نہایت افراط سے

اُڑاتے رہے جسکا گمان بھی نتھا تاہم مقتولین کی تعداد نہایت کم ہی یعنی جانبین کے صرف ڈیڑہ سو آدمی کام آئے۔

یونانی فوج کی بہادری کے صلہ مین شراب کے پیپے لنڈھائے جاتے تھے اور فوج مین گلاس پر گلاس چل رہا تھا بڑے بڑے افسر ٹرہاوے کے نعرے لگا کر سپاہیونکا دل ٹرہا رہے تھے کہ اسی جوش وخروش مین شیرون کا شیر **مارشل ادہم پاشا** پانچ رجمنٹون کو آگے رکھکر اور اپنے دونون طرف سوارونکا رسالہ لیئے ہوئے زور زور سے اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہوئے دامن کوہ مین جا پہونچا جسکے مقابل یونانیونکی تخمیناً پندرہ ہزار دلیر فوج اپنے سردار کی ماتحتی مین صف بستہ ڈٹی ہوئی کھڑی تھی۔ ادہم پاشا اس جگہہ اپنے گھوڑے سے اتر کر مثل معمولی سپاہی کے زمین پر بیٹھ گئے اور اونکا اسٹاف اپنی اپنی جگہہ چار طرف استادہ رہا۔ سپہ سالار موصوف کے بشرہ سے آثار استقلال و اُلوالعزمی صاف نمایان تھی اونکے چہرہ سے بشاشت اور فتحمندی کی امید ٹپکی پڑتی تھی۔

ہلالی نشان فتح و نصرت کی خبر دے رہا تھا۔ یونانیون کے لئے یہ موقع جان لڑا دینے کا تھا کیونکہ اس درہ سے گذر کر پھر ترکون کی روک تھام کرنا ناممکن بات تھی اور یونانیون نے کیا بھی ایسا ہی اونھون نے موت کی مطلق پرواہ نکی اپنے ساتھیون کے گرنے پر ذرا دہیان نہ دیا اور اس گھمسان لڑائی مین وہ دل کھول کر مقابلہ کیا کہ اس سے زیادہ امید نہین ہوسکتی۔ توپونکے فیر اور بندوقونکی باڑھ پر باڑھ دغنے سے تمام جنگل مین ایک شور قیامت برپا تھا جو پہاڑون سے ٹکرا ٹکرا کر اور بھی ہولناک ہوگیا تھا آواز بازگشت کے باعث ایک فیر کے دو بار فیر اور ایک نعرہ کے چار نعرے سنائی دیتے تھے۔ سارا میدان کارزار دہوان دہار ہو رہا تھا۔ اسی اثنا مین یکایک رضا پاشا سپہ سالار توپخانہ جنگی جو نہایت شکیل اور قوی الجثہ ہین کچھ توپین لیکر عین وقت پر آ پہونچے۔ رضا پاشا نے اول سے

آخر تک توپخانہ کے سرانجام مین وہ کمال دکھایا جس سے زیادہ کسی یورپین جنگی توپخانہ سے امید نہین ہوسکتی۔ اونھون نے موقع پر ثابت کردیا کہ توپخانہ کے کام مین ابتک ترک یورپ پر فایق ہین۔ اگرچہ میدان بیشمار پہاڑون کی وجہ سے نہایت ہی ناہموار اور ناقابل گذر تھا تاہم جسطرح ممکن ہوا توپون کو کھینچ تان کر موقع مناسب پر جمادیا اور ڈھائی میل کے فاصلہ سے وہ وہ نشانے لگانے شروع کیے کہ ایک گولہ بھی بیکار نہ جاتا تھا اور ٹھیک صفون مین جاکر گرتا تھا حتی کہ یونانی توپخانے سرد پڑ گئے اور تمام فوج منتشر اور پریشان ہوگئی۔ چار پلٹنین ترکون کی جو اُس ڈویزن سے متعلق ہین جنکی کمانیر ممدوح پاشا تھے سرحدی تھانون پر بڑہین جو اسی وقت چھین لیئے گئے۔ گولہ باری نے وہ زور دکھلایا کہ یونانی فوج کو ایک لمحہ کے لیئے ٹھہرنا مشکل ہوگیا اور چند منٹ نہ گذرنے پائے تھے کہ تمام میدان سپاہیون سے خالی نظر آنے لگا جو بھاگ گئے وہ بچ گئے جو ٹھیرے وہ کٹ گئے۔

ادہم پاشا نے فوراً درہ پر قبضہ کرکے ان مفرورین کا تعاقب کیا جو درہ کے اسطرف ایک چھوٹی سی پہاڑی کی آڑ مین پناہ گزین ہوئے اور پورے درہ پر تسلط کرکے ۵ بجے شام کو فتح و نصرت کا پُر رعب ہلالی پرچم پہاڑی کے سب سے اونچی چوٹی پر اوڑا دیا جسکے پُرعظمت سایہ مین تمام لشکر کو دیکھکر دشمنان ترک ایک دوسرے کا منہ یاس و ہراس سے تکنے لگے اور باوجود اس شرمناک ہزیمت کے حرمان نصیب یونانی پھر چند ترکی مورچون پر حملہ آور ہوئے لیکن ترکون کے بینظیر نشان اندازون نے پھر اونکو پسپا کیا اور بحال خراب افتان و خیزان جہان جسکا سینگ سمایا جان بچانے کی خاطر جا گھسا۔

ترک باوجود اسکے کہ کامل ۳۶ گھنٹے سے بھوکے تھے اور مارتے مارتے اونکے ہاتھ اور چلتے چلتے اونکے پاون شل ہوگئے تھے مگر ممکن نہ تھا کہ حزن و ملال کے آثار اونکے دلیر چہرون سے ذرا بھی ظاہر ہوسکین۔ یہ معلوم ہوتا تھا کسی کی برات ہے اور خوشی خوشی یہ سب

برات دولھن کے بیاہنے کو جارہے ہین مگر اس دوبارہ چھیڑ خانی نے اونکو اور بھی از سرنو تازہ کردیا اور مثل شیر غران نشۂ جنگ مین مست اور جوش مذہب اور شوق جہاد مین محو ہو کر وجد اور جذبہ کی حالت مین بیساختہ اللہ اکبر کے نعرے مار کر دشمنون پر حملہ پر حملہ کرتے اور اونکے حملونکا جواب دیتے رہے جب تک کہ یونانیون کو قطعی ہزیمت نہ دیکھے" نقصان جانبین کا زیادہ ہوا - غیر سرکاری رپورٹ سے صرف اسقدر ظاہر ہوا کہ ترک تیس شہید ہوئے اور پچاس زخمی - لیکن یونانیون مین ایک سولاشین صرف ایک پہاڑی پر پڑی ہوئی تھین - ترکی رپورٹ کے بموجب یونانی ایک ہزار اور ترک دوسو کام آئے - زخمیون کی تعداد ٹھیک نہین معلوم ہوئی - شام کے وقت الاسوناسے تازہ جمیعت سوار اور پیدل اور توپخانہ کی کمک کے لئے آپہنچی اور آخری مرتبہ پھر یونانی ترکون سے اسقدر قریب آکر مقابل ہوئے کہ دونون فوجین دست وگریبان ہوگئین - یونانیون کے سر ونپر قضا کھیلنے لگی اور بہادر ترکون نے اونکو سنگینو پر رکھکر اس سرے سے اُس سرے تک درہ خالی کرالیا - درہ کے علاوہ چند چھوٹی چھوٹی گھاٹیان جنمین دشمن پناہ گیر ہوے ابھی فتح کرنا باقی تھین - اور ۳۶ گھنٹہ کی پیہم لڑائی سے فوج بے انتہا تھک گئی تھی لیکن داواکرتے وقت دیکھنے والون کو کسی قسم کا اضمحلال مطلقاً محسوس نہ ہوتا تھا وہ علی التواتر اپنے کمانڈرون کے احکام کی نہایت خوشی اور جوش کے ساتھ تعمیل کرتے تھے ان گھاٹیون کو بھی لگے ہاتھ لیلینے کی غرض سے تین ترکی توپخانے میدان مین لائے گئے چونکہ پہاڑیون اور نشیب و فراز کی وجہ سے زمین نہایت ہی ناہموار اور پتھریلی تھی توپین سپاہیون نے اپنے ہاتھون سے کھینچین اور بلند سے بلند مقامات پر چڑھا کر فوراً گولہ باری شروع کردیگئی بم کے گولون نے جو یونانی فوج پر پھٹ پھٹ کر قیامت ڈہارہے تھے باوجود اونکے صبر و استقلال کے اپنی جگہ چھوڑنے پر مجبور کردیا اور لاتعداد نقصان کے ساتھ اونکو ہزیمت ہوئی - اسوقت ایک عجیب دلچسپ واقعہ ہوا جس سے ترکون کی لاثانی بہادری اور

جنگ آوری اور اونکی متانت اور قواعد دانی کا عین گرمی ہنگامۂ کارزار کے وقت قابل یاد ثبوت ملتا ہی یعنی یہ کہ اسی معرکہ مین کسیطرح چار ترک پیدل پلٹن کے دھاوے کے وقت اپنے فائل سے جدا ہو گئے اور اُنھون نے اپنی تنہائی اور علیحدگی کا مطلق ہراس نہ کیا اور برابر اپنی معمولی حیرتناک مستقل مزاجی اور دلیری سے ہولناک گولیونکی بوچھار مین بقاعدہ اسکرمشن گھستے چلے گئے یہانتک کہ ایک سپاہی گولی کھاکر گرا تینون کی پیشقدمی مین فرق نہ آیا پھر ایک اور موت کا نشانہ بنا دونون اُسی طرح دشمن کی طرف بڑھتے رہے یہانتک کہ تیسرا بہادر بھی اونکے سامنے ڈھیر ہو گیا۔ چوتھے باقیماندہ نے جسپر متواتر تین ہولناک صدمے گذر چکے تھے ان واقعات کی مطلق پرواہ نہ کی اور برابر اپنے جنگی جوش مین بڑے استقلال اور تحمل کے ساتھ دشمن پر زور سے فیر کرتا ہوا بڑھتا رہا گویا وہ خود سب کو ہلاک کر دیگا۔ حتی کہ ترکی فوج نے دشمن کو زیر کیا اور فاتحون مین یہ جنگجو بہادر بھی جا شریک ہوا۔ اس لڑائی مین ترکی بہادرون نے بے انتہا گولہ بارود صرف کیا جسکی حد نہ تھی۔

یونس آفندی کا حملہ

مغرب کے وقت یونس آفندی کی دو پلٹنون کو حکم ہوا کہ یونانیون سے دست و گریبان ہو جائین اور کلہ بکلہ لڑکر اونکو مقابل سے ہٹا دین اور حال یہ تھا کہ پلٹنین پیہم بے خور و نوش لڑنے اور گھنٹون نہ سونے سے مضمحل۔ زخمون سے چور اور گرد و غبار سے خستہ ہو رہی تھین۔ یونس آفندی جو ترکون مین نہایت ہی ہر دلعزیز افسر ہین اس خستگی سے ناواقف نہ تھے کیونکہ وہ خود اُسی حال مین مبتلا تھے مقتضائے وقت سمجھ کر اپنے خود پیشقدمی کی اور باآواز بلند نعرہ مار کر فوج سے مخاطب ہوئے کہ " اے اُلوالعزم بہادران ترکی مین تم کو حکم نہین دیتا کہ دشمن پر حملہ کرو مگر ہان جسکے دل مین خدا کی محبت ہو وہ خود ان کفار کے مقابلہ مین آگے بڑھے

یہ آواز تھی یا بجلی کا کڑکا تھا سنتے ہی ایک عظیم حرکت دلون مین پیدا ہوئی اور اس زور
شور اور نشۂ شجاعت سے چور ہوکر جھومتے اور حمد الٰہی کے گیت گاتے ہوے آگے بڑھے کہ
کوئی اُس دھاوے کو نہ روک سکتا تھا۔ حملہ نہ تھا بلکہ برق بلا تھی جو یونانیون پر گری۔ وہ دھاوا
نہ تھا بلکہ ایک طوفان خیز سمندر تھا جو زور شور کے ساتھ دشمن پر بڑھا۔ نہ صرف سپاہی یکایک
جوش مین آگئے بلکہ حمیت و غیرت اسلام اور اس سچی محبت نے جو اُن نیک بندون کو اپنے مالک
برحق کے ساتھ ہے مسلمان ساربان گاڑیبان اور مزدورونکو جوش مردانگی سے سرمست کردیا اور سب کے
سب اس زور مین بڑھے کہ اگر پہاڑ بھی ہوتا تو ٹکر نہ سنبھال سکتا۔ یونانیون نے مٹی اور پتھر
کے ڈیفنس بنائے تھے جسکا فتح کرنا نہایت ہی دشوار امر تھا۔ لیکن ترک بقاعدہ اسکرمش
آگے بڑھے اور اونکے پیچھے توپخانہ نے رستہ نکالا۔ بہادر حملہ آور گرد کے تیرہ و تار بادل اور تیز
دھوپ مین برابر بڑھتے چلے گئے یہانتک کہ مورچون کے قریب پہونچ کر دست بدست لڑائی شروع
کردی اور یونانی فوج ۳۰ گز بھی نہ ہٹنے پائی تھی کہ ترکی تلوارین اونکے سرو نیز شمشیر افشانی کرنے
لگین۔ ایک ایک وار مین پیدل دو اور سوار چار ٹکڑے ہو ہو کر گرنے لگا۔ ترک نہایت عمدہ ہتھیارون
سے مسلح تھے اور دھاوے پر نعرۂ فتح مارکر گاتے ہوے اور جھومتے ہوئے چڑھتے تھے۔ اب ترکی
توپخانے بند ہوگئے لیکن سنگین نے اپنا خطرناک کام انجام دیکر یونانیونکو تباہ کرڈالا اس اونکی
خوب چلنے پر اُکھڑ گئے یونانی الامان و الحفیظ پکار کر چین بول گئے گو اونھون نے چند سے اس حملہ
کے روکنے مین بہت کچھ استقلال اور ثابت قدمی دکھائی اور تمام دن اوسکے آس پاس برابر
لڑتے رہے مگر یہ اونکے او ماونکے مددگارونکے بس کا روگ نہ تھا جو دفع ہوسکتا۔ آناً فاناً سارا
میدان اونکی منتشر فوج سے بھر گیا اور جہان تہان ہر یونانی سپاہی اپنی جان بچانیکی
فکر مین بھاگتا نظر آیا۔ رہی سہی گھاٹیان قبضہ مین آگئین اور تمام مورچون پر ترکی پرچم
لہرانے لگا۔ ترکی توپخانہ نے اس موقع پر نمایان کام کیا۔ دشمن کی توپین سرد کردی گئین

یہان یہ اختیار حاصل تھا کہ آتش کا گولہ جہان چاہتے اُتارتے اور دشمنون کے پرخچے اُڑاتے تھے تین مورچے بزور گولہ باری لے لیے گئے اور وہ خاک سیاہ کردئے گئے۔ اس محاربہ عظیم مین ۱۶ سولہ ترک شہید اور ۷۰ زخمی ہوئے۔ دشمنونکے مُردون اور زخمیونکی شمار نہ تھی تمام پہاڑیان اور گھاٹیان خون سے لبریز تھین جابجا لاشون کا بچھونا تھا۔ یونانی اس گھبراہٹ سے بھاگے کہ اپنے بہت سے مُردے بھی وہین چھوڑ گئے جنکے ساتھ ترکون نے اپنی دریادلی سے قابلِ تحسین برتاو کیا۔

دشمن کے مقتولین کے ساتھ رحمدل ترکون کا سلوک

سامنے یونانی لوگ شہداے ترک کے ساتھ بدسلوکی کرتے تھے اونکے کپڑے اور وردی اُتارکر برہنہ چھوڑ جاتے تھے لیکن ترکون نے عیسائیون کو دکھادیا کہ اسلام مین باوجود مخاصمت عظیم کے انسانی ہمدردی قایم رہتی ہی وہ کبھی ایسی کارروائی جو فطرت انسانی کے خلاف ہی کر نہین سکتے اُنھون نے ان دشمنون کی لاشون کو جنکو خود اونکے ہمذہب حرص وطمع کی وجہ سے برہنہ کر چلے تھے اور سواے ایک پتلون اور کرتہ کے سب وردی اُتارلی گئی تھی فوراً سایہ مین جمع کیا اور چادرون سے ڈھانک کر بے حرمت نہونے دیا اور جیسا سلوک اپنے شہیدونکی لاشون سے کرتے تھے وہی برتاو اُن مقتولونکے ساتھ برتتے تھے۔

بریگیڈیر حفیظ پاشا کی شہادت

اس لڑائی مین ترکونکا عظیم نقصان یہ ہوا کہ اونکے پرانے تجربہ کار افسر نے جسنے ہرزگوینا کرمیا۔ اور روم و روس کی لڑائیون مین بڑی ناموری حاصل کی تھی شربت شہادت نوش فرمایا۔ یہ اپنے جوش مین ننگے سر سپاہیونکے آگے جارہے تھے اور باوجودیکہ اونکا سن و سال اسّی برس کا تھا مگر اونکی گرمجوشی اور مستعدی مین ذرہ بھر بھی فرق نہ آیا تھا۔ اونکے اردلی نے آگے بڑھکر عرض کیا کہ گولیان برس رہی ہین اور دشمن اپنی بندوقون کو اونکی طرف چھتیاتے

ہوتے ہی حضور گھوڑی سے اترین پاشا ممدوح نے جواب دیا کہ نہین! جب مین روس جیسی لڑائی مین گھوڑے سے نہین اترا تو اب بھلا کیونکر اتر سکتا ہون - بڑھو میرے بچو آگے بڑھو" اور یہ کہکر وہ آگے بڑھے یہانتک کہ اونکی بائین بازو پر گولی لگی - پھر اسٹاف نے عرض کیا کہ آپ گھوڑے سے اتر لین اور فوج کے عقب مین چلے جائین اتنے مین ایک دوسری گولی نے شانہ کو توڑا - بزرگ بہادر اب بھی نہ رکا اور اپنے آدمیون کو جوش دلاتا اور بڑھتا ہوا چلا گیا یہانتک کہ تیسری گولی جو پیام اجل تھی آپکا حلقوم توڑکر بزخرہ کے پار ہو گئی اور اس دلیری سے گھوڑے سے گرکر یہ کہ اوترکر واصل بحق ہوئے کہ ساری قوم بلکہ تمام مسلمانان دنیا کے رتبہ کو کئی درجہ بڑھا دیا -

معرکہ کارزار مین ادھم پاشا اور اونکے اسٹاف کا چشمدید حال

ایک نامہ نگار جو ترکی فوج کی ساتھ تھا ادھم پاشا کا لڑائی کے وقت یون حال بیان کرتا ہے کہ جس جگہ مع اپنے اسٹاف کے پاشائے موصوف کھڑے تھے وہ جگہ تھیٹر کا سا مزہ دے رہی تھی مختصر یہ کہ پاشائے موصوف مع اپنے اسٹاف کے ایک حیرت انگیز اور لطف خیز مرقع بنے ہوئے تھے - اسٹاف افسرون کی زرق برق وردیان اسلحہ مختلفہ سے آراستہ و پیراستہ وہ لطف دکھا رہی تھین کہ دیکھنے سے متعلق تھا - بہادر ترکی سپاہ ننگی تلوارون کا حلقہ باندھے ہوئے اسٹاف کے اردگرد جان نثاری کے لئے مودب ایستادہ تھے - ڈولی بردار آدمی کام مین مشغول اور اردلی کے سپاہی برابر میدان جنگ سے خبرین لالاکر دے رہے تھے اور اپنے سپہ سالار کے احکام لڑائی مین فسرون تک پہونچاتے تھے - اس متواتر آمد و رفت نے اس سین کو اور بھی دلکش بنادیا تھا ادھر رحمیون کی مددگار فوج اور حمال نہایت انتظام اور خاموشی کے ساتھ

زخمیون کے لانے مین مصروف تھے جنکے چہرے گرد وغبار اور بارود کے دھوئین سے یا تو بالکل
سیاہ ہوگئے تھے یا خون آلودہ تھے - ادہم پاشا نہایت صبر و استقلال مگر بے انتہا خبرداری کے
ساتھ دوربین سے میدان جنگ کی کیفیت ملاحظہ کرتے اور باقاعدہ احکام صادر فرماتے
جاتے تھے جنمین آخر تک ایک بھی عیب وسقم ثابت نہوا اور جنکے بہادر ارادون اور باقاعدہ انتظام
نے یورپ کے جنگی حلقون مین ایک دوسرے عثمان کی موجودگی کی دہل بٹھادی -

حکم جاری کرنے مین جو تیزی اور ذہانت اور جنگی قابلیت کا اظہار کرتے تھے حالانکہ ہر ایک
نقشہ جنگ اور ہر مجوزہ نقل وحرکت کی منظوری قسطنطنیہ سے منگانی پڑتی تھی وہ غیر ملکی نامہ نگارون
کو جنھون نے صدہا لڑائیان دیکھی ہین حیرت مین ڈالتا تھا - نامہ نگار لکھتا ہے کہ مین نے بہت سے
کاغذون کی ایسی چٹھیان دیکھین جنکو اردلی کارزار کے افسرون کے پاس سے لاتے تھے کہ جنپر خون کے
دھبے پڑے ہوے تھے نہ صرف سپاہی بلکہ تمام افسر بھی دو دن سے برابر جاگ رہے تھے
انکو کپڑا بدلنا اور منہ تک دھونا نصیب نہوا تھا اسلئے اونکے گورے چہرے سیاہ پڑ گئے تھے -

درّہ ملونا کے معرکہ کا اختتام

غرض شام کا حملہ یونس آفندی کا کامیابی کے ساتھ ختم ہوکر سپاہیون کو آرام کے لئے حکم دیا گیا
جو دو روز سے برابر میدان مین کام دے رہے تھے - تھکے ماندون نے نشہ فتوحات سے مست ہوکر
رات بھر بڑے سرور کے ساتھ آرام کیا - باقی لشکر نے خوشی مین رات بھر حمد الٰہی کے پرجوش ترانے
اوڑاے اور اس انتظار مین کہ کس وقت حکم آگے بڑھنے کا ملتا ہے گاتے بجاتے رہے - صبح
رات کے ترکی درہ کے علاوہ ان تمام راستون پر قابض تھی جو لاریسہ اور ٹرناو کو جاتے ہین تمام
سپاہ اور خصوصاً توپخانہ تمام سامان سے اسقدر لیس تھا کہ جسوقت حکم ملے فوراً گولہ باری شروع
ہوجائے - یونانیون نے اپنے دیہات چھوڑ دئے اور ترک اونکے ڈیرون مین مقیم ہوے صبح کو

زر کوس پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا گیا۔ مفرورین یونانیوں مین سے گیارہ گرفتار ہوئے جن مین ایک
اٹلی کا باشندہ تھا جو یونانی زبان تک نہ جانتا تھا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ اس معرکہ مین ایک ہزار
یونانی قتل ہوے۔ زخمیوں کی تعداد معلوم نہ ہوسکی ترکون کا بھی کسیقدر نقصان ہوا لیکن دشمن
کے مقابل وہ ہیچ تہا۔ یونانی لرسیا کی جانب پسپا ہوئے۔ میدان جنگ اس خونریز لڑائی کے
بعد نہایت کریہ منظر ہو گیا تہا۔ جہانتک نظر جاتی ہے جدال و قتال کے ملبے سے زمین بھری ہوئی تھی
خالی اور بھرے ہوے کارتوس۔ وردیونکی دھجیان اور بم کے گولونکے ٹکڑے جابجا پڑے ہوے تھے
زمین گڑھون سے کہیں پھٹنے سے خراب ہو گئی تھی ترکی توپخانہ نے جسقدر نقصان پہونچایا وہ اندازہ مین
نہیں آسکتا۔ معلوم ہوتا تھا کہ ایک غارتگر طوفان تھا یا کوئی موج بلا تھی جو یونانیوں پر سے
گذری اور سب کو ان کی ان مین زیر و زبر کر دیا۔ میدان جنگ مین جہانتک نگاہ کام کرتی تھی
یونانی پلٹنین (خوشنما طریقہ سے) لرسیا کی طرف بدحواس بھاگتی ہوئی نظر آتی تھین۔ بم کے گولے
یونانی سپاہیون کے اندر گرتے تھے اور گرتے ہی دہوئین کا ایک خفیف بادل اوٹھ پڑتا تھا اور
مفرورین مین سے افسر اور سپاہیون کے اعضا اوڑ کر سطح گر رہے تھے جیسے مینہ کی
جھڑی لگتی ہے۔ اس معرکہ مین ۴۲ ہزار ترکی اور ۳۵ ہزار یونانی فوج شریک تھی۔

دولتلو غازی عثمان پاشا کا میدان حرب کو جانا

سرحدی فوج کی روانگی اور دو ایک لڑائیاں سر ہونے کے بعد مابین ہمایون شاہانہ کے مشیر دولتلو
غازی عثمان پاشا حضرت ظل الٰہی اور جناب خلافت پناہی کی طرف سے مقرر و متعین ہو کر اور
۱۴- اپریل کی شام کو سرکجی اسٹیشن سے سوار ہو کر سلونیکا روانہ ہوے۔ آپکی روانگی کے متعلق
طرح طرح کی افواہیں مشہور ہین اور عموماً یورپی اخبارون کے نامہ نگارون نے بالقصد مشہور کین
جنمین سب سے زیادہ مسخرہ آمیز خبر جو غیر ترکی ذرائع سے ملک بملک پھیلائی گئی یہ تھی کہ چونکہ

دو روز متواتر بعد افتتاح جنگ ترکون کا قصدًا پسپا ہونا۔ اور یونانیون کو دو پہاڑی مع رجون
اور دو ایک فوجی تہانون پر قابض ہو جانے دینا مارشل ادہم پاشا کی نسبت شک ڈالنے
والا تھا اس لئے غازی عثمان پاشا کو بذاتِ خود کمان لینے کا حکم ہوا۔ کسی نے لکھا کہ وہ
اس شبہ کو رفع کرنے گئے تھے کہ آیا ادہم پاشا ایمانداری سے کام کرتے ہین یا نہین۔ حالانکہ اس
قسم کی جملہ افواہین محض خیالی ڈہکوسلے نکلے بلکہ دراصل بات یہ تھی کہ اونکا تشریف لیجانا فوج متعینہ
سرحد یونان کی عام حالت سے اطمینان حاصل کرنے اور ذخیرہ رسد کی کافی مقدار کو جانچنے
اور کمانڈر انچیف مارشل ادہم پاشا اور اونکی فوج اور اونکی تمام جان نثار ماتحت کمان افسرون کو
اونکے شہنشاہ کا سلام پہونچانے کی غرض سے تھا ان افواہون سے بھی عجیب تر واپس آنے
کے متعلق مجنونانہ تخیلات تھے جو ریوٹر ایجنسی کے ذریعہ سے شہر بشہر شائع کئے اور آپکے
محقق اور راستباز نامہ نگار صاحب نہایت وثوق کے ساتھ خبر دے بیٹھے کہ "عثمان پاشا
کی فوری واپسی اور سپہ سالار مقرر کئے جانے کی حکم کی تنسیخ اسوجہ سے عمل مین لائی گئی کہ سلونیکا
مین غازی موصوف کا نہایت تپاک اور جوش و خروش سے استقبال ہوا اور اونکی آؤ بھگت
مین اسقدر گرمجوشی کا اظہار سلطان المعظم کو دل سے ناگوار گذرا اور فوراً بذریعہ فرمان تار برقی
واپس بُلا لئے گئے۔ اسکے یہ معنی کہ اگر غازی عثمان پاشا پر بروقت پہونچنے سلونیکا کے
نعرہ ہاے تحقیر مارے جاتے یا اہل سلونیکا سرد مہری سے اونکے ساتھ برتاؤ کرتے تو یہ امور
باعث تفریح و مسرت حضرت سلطان کے ہوتے۔ کیا اس سے بھی زیادہ نامعقول اور
قابل تضحیک دلیل کبھی تراشی گئی ہوگی۔ گو غازی ممدوح راستہ مین سے لوٹ آئے تاہم
اونکے فوجی اقبال نے ایپایرس کی ایک لڑائی صرف اس خوف سے سر کرادی کہ یونانیون
کو اونکے سپہ سالار ہونے کی خبر پہونچی تو بہادر فوج اونکا نام سنتے ہی نظرون سے ایسی
غائب ہوئی جیسے کسی تھیٹر کا طلسمی پردہ۔

مارشل ادھم پاشا کی طرف سے ابتدائی فتح کی

رپورٹ بخدمت حضرت سلطان المعظم

۱۹ اپریل کو ہیڈ کوارٹر الاسونا سے مارشل غازی ادھم پاشا سپہ سالار افواج عثمانیہ متعینہ سرحد یونان نے اپنے آقائے نامدار کی خدمت مین حسب ذیل تار روانہ کیا۔ "خدا کے فضل و کرم اور خلیفۃ المسلمین ازیز کے اقبال سے افواج قاہرہ نے یونانیون پر نمایان فتح حاصل کی ہی اور ٹرناؤ کے مقابل جن جن پہاڑیون پر یونانیون نے مورچہ بندی کی تھی وہ سب تسخیر کر لئے گئے ہین اور فوج عثمانیہ بے دھڑک آگے بڑھ رہی ہے۔ مین عنقریب فتح مزید کی خبر ارسال خدمت کرونگا۔ افواج قاہرہ کی شجاعت اور اونکی بے بدل نبرد آزمائی سے دشمن کے چھکے چھوٹ گئے اور اونھون نے اپنے ناکون کو خالی چھوڑ کر پسپا ہونا شروع کر دیا ہی۔ بمقام پاچو ایک یونانی سپاہی گرفتار کیا گیا اور دو بندوقین مع سنگین اور تیس صندوق سامان حرب ہمارے ہاتھ آئے۔ کدہ ارشلولی چوٹی جسپر دشمن قابض ہو گیا تھا دوبارہ فتح کی گئی اور مجھے کامل یقین ہی کہ کل کے روز اور بھی نمایان فتوحات حاصل ہونگی۔ درہ ملونا اور گریزدولی کی لڑائی مین ۲۴ ہزار ترک اور ۳۵ ہزار یونانی شریک تھے۔

شکست گریزوولی کیون ہوئی؟ یونانیونکی سرکاری طرح پر معذرت

(عذر گناہ بدتر از گناہ)

اس غیر متوقع شکست حاصل ہونے پر شاہزادہ ولیعہد ڈیوک آف اسپارٹا نے سرکاری طور پر حسب ذیل معذرت کی دکرنیل مسٹر اپا جو گریزوالی کے مورچہ یونانی پر توپخانہ کی کمک کرتا تھا ولیعہد بہادر کے ایک حکم کا مال اُلٹا سمجھا اور اُس نے بڑی غلط فہمی سے پسپا ہو جانیکا اڈر دیدیا

٭ نوٹ۔ گریزوالی درہ ملونا کے دوسری جانب مقام کا نام ہی جسپر یونانی مورچہ بندی نہایت مستحکم تھی اسکے فتح ہو جانے سے گویا ترکون کیلئے تھسلی کی تمام سڑکون پر قابو حاصل ہو گیا ۱۲

اور ایسا کرنے کے بعد یونانی (باضابطہ) پیچھے ہٹ گئے اور ترکوں نے اُس جگہ کو خالی پاکر قبضہ کرلیا اور فوراً یونانیوں کا تعاقب بھی کیا۔ جسمیں چند اونکے مارے گئے اور دو سو زخمی ہوئے کرنیل مسٹر پاینے پھر ایک مرتبہ جوانمردی دکھائی اور دشمن کا سامنا کیا۔ ساتھ ہی شہزادہ نے امدادی فوج روانہ کی اور کرنیل اسمولنسکی غنیم کو پسپا کرنے میں کامیاب ہوا۔ ہز رائل ہائینس شہزادہ ولیعہد نے کرنیل مسٹر پا کو چشم نمائی کردی ہے۔

فتوحات درہ ملونا سے ترکوں کو کیا فائدہ پہونچا؟

علاوہ اس غیر معمولی پرجوش اور فاخرانہ خیالات کے جو ایک متحدہ فوج کے دلمیں امنڈ آئے ہیں اس ابتدائی فتوحات سے ترکوں کو بہتیرا اخلاقی اور تمدنی اور جنگی فوائد حاصل ہوئے۔ اول عام طور پر فوج کا اعتبار اور اونکا اعزاز سلطنت بھر میں تازہ ہوگیا۔ دوسرے ہر سپاہی کے دل میں خواہ وہ میدان جنگ میں ہو یا اُس سے دور ایک ایسا ولولہ اور جوش جنگ پیدا ہوگیا جو کسی دوسرے ذریعہ سے ممکن نہیں۔ تیسرے اندرونی مفسدوں کے باغیانہ خیالات اور شیطانی حرکات جو وہ دوسری صورت میں کرنے کو تیار تھے یکسر دب گئے اور اونکو ذرا بھی سر ہلانے کا موقع نہ ملا۔ چوتھے سرحدی ریاستیں (سرویہ بلگیریا وغیرہ) گو وہ بظاہر روس کے اشارہ سے غیر طرفدار ہیں لیکن اونکی خاموشی کی دراصل وجہ ترکوں کی یہی غیر معمولی قوت اور جنگی لیاقت ثابت ہوئی۔ ممکن نہ تھا کہ بحالت شکست وہ یوں خاموش بیٹھے رہتے۔ پانچویں غیر ملکی والنٹیروں کے ارادوں میں لغزش آگئی جنھوں نے صلیبی جہاد کے لئے اپنی پیاری بیبیوں اور (شاید) ماں باپوں سے اجازت روانگی حاصل کرلی تھی لیکن ابھی گھر سے روانہ نہوئے تھے اور دشمن دین خدا یعنی پوپ پشم نے جو ایک لاکھ جوانوں کی امداد کا وعدہ شاہ یونان سے کیا تھا اس میں بڑی طرح دراڑ ہوگئی اور جو غالباً ہزار سے زیادہ نہ بھیج سکا۔ چھ ترکوں کے لئے تمام تھسلی کی شاہراہوں اور

ترکون کا راستہ کھلگیا ساتوین تمام کوہستانی مورچون پر قابو حاصل ہوگیا اور باین وجہ تمام گرد و نواح کے میدان یونانیون کو خودبخود خالی کردینا پڑے۔ جہانتک ترکی توپون کی زد پہنچ سکتی تہی - آٹھوین - افسرانِ فوج کو بلاخوف و خطر کافی موقع ملا کہ وہ دن بھر پوری پوری کارروائی سے اور ٹھیک ٹھیک انتظام ٹرناو کے حملے کا کرلین اور ایسی فرصت ہمیشہ فاتح کو ازحد مفید پڑا کرتی ہے نوین قریہ کی شکست سے یونانیون کو اب کوئی موقع نہ رہا کہ وہ دیو یا گھاٹی کے ذریعہ سے الاسونا پر کسی وقت مین چڑہائی کرسکین۔ دسوین۔ افسران ٹرکی کو یونانی سردارونکی قابلیتون کا پورا اندازہ ہوگیا اور یونانی فوج کے دل مین ترکون کی شجاعت اور دلیری کی ایسی دہل بیٹھی کہ وہ دلونی تھرناوولی تک ضرورت سے زیادہ کام آتی رہی اور یونان کے صدر مقام ایتھنز مین عام رعایا کے خیالات برہم ہونا شروع ہوگئے۔

محاربہ ٹرناو

درہ ملونا اور اوس کے اندرونی جانب کے تمام مورچہ بند چوٹیون پر قابض ہوجانے کے بعد ترکونکا ایسا خوبصورت نقشہ جما ہوا تھا جیسے بعینہ اُس شطرنج کا ہوتا ہے جسکی ایک فریق شاطر نے مات کی۔ صرف تین چار عاقلانہ چالین ملکرشہ تولدی ہو اور بادشاہ سلامت کو بجز ایک گھر پیچھے ہٹ کر نکلجانے کے اور کوئی صورت بچنے کی نہو حالانکہ اُس کے پیادون۔ فیل۔ اسپ۔ رخ اور وزیر نے بساط کے تمام خانون کو گھیر رکھا ہو۔ اسیطرح ایک ایسا تصویر نما لطف اور عجب دار مگر پُرکیفیت سمان میدانِ جنگ اور اوسکے اطراف و جوانب مین بندہا ہوا تھا جسکی نظیر صرف اُسی حالت مین ملنا ممکن ہے جب ترک پھر ایسے ہی کوہستانی دشوارگذار درون کو فتح کرین اور دشمن کی فوج پھر اسی طرح سنگینون کے زور سے نوکدم بھگائی جاوے اور رعایا مور وملخ کیطرح فاتح کے خوف سے گھر چھوڑ چھوڑ کر تمام جنگل مین منتشر ہو اور ترکی ہلال بلندی ہوا مین ہر چوٹی پر اُڑ رہا ہو اور ترکی طویل القامت اور قوی الجثہ افسر زرق برق فوجی لباس مین

اپنے اپنے مورچوں پر دوربینیں ہاتھ میں لئے ہوئے صدور احکام اور عام انتظام انصرام میں
مصروف ہوں اور اونکی دلیر فوج اپنے اپنے نشان کے گرد جان نثاری کے لئے صف
بستہ تیار ہو اور توپوں کے مونہ دشمن کے ملک کی طرف پھرے ہوئے ہوں اور اونکے
خوف سے اسکی فوج اور عام باشندے بدحواسی کے عالم میں بال بچوں کو کشاں کشاں لئے
ہوئے چہار طرف بھاگتے ہوئے نظر آتے ہوں - یہ ایک معمولی سین نہیں ہے جو ہر فتحمند کو
ہر لڑائی لینے کے بعد میسر ہو سکے اگر مقابل کی ایک پہاڑی پر بھی دشمن کا قومی مورچہ باقی ہوتا
تو اس منظر کا نقشہ بالکل ہی مختلف نظر آتا -

خاصکر ٹرناؤ پر حملہ کرنا دو وجہ سے زیادہ ضروری سمجھا گیا - اول یہ کہ اوس کے فتح ہو جانے
سے یونانی سپاہ کو خواہ مخواہ ڈومکی اور نیز ویروس کا چھوڑنا ایک امر لازمی ہو جاوے گا
اور دوسرے یہ کہ ٹرناؤ خود ایک ایسا ضروری اور سرسبز چھ ہزار مختلف الاقوام باشندوں کا قصبہ ہے
جسمیں باغات انگور بکثرت اور اشجار میوہ دار بافراط موجود تھے - دریائے پیروس اسکی سرسبزی
کا باعث ہے اور طرح طرح کے تجارتی کارخانجات اوس میں چل رہے تھے - یکایک ترکی حکام نے
سرکاری چٹھی شائع کی کہ ٹرناؤ لے لیا گیا - لیکن یونانی ہیڈ کوارٹر نے اسکی تردید کی کہ ابھی تک
وہ مقام یونانیوں کے قبضہ میں ہے اور ان متضاد خبروں سے یورپ بھر میں نہایت اضطراب
کے ساتھ تشویش پھیل گئی - لیکن جلد اس امر کی تصدیق ہو گئی کہ یونانی جھوٹے اور فریبی ہیں
اور ترکوں کی رپورٹ فتح حرفاً حرفاً صحیح ہے - ٹرناؤ حقیقتاً فتح کر لیا گیا - مارشل ادھم پاشا نے
حسب ذیل ایک تار حضرت سلطان کی خدمت میں بھیجا جسکی خبر انگلستان میں ۲۳ - اپریل
جمعہ کے روز صبح کے وقت پہونچی اور وہاں اس خیال سے کہ ترک لریسا کو لینے والے
ہیں سخت تشویش اور بےچینی پھیل گئی - تار کا مضمون یہ تھا -

" اب ہم لریسا سے صرف ایک گھنٹہ کی راہ پر ہیں - ہمنے ایک نہایت خونخوار جنگ "

کی ہے۔ ۳۵ ہزار جرّار ترک چالیس ہزار یونانیون کے مقابل صف بستہ ہین۔ ہمارے سپاہی نہایت تعجب خیز بہادری کے ساتھ لڑائی لڑتے ہین۔ اور ہماری تمام موقعے ہمارے حق مین نہایت سودمند اور کارآمد ہین۔ مجھے خدا کے فضل و کرم کی امید ہے کہ بہت جلد کسی واقعہ عظیم کی اطلاع خدمت عالی مین بھیجنے کی عزت حاصل کرونگا۔"

افواج قاہرہ کا میدان تھسلی مین بڑھنا

۲۰- اپریل ۹۷ء کو درہ ملونا کے کامل تسخیر نے ادھم پاشا کو بہت جلد موقع اسبات کا دیا کہ وہ اپنی فتحمند فوجون کو ٹرناؤ کی طرف بڑھنے اور اُس میدان تھسلی کے فتح کرنے کا حکم دین جو ملونا اور ٹرناؤ کی سڑک سے مشرق کی طرف واقع ہے۔ چنانچہ فوج کے چند دستون نے مقام لگریا اور کاراسولی پر جو سڑک سے دور مشرق کی طرف واقع ہین قبضہ کرلیا اور افواج عثمانیہ بحر مواج کی طرح اطراف الاسونا سے درہ ملونا مین گذر کر تھسلی مین بلا مزاحمت داخل ہونا شروع ہوگئین درّہ سے گزر کر ایک ٹیلہ پر صرف ایک ترکی توپخانہ نصب تھا اور اُسکے مقابل یونانیون کے چار توپخانے دو میل اور ۵ سو گز کے فاصلہ پر قایم تھے جنمین برابر دناد ن ہوتی رہی۔ ترکی توپخانہ کا چار توپخانون سے مقابلہ کرنا اس مصلحت سے تھا کہ یونانی مجبور ہوکر اپنی پوری قوت کو کام مین لاوین اور ترک اس قوت کا اندازہ کرلین۔ گو ٹرناؤ ابھی دور تھا لیکن البانیا کی رجمنٹون نے یونان کے اُن زبردست مورچون کو جو ٹرناؤ کے سامنے بلند محفوظ پہاڑیون پر قایم تھے گولہ باری کرکے اُکھاڑ دیا۔ مارشل ادھم پاشا ہر موقع پر تجربہ اور عجیب و غریب جنگی احتیاط اور قابلیت کا اظہار کرتے تھے۔ اونکی کوئی کارگزاری قابل اعتراض نہ تھی۔ اُنھون نے ایک بھی ایسا موقع نہ دیا جسپر حفظ ماتقدم کا پورا پورا بندوبست اور خیال نہ کرلیا گیا ہو۔ غرضکہ اونکی کاروائیان قطعاً سہو او سقم سے مبرّا

یقین- وہ ہرگز حملہ کا حکم اُسوقت تک نہ دیتے تھے جب تک یہ نہ سمجھ لیتے تھے کہ فوج کا ہر ایک اور ہر مرکب سامانِ حرب سے بخوبی لیس ہوگیا ہے +

۲۱- اپریل ۱۸۹۷ء جنگ کرٹیری اور میجر جنرل جلال پاشا کی شہادت

۲۰- تاریخ کو یونانیون نے کوئی سخت مقابلہ نہین کیا وہ برابر صبح سے شام اور شام سے صبح تک قلعہ کرٹیری کی قلعبندی مین مصروف رہی- لیکن دن نکلتے ہی میدان جدال قتال گرم ہونا شروع ہوا- ہر دو مقابل افواج مین حملہ کے بگل بجنے لگے اور آمنے سامنے پہاڑیون پر سے گولونکی بھرمار ہونے لگی-

اِن پہاڑیون کے درمیان ایک فراخ درّہ واقع تھا اور اسلیئے پیادہ افواج کا ایکدم مقابل ہونا ذرا مشکل بات تھی- تاہم توپون کی وہ سخت اور غضبناک لڑائی رہی کہ العظمۃ للہ- رنجک پر رنجک اڑرنے اور کئی توپونکی آوازین ایک ساتھ ہونے سے پورے طوفان رعد و برق کا خوفناک سمان بندھا ہوا تھا- آخرکار یونانیون نے مجمل محمل کرتوپخانہ کی پوری قوت صرف کرنا شروع کردی اور ترکی مورچہ بندیون کے اڑا دینے کا قصد کرلیا لیکن وہ ترکی گولون کی تاب لاسکے اور نقصان کثیر کے ساتھ جسکی ٹھیک تعداد و شمار نہوسکی اونکو پسپا ہونا پڑا- ترکی ریزرو فوج کی امداد کی اس روز کوئی ضرورت نہ پڑی- بلکہ موجودہ متعینہ سپاہ نے مردی اور مردانگی کے دل کھولکر جوہر دکھلائے جو کچھ روز تک زبان زد خلایق رہین گے تاہم بنظر احتیاط چند دستے فوج کے ہر وقت کمک پہونچانے کے منتظر رہے- یہ ڈویزن نشاط پاشا کی کمان مین تھا اسوقت تک اس حصۂ فوج نے بماتحتی کمانڈر نشاط پاشا سب سے زیادہ کام دیا-

Brigadier General Hafiz Pasha the martyr.

برگیڈیر حفیظ پاشا شہید اسی ڈویژن کے ایک دستہ کے کمانڈر تھے جو بڑی بہادری کے ساتھ دوملونا کی جنگ مین شہید ہوے اور اسی جنگ مین جو کرشیری کے نام سے مشہور ہے گئی میجر جنرل جلال پاشا جو دوسرے دستہ کے برگیڈیر تھے شہید ہوے اور اس لیے ان دو زبردست حادثون سے ثابت ہو گیا کہ جنرل نشاط پاشا کی فوج نے کس اولو العزمی اور سخت ترین ثابت قدمی کے ساتھ اول سے آخر تک جنگ روم و یونان مین کام دیا۔

لیبیا مین غیر ملکی امدادی جتھون کا داخلہ

۲۰ اپریل ۱۹۱۲ء کو لیبیا مین ایک خاص قسم کا جوش و خروش پھیلا ہوا تھا وہ اسلئے کہ چار سو غیر ملکی والنٹیر مجاہدین مین یورپ کی اور قومون سے علاوہ ۲۶ انگریز بھی شامل تھے باداہ

استعانت وامداد افواج یونانی لریسا مین آپہونچی۔ انکا استقبال نہایت دہوم دہام سے ہوا اور اُس سے بڑہکر پُر جوش سین وہ تھا جب وہ مجاہدین ہیڈ کوارٹر سے اجازت پاکر سرحد کی طرف روانہ ہوتے۔ انگریز والنٹیر اپنے جنگی گیت گاتے ہوئے چلے جاتے تھے اور ایسے ہی دوسری قومین بھی اظہار جوش کرتی تھین۔

گرنیرو والی کا ترکون کے ہاتھ سے نکلجانا ۲۰۔ اپریل

جبکہ ترک اسطرف مشغول تھے یونانیون نے کوی موقع پاکر اُن پہاڑیون پر جو سینٹ جارج مانسٹری سے جانب شرق واقع ہین چڑھکر ترکون کے میمنہ پر حملہ کردیا۔ ترکون نے بعد کئی گھنٹے کے سخت مقابلہ او مقاتلہ کے ہیڈ کوارٹر الاسونا سے ۳۰۰ سر کیشین سوار اپنی کمک کے لئے طلب کئے۔ یہ بہادر سوار سیدان تھسلی کی طرف کو اوترکر بڑھنا چاہتے تھے کہ یونانی کرنیل مسٹر اپا کے خونخوار توپخانہ نے اونکو آگے قدم بڑہانے سے روکدیا اور سرکیشین سوار نقصان عظیم اوٹھاکر لگیریا کی طرف پسپا ہوئے اور وہان سے الاسونا واپس گئے۔ اسطرح سے مقبوضہ مقام گرنیزو والی عارضی طور سے ترکون کے قبضہ سے نکلگیا۔ یہ معرکہ تمام دن جاری رہا اور یونانی فوج پیدل نے جو ٹرناؤ سے برابلی تک برابر نیم دائرہ کی شکل مین پھیلی ہوئی تھی اپنی توپخانہ کے سہارے سے ترکون کے پسپا کرنے مین بہت بڑا کام دیا۔

(ایک ہولناک سین)

ترکونکی دہل اور یونانی رعایا مین بھاگڑ

درّہ ملونا اور اُس کے گردونواح کے معرکہ جات مین ترکون کے خلاف توقع جنگی قابلیت کی وہ دہوم مچی کہ تمام سرحدی رعایا مین باوجود اونکی فوج کے بالاستقلال موجود ہونے کے ایک عام ہلچل پڑگئی اور ہر سرحدی باشندہ نے جسقدر جلد ممکن ہوا لریسا کی طرف بھاگ

جانیکا بندوبست کرلیا۔ بھگوڑون اور اونکے عیال و اطفال اور اونکے اسباب خانہ داری اور مویشیون کی کثرت سے تمام سڑکین کھچا کھچ بھری چلی جاتی تھین نہایت ترسناک منظر تھا بھیڑونکے گلّے بکریونکے ریوڑ جلد جلد چلنے کیلئے کھدیڑے جاتے تھے۔ بکریان گدہون مین اور گدھے گھوڑون مین پھنسے جاتے تھے اور ہر راکب اپنے مرکب کو یہی چاہتا تھا کہ آن کی آن مین ریسا مین جاکر ڈالدے اور ہر مالک اپنے مملوکہ اسباب و بکریون کے ریوڑ کو یہی چاہتا تھا کہ کسی نہ کسی طرح غول بیابانی بنکر چشم زدن مین دشمن کی نظرون سے غائب ہو جائے۔ اس کشمکش مین عام گذرگاہین ایسی بھرپور چلی جاتی تھین کہ تل رکھنے کو جگہ نہ تھی اسنے زیادہ قابل رحم اُن عفیفہ ازضعیفہ عورات اور کمسن بچون اور بیمار مرد و عورتونکا حال تھا جنکو سواری نہ ملنے کی وجہ سے پا پیادہ بھاگنا پڑا تھا۔ کسی کی پشت پر پلنگ کے پٹی پاسے کسی پر گٹھری تھی۔ کسی کے کندہون پر دو بچے اور گلے مین اسباب منقولہ کا بوجھ۔ بیمارون کا اوٹھتے بیٹھتے گھسٹنا۔ حب الوطنی کے فطری ولولہ مین بار بار گردن پھیر کر اپنے مکانون سرسبز باغون اور لہلہاتے تیار کھیتون کیطرف مایوسانہ نظر ڈالتے جانا اور بہت سے دنیادارونکا تمام اسباب خانگی باہر لاکر رکھنا اور بے قابو پاکر آنسو بھر لانا۔ بلکہ ضعیف القلب عورات کے صدمۂ مفارقت نہ اوٹھا سکنے پر بے اختیار چیخ کا نکلجانا اور سب چیز کو چھوڑ کر بقدر امکان اضطراب و پریشانی مین تھوڑے تھوڑے اسباب کا سر اور کمر پر لاد کرلے چلنا بکریونکا ممیانا۔ کتونکا بھونکنا۔ گدہونکا رینکنا۔ مردون کا اُچک اُچک کر پہاڑونکی طرف دشمن کے خوف سے نظر ڈالنا۔ عورتونکا رونا۔ بیمارونکا کراہنا۔ بچونکا چیخنا۔ پناہ بخدا۔ وہ پُر دہشت اور سخت ہولناک اضطراب اور پریشانی کا سمان تھا کہ خدا کسی ملک کو نصیب نکرے۔ پُرامن و ملک کے نوجوان لوگ جنھون نے آغوش مادری مین چپ چاپ راحت و آرام سے زندگی بسر کی ہے اور جو جنگ سے صرف اسی قدر واقف ہین کہ وہ صرف تین حرفون۔ ج۔

ن اور گ سے مرکب ایک نقطہ ہی جو گاہے گاہے میدان قرطاس پر نظر آجاتا ہی بیشک وہ
لڑائی کی تمنا کیا کرتے ہین لیکن اگر وہ کسی ملک کے انقلاب حکومت یا زمانہ جنگ مین مفتوحہ
صوبجات کی تباہی اور بربادی کے دلخراش اسباب و خطرناک حالات کو بچشم خود دیکھنے کا
ایک مرتبہ بھی موقع پاوین تو ضروری کہ قیام امن کو خدا کی سب سے بڑی دی ہوئی نعمت اور بڑی
برکت سمجھ کر حاکم حقیقی کا لاکھ لاکھ شکر بجالاوین - غرضکہ تمام سرحدی دیہات اور قصبات کے
عام وخاص باشندے گاڑیون اور گھوڑون پر اور پیدل جس طور سے بن پڑا لریسا کی طرف
چلے جاتے تھے - اسوقت کا سین بالکل اس نمونہ کے موافق تھا جو پلینی نے پامپیائی
کے شہر کے کوہ وسوویس کی بربادی بخش آتش فشانی سے برباد ہونیکا دکھلایا ہی
لریسا گو شہر ہی لیکن وہ بھی آدمیون اور جانورونکی کثرت سے ابل پڑا -
چارہ ناپید اور خوراک نہایت کمیاب ہوگئی - شفاخانے زخمیونکی تعداد سے بھر گئے اور نئے
زخمیونکا ہر ہر گھنٹہ مین تانتا بندھ گیا - حکام نے دارالسلطنت ایتھنز کو سخت تاکیدی
عرضداشت روانہ کی کہ فوراً قابلہ عورات اور جراحی کے سامان اور ڈاکٹر روانہ کئے جائین
آلات اور ادویات کی کوتاہی کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ملسکتا ہی کہ غریب زخمی سپاہیون
کے خستہ جسم مین بلا کلوروفارم سنگھائے نشتر بھونک بھونک کر ان تازہ زخمون مین انگلیان
اور چمٹیان ڈال ڈال کر گولیون اور گولون کے ٹکڑے نکالے جاتے تھے اور انکی فریاد وزاری
کے کم کرنیکا کوئی ذریعہ نہ تھا -

ترکی فوجونکی پیشقدمی کا منظر اور انکا چال چلن

یون تو ایک ہی رنگ کے یونیفارم یعنی وردی اور ایک ہی شکل کی بندوق تلوار

اور پہریدار نیزون سے مسلح فوج جہان بھی صف بستہ ہو نہایت پُر رونق اور خوشنما معلوم ہوا کرتی ہے۔ لیکن ترکی فوج کا بالکل نئی وردی پہنے اور نئے نئے چمکدار نیزون اور تلوارون اور مارٹینی رائفل سے مسلح ہوکر نہایت ضابطہ استقلال اور پوری فرمانبرداری کے ساتھ سُرخ ٹوپیان اوڑھے ہوئے کوہستانی درّون سے گذرنا اور میدان مین منتشر ہوکر پھر ریگستانی سڑکون پر ایڈوانس مارچ کرنا دور سے ایک بڑے بھاری لہراتے ہوئے سانپ کی صورت پیدا کرتا تھا۔

Advance march.

سپاہی قومی اور وطنی جوش مین بھر کر اشعار رزمیہ پڑھتے ہوئے پہاڑون سے اُترتے تھے اور وقتاً فوقتاً فتحمندی کے گیت گاتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاتے تھے اونکی صورت اور وضع سے دلیری اور جنگجوئی کے آثار ٹپکتے تھے اور وہ اپنے سرداروں کے احکام بجالانے مین ایسی چستی اور تیزی دکھلاتے تھے جسنے یورپ کے تمام شایستہ فوجون کو حیران کردیا۔ کچھ یہی نہین کہ صرف حملہ آور فوج کے دستے مین جوشِ جنگ پیدا ہوجاتا تھا۔ بلکہ ہر درجے اور ہر طبقے کے افسرون۔ سپاہیون۔ اردلیون اور قلیون تک مین ایک طرح کا ولولہ اور زندہ دلی صاف صاف محسوس ہوتی تھی۔ کیا معنی کہ اردلی کے سوار جنکا کام صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ ہیڈکوارٹر سے کمانڈر انچیف کے احکام فوج کے بریگیڈیرون اور کمانڈرون تک پہونچاوین۔ اور اونکے جواب یا استفساری چٹھیان ہیڈکوارٹر لیجاوین۔ جب اپنا لفافہ افسرون کو دیکر اونکے جواب کے انتظار مین کھڑے ہوتے تھے تو بجاے اس کے کہ وہ گولون اور بندوقون کی زد سے بچکر کھڑے ہون فوراً اپنے اپنے رائفل سیدھے کرکے دشمن پر فیر کرتے اور جب جواب ملجاتا تھا تب ہیڈکوارٹر کو واپس جاتے تھے ؎

ایک عجیب واقعہ

۲۰- تاریخ کی جنگ جدل مین یونانی توپخانہ نے بہت اچھی مشق دکھائی جسکی نشانہ بازی مین ایک عجیب اتفاق یہ ہوا کہ جسوقت البانیا رجمنٹ کا کمان افسر اپنے سپاہیون کو ایک یونانی مورچہ پر حملہ کرنے کو لئے جاتا تھا تو ایک گولہ جو یونانی توپخانہ سے اوسپر چلایا گیا تھا ٹھیک گھوڑے کے سر پر پڑا- گھوڑا فوراً ہلاک ہوا- اور افسر بلا کسی ضرر کے بچگیا ایسا اتفاق کم ہوتا ہے۔

جنگ ماٹی اور کر ٹیپری کے تفصیلی حالات

ماٹی- یونانی حدود مین اُس راستہ پر جو درّہ ملونا سے ٹرناؤ کو جاتا ہی ایک جگہ کا نام ہے اور کر ٹیپری ایک چھوٹی پہاڑی ہی جو قریب ۵۰ فیٹ کے بلند اور سو فیٹ کے طویل ہے اس پہاڑی کے پس پشت یونانی پیدل فوج علی الصباح آکر چھپ رہی جو حملہ آورونکو نظر آتی تھی- یہ جمعرات کا روز اور تاریخ ۲۲- اپریل تھی- سورج نکلتے ہی ایک عظیم الشان لڑائی شروع ہوگئی- صبح کے وقت ترک ۱۲ ہزار اور یونانی ۷ ہزار تھے- شام کے وقت مزید کمکی فوج بقدر پانچہزار یونانیون کی امداد کو پہونچ گئی لیکن وقت ضرورت پر نہ پہونچنے سے اُسکا آنا اس تاریخ بیکار رہا- پہاڑی کے مقابل یونانی پیادہ سپاہ نے قریب پاؤ میل کے فاصلہ پر خندقین کھود لی تھین- اور اونکے توپخانے پہاڑی کے دونون دہانو اطراف پر قایم تھے- ترکون نے اول سوارون اور پیدلونکی جمعیت سے یکبارگی حملہ کیا لیکن باسانی پسپا کردئے گئے- اسکے بعد توپخانون نے آگ برسانی شروع کردی جو بجز تھوڑے تھوڑے وقفون کے برابر ۸ بجے صبح سے لے کر پانچ بجے شام تک جاری رہی ترکی توپخانون نے

اسقدر پیہم گولون کا مینہ برسایا کہ جس سے تمام کھیت اسطرح کھد گئے کہ شاید اس سال ہل چلانے کی ضرورت نہ رہی۔

یونانی توپخانون مین تین میدانی اور ایک پہاڑ کوہی توپخانہ تھا اونکی خوش قسمتی سے بلندی و سفالی سے یونانی کمکی فوج سے جس مین ڈہائی ہزار آدمی اور دو کوہی توپین تھین اترکر ترکون کے میمنہ پر گولہ باری مین شرکت کی گھنٹون تک ہوائین شارپنل گولون کے پہٹنے کی مہیب صدائین گونجتی رہین۔ اور حسن اتفاق سے ترکی گولہ اندازون کے نشانون نے ایسی پیہم خطا کی کہ ایک ہزار گولون نے صرف بیس پچیس آدمیون سے زیادہ نہ ہلاک کیے۔ جنمین ایک افسر ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔

تین بجے ترکی توپخانہ درہ لیگریہ مین پسپا ہوتا ہوا معلوم ہوا لیکن یونانی پہاڑ کوہی توپخانہ جو گرہیرو والی کی طرف سے آگ برسا رہا تھا ترکی توپچیون کو اپنی طرف متوجہ کرلیا اور باوجودیکہ ترکون نے اس جماعت پر گولون کا مینہ برسا ڈالا لیکن یونانیون نے حیرتناک استقلال اور ثابت قدمی سے اپنا کام جاری رکھا اور حالانکہ گولے اونکے گرد اور اونکے بیچ مین گرگر پھٹتے تھے لیکن نہ کوئی سپاہی چونکتا نظر آتا تھا اور نہ کوئی گھوڑا اچھلتا کودتا دکھلائی دیتا تھا۔ مین نبجے سہپر کے وقت چونکہ ترکی توپونکی آواز سوائے لیگریہ کے اور کسی طرف سے نہ آتی تھی۔ اس لئے تمام یونانی توپخانون کے منہ بھی اسی سمت کو پھیر دیے گئے اور اس خیال سے کہ دشمن بحیثیت مجموعی ملونا پہاڑ کے اس ڈھلاؤ پر مجتمع ہوگا توپون کی باڑہین مارنا شروع کردین۔ لیکن دشمن کوئی نادان دشمن نہ تھا اوسکی چالونکا اثر اوسکی جائے قیام سے ظفرمند بادشاہ کے اقبال کیطرح سو سو کوس آگے بڑھتا تھا۔ گو بظاہر یونان کے اس دشمن جان نے اپنے توپخانہ کو محفوظ مقام مین پسپا کردیا لیکن صرف اسی چال نے ترناؤ اور لریسا کی فتح کی بنیاد ڈالدی۔ کیا معنی کہ جب یونانی توپخانون نے پہاڑ کے ڈہلاؤ پر فوج کی موجودگی سمجھ کر اونکی

باڑھین مارنا شروع کین توفوراً پیادہ پلٹن جھپٹ کر پہاڑ سے نیچے اوتر پڑی اور درہ ٹمنی مین
گذر کر ڈلمیہ یا گاؤن پر ٹھیک اسوقت قبضہ کرلیا جبکہ ایک یونانی کرنل دو کالم پیادون
اور ۳۴ اسکواڈران رسالہ کے ساتھ اس جگہ داخل ہونا چاہتا تھا۔ کرنل موصوف ترکون کی
صورت دیکھتے ہی یہ جادہ جا اور بغیر ایک گولی چلائے کرٹیری پہاڑی کی طرف لوٹ
گیا۔ اتفاق سے اسی وقت کمانیر لوسفاکی نے بذریعہ ٹیلیگراف لریسا کو تار بھیجا کہ ترک
حلقہ باندہ کر آگے بڑھنے کا بندوبست کر رہے ہین اور اس لئے فوراً عقب سے امدادی فوج
نہ آئی تو راہ فرار مسدود ہو کر کل فوج یونانی محصور ہو جائے گی۔ پس ترکون کی اس ادنے
حرکت نے ماٹی کے ہر دو میمنہ اور میسرہ افواج کو دہمکا ڈالا۔ اور ہیڈ کوارٹر کے افسران نے
تمام طور پر یقین کرلیا کہ ترک دونون جانب سے گھوم کر ماٹی کی کل سپاہ کو ضرور محاصرہ مین
کرلین گے۔ اس لئے صدر مقام لریسا سے جہان شہزادہ ولیعہد بہادر یعنی ڈیوک آف
اسپارٹا مقیم تھے حکم نازل ہوا کہ تمام لشکر یونان ماٹی کو چھوڑ کر واپس آجانے اور باوجودیکہ
پیدل پلٹنین اور تین میدانی توپخانے معہ اس توپخانہ کے جسکی کمان براہ راست پرنس نکولس
کے ہاتھ مین تھی مغرب سے پیشتر ٹرناؤ کی طرف ماٹی کی جانب آتے نظر پڑتے تھے۔
لیکن حکم فرار کے آنے کے بعد کون کسی کی سنتا ہے۔ کیونکہ جس سپاہ کو فتحمندی کا یقین نہین یا
اگر ظن غالب ہی ہوگیا ہو اور وہ صدر مقام سے کسی نامعلوم وجہ کے ساتھ فوری واپسی کا
حکم پاوے تو خیال مین نہین آسکتا کہ اُسپر دشمن کا کسقدر خوف اور ہراس طاری ہوسکتا ہے
اوسپر طرہ یہ کہ شام کا جھٹپٹا وقت۔ تاریکی بڑھی ہوئی اور کسیکا یہ مشہور کردینا کہ "ترک
درہ بوغازی سے داخل ہوکر عقب سے راہ فرار مسدود کرنے والے ہین" اسقدر خوف
اور دہشت کا باعث ہوگیا کہ بیان سے باہر ہے۔ یونانیونکی صفین ٹوٹ گئین کالم پھٹ گئے
تمام میدان مین فوج تتر بتر ہو کر لریسا کی طرف نوکدم بھاگنا شروع ہوگئی نفسی نفسی کا

عالم تھا۔ کسی کو کسی کی خبر نہ تھی معلوم ہوتا تھا کہ کوئی خوش پوشاک پاگلخانہ ٹوٹ گیا ہے۔
حکم ہونے کے وقت مختلف نمبر کی رجمنٹین کمپنیون مین منقسم ہو کر تمام میدان
جنگ مین پھیلی ہوئی تھین اور چونکہ حکم نہایت سخت اور بہ عجلت واجب التعمیل تھا اس سے
گھبراہٹ مین بجاے اسکے کہ ہر نمبر کی کمپنیان اپنی اپنی رجمنٹون مین شامل ہو کر راہ گریز
اختیار کرین۔ ایک عام انتشار کی حالت مین جہان جسکا سینگ سمایا اوسی طرف کو ہولیا
اوس پر طرّہ یہ ہوا کہ جب تمام پیادہ فوج اور سوار اور باربرداری کی گاڑیان اور خچر اور رسد کے
چھکڑے ٹرناؤ سے لریسا کو چلے جا رہے تھے کہ یکایک شور برپا ہوا کہ ترک سوار قریب
آ پہونچے !! اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اندھیرے مین ایک کمپنی خوف مین دوسرے کی طرف
پھر پڑی اور پیشتر اس سے کہ افسر لوگ اونکو اس حرکت سے باز رکھین اونھون نے بیساختہ
اپنے عقب کی جانب بندوقونکے فیر کرنا شروع کر دیے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ۵ سپاہی قتل
اور ۱۶ زخمی ہوے اور اس شرمناک طریقے سے تمام یونانی فوج مقامات مانی۔ یوسفاکی
اور کوہ الیاس سے اپنا اپنا مورچہ اور میدان چھوڑ چھوڑ کر ٹرناؤ کی طرف پسپا ہو گئے
اور ایک کثیر تعداد اونمین کی ٹرناؤ سے بھی گذر کر براہ راست لریسا کی جانب پیچھے ہٹتی
چلی گئی۔ لہذا بوجہ اس خوف کے کہ ٹرناؤ بہت جلد ترکون کے پنجہ آہنی مین آنیوالا ہے
جمعہ (۲۳- اپریل) کی رات کو تمام سپاہ اور باشندے اوس جگہ کو چھوڑ کر لریسا کی طرف چلتے
ہوے اور یہ کارروائی اس تیزی کے ساتھ عمل مین لائی گئی کہ سنیچر (۲۴- اپریل) کے دن
تمام سڑکین گرد و نواح کی بالکل سنسان پڑی تھین اور ایک متنفس بھی ادھر چلتا ہوا نظر
نہ آتا تھا۔

بہت سے باشندے جن کو ترکون کی قوت کا صحیح اندازہ تھا ہفتون پہلے سے
ٹرناؤ چھوڑ کر معہ اپنے اسباب منقولہ کے لریسا چلے گئے تھے اور بقیہ اس فوجی بھاگڑ کے

ساتھ ایک رات مین کافور ہوگئے۔ اور اس وہشت اور خوف کی وجہ یہ تھی کہ عام یونانیون اور نیز غیر ملکی باشندونکا پختہ خیال اسطرف تھا کہ ترک جن جن شہرون اور دیہات کو فتح کرلینگے اونکو بغیر جلائے اور تباہ کئے نہ چھوڑینگے۔ حالانکہ یہ سب کمبختون کا خیال اور وہم ہی وہم تھا۔ ترکون نے جوکچھ اونسے برتاؤکیا اوسکی نظیر تاریخ عالم مین کم ملے گی۔

لریسا مین قبل از مرگ واویلا

حالانکہ لریسا ٹرناؤ سے دُور ایسا محفوظ مقام تھا کہ وہان یونانی فوج مستعدی کے ساتھ اپنے دشمن سے مقابلہ کے لئے تیاریان کرسکتی تھی لیکن کمانڈر کی کسی بے موقع دُور اندیشی نے لریسا کے جنوب مین ایک دوسرا زبردست مقام فارسالہ ترکون کا حملہ روکنے کے لئے تجویز کیا اور اس لئے لریسا کے باشندون اور فوج مقیم مین وہ اضطراب اور پریشانی اور مایوسی پھیلی جو ایک بادشاہت کے لئے نہایت ہی شرمناک اور قابل غیرت ہے۔

فوجین سرحدی مورچون سے پے در پے چلی آتی تھین۔ سامان باربرداری اور سامان حرب یعنی میگزین کی گاڑیون سے تمام سڑکین اور گلی کوچے پٹے ہوئے تھے تاکہ فارسالہ کی طرف روانہ ہون۔

باشندے بڑے بڑے گروہونکے ساتھ یکجا ہوکر شہر سے بھاگے تھے اور اونکے ساتھ گاڑیون اور ٹٹوؤن پر اسباب خانہ داری لدا ہوا چلا جاتا تھا۔ تندرست اور جوان لوگ اور نیز مسن مرد اور بیچاری عورتین نہایت غمگین اور افسردگی کی حالت مین پا پیادہ یا فارسالہ کی طرف اوٹھتے بیٹھتے اور گھسٹتے ہوئے چلے جاتے تھے۔

یہ منظر ایسا خوفناک تھا کہ سخت سے سخت تماشائی کا دل بھی اُن غریب الوطن حرمان نصیب یونانیون کو اس خستگی بیچارگی اور سراسیمگی کے عالم مین اپنے وطن مالوف سے جدا ہوتے ہوئے دیکھکر بھر آتا تھا۔ خصوصاً انگلستان کے اُن اخبارونکے نامہ نگارونکی ہمدردی کا کچھ ٹھکانا ہی نہ تھا جو واقعات قلمبند کرنے کی غرض سے ترکون کو چھوڑکر یونانی فوج کے ساتھ مرگ انبوہ مین جاکر شامل ہوئے تھے اونکا انصاف پسند دل اس خیال سے اور بھی بیٹھا جاتا تھا کہ افسوس یہ بیچارے یونانی ترکی جابرانہ حکومت سے خلاص ہوکر آج پھر ستره برس کے بعد اونکے شکنجے مین دبنے والے ہین۔ دراصل یہ سارا قصور افسران فوج کا تھا جنکی ناعاقبت اندیشی۔ ناتجربہ کاری اور بزدلی نے فوج اور رعایا مین اسقدر بدامنی اور تشویش پھیلادی۔

بھاگڑ کے متعلق ایک انگریز والنٹیر کی نہایت دلچسپ داستان اور ۲۲۔ و ۲۳ کے معرکونکی تفصیل

ایک مضروب انگریز والنٹیر نے اخبار ٹائمز کے نامہ نگار کو شفاخانہ ایتھنز سے ٹرناوو کی جمعہ والی بھاگڑ کی نسبت نہایت دلچسپ طریقے سے جو تفصیل بھیجی تھی اوسکا اس تاریخ مین نقل کردینا خالی از لطف ہوگا۔ اس والنٹیر نے اسی کشمکش اور دوڑ بھاگ مین ایک بھاگتے ہوئے کوتل گھوڑے کی لات کھائی تھی۔ جس سے اوسکی ایک ٹانگ سخت ماؤف ہوگئی اور وہ بیچارہ بمشکل تمام لریسا پہونچا اور وہان سے بدقت تمام براہ وولو پہونچکر وہان سے براہ کشتی ایتھنز مین داخل ہوکر شفاخانہ مین جا پڑا۔ اُس نے لکھا کہ :-

"غیر ملکی امدادی جماعت (جسمین انگریز والنٹیر بھی شامل تھے) بمقام لرِیسا ۲۱- اپریل کی رات تک بارگون مین مقیم تھے- اور چونکہ اونکو لریسا مین خالی پڑے پڑے ایک ہفتہ ہوچکا تھا اس لئے طبیعت مین بے صبری اور اضطراب پیدا ہو گیا تھا کہ کب حکم ہو اور کب سرحد کی طرف بڑہین- چنانچہ خدا خدا کرکے ۲۱- اپریل کی رات کو نصف شب گذرنے وقت اونکو کوچ کرنے کا حکم ملا اور وہ نہایت شادان اور فرحان بلا کسی خیال کے کہ کہان جارہے ہین برابر بڑھتے چلے گئے یہانتک کہ یونانی سپاہ کے میسرہ پر ہالی ٹُ کے قریب صبح ہوتے ہی جا پہونچے- سڑک لریسا سے سرحد تک برابر اسقدر ناکارہ اور ناہموار تھی کہ چھوٹے چھوٹے پتھروں اور سنگریزون پر چلتے چلتے ایک بھی ایسا نہ تھا جسکے پاؤن چھالون سے بھر نہ گئے ہون بلکہ بہت سے لوگ تو ایسے پست ہو گئے تھے کہ دوسرا قدم بھی نہین اوٹھا سکتے تھے اور اس لئے رستہ مین کچھ یہان اور کچھ وہان سڑک کے اِدھر اُودھر پڑ رہے-

۲۱- اپریل روز پنجشنبہ کو دن نکلتے وقت وہ لوگ ایک مقام پر پہونچے جو یونانی مورچہ ہالی ٹُ کے بائین طرف واقع تھا اونکے پہونچنے کے تھوڑی ہی دیر کے بعد ترکی توپخانون سے آگ برسنا شروع ہوگئی- غیر ملکی امدادی جماعت خوش نصیبی سے چند پہاڑیون کے پس پشت نہایت محفوظ مقام مین متعین کی گئی تھی- ترکی بم کے گولے اوپر سے برابر گذر رہے تھے اور عقب مین گرکر پھٹتے تھے- ۲۲- اپریل کو تمام دن برابر گولون کی لڑائی مین گذرا- ایک بھی فیر بندوق کا نہوا- ہم کو تعجب ہوتا

تھا کہ افسر اسقدر کیون مارے جاتے ہین یعنی یہ امر لازمی طور پر واقع ہوتا تھا کہ ہر چھ یا سات مقتولین مین ایک یا دو افسر ضرور شامل ہوتے تھے شام کے وقت پیادہ پلٹنون کی رجمنٹ نہایت مضبوط اور محفوظ مقامات مین معین کی گئی اس لئے کہ رات کے وقت ترکون کی جانب حملہ کا گمان تھا۔ اندھیرا پڑتے ہی گولہ باری بند ہوگئی۔ اور ہم کیمپ مین واپس آئے۔ کیمپ مین سنگریزونکا قدرتی فرش اور نیلے مرصع آسمان کا بہت بڑا خیمہ نصب تھا۔ سب اسی ایک فرش پر کمبل بچھا اور اسی ایک نیچرل خیمہ اطلسی کے سایہ مین ایسے آرام سے آکر لیٹے کہ صبح کے وقت سردی اور اینٹھن کے مارے اوٹھنا چاہا تو بیٹھنا تک محال ہوگیا۔ بدن بھی زمین پر اکڑ گیا اور سارا جسم سردی کے اثر سے کانپنے اور تھرانے لگا۔ رات مین دو دفعہ الارم دیا گیا کہ ترک پیادہ فوج پر حملہ آور ہوئے۔ پہلے حملہ کے جواب مین بڑی تیزی سے کام لیا گیا یعنی ذرا دیر مین بیس ہزار کارتوس خالی کردئے گئے اور دوسری مرتبہ بھی ترکون کو پسپا ہونا پڑا۔

جمعہ کی صبح تک ہماری مورچہ بندیون اور عام حالت مین مطلق فرق یا تبدیلی کسی طرح کی واقع نہوئی تھی لیکن بقول پرانونکے "جسوقت شاہ خاور شعاعونکا تاج سر انور پر رکھکر تخت مشرق پر بصد آب و تاب جلوہ گر ہوا" وہی کل والی توپونکی لڑائی شروع ہوگئی لیکن اس مرتبہ کی گولہ باری یونانیون کا زیادہ نقصان نہ کر سکی اور سہ پہر تک ہمنے برابر اپنی اپنی جگہون کو بدستور قایم رکھا۔ البتہ سہ پہر کے بعد ترکون نے

اسقدر کامیابی حاصل کرلی کہ ہمارے مقابل جو پہاڑیان واقع تھین اونپر کسی نہ کسی طرح قابض ہو گئے۔ ہم دیکھتے تھے کہ سوارونکے رسالے برابر حملہ کرتے ہین اور پیچھے ہٹ جاتے ہین لیکن بوجہ فاصلہ بعید کے صاف معلوم ہوتا تھا کہ اونکے بڑھنے اور ہٹنے سے کیا نتیجہ پیش آتا ہے۔ اسمین شک نہین کہ ترکون کو مقابل کی پہاڑیان ملجانا ہمارے حق مین بہت بڑا اثر رکھتا تھا اور اس لئے ہمنے اپنے دلمین طے کرلیا کہ آج رات کو یا تو میدان دینگے یا لینگے۔

چنانچہ شام کے قریب ترکون نے ہماری پیدل سپاہ پر بم پھینکنا شروع کئے اور اس لئے مجبورا اُسکو اپنی جگہ چھوڑنا پڑی۔ مین یقین کرتا ہون کہ ہمارے جرار سپاہیونکی تعداد دس ہزار تھی لیکن ترک مقابل مین ۲۵ ہزار سے کم نہ تھے رات ہونے سے پہلے ہم لوگ گو یہ جانتے تھے کہ بغیر سخت ترین نقصان جان و مال اوٹھائے اپنے مورچے قائم نہین رکھ سکتے لیکن تب بھی نہایت اطمینان سے فتح کی امیدون مین پھولے ہوتے تھے سے ایک مسیل لمبی سپاہ کی لائن دشمن کے مقابل لگائے رہے تھے کہ ذرا اندھیرے چڑھے کوچ کا حکم ملا۔

ہم سمجھے کہ ترکی مورچون پر !! لیکن کیسی غلطی تھی ! وہ حکم آگے کی طرف مارچ کرنے کا نہ تھا بلکہ پیچھے پاؤن دریائی طرف کو دم بھاگ جانے کا تھا اسکے معنی یہ ہوئے کہ بلا ایک گولی چلائے نہایت بزدلی کے ساتھ دشمن کے سامنے سے بھاگ جانے کی ہدایت تھی۔ تاریکی ہونے پر پسپا ہونا شروع کیا گیا اور کل فوج دشمن کیطرف پشت کرکے دریائی جانب چل پڑی۔ دس بارہ میل تک یہ بازگشت نہایت باقاعدہ اور امن و امان سے رہی لیکن بہت سے لوگ دن رات کام کرتے کرتے آرام کے وقت بھاگنے سے نہایت

خستہ اور کمزور ہو گئے تھے۔ اہل برطانیہ کے دل اس واقعے سے قریب قریب ٹوٹ گئے وہ رات کے وقت بھاگنے سے لڑنا بہتر سمجھتے تھے۔ گریا صرف چند میل باقی تھا کہ کسی نے یہ شور مچایا کہ "ترک آپہونچے" یہ سننا تھا کہ سپاہیوں نے ٹوٹ ٹوٹ کر بلا خیال اس امر کے کہ ان کے پیچھے اونھیں کے ہموطن سپاہی ہیں فیر کرنا شروع کر دئے۔"

فیر ہوتے ہی ہر شخص نے اپنے آپ کو وحشتناک ترک کے پنجوں میں گرفتار سمجھا اور اس خیالی خوف سے کانپ کر تمام دنیا میں اپنی اور اپنی قوم کی وہ فضیحت کی کہ توبہ ہی توبہ۔ مارے ڈر کے سوار اور توپخانہ والے پیدل سپاہی۔ گھوڑے۔ گاڑیاں خچر اور ٹٹو۔ ایک پر ایک ٹوٹ پڑے اور وہ گھسڑ پسڑ مچی کہ توبہ ہی بھلی۔ سوار پیدل پر اور پیدل پہیوں میں اور پہیے گڈھوں میں۔ ادھر سے گھوڑا بھاگا اودھر سے ٹٹو بھڑکے۔ پیچھے سے دن فیر ہوا۔ ادھر سواروں کے گھوڑے بگڑ کر اوچھلتے کودتے لاتیں پھینکتے کچھ پیادوں کو کچلتے ہوئے گاڑیوں میں جا اٹکے۔ کچھ کھیتوں کی طرف دوڑتے پھرے۔ اندھیری رات۔ نہ دوست کی شناخت نہ دشمن کی پہچان۔ ادھر سے ترک آگئے آگئے کا شور ادھر سے جانوروں کے بیاختہ دوڑنے کی پکار وہ قیامت خیز نمونہ تھا جسکا پورا خاکہ لفظوں میں کھینچ نہیں سکتا۔

کپتان برج نے (جو انگریزی والنٹیروں پر سردار تھے) انگریزوں کو حکم دیا کہ وہ ایک لائن باندھکر چلیں اور ان میں سے ایک درجن شخصوں نے جنہوں نے یہ حکم سنا فوراً تعمیل حکم کی لیکن مجبور!

"جب ہی کہ ہمنے ایک صف بناکر آگے بڑھنا چاہا کہ فراریوں کے ایک دہشتناک مجمع نے دھکیل کر فوراً پھر ہم سب کو تتر بتر کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ ہر شخص

نفسی نفسی کے حال میں مبتلا تھا ہر متنفس اپنے بچاؤ کی تدبیر میں کسی کوشش کی
کمی نہ کرتا تھا (خوف اسقدر غالب تھا گویا موت کا پنجہ ہر ذیحیات کو مجسم تصور
میں سامنے نظر آتا تھا) یہ پُرآشوب حالت دیکھکر میں نے بھی دوراندیشی سے
کام لینا شروع کردیا اور ہلکا ہونے کی غرض سے اپنے کمل۔ واٹر پروف۔
تلوار اور کارتوس ان سب کو پھینکدیا اور صرف ایک ریفل اور کارتوس کی پیٹی
جسمیں ساٹھ عدد کارتوس بھرے ہوئے تھے اپنے قبضہ میں رکھے مفرورین کی
دھکا پیل سے ہم سڑک سے اسقدر دور جا پڑے کہ + + + + +
+ + پھر کسی طرح سڑک کا ملنا ممکن نہوا اور برابر کوہستانی قطعات
اور پتھریلی ناہموار زمین پر پاپیادہ چلتے ہوئے کھیتوں پر سے گذرنا پڑا۔
اس کشمکش میں میں بھی ہزار خرابی چند جگہ گرتا پڑتا بڑھتا ہوا چلا گیا یہانتک کہ
ازیسا صرف ایک میل رہگیا۔ اس مقام پر ایک آفت ناگہانی نازل ہوئی یعنی
ایک بھڑکے ہوئے گھوڑے نے جو بے سر وپا عام شورش سے بھاگتا پھرتا تھا
میرے اس زور سے لات ماری کہ میں ایک خشک نالے میں جاگرا مجکو صدمہ
اور چوٹ محسوس ہوئی لیکن وہاں پڑے رہنے کے یہ معنی تھے کہ یا تو توپ کے
گولہ کا مزہ چکھا جاوے یا سواروں اور کوتل گھوڑوں کی ٹاپوں میں اپنے آپ کو
روندا جائے۔ اس لئے میں ہمت باندھکر اٹھا اور چونکہ چوٹ ابھی گرم تھی
گھسٹتا ہوا ازیسا جا پہونچا۔ وہاں دیکھا تو وہ عالم شہر آشوب تھا کہ دیکھا نہ سنا
آدمیوں اور سپاہیوں کی کثرت نے مجھے بے قابو کردیا اور بالآخر بہت سے
فوجی آدمیوں کی رَو میں محض بے اختیارانہ طور پر ایک شراب فروش کی دوکان
پر جا پڑا۔ موقع اچھا ملا کہ تھوڑی سی ریفرشمنٹ شراب خرید سکا۔ بعدہٗ اوس

اس دوکان کو چھوڑ کر پھر سڑک پر ہولیا اور ایک دروازہ کھلا دیکھ کر اندر داخل
ہوا۔ وہ ایک گلی سی تھی چونکہ چوٹ اور دوڑ دھوپ کی وجہ سے بالکل ہی بیجان
ہوگیا تھا اس لیئے وہین گر کر سو گیا۔ بعد چندے آنکھ کھل گئی تو دیکھا کہ اب
پیر کا ہلانا ناممکن ہے۔ حسن اتفاق سے مین نے دیکھا کہ ایک انگریز نامہ نگار دروازہ
مین کھڑا ہے وہ میرے حال سے واقف ہوکر فوراً ایک سرجن کو بلانے گیا لیکن
ذرا ہی دیر مین وہ گھوڑا بھگائے آ پہونچا اور کہا کہ ترک قریب آ پہونچے۔ اب زیادہ
یہان قیام کرنا محال ہے مین اسکے گھوڑے کی گردن سے لٹک کر روانہ ہوا تو راستہ
مین ایک اور انگریز نامہ نگار بائیسکل پر سوار ملا اوس نے فوراً اپنی مشین پر مجھے
سوار کردیا اور اسطرح صرف ایک پاؤن سے بائیسکل چلاکر ریلوے اسٹیشن تک
جانا ممکن ہوا۔ اسٹیشن سے میرے ہمراہی انگریزون نے مجکو چھوڑ کر خیرباد کہی اور
واقعی اونکی دعا میرے حق مین مفید پڑی اس لیئے کہ یہ بڑی بھاری خوش نصیبی
تھی کہ مجھ سا لاچار اور بے بس شخص ریل گاڑی مین بیٹھ سکے اس لیئے کہ اسٹیشن جیسا اس
وقت وحشت اور پریشانی کا منظر بنا رہا تھا اوسکی نظیر ملنی مشکل ہے۔ سپاہی اور
عہدہ داران فوجی اور ملکی عورتین اور بچے از حد شور مچا رہے تھے اور ٹرین مین
بیٹھ جانے کی غرض سے اپنا سر دئے دیتے تھے۔ مرد نہایت بزدلانہ طریق سے
برتاؤ کر رہے تھے۔ مین نے بچشم خود دیکھا کہ افسرون کے لیئے جگہ کرنے کی غرض سے
عورتون اور بچون کو کھینچ کھینچ کر گاڑیون سے باہر پھینک دیا گیا۔ بہت سے فوجی
عہدہ دار جنکو اسٹیشن کی حفاظت کے لیئے مامور کیا گیا تھا بجائے اسکے کہ وہ پلیٹ فارم
پر رہین اور اس عام شور و شغب کے فرو کرنے مین کچھ مدد کرین گاڑیونکی چھتون پر
کود کود کر جا بیٹھے اور غضب یہ ہوا کہ اونکے ہمراہیون نے جو گاڑی پر نہ چڑھ سکے

اپنے دوستون اور ہم پیشہ سپاہیون کو جو اوپر چڑھ گئے تھے گولیون سے ہلاک یا
زخمی کیا۔ اسکے جواب مین اوپر والون نے نیچے والون کے گولیان مارین اور ساری
کشت وخون کی گرم بازاری مین ٹرین وولو کی جانب روانہ ہوگئی۔ اسوقت
اُن لوگونکی آہ وزاری اور مایوسانہ اضطراب جو اسٹیشن پر رہ گئے تھے دلکو ہلائے
دیتا تھا۔ اور خصوصًا اونکے اضطراب کا وہ وقت جبکہ شہر کے ایک سمت گولیون
کے چلنے کی آوازین سنائی دین جس سے ثابت ہوا کہ ترک شہر پر آپہونچے۔ ہرگز
معرض بیان مین نہین آسکتا۔ بہت سے افسر اور سپاہی فارسالہ جانے
کی غرض سے ویلسٹنو مین اوتر پڑے۔ جب ہم وولو پہونچے تو دیکھا کہ ایک ہزار
آدمی جمع ہین کہ اپنے دوستون اور عزیزون کے مرنے یا زخمی ہونے کے
حالات دریافت کرسکین۔ مین ریڈکراس ہاسپٹل کو روانہ کیا گیا اور فقط مجکو نہین
ملتے جنکے ذریعے سے مین اُس مہربانی اور آرام کا شکریہ ادا کرون جو مجکو وہان میسر ہوا

یونان اور اپنے ہاتون اپنا نقصان

بموجب حالات مذکورہ بالا اُس نقصان کا صحیح اندازہ کرنا جو اس تاریک رات کے خوفناک
گھڑیون مین واقع ہوا نہایت مشکل ہی تاہم ایک دوسرے پر آپس مین فیر کرنے اور گھوڑون
اور آدمیون کے ہجوم سے کچلے جانے سے جسقدر لاشین دستیاب ہوسکین اونکی تعداد
پانچسو اور چھ سو کے درمیان تھی۔ رستہ چونکہ گاڑیون کے گرنے اور ایک دوسرے مین
پھنس جانے اور اُس مین سے اسباب خانہ داری سامان۔ خوراک اور ذخیرہ ہائے رسد
کے نکل پڑنے سے رُک گیا تھا اس لئے تاریکی مین کچھ نہ سوجھتا تھا اور جانوران باربرداری
اونہین ہانپ کر اُبکے تھے اور بھٹکے ہوئے لوٹتے یا ہر طرف بھاگتے تھے۔ اور خوف

فیرونکی آواز سنکر اور فیر کرنے والون کو ترک سمجھ کر سپاہی اپنے ہی آدمیون کو گولیان مارتے تھے اس لئے اس عام ہل چل اور آشوب کا کوئی اندازہ نہین ہو سکتا - اور چونکہ نامہ نگار خود اس بلا مین مبتلا تھے اس لئے وہ سب حال نہ لکھ سکے اور جو کچھ اونھون نے لکھا وہ قابل تحسین اور انگریزی قوم کی ہمت و جرات کا اچھا ثبوت ہی -

اس عام گڑبڑ مین افسرونکا برتاؤ بالکل بزدلانہ اور سپاہیونکی مانند رہا وہ انتظام کرنا بھول گئے اونکے جسمونپر رعشہ پڑ گیا - اونکے دماغ ترکونکی آمد کی پکار سنکر بالکل اپنی جگہ سے ہل گئے - انکو سوائے اپنی جان بچانے کے اور کوئی چارہ نہ بن پڑا - اور غالباً باضابطہ بھاگ کر سب سے پہلے لریسا مین وہی داخل ہوتے - ہان ان سب مین ایک کرنل جسکا نام میرومی کیلیس *Maromichalis* تھا اس نے ضرور کچھ ہمت کی یعنی وہ تھوڑی دور تک لوٹ کر آیا اور امن قایم کرنے کی غرض سے بہت کچھ چیخا چلایا - لیکن نقارخانہ مین طوطی کی آواز کون سنتا تھا اوسکی ایک نہ چلی اور مجبور ہو کر لریسا کی طرف آخر کار وہ بیچارہ بھی بھاگتا نظر آیا - اس معرکہ مین یہ بات قابل نوٹ کرنے کے ہی کہ غیر ملکون کے والنٹیرون نے غالباً کوئی فیر نہین کیا اور نہ وہ اسقدر مضطرب اور مخبوط الحواس ہوئے جسقدر کہ یونانی

خاتمہ محاربہ ٹرناؤ اور ادھم پاشا کا برتاؤ

تفصیلاً ذکر ہو چکا کہ یونانی فوج اور رعایا ترکون کے خوف سے ٹرناؤ چھوڑ کر بحید پریشانی اور گھبراہٹ کے عالم مین لریسا کو بھاگی - وہ ۲۳ - اپریل ۱۸۹۷ء روز جمعہ وقت شب کا واقعہ ہے اور اس لئے ۲۴ - اپریل کی صبح کو سنیچر کے روز عساکر عثمانیہ بلا کسی مزاحمت اور روک ٹوک کے ٹرناؤ مین داخل ہو گئی - مارشل ادھم پاشا نے قصبہ مین داخل ہوتے ہی

اول جو کام کیا وہ ایک اجرا حکم تھا جسکی رو سے ممانعت کی ہی کہ کوئی شی ہرگز نہ جلائی جائے اور نہ منتقل کیجائے۔ اونھوں نے ایک گورنر مقرر کیا اور تمام گرجا گھروں۔ کھلی ہوئی دوکانوں کشادہ دروازونکے روبرو جنکو باشندے ویسے ہی چھوڑ کر بھاگ گئے تھے سنتری مقرر کئے تاکہ ایک حبہ کسی کا نقصان نہونے پاوے۔ اُسی روز ادہم پاشا کو خبر ملی کہ یونانی جنگی جہازوں سے جنھوں نے کٹرنیا پر گولہ باری کی تھی۔ یونانی سپاہی اوترنا چاہتے تھے لیکن وہ ایسا کرنے سے باز رکھے گئے اور چند چھوٹی کشتیاں اونکی غرق کردی گئین۔ ۲۴۔ اپریل کو ایک یونانی بھی ترکی سرحد پر باقی نہین رہا اور مطلع بالکل صاف ہوگیا۔

سو قیدیونکی گرفتاری اور اونکے ساتھ ترکی افسر کا سلوک

صبح کے وقت سو قیدی گرفتار ہوکر آئے اونمین سے ایک شخص ترکی افسر کی حضور مین لایا گیا وہ اسقدر خوف زدہ تھا کہ برابر تھر تھر کانپ رہا تھا اور دہشت سے ایک بات بھی اوسکی زبان سے نہ نکل سکتی تھی پہلی بات جو وہ گڑگڑا کر کرسکا یہ تھی کہ:-

"اوسکی جان امان مین رہے" اور اُسکو قتل سے محفوظ رکھا جائے۔ ترکی افسر نے جواب دیا۔ کہ "اے شخص تو کیون اسطرح ایسی منت والتجا کرتا ہے تو تو جنگی قیدی ہے۔ ہم لوگ جنگی قیدیون کو جان سے نہین مارتے ہین۔"

اسپر قیدی ذرا ہوش مین آیا اور اُس نے عرض کیا کہ یونانی فوج مین تو یہ بات زبان زد عام ہی کہ ترک قیدی کو فوراً ٹکڑے ٹکڑے کرڈالتے ہین۔ یہ سنکر افسر موصوف نے دوبارہ اسکی تسکین کی اور اس بیچارہ نے نہایت ممنونی اور قابل رحم شکر گذاری کے ساتھ اونکی عنایت وکرم کا شکریہ ادا کیا۔ سردار ممدوح نے اُسکو سگریٹ دئے اور قہوہ پلایا اور حکم دیا کہ فوراً اسکو لیجاکر کھانا کھلایا جاوے۔

ریوٹر کے نامہ نگار کی ادھم پاشا سے ملاقات

نامہ نگار ریوٹر نے ۲۵ - اپریل ۱۸۹۷ء کو ٹرناو سے ادہم پاشا کی ملاقات کا یون حال لکھا کہ

" ترکی کمانڈر مارشل ادہم پاشا ایک یونانی جنرل کے خیمے مین (جسکو یونانی چھوڑکر بھاگ گئے تھے) فروکش تھے اور یہ خیمہ ایک نہایت پُرفضا مقام پر نصب تھا جسکے قریب ایک نہایت صاف و شفاف پانی کا چشمہ جاری تھا - وہ میرے ساتھ نہایت اخلاق اور آدمیت کے ساتھ پیش آئے اونھون نے گزشتہ فوجی کارروائیون کا مفصل حال بیان کرتے ہوئے یون کہا کہ " مین یونانی کمانڈر کا بدل ممنون و مشکور ہون کہ اوس نے ایسا سبز اور پُرفضا مقام میرے قیام کے لئے چھوڑ دیا " اسکے بعد یونانی فوج کی باقاعدہ واپسی کی بابت یون فرمایا کہ وہ واپسی نہ تھی بلکہ عام بھاگڑ تھی - اونہون نے ہرچیز پیچھے چھوڑ دی جس مین توپخانہ کا بہت بڑا میگزین جو ہماری توپون کے کام مین بخوبی آسکتا ہے ہمکو ملا - علاوہ اسکے بہت بڑا ذخیرہ بسکٹون - سارڈین - شراب انگوری - بیلانڈی اور دیگر مختلف اشیاء خوردنی کا چھوڑا ہے - "

ادہم پاشا کی خود سمجھ مین نہین آیا کہ بلا ایک فیر کئے ہوئے اس بیسرو پا بھاگڑ کی کیا ضرورت لاحق ہوئی تھی - تاہم اونھون نے یقین کے ساتھ کہا کہ یہ سب کچھ اُس فوجی گرداوری اور کارسازی کا نتیجہ ہے جو بعد فتح ڈیلیلر ( ) کے عمل مین آیا تھا یعنی اسبات کا فیصلہ کرلیا گیا تھا کہ دو رستے مڑکر یونانی سپاہ کے میسرہ کو محصور کرلیا جاوے اور اسی بنا پر رات کے وقت کوچ شروع کردیا گیا لیکن سوء اتفاق سے چند البانی رجمنٹین ہماری فوج مین شامل تھین جنکی خلقی عادت ہے کہ

کوچ کرتے وقت گاتے ہوئے چلتے ہین اور اسی لئے ناممکن تھا کہ اونکو خاموش کیا جائے
یونانی اس عبارت سے ناواقف تھے ایک گھنٹے کے اندر یونانی صفین اولٹ
دیجاتین لیکن اونھون نے اونکے گیتون کی آواز سن لی اور اس لئے یونانی کیمپ
کے مرکز تک ساہین ہل چل پڑگئی اور عام طور پر کل فوج کو واپسی کا حکم دیا گیا اور یہ
کارروائی اس سرعت سے عمل مین لائی گئی کہ صبح کے وقت جب ہم کیمپ مین داخل ہوئے
تو ایک یونانی بھی ہمکو وہان نظر آیا البتہ **کوہ شبانہ** کے سنگین مورچہ کو یونانی
دستہ فوج نے ابھی تک قبضہ مین کر رکھا تھا جسکا اثر درہ ملونا پر پڑتا ہے۔
اس مورچہ پر صبح ہوتے وقت حملہ کیا گیا اور چونکہ ان سپاہیون کو یونانی فوج کی فراری
کی خبر ابھی ملی اس لئے اونھون نے بہت کم مقابلہ کیا اور نہایت تعجیل کے ساتھ
اُس جگہ کو چھوڑکر اپنے ہمراہیون سے ملاقی ہونے کی غرض سے لریسا کی طرف
بھاگ گئے اور اسطرح ٹرناؤ کے لینے مین بھی اب کوئی روک نہین رہی اور ہم
بلا مزاحمت فوراً قصبہ مین داخل ہو گئے۔ لاریسہ ٹرناؤ سے دو گھنٹہ کی مسافت پر واقع ہے

یونانی ہزیمت کی دلچسپ کیفیت زبانی دوسرے کارسپانڈنٹ کے

(لندن ٹائمز اور ریوٹر کے نامہ نگارونکا بیان بجنسہٖ)

ٹرناؤ اور کسک لارکی سڑکون کے اتصال پہ فراری فوج کے دونون ڈویژن بیشمار صفون مین
منتشر ہوکر کھیتون اور راستون پر ہر دو جانب جمع ہو گئے شور و غل مچنے لگا۔ مایوس اور
ہمت باختہ سپاہی اپنے افسرون کے لعن طعن اور سب و شتم مین اپنا اپنا رستہ راہ بھول گئے اور
ہزیمت گویا ایک طرح کی شکست ہو گئی۔
" نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہماری گاڑی اُن مایوس مردون اور چیخنے والی عورتون اور

روتے ہوئے بچوں اور گھوڑوں اور خچروں میں جو بھاری بھاری بوجھ سے لدے ہوئے آہستہ آہستہ چل رہے تھے یا کسی اچانک شور و غل سے کود پڑتے تھے راستہ نکال رہی تھی کہ یکایک اس بدحواس ہجوم لشکر میں عقب سے ایک بڑا شور مچا کہ "ترک ہم پر آ پہونچے۔" "ترک ہم پر آ پہونچے" اور کسی شخص کو اتنا موقع نہ ملا کہ حقیقت حال دریافت کرنے کی کوشش کرتا کہ اتنے میں چند سوار بائیں طرف نظر آئے جو سرپٹ گھوڑے دوڑاتے ہوئے "بھاگو بھاگو" اور "ترک آئے" کا مجنونانہ نعرہ مارتے ہوئے بڑی تیزی سے گزر گئے۔

رات کی تاریک اور خاموش فضا میں خوف زدہ دلوں پہ یہ نعرے ایسے محسوس ہوئے جو ہمیشہ قوت حافظہ میں برقرار رہیں گے۔ اس آواز کے ساتھ ہی بڑی ہل چل مچگئی۔ جانور و نپر کودے پڑنے لگے۔ سپاہی عورتیں اور بچے ہر طرف کو بھاگنے لگے۔ یہانتک کہ بیشمار آدمی اس بھاگڑ میں کچلکر مر گئے۔ تمام گاڑیاں اولٹ گئیں۔ بعض کا ٹوٹ کر چورا ہو گیا۔ اور اس عالم انتشار میں خچر۔ بیل۔ بھینسے۔ اور گولے بارود کی گاڑیاں اور ہر قسم کا سامان اس اندھیری رات میں گڈ بڈ ہو گیا۔

وہ لکھتا ہے کہ ہماری گاڑی کے قریب دو پیدل سپاہی نمودار ہوئے جنکے چہرہ پر خوف کے آثار نمایاں تھے وہ بیساختہ گاڑی کے پائیدان پر کود پڑے ہم نے اونکے روکنے کی کوشش کی جسپر ایک شخص نے اپنی بندوق چھتیائی۔ لیکن ایک طرف بوجھ زیادہ ہو جانے سے گاڑی ٹوٹ گئی اور اوسکے پرزے پرزے ہو گئے ہم سب نیچے آ رہے اور میری ٹانگ ٹوٹی ہوئی بم میں اولجھ گئی جس سے بمشکل تمام میں نے خلاصی پائی۔ اتفاقاً ٹائمز کا نامہ نگار ملگیا اور ہم سب تاریکی

کے سمندر میں غرق ہو کر ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور اسوقت ایک عام
کھلبلی پڑ گئی - خوف زدہ سپاہیوں اور مسلح کسانوں نے فیر کرنا شروع کر دیا۔
آگے پیچھے والے اپنے باہم گولیاں چلنے لگیں اور اسقدر شور و شغب اور غل غپاڑہ
ہوا کہ کان پڑی آواز نہ آتی تھی - ذرہ شبکا کی لڑائی میں اور میں معرکہ بلونا کی
گرا گرمی میں میں موجود تھا لیکن میں نے کبھی ایسی وحشیانہ تفنگ اندازی نہیں
دیکھی کہ تمام میدان شعلوں سے بھر گیا - بیسیوں آدمی ہم کو روندتے ہوئے
گذرے اور جب میں اوٹھا تو دفعتہً ایک اٹالیکو لر سپاہی نے دوڑکر مجکو اپنی بندوق
کا نشانہ بنایا اور تین انچھ کے فاصلہ سے میرے سر میں گولی ماری مگر میں معاً
زمین پر لیٹ گیا اور اسطرح اپنی جان بچائی - وہاں سے مردوں - قریب المرگ
جانوروں اور عورتوں کی لاشوں کو کھوندتا ہوا سڑک پر واپس آیا - منظر نہایت
ہولناک تھا - راستہ میں گولی بارود کے صندوق منتشر پڑے ہوئے تھے
جابجا ٹوٹی ہوئی گاڑیاں - اسباب فرنیچر - بچھونے اور کمبلوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا
اور گھوڑوں کی ٹاپوں سے اونکی دھجیاں اوڑگئی تہین - خالی گھوڑے اس بھاگتی
ہوئی جماعت میں بے تحاشہ دوڑتے تھے اور توپوں اور اونکی میگزین اور گاڑیوں
اور چھکڑوں سے رستہ بند ہو جانے کی وجہ سے جگہ جگہ اٹک کر اودھر بھرتے تھے
سوار اور پیادے تیز چلنا چاہتے تھے لیکن وہی رکاوٹیں اونکے سد راہ ہوتی
تھیں - جن لوگوں کے گھوڑے گم ہو گئے تھے وہ اونہی گھوڑوں کی فکر میں تھے
جنپر دوسرے لوگ سوار تھے اور بعض وقت زبردستی چھین کر غائب ہو جاتے تھے
بعض یونانی افسر بڑی مستعدی سے اس ہنگامہ کے فرو کرنے کی کوشش کرتے
تھے - اور اکثر خوف زدہ سپاہیوں کی طرح بھاگتے پھرتے تھے - افسروں کی تہیرو

ٹھیرو کا کوئی اثر مرتب نہین ہوتا تھا۔
جانین جو اس حواس باختگی کے باعث ناحق ضائع ہوئین اونکا تخمینہ پانچ اور چھ سو کے درمیان ہے۔ ایسی ہی بھاگڑ اسوقت واقع ہوئی جبکہ لریسا کو خالی کر دینیکا حکم دیاگیا۔ (اسکا مفصل ذکر اوراق سابق مین لکھا گیا۔ مولف)
بھگوڑون نے فرسالہ اور دولو جاکر پناہ لی۔ ترکون کو خود حیرت ہوئی کہ دشمن بغیر مقابلہ کے کیون فرار ہوگیا۔

یونانی کرنل اسمولنسکی

اگر یونانی ان معرکون مین گھبرا نجاتے تو نتیجہ جنگ کیا ہوتا؟

اسکا جواب گو سہل نہین ہے تاہم صورت معاملات پر اور نقشہ مقامات جنگ اور جسقدر حالات سے جو رائے ماہران فن جنگ نے قایم کی ہے وہ یہ ہے کہ اگرچہ ادہم پاشا نے اعلی ترین سائینٹیفک اصولون پر نقشہ جنگ جمایا تھا اور وہ بے انتہا خبرداری اور خبر گیری کے ساتھ اپنا ایک کام انجام دیتے تھے۔ مگر یونانیونکے پاس بھی لشکر اور افسرونکی کمی نہ تھی اگر تھی تو دلیری اور ہمت مردانہ کی کوتاہی تھی بلکہ وہ نہایت محفوظ کوہستانی مورچون اور ناقابل گذار درون مین سنگی اور آہنی اڑگڑون اور پشتون کے پیچھے پناہ گزین تھے اونکا ایک گولہ ترکون کے پچاس گولون کا جواب رکھتا تھا۔ مگر محض قدرتی پشتے اور مصنوعی اڑگڑ غنیم حملہ آور کی پیشقدمی کو نہین روک سکتے تھے۔
مانی سے ڈبلیا تک ترکون کی بائیس توپین دو ہزار پیادے اور تین ہزار سوار تھے اور اوس کے مقابل مین یونانیونکی ۳۶ توپین ۸ ہزار پیادے اور پانچ ہزار سوار موجود تھے اگر اونپر ترکونکا اسقدر رعب نہ چھا گیا ہوتا تو شکست کھاتے لیکن نہ اسقدر جلد کہ چاردن

مین درہ ملونا سے نکال باہر کردے گئے۔ ترناؤ مین اگرچہ دم نہ لینے پائے تھے کہ مایوسی نے وہان بھی نہ ٹھہرنے دیا اور لوکدم لرسیا کی طرف بھاگنے پر مجبور کردیا۔ پھر لرسیا ایک ایسا زبردست اور مضبوط قلعہ بند مقام تھا کہ ایک مدت کے سخت محاصرہ کے بعد ادہم پاشا کے قابو مین آسکتا لیکن بغیر اس کے کہ مدافعت اور مقاومت کی غرض سے ایک گولی بھی چلائی جاتی کل یونانی فوج منتشر اور پریشان ہو کر عالم دیوانگی مین لرسیا ایسے محفوظ مقام کو بھی چھوڑ کر بھاگ کھڑی ہوئی اور ترک بآسانی آدھی تسلی کے مالک ہوگئے۔ یہ بھاگڑ کل فوج کے حق مین مہلک ثابت ہوئی اس لئے کہ اوسکا ڈویزن کرنیل اسمولنسکی کے ماتحت جو جانب چپ مین تھا ابتک درہ ریونیسی مین نمایان کارروائیان کر رہا تھا اگر قلب لشکر جو لرسیا کو بھاگ گیا ذرا بھی ترکون کے مقابل مین استقامت کرتا تو وہ ڈویزن درہ ملونا کی طرف پٹ کہاتا ہوا جا پہونچتا۔ اور ترکون کی پیشقدمی کو نہ صرف عارضی طور پر روک ہی دیتا بلکہ انکو خطرہ مین ڈال سکتا۔ اور کم سے کم اگر اس ڈویزن کو اپنی جگہ ٹھہرنے کی مہلت ملتی تو بھی ترکی فوج کے لئے کچھ کم دقت نہ تھی لیکن جب ہی کہ گولون اور گولیون کی باڑھ سے یونانی قلب لشکر پیچھے ہٹنے لگا تو اونکے نقشہ جنگ کی صورت ہی بدلگئی اور اس اسمولنسکی والے ڈویزن کو لامحالہ اُن جھگڑون سے بچکر اپنے بچاؤ کی فکر پڑگئی۔

کرنیل اسمولنسکی بظاہر ایک بہادر اور لایق جنرل معلوم ہوتا تھا۔ اول مرتبہ جب اونکو حکم بازگشت دیا گیا اونھون نے اوسکی کچھ پروا نہ کی لیکن دوسری مرتبہ کے تاکیدی حکم سے روگردانی نہ کرسکے اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ ایک عمدہ موقع تک اپنا لشکر ہٹالائے چونکہ بھاگنے والا قلب لشکر خود شاہزادہ ولیعہد کے زیرکمان تھا اس لئے ظاہر ہے کہ اوسکی دیکھا دیکھی اونکے ڈویزن کے بھی پاؤن اوکھڑ جانا کوئی تعجب نہ تھا لیکن کرنیل مذکور نے بڑی دانائی سے اُسکو بھاگنے سے روک لیا۔

فتح ٹرناو۔ کپتان عثمان بے کا تار۔ اور مال غنیمت

۲۴- اپریل ۱۹۱۲ء کو سرکاری طور پر کپتان عثمان بے ایڈیکانگ مارشل ادہم پاشا نے اس مضمون کا تار دیا۔

"دشمن کو نشاط پاشا کے ڈویژن نے سخت تہلکہ میں ڈالدیا ہے جو بسوا پہاڑی سے تھوڑا مقابلہ کر کے بھاگے۔ اور جسوقت پہاڑی مذکور پر ترکی جھنڈا لہرانے لگا تو اونکے پاؤں ٹرناؤ سے بھی اوکھڑ گئے۔ کچھ نے بھی حصار اور کچھ نے لاریسہ جاکر دم لیا۔

پانچ بجے نشاط پاشا نے ایڈوانس مارچ (آگے کی طرف کوچ) شروع کیا اور حمدی پاشا کا ڈویژن اور فوج کا میمنہ بلاکسی مزاحمت کے شہر میں داخل ہوا۔ قصبہ کو بالکل ویران پایا۔ بجز چند بوڑھے اشخاص کے اور کوئی باقی نہ تھا۔ اشیاے تجارتی۔ سامان فرنیچر (پلنگ۔ میز۔ کرسی۔ وغیرہ) کے علاوہ کچھ توپیں۔ رائفل۔ بندوقیں اور بہت سا سامان جنگ خوراکی اشیا۔ اور کپڑے سپاہ سلطانی کے ہاتھ آئے بعض یونانی بھی گرفتار ہوئے جنکو الاسونا بھیجدیا گیا۔ ایک ایک سپاہی میں کچھ ایسا غیر معمولی جوش پیدا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی جان کو فرق سلطان پر سے تصدق کرنے کو تلا ہوا ہے۔

سواروں کا دستہ لاریسہ کے گرد و نواح میں پہنچ گیا ہے۔ ممالک اجنبیہ کے لوگ (نامہ نگار) جو ترکی عساکر کے ہمراہ ہیں وہ ترکوں کی فوجی قابلیت اور تعلیم و تربیت کے بدل مداح ہیں بغرض حفظ امن ٹرناؤ کے اطراف میں

کچھ فوج پھیلادی گئی ہے۔ اور بازارون مین فوجی سوارون کی گشت ہتی ہے
تائیدالہی سے کامل امید ہے کہ کل صبح ہم کو اس سے بھی زیادہ
کامیابی نصیب ہوگی۔"

فتح ٹرناؤ۔ جنرل احمد حفظی پاشا کا تار

۲۵۔ اپریل کو جنرل موصوف نے اطلاع تار دیا کہ:-
" جنگ دیروزہ (۲۴۔ اپریل) کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوبارہ قلعہ ٹرناؤ پر قبضہ
ہوگیا۔ یونانی فوج نے راہ گریز اختیار کی اور اُنکے تین سو مقتول اور ۲۱۹
مجروح ہوئے۔ ۱۲۰ یونانی گرفتار کیے گئے۔ ہمارے لشکر کے ۱۵ سپاہی
مارے گئے اور ۳۷ زخمی ہوئے۔ دو گھوڑے مجروح اور دو کام آئے
یونانی سپہ سالار کا گھوڑا۔ کثیر التعداد گراس رایفل۔ بہت کچھ سامان جنگ
اور دیگر اشیا ہمارے ہاتھ آئین۔

ذمہ دار افسران یونانی متعینہ سرحد

کمانڈر اعلیٰ ڈیوک آف اسپارٹا ولیعہد تخت یونان و کمانڈر خاص قلب لشکر متعینہ
درہ ملونا۔ کرنیل اسمولنسکی کمانڈر ڈویژن متعینہ ڈماسی۔
کرنیل ڈموپولو متعینہ بوغازی اور ٹرناؤ۔ کرنیل ماسٹراف متعینہ مائی ٹی۔
کرنیل میناس کمانڈر افواج یونان متعینہ آرٹا و سرحد ایپارس۔
کرنیل وساس کمانڈر افواج متعینہ کریٹ۔

ذمہ دار افسران ترکی متعینہ سرحد

جنگ یونان کے لئے ترکی فوج کی تقسیم

عساکر عثمانیہ کی تقسیم قبل از جنگ نہایت دُور اندیشی سے اصلاح کی گئی تھی۔

(۱) افواج متعینہ صوبہ ایپارس کی قوت پچیس رجمنٹ۔ پیادہ و سوار و توپخانہ۔ فرض منصبی صرف مدافعت دشمن رکھا گیا۔ اور یونان مین مداخلت کا اختیار نہین دیا گیا تھا۔

(۲) دوسرا حصہ صوبہ تھسلی مین سرگرم پیکار ہونے کے لئے متعین ہوا۔ زیر کمان سپہ سالار مارشل ادھم پاشا میر عسکر۔ اس حصہ کی تقسیم چھ ڈویزنون مین کی گئی

(۱) اول ڈویزن۔ ہیڈ کوارٹر دومسک جو الاسونہ سے ۱۷ میل کے فاصلہ پر بجانب جنوب مغرب واقع ہے۔ کمانڈر جنرل حاجی خیری پاشا۔ اس ڈویزن کے دو برگیڈ کئے گئے۔ یعنی بماتحتی طاہر پاشا۔ اور بسیار زیر کمان جلالی پاشا تعداد لشکریان پیادہ ۱۲ ہزار۔ سوار سولہ سو۔ توپ میدانی ۱۸ ضرب۔ توپ کوہی ۶ ضرب۔ جانوران باربرداری ۲۷۲۸۔

(۲) دوسرا ڈویژن ہیڈ کوارٹر اکھبا۔ کمانڈر جنرل نشاط پاشا ماتحت کمانیر ۱۔ محمد پاشا ۲۔ عبدالعزیز پاشا۔ میجر جنرل جلال پاشا۔ ایجوٹنٹ جنرل علی فوزی پاشا۔ ایک دستہ فوج کے کمانیر برگیڈیر حفیظ پاشا (جو جنگ کریٹ مین شہید ہوگئے) شمار لشکر مثل برگیڈ نمبر ۱۔

(۳) تیسرا ڈویزن ہیڈ کوارٹر۔ الاسونا کمانڈر جنرل ممدوح پاشا ماتحت کمانیر

برگیڈ نمبر ۱ - طاہر پاشا نمبر ۲ - میرعلائی اسحاق بے قوت برابر برگیڈ نمبر ۱ -

(۴) چوتھا ڈویزن - ہیڈ کوارٹر الاسونا - کمانڈر - جنرل حیدر پاشا ماتحت کمانیر برگیڈ یمین - نعیم پاشا - یسار - میرعلائی رستم بیک - شمار لشکر مثل برگیڈ نمبر ۱ -

(۵) پانچوان ڈویزن - ہیڈکوارٹر - دِسْ خاطہ کمانڈر جنرل حقی پاشا - ماتحت کمانیر کمانیر حصہ یمین - جنرل شکری پاشا حصہ یسار - اسلام بیک - طاقت - پیدل بارہ ہزار نو سو - سوار ۱۶ سو - میدانی اتواپ ۲۴ ضرب - کوہی اتواپ ۶ ضرب - اس برگیڈ مین پوری تعداد نقشہ نویسون اور انجنیرونکی شامل ہے

(۶) چھٹا برگیڈ - ہیڈکوارٹر - لافقاریہ - کمانڈر جنرل حمدی پاشا ماتحت کمانیران برگیڈ اول - حسن تحسین پاشا برگیڈ دوم - حسنی پاشا - شمار عسکر برابر برگیڈ نمبر ۱ -

علاوہ برین چار رسالے سوارونکی فی رسالہ ۱۲ سو سوار - آٹھ بارٹری توپخانہ - فی بارٹری ۶ توپ امداد کے لئے ہمراہ تھین - اسکے کمانڈر میرعلائی شوکت بے مقرر کئے گئے -

توپخانہ جنگی کے سپہ سالار ایک مرد ذکیں و قوی ہیکل رضا پاشا ہے جو نہایت پختہ کار شخص مشہور ہین - امیر البحر حسن پاشا وزیر حربیہ -

اسٹاف مارشل جنرل ادھم پاشا

مارشل ممدوح کے اسٹاف مین عمر رشیدی پاشا - میرعلائی سیف اللہ بے - نادر بے - ثابت بے - انور بے - کاظم بے - حسن حمیدی بے - شوکت بے تھے اور علاوہ انکے چند نامہ نگاران اخبار افسران تاربرقی و کمسریٹ و ناظمان ڈاکخانہ وغیرہ شامل تھے -

افسران افواج

جملہ افسر یا تو قسطنطنیہ کے کالج حربیہ کی تعلیم پائے ہوئے ہین یا برلن کے کالجون مین امتحانات

امتحانات جنگی پاس کیا ہے۔ انمین سے اکثر وہ ہین جنہون نے جرمنی فوج پر افسری کی ہے اور ہر افسر کم از کم پانچ زبانین جانتا ہے۔ یا تو عربی۔ فارسی۔ ترکی۔ جرمنی اور فرانسیسی۔ یا عربی۔ فارسی۔ ترکی۔ جرمنی اور روسی۔ یا عربی۔ ترکی۔ فرانسیسی۔ اور روسی اور فارسی۔

فتح لریسا اور ولیعہد بہادر کی فراری

۲۵- اپریل ۱۸۹۷ء روز یکشنبہ

پہلی جنگ کے بعد یونانیون نے ترکون کے اقبال سے لریسا شہر کو بھی جو نہایت محفوظ اور قلعہ بند مورچہ تھا چھوڑ دیا۔ میدان مین برابر اونکی سنگین اور آہنی پناہین اور اڑگرے بنے تھے اونکو بھی چھوڑ گئے۔ درحقیقت ترکون کے بڑھتے ہی اونکی تمام لائنین درہم برہم ہوکر بھاگ کھڑی ہوئین اونمین تاب معاودت بالکل نہ رہی۔ ترک بلا مزاحمت بڑھتے چلے گئے۔ بندوقین۔ تلوارین۔ سنگین۔ پیٹیان۔ گولے۔ کارتوس اور ہر قسم کا سامان جنگ لریسا کی سڑک پر جابجا پھیلا ہوا تھا۔ یہانتک کہ بعض سپاہیون نے اپنے بوٹ تک پھینکدیے تھے اس لئے کہ اونکی وجہ سے بھاگنے مین دقت ہوتی تھی۔ علاوہ برین بعض بعض لاشین نہایت ذلیل اور زبون حالت مین پڑی تھین جنکے دیکھنے سے عبرت ہوتی تھی۔

غرض تین روز گھمسان لڑائی کے بعد ترکی فوج لریسا کی طرف بڑھی اور داخلہ سے پیشتر شہر کے قلعون پر گولہ باری کی گئی تاکہ دشمن کی موجودگی اور غیر موجودگی کا علم ہو سکے۔ لیکن اودھر سے کچھ جواب نہ ملا۔ تو مظفر اور منصور شہر مین داخل ہوے۔ دو اسکوادرن آگے بڑھے اور ایک برابر گولے چلاتا رہا تاآنکہ داخلہ تکمیل کو پہونچگیا اور ادھم پاشا نے اپنی اور اپنی اولوالعزم فوج کی قابلیت اور ثابت قدمی کی دہاک یورپ بھر مین بٹھادی۔ شہر لریسا پر بغیر کسی مزاحمت کے قبضہ ہونا ترکی جنرل کے حزم اور احتیاط اور تعجب انگیز خاموش انتظام کا اعلیٰ نمونہ

دلالت کرتا ہے ۔ کل کارروائی مین اوّلہ تا آخرہ اسقدر عجلت ۔ صفائی ۔ اور خوبصورتی سے کی گئی کہ یونان کو سخت ہزیمت ہوئی اور بمقابلہ فائدہ کے اپنا نہایت خفیف نقصان ہوا اور جو نقشے مقامات جنگ کے تیار کئے گئے اور جن اصولون اور جنگی قاعدون اور ملٹری ضابطونکا برتاؤ کیا گیا وہ تمام یورپی ماہران فن جنگ کے پسند آیا اور ایک بھی اونمین کا ادنی سے ادنی نقص ادہم پاشا کی عاقلانہ تدابیر مین نہ نکال سکا ۔

جب ایک ساتھ یہ خیال کیا جاوے کہ حملہ آور فوج کے ہر بڑے ڈویژنون کے حملون اور رسد کا انتظام ۔ سامان جنگ کی فراہمی کا انصرام ۔ مدافعت اور مزاحمت کا بندوبست ۔ سب کچھ ایک ہی شخص کے ہاتھ مین تھا اور وہ کیسی دوراندیشی اور خوش لیاقتی سے ایسی بڑی ذمہ داری کے بارگران کو کامیابی سے عمل مین لایا تو معلوم ہوتا ہے کہ مشاہیر عہد مین ادھم پاشا کس بڑے عروج کا آدمی ہے اور اونکے ہمعصر کمانڈران افواج یورپ کس عزت کی نگاہ سے اونکو دیکھتے ہونگے ۔

بھاگرٹے کے ذکر مین بیان ہوچکا ہی کہ یونانیون نے فوج کے داخلہ سے پیشتر ہی شہر کو چھوڑ دیا اور وحشت زدہ ہوکر نہایت ابتری اور بے ترتیبی کے ساتھ پہلے ہی بھاگ چلے تھے اور اب اونکا گھیر لینا اور بالتعاقب کرنا ترکی اولوالعزمی سے بالکل بعید تھا اس لیئے کہ اونکی حد درجہ کی بزدلی نے ترکون کو اونپر رحم کرنے پر مجبور کیا ۔ توپین ۔ بندوقین گولہ بارود چھکڑے ۔ میگزین ۔ اسکٹ ۔ بسکٹ ۔ سارڈین اور برانڈی کے بڑے بڑے ذخائر ہاتھ آئے ۔ اور برانڈی تو اس کثرت سے پائی گئی کہ ایک ترکی افسر نے ازراہ تمسخر لکہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یونانیون کی زندگی سکے لیئے برانڈی کا استعمال پانی سے بھی زیادہ لابدی ہے ۔

ہزرائل ہائینس ولیعہد بہادر ڈیوک آف اسپارٹا ۲۴ کی دوپہر کو (دو بجے دنکے) فوج کے داخلہ سے ایک روز پہلے ہی سخت خوف زدہ ہوکر ایسے بھاگے کہ خیمہ وخرگاہ حتی کہ

پارچہاے پوشیدنی اور شاید بوٹ کے جوڑے بھی چھوڑ گئے لیکن سامان عشرت سب ہمراہ لیا۔ ریل گاڑیون مین سے عمدہ تین اندے بچے نکال لے گئے اور زندہ بط اور مرغابیان کباب بنانے کے لئے بھری گیئن (جنکے بغیر شراب کا کچھ لطف نہین) خوف یہ تھا کہ ترکی رسالہ انکو نہ گرفتار کرلے اور واقعی اگر وہ آدھ گھنٹہ کی بھی دیر کرتے تو رسالہ اون کے سر پر پہونچ ہی چکا تھا۔ اور یہی بڑا مدعا تھا جسکے نہ حاصل ہونیکا ادھم پاشا کو افسوس رہا۔ ریل کا تمام متحرک سامان یعنی انجن اور گاڑیان اور ٹھیلے سب وولو کو بسرعت تمام روانہ کردے گئے اور ترکی رسالہ اونکو نہ روک سکا۔

یونانیون نے آرسیا کے مسلمان یعنی ترک باشندون سے ایسا سخت برتاؤ کرنا شروع کیا کہ وہ بیچارے ہفتون پہلے سے گھر سے باہر نہ نکلتے تھے۔ اور اکثرون کو جان تک کا خطرہ ہوگیا تھا۔ افسوس ہو کہ ترکونکا اپنے مغلوب دشمن سے یہ سلوک اور یونانیون کا اپنی مسلمان رعایا سے یہ برتاؤ ہو۔ بھاگنے سے پہلے اونھون نے دوکانون کو لوٹ لیا اور دو سو مجرم جو قیدخانہ مین مقید تھے آزاد کردے گئے اور دو ہزار بدمعاشون کو ہتھیار دے جنھون نے شہر کو آگ لگا دینا چاہا اور بے ترتیبی سے گولیان چلائین اور طرح طرح کے فتنہ و فساد برپا کرنے کی دھمکی دی۔

یونانی سپاہیون نے شہر کی مسلمان رعایا پر گولی چلائی جو اونکو بھاگتا ہوا دیکھنے کی غرض سے ایک جگہ جمع ہوگئی تھی لیکن ترکون کے پہونچتے ہی یہ تمام بدنظمی کافور ہوگئی اور ان بہادر سپاہیون نے شہر کے بقیہ باشندون سے وہ انسانیت کا برتاؤ کیا جس نے ثابت کردیا کہ ترکی فوج لٹیرا مین دوستون کے لباس مین داخل ہوئی نہ کہ فتحمندی کے نشہ مین جیسا کہ عام قاعدہ کے لحاظ سے ہونا چاہئے تھا۔

ترکی سپاہی ہر ایک بازار کی موڑ پر ہر بڑی دوکان اور مکان کے سامنے ہر جگہ

اور دیگر معابد کے رو برو معین کر دے گئے تاکہ بھاگنے والے جیسے اپنی چیزین جہان چھوڑ گئے ہین اوسی طرح محفوظ رہین۔ عام یونانیون سے جو جنگ مین شریک نہ تھے کسی قسم کا تعرض نہین کیا گیا اور جب گھر گھر یہ خبر پھیل گئی تو اوسی روز بازارون مین چلت پھرت شروع ہو گئی۔

ترکی فوج کا داخلہ شہر مین اور انکا خیر مقدم

دوپہر تک صرف ترکی ہراول۔ رسالہ شہر مین داخل ہوا تھا لیکن اسی کی ۲۵ کی شام کو پیدل فوج بھی شہر کے دروازون پر آ پہونچی اُسوقت کا نظارہ قابل دید تہا۔

مسلمان باشندے سلطانی فوج اور سلطان کو دعائین دیتے ہوئے سپاہ سے ملنے کو باہر نکل آئے اور اسقدر اظہار مسرت کیا کہ اُس جوش کی نظیر شاذ و نادر ہی مل سکیگی۔ ایک دوسرے کا بڑھ بڑھ کر سلام کرنا اور بڑے تپاک سے ہاتھ ملانا۔ محبت سے گلے لگانا۔ گریہ شادی برپا ہونا۔ ایک دوسرے کے چہرہ پر بوسہ دینا اس شدومد سے جاری تھا کہ دیکھنے والونکے دلونپر اسکا گہرا اثر بیٹھتا تہا۔ باشندون نے کسی ترکی ٹوپی والے کو بلا پیار کئے نہین چھوڑا۔ یہانتک کہ ایک لایق نامہ نگار انگریزی کے بھی دونون رخسار چوم لئے گئے کیونکہ اوسکے سر پر ترکی ٹوپی تھی اور ابتدا سے حالات جنگ قلمبند کرنے کے لئے اوس نے ترکی ہی فوج مین رہنا پسند کیا تھا۔ اسکے بعد قہوہ خانون مین بلا قیمت کافی پلائی گئی۔

اس خوشی کے ساتھ ہی ان جنگجو بہادرون مین حیرت آمیز غصہ اور کسی قدر مایوسی بھی نظر آتی تھی اس لئے کہ یونانیون کے بھاگ جانے سے اونکو ایک بڑی لڑائی کا موقع نہ ملا جسکے لئے وہ مستعد اور طیار ہو کر آئے تھے پس لڑائی نہونے پر مایوسی چھا جانے سے فوجین اعلی درجہ کا حوصلہ اور ہمت موجود ہونے کا ثبوت ملتا تھا۔ ادھر بادشاہ

لے کر ایک ادنیٰ سپاہی تک یہی کہتا تھا کہ یونانیون نے لڑائی کچھ بھاگ جانے ہی کے واسطے چھیڑی تھی۔

شہر مین داخل ہونیکے بعد ترکون کا حسن انتظام

کوئی امر اس سے زیادہ حیرت انگیز نہین ہوسکتا کہ ایک فتحمند فوج کے درمیان باوجود مال غنیمت کے جابجا نظر آسنے کے تمام دوران جنگ مین کیونکر کامل طور پر انتظام رہا اور کیونکر مفتوحہ ملک اور مغلوب دشمن کے ساتھ اسقدر ضبط اور تحمل کا برتاؤ ہوسکا اور کتنے بڑے دل ان لوگونکے ہین جنمین فتح وظفر کا کوئی نشہ نہ پیدا ہوسکا۔ مخالف اور موافق ہر طرح سے یہ امر مسلم الثبوت ہوچکا ہے کہ ترکون کی طرف اول سے آخر تک کسی متنفس پر ہرگز ہرگز کسی قسم کی زیادتی نہین ہوتی۔ ولایت کے نامہ نگار جابجا شہر مین گشت لگاتے پھرے اونکو ایک نظیر بھی جبر و تعدی کی نہ ملسکی۔

معزز نامہ نگار ڈیلی میل مقر ہے کہ دنیا کی کوئی فوج انتظام و اطاعت مین ترکون پر برتری نہین حاصل کرسکتی تھی کہ ڈربی مین ایک انگریزی مجمع کہین زیادہ تیز اور ناقابل انتظام ہوتا ہے۔

اگر کہین کسی ترکی سپاہی سے کوئی نامناسب حرکت ظہور مین آتی تھی تو افسر نہایت سختی سے اوسکو روکتے۔ چنانچہ دو سپاہی جو ایک مکان مین آگ لگاتے ہوے پکڑے گئے تھے کورٹ مارشل نے اونکو گولی سے اڑا دینے کا حکم دیا۔ مگر بعد کو فوتی موت دوسری سزا سے تبدیل ہوا۔ بیس سپاہی چھوٹے چھوٹے جرمون کی وجہ سے کوڑون سے پٹوائے گئے۔ شہر بھر مین ہر طرح سے امن رہی۔ ذخائر رسد بھرپور تھے اور کوئی کمی واقع نہوئی۔ لوگ جلد اپنی دُکانین کھولنے لگے۔ یونانیون مین ترکی ٹوپی

کی طبعی مانگ ہوگئی اور کسی سپاہی کی طرف سے کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ کہین نہ سنی گئی۔ جسقدر روپیہ سرکاری بنک وغیرہ کا ترکون کے ہاتھ لگا وہ مقفل صندوقون مین سربمہر کرکے پھر وہین دیدیا گیا۔

ترکون کے داخلہ لریسا سے پہلے یونانیونکی نالایق حرکات اپنی رعایا سے

خدا نے اپنی مخلوق کو کسقدر جدا جدا طبائع عطا فرمائی ہین کسی کو وہ حوصلہ دیا ہے کہ وہ بدی کے عوض نیکی اور ظلم کے بدلے رحم کرتا ہی اور کسی مین کمینہ پن موجود ہی۔ کہ وہ نیکی کا عوض بدی کرکے نکالتا ہی اور خود اپنے ہی دوستون پر ظلم و زیادتی کرکے جی ٹھنڈا کرتا ہے۔ جو کام کہ ترک (اگر وہ اتنے عالی ظرف اور حوصلہ ور نہوتے) کرتے وہ خود یونانیون نے اپنی رعایا اپنی خیرخواہ قوم کے ساتھ کر دکھایا۔ فتح لریسا سے تین روز پہلے سے بازارون اور مکانات کی لوٹ مار شروع کردی۔ اور بعض نے یہانتک پاجی پن کیا کہ عورات کی عفت و عصمت تک خطرہ مین پڑگئی۔ بلا خیال ہم مذہبی و ہم مشربی وہ آپس ہین کٹے مرتے تھے جب اپنے عیسائی بھائیون سے یہ برتاؤ تھا تو ہر شخص تصور کرسکتا ہے کہ مسلمان رعایا سے جو اکثر ترک تھے کیا سلوک کرتے ہونگے جنہون نے سلطان کے قبضہ سے تھسلی نکل جانے کے بعد وہین سکونت اختیار کرلی تھی اسکی کیفیت خود عیسائی اخبارونکے بعض منصف مزاج نامہ نگارون نے لکھی کہ ان بیچارون کا بازارون اور شہر کے رستون پر چلنا پھرنا بند کردیا گیا جسکے سر پر ترکی ٹوپی دیکھتے فوراً اتار لیتے اور تشدد کرنا شروع کردیتے اور ٹوپیون کو جوتون مین ملتے اعداونکا اپنا یا ہمی برتاؤ مشرح طور پر حالات ماسبق مین اُس جگہ لکھا جاچکا جہان یونانی لریسا کے اسٹیشن سے دم لوکو بھاگے ہین اور اپنی اپنی خاطر مردون سے

چیختی ہوئی عورتون اور بچّون کو ٹانگین کھینچ کھینچ کر گاڑیون مین سے نکال پھینکا ہے۔ سنتریون سنتریونمین گولی چلی ہی۔ اور اس جگہ اوسکے اعادہ کی ضرورت نہین۔

ترک سپاہی

ولایت کے مارننگ پوسٹ کے نامہ نگار نے خاص ایک تار ترک سپاہی کی صرف مدح سرائی مین روانہ کیا اُس نے لکھا کہ :-

"وہ ایک شخص عالی ظرف اور عالیشان ہی۔ حکم ملجانے پر بغیر چون چرا کئے اور بغیر ایک ذرہ بھر خوف و ہراس کے وہ آگے بڑھتا ہے۔ رفتار مین تیزی نہین ہوتی لیکن عزم بالجزم ہر ہر قدم سے ٹپکتا ہے وہ لکھتا ہے کہ مین نے میدان مین زخمی اور قریب المرگ سپاہی دیکھے مگر کسی کے مونہ سے اُف تک کی آواز نہ سُنی۔ تربیت کا سوال کرنا حماقت ہی۔ کوئی قوم بے ترتیبی کے ساتھ فتحمند نہین ہوسکتی انہون نے اپنے قیدیون کو (جو پانچ سو سے زائد تھے) چھوا تک نہین۔ بلکہ نہایت حفاظت سے ہیڈ کوارٹر کو بھیجدئے گئے اور یقین ہے کہ بعد مصالحت صحیح و سلامت چھوڑ دئے جائینگے۔

ڈیلی میل کے لائق نامہ نگار مسٹر جی۔ ڈبلیو اسٹیونس کا ادھم پاشا کو مبارکباد دینا

۲۵۔اپریل روز پنجشنبہ کی صبح کو مسٹر موصوف ادھم پاشا سے ملاقات کرنے گئے اونھون نے پاشا کو ایک یونانی خیمہ مین مقیم پایا۔ قریب پہونچکر اونھون نے مخاطب ہو کر کہا کہ :- "کارروائی تمام شد" اور کسی طرح سے اس لاثانی کامیابی پر اونھون نے فخر و مباہات کیسے

الفاظ استعمال نہین لئے۔ اور فرانسیسی زبان مین کہا کہ میری سمجھ مین یونانیونکا اسطرح بھاگنا کسی طرح آتا نہین۔ خصوصًا اس مورچہ سے جو قدرتی طور پر محفوظ اور مامون تھا اور جس کے مضبوط کرنے مین اونھون نے بہت سا وقت اور لاتعداد روپیہ صرف کیا تھا۔

ادھم پاشا نے کہا کہ ہم لڑنا چاہتے تھین اور اسی کے لئے تیار ہوئے تھے سمجھ مین نہین آتا کہ اونھون نے راہ گریز کیون اختیار کی۔ مجھے اس بات سے رنج ہوتا ہی کاش وہ چند گھنٹے اور رکتے تاکہ مین اونکو کامل طور پر تباہ اور برباد کردیتا۔

نامہ نگار موصوف لکھتے ہین کہ ادھم پاشا کے لحاظ سے یہ ایک بڑی لمبی چوڑی تقریر تھی کیونکہ وہ کام کرنیوالا شخص ہی نہ کہ باتین بنانے والا۔ آنھون نے یونانیون کے چھلانے کے لئے جو جال بچھایا تھا اوس سے اونکا بچکر نکلجانا اونکے دل پر شاق گذرا اور اونھون نے نہایت متانت اور سہولت سے اپنی البانیا والونکی رجمنٹون کی شکایت کی کہ وہ کوچ کرتے وقت گانے کی بدعادت کے مشتاق ہوتے ہین۔ پس جب حسب الحکم اونکے چھ پلٹنون نے ایک گانونکی طرف کوچ کیا جس سے یہ منظور تھا کہ وہ یونانی فوج کے عقب مین پہونچکر اور پیچھے سے اونکو گھیر کر راہ فرار مسدود کردین تو وہ حسب العادت زور سے گاتے ہوئے گذرے۔ اور ایک یونانی پادری نے اونکی آواز سن لی اور افسرون کو عین وقت پر خبر دیدی ورنہ ولیعہد صاحب (ڈیوک آف اسپارٹا) اسوقت ہمارے ساتھ کھانا تناول فرماتے ہوتے (یعنی ہمارے قیدی ہوتے) یہ کہکر پاشا ے ممدوح نے تاسف سے سر ہلایا اور ہم چلے آئے۔"

۲۶- اپریل کی کاروائی اور مزید سلطانی فوج اور توپخانہ کا داخلہ لریسا مین

کرنیل سیف اللہ بے کے تار سے معلوم ہوا کہ پہلے روز صبح کو دو باٹری توپخانہ کی ٹرناوسے لریسا کو روانہ ہوئین - جسوقت یہ فوج لاریسہ پہونچی اونیر برابر ۴۵ منٹ تک کچھ فاصلہ سے اُن قیدیون نے جنکو یونانی فرار ہونے سے پہلے رہا کر گئے تھے فیر کیے - باوجود اسکے سپاہ شہر مین داخل ہوگئی - قصبہ کے مسلمان اور تھوڑے باشندون نے خیر مقدم کیا اور مبارکباد دیتے ہوے مارے خوشی کے اونکی آنکھون مین سے آنسو جاری ہوگئے - اسکے بعد مسلمان - نصاریٰ - اور یہودیون نے ملکر محل کناک کے چوک مین سلطان کی درازی عمر و اقبال کی دعا مانگی اور مجمع نے تین مرتبہ زور سے نعرہ لگا کر کہا کہ

"خدا ہمارے پیارے مجبوب سلطان کو دیر تک زندہ و سلامت رکھے"

حقی پاشا کا ڈویزن فوج ہراول مین شامل ہوگیا اور نشاط پاشا کا ڈویزن گردو نواح ٹرناؤ پر قبضہ کرنے مین مصروف ہے -

مارشل ادھم پاشا کا تار

روز یکشنبہ ۲۵ - اپریل کو مارشل موصوف نے باب عالی کو تار دیا کہ فوج ہراول نے بافضل الٰہی باقبال سلطانی لریسا مین قبضہ کر لیا ہے -

مارشل ادھم پاشا اور اونکے مصاحبین پر عطیات سلطانی

۲۵ - اپریل کو نشانات ذیل سپہ سالار اور اونکے اسٹاف کو اونکی سرکار عالی تبار سے بایں الفاظ عطا فرماے گئے - آلاسونیہ لشکر ہمایون کے کمانڈر انچیف - مارشل ادھم پاشا کو بوجہ اونکی بہادری - غیرتمندی - عاقلانہ خدمات اور صداقت شعاری کے نشان امتیاز - اور بوجہ غیرت و شجاعت اور عاقلانہ خدمات کے الاسونیہ لشکر ہمایون کے پہلے ڈویزن کے کمانڈر جنرل خیری پاشا اور دوسرے ڈویزن کے جنرل

نشاط پاشا اور تیسرے ڈویژن کے کمانڈر جنرل ممدوح پاشا اور چوتھے ڈویژن کے کمانڈر جنرل حیدر پاشا اور پانچویں ڈویژن کے کمانڈر جنرل حقی پاشا اور چھٹے ڈویژن کے کمانڈر جنرل حمدی پاشا کو مرصع نشان عثمانی عطا فرمائے گئے۔

سپہ سالار ادھم پاشا کا داخلہ لریسا میں

۲۷ اپریل ۱۸۹۷ء روز سہ شنبہ کو مظفر ترکی فوج معہ اپنے ہر دلعزیز سپہ سالار کے باضابطہ لریسا میں داخل ہوئی۔ خاموشی اور غل شور نہ مچانے کی اسقدر تاکید تھی کہ ایسے پرمسرت داخلہ کے وقت بھی کسی قسم کا اظہار جوش و خروش نہیں کیا گیا۔ نہ ہرّے کے نعرے بلند ہوئے اور نہ چیرز دئے گئے۔ سیف اللہ بے اور گرمپ کاف پاشا جو اسکواڈرن (رسالہ) کے آگے آگے تھے۔ جسوقت شہر کے نزدیک پل پر سے گذرنے لگے تو مسلمان باشندوں نے غل مچایا کہ خبردار پل کے نیچے سرنگ ہے۔ لیکن ان پرجوش بہادروں کی توجہ ایسے کمزور اندیشوں کی طرف کب مبذول ہو سکتی تھی۔ گھوڑے بڑھا کر خطرناک تیزی سے آن کی آن میں شہر میں داخل ہو گئے۔

گرمپ کاف پاشا نے پل پر عثمانی سپہ سالار کو مبارکباد دی۔ مسلمان رعایا نے بڑے تپاک سے شہر کے باہر خیر مقدم کیا اور جسوقت ترکی سپاہ شہر کے بازاروں میں سے گذری تو سب نے نہایت ادب و آداب سے سلام کئے ہاتھ اٹھائے لیکن کسی طرح کا غل شور نہ ہونے پایا اور ہر ایک طرف پُر رعب خاموشی طاری ہو گئی۔

ادھم پاشا محل کناک کے چوک میں گھوڑے پر سے اُترے اور نرم آواز سے تمام سرداران فوج اور سپاہ کو اس کامیابی پر مبارکباد دی۔ محل کناک وہ محل تھا جس میں کراؤن پرنس یعنی ڈیوک آف اسپارٹا قیام پذیر تھے اور اس لئے محل تمام کرے شاہانہ طریقے سے

آراستہ اور سامان ضروری سے مکمل تھے۔ میزون اور الماریون مین عیش و عشرت کے سامان مہیا اور موجود پائے گئے۔ برانڈی اور دیگر اقسام کی شرابین بکثرت بھری ہوئی تھین۔ جس سے معلوم ہوا کہ یونانی ادنیٰ سے لیکر اعلیٰ تک بڑے شرابی اور میخوار عیاش منش ہین۔ میخانون مین شراب پینا اور شیخی بگھارنا افسرونکا شعار ہے اور اسی لئے سپاہی ان کے اقوال و افعال پر اعتبار نہین کرتے۔ بخلاف اسکے ترکی سپاہ اور افسرون مین باپ بیٹے کا سا لحاظ ہے۔

سیف اللہ بے اسی روز پاشا بنائے گئے جس عہدہ کے وہ ہر طرح مستحق تھے اس لئے کہ جن جن معرکہ آرائیون مین اونھون نے حصہ لیا انھین نہایت جد وجہد اور سرگرمی کے ساتھ شرکت کی اور جانبازی پر ہمیشہ تلے رہے اور اعلیٰ درجہ کے فوجی جوہر دکھلاتے رہے۔

۲۸ اپریل کو وہ لاریسہ کے گورنر مقرر کئے گئے۔

شہنشاہ جرمن نے ادہم پاشا کو مبارکباد کا تار دیا کہ اونھون نے نہایت تہذیب سے جنگ کی۔ فرار شدہ لوگ واپس آنے شروع ہوگئے اور کاروبار بازار مین جو کئی دن سے سرد پڑا تھا گرمی آنی شروع ہوگئی۔

شہر کے خاص ہوٹل امپیریل نامی پر نہ بدوست پہرہ مقرر تھا چند قہوہ خانے بدستور سابق قائم ہوگئے۔ ترک سپاہیون نے جو نہایت سادہ مزاج اور خوش خلق ہین سپاہیانہ زندگی عارضی طور پر چھوڑکر شہریونکی طرح پھرنے چلنے لگے۔ سرکیشیا کے سوار تبدیل لباس کرکے باشندونکے نظرون مین ایک تماشہ بن گئے جنگلی وردیان میدان جنگ مین میلی یا شکستہ حال ہوگئی تھین اونھون نے یونانی کارخانہ کی پڑی ہوئی وردیان پہن لین لیکن ٹوپی پہ وہ اپنے ہی آلات حرب سے مسلح ہوجاتے تھے۔

مال غنیمت اور رعایا کے اسباب کا انتظام

قلعہ کے (اہم سنٹیمیٹر) ساڑھے پانچ انچی توپون کے علاوہ ایک نبجے دوپہر کے گیارہ توپین
ٹرک پر ملین اور ہر قسم کا عظیم المقدار سامان جنگ انکے ساتھ ہاتھ آیا۔ لاریسہ کے سول
گورنر نے انتظام کردیا کہ عام لوگونکا مال جسکو وہ گھبراہٹ مین چھوڑ گئے تھے بحفاظت تمام
یکجا کرکے اونکی واپسی کے وقت لوٹا دیا جائے۔

ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر صدہا من اسباب سازوسامان اور دواؤنکی ذخایر
پڑے پائے ملیٹین اسٹیشن کی حفاظت پر متعین کی گئین تار کا سلسلہ دوبارہ قایم ہوا۔
ترکون نے یونانی تار کو نقصان نہین ہونچایا تھا۔ لوٹ کھسوٹ کی روک کا سخت بہ
انتظام تھا۔ یہانتک کہ خوراک اور اسلحہ پر بھی سپاہی تصرف نہین کرسکتے تھے جس کو
یورپی نامہ نگارون نے بھی کہا کہ یہ سختی نامناسب تھی لیکن وہ شاید اس سے لاعلم ہین
کہ مشرقی فرمانروا اس شعر پر عمل رکھتے ہین ؎ سر چشمہ شاید گرفتن بہ بیل ÷ چو پر شد
نہ شاید گرفتن بہ پیل۔ (سعدی) ادھر پاشا نے منادی کرادی کہ رعایا بلاتکلف اپنے
گھرون کو واپس آوے۔ اونکو فوج یونان سے تعرض ہے۔ رعایا سے کوئی مخالفت نہین
اور اسپر اتنا اعتبار کیا گیا کہ گاڑیون پر گاڑیان عورتون۔ بچون اور اسباب سے بھری
ہوئی آنا شروع ہوگئین۔ بازار کھل گئے۔ سیخانے بند ہوگئے۔ بیشمار رسد کے ذخائر۔
گیہون۔ مکی۔ تمباکو۔ اور برانڈی کی بوتلین کی بوتلین دستیاب ہوئین۔

یونانیون کی توپون کو بیکار کرجانے کی غلط خبر

ولایت کے تارون نے خبر پھیلادی کہ یونانی جسوقت لاریسہ سے بھاگے تمام توپون کو

آہنی میخون سے بند کرکے بیکار کر گئے لیکن یہ محض بناوٹ تھی اونکو اپنی جان بچانے
کا تو وقت ہی نہ تھا وہ توپون مین کسوقت بیٹھے میخین جڑا کئے۔ یہ وہ خبرین ہین جو یونانی
ذرائع سے یورپ مین پہونچی تہین اور جا مل سے آخر تک سراسر جھوٹی اور کذب و افترا سے
پُر نکلین اور جسطرح یونانی بہادری کا خیال یورپ کے دل سے ناپید ہوگیا اسی طرح اونکی راستی
اور راست بازی کا وثوق بھی جاتا رہا۔ ان چند توپون کو گڑھون مین ضرور آدھا دبا پایا۔
شاید اسی کے معنی تنہ بند کردینے کے سمجھے گئے ہونگے۔

شہر لریسیا

شہر لریسیا جیسا کہ نقشہ مقابل صفحہ ۶۰ سے ظاہر ہی صوبہ تھسلی مین سب سے بڑا شہر ہی اوسکے
قریب دریائے پنیس یعنی سلامبریا بہتا ہی جو تھسلی کا سب سے بڑا دریا ہی۔ سرحد ترکی سے اس
شہر کا فاصلہ دس میل اور ٹرناوو سے بھی دس میل سے کچھ زیادہ ہی۔ یہ تھسلی کی ریلون کا
صدر مقام ہے۔ یہان سے تین طرف کو ریلین جاتی ہین۔ جانب شمال و مشرق دہانہ دریا
پنیس تک جو سمندر سے ملحق ہی۔ دوسری لین جانب جنوب مغرب ولیسٹینو اور وولو تک
تیسری جانب جنوب مغرب جاتی ہی جو فارسالہ۔ ترکالا۔ ریلوے کو قطع کرتی ہوئی ڈوموکو۔
لامیہ وغیرہ مین گذرتی ہوئی خاص یونان کے شہرون کو چلی جاتی ہی۔ شہر قلعہ بند مقام ہی
اور قریب جوار کے میدان سرسبز اور نہایت زرخیز ہین۔ آبادی شہر کی چالیس ہزار کے قریب ہے
شاہی محل کا نام کناک ہی جسمین شاہزادہ ولیعہد یونان اکثر مقیم ہوا کرتے تھے۔ شہر مین ۲۶
مسجدین۔ ۴ کلیسا اور ۴ یہودیون کے معبد ہین۔ باشندون مین سے آدھے سے کچھ زیادہ
مسلمان اور باقی مین یونانی اور یہودی اور دوسرے کلیسا ونکے پیرو صباغی ہین۔
روئی وغیرہ کے بیشمار کارخانے شہر مین جاری ہین۔ قسطنطنیہ مین فتح لریسا کی تاریخ

واللہ خیر الناصرین اور امداد پیغمبری یادگار کے لئے نکالی گئی۔
۱۴ ۵ ۱۳ ۱۴ ۱۳ھ

فیلڈ مارشل ادھم پاشا سپہ سالار افواج قاہرہ سلطانیہ متعینہ مہم یونان کی مختصر سوانح عمری

اس موقع پر جبکہ مارشل ادھم پاشا کے کارنامون نے تمام یورپ مین ہل چل مچا دی ہے نامناسب ہے کہ اونکا مختصر حال ناظرین والاتمکین کے گوش زد کیا جاے۔

افریقہ کی اندرونی وحشی اقوام اور اسٹریلیشیا کے مردم خوار باشندون کے علاوہ شاید ہی کوئی قوم اور کوئی ملت ایسی ہوگی جسکی زبان پر ادھم پاشا کا نام دن مین دو چار مرتبہ نہ آتا ہو اور خصوصًا اخباری دنیا مین تو ایسی شہرت کسی شخص کو بوجہ حیرت انگیز فوجی خدمات کے اس زمانہ مین نہین ہوئی۔ ابھی تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ چین و جاپان کی لڑائی بہت بڑے پیمانہ پر ہوئی تھی لیکن کسی ایک جنرل کی بھی اس درجہ تک شہرت نہ پہونچی تھی جسکا نام آج کسی شخص کو بخوبی یاد رہا ہو۔ سچ ہے کہ انسان خواہ کیسا ہی لائق و فائق شخص کیون نہو جب تک کہ اُسکو اظہار لیاقت کا موقع نہ ملے تب تک اوسکی شہرت ہونا ناممکن ہے۔ نمعلوم کتنے ہیرے کوہ نور سے کہین بڑے بڑے خاک مین دبے پڑے ہونگے۔ لیکن جب تک وہ آغوش مادر سے باہر نہ آوینگے وہ اُس کوڑی سے بھی زیادہ بیچارہ ہین جسکے عوض چار جوار کے دانے خریدے جا سکتے ہین۔ اسی طرح ادھم پاشا جنھون نے اپنی عمر کے پورے دس برس محکمہ جنگی مین گذارے اور معمولی موقعون پر فوج کی سرگردگی کی لیکن کوئی ایسی شہرت حاصل نہ کر سکے جو اونکو ہمعصر پاشاؤن مین ممتاز کر دیتی اور ممالک تو درکنار خود اونکے ہم قوم ترکون کو علم نہ تھا کہ ادھم سا فرزانہ روزگار جنرل اونمین موجود ہے۔ حالانکہ اونمین قابلیتین ہر طرح کی

موجود تھین لیکن پورا موقع نہ ملنے سے وہ سب اونکی ذات ہی مین مخفی رہین تاآنکہ یونان سے
لڑائی شروع ہوئی جو اس زمانہ مین جبکہ سلاطین کے ڈپلومیٹک کارروائی اور انٹرنیشنل لا
(قانون مابین الاقوام) نہایت خوفناک اور سخت گیر خیز ہین بہت بڑی لڑائی سمجھی
جاسکتی ہے اور اس لئے کم سے کم ترکون کو اس جنگ سے اسقدر فائدہ ضرور حاصل ہوا
کہ ایک شیر پلونا (غثمان غازی) کے ہمپلہ دوسرا شیر پلونا اور فاتح یونان اونکی قوم
مین پیدا ہوکر ساری قوم اور تمام ہمذہب قوم کے لئے باعث فخر ومباہات کا ہوگیا
ادہم پاشا اور اونکے ماتحت ترک افسرون نے وہ مردی اور مردانگی کا کام کیا ہے اور
ایسی راستبازی دیانت داری اور وفاشعاری کا برتاؤ برتا ہے کہ جس سے بیس برس
گزشتہ کے سخت کریہ منظر دہبون کو جو عبد الکریم سے نکمے افسرون نے عام ترک
افسرونکی قدیمی ناموری پر لگادئے تھے محو ہی نہین کردیا بلکہ ان کو نکمون کی پاجیانہ حرکات
محض ذاتی ناقابلیت اور خلقی عیب ثابت ہوئین اور یہ کہ جیسے دلیر اور ایماندار ترک
سپاہی ہین ویسے اونکے افسر نہین " محض خیالی ڈہکوسلا نکلا اور اونکا عیش پسند اور
مغرور اور طامع ہونا دشمنون کے من گھڑت الزام تھے جو صرف ادہم پاشا کی عاقلانہ
تدبیر سے نقش برآب کی طرح صفحہ تاریخ سے محو ہوگئے۔

ادہم پاشا ۱۸۵۲ء مین پیدا ہوئے اسلئے جنگ یونان کے زمانہ مین
اونکی عمر ۴۵ برس کی تھی - غازی عثمان پاشا اونسے بیس برس بڑے ہین
گویا جس عمر مین غازی ممدوح نے روم و روس کی جنگ مین لازوال شہرت
حاصل کی ہے اسی سن وسال مین ادہم پاشا نے جنگ یونان سے ناموری
پائی اور یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ ترکی افسرون کی شہرت کے لئے ۴۵ برس
کی عمر نہایت ہی موافق اور مبارک وقت ہوتا ہے۔

ادہم پاشا معرکہ پلونا مین غازی عثمان پاشا کے شریک حال تھے اور چونکہ وہ زمانہ اونکا آغاز شباب کا تھا اس لیے ایسے مدبر اور دلیر افسر کی ماتحتی مین کام کرنے اور انکی بہادری اور استقلال سے سبق حاصل کرکے فنون جنگ مین اونہون نے برابر روزافزون ترقی کی پس جو کچھ امید ایک شاگرد رشید سے ہوسکتی ہے جو ایسے لاثانی اوستاد کے زیر تعلیم رہا ہو وہ امید ادہم پاشا کی خوش نصیب کارروائیون سے پوری ہوئی۔

ادہم پاشا ۱۸۷۷ء محاصرہ پلونا مین ایک برگیڈ کے جنرل تھے۔
۸ ستمبر ۱۸۷۷ء کو ایک دستہ فوج زیر کمان پاشا ئے موصوف مقام اینیی سے بغرض کمک پلونا کی طرف بڑہا۔ ۲۱۔ اور ۲۲ تاریخ کو اس دستہ فوج اور روسی سپاہ سے سخت ترین معرکہ آرائی ہوئی جسمین ادہم پاشا غالب قرار دیے گئے۔ اس کارنمایان کے صلہ مین حضرت سلطان المعظم سے انکو فوج بریگاڈ کا ذمہ دار عہدہ کمانڈری عطا ہوا۔ اسی ۲۲ ستمبر کو روسی جنرل کریدوف کے رسالہ سے پاشا ئے ممدوح کو نا دمک مین سخت مقابلہ ہوا جس مین وہ شدید طور پر زخمی ہوئے تاہم اس غضبناک معرکہ اور حالت زخم مین اونہون نے وہ بہادری کی جوہر دکھلائے جس سے اونکی شہرت سابقہ مین ہزار گنی زیادتی ہوگئی۔ ۲۴ ستمبر کو اونکی فوج نہایت خوبی سے پلونا مین داخل ہوئی اور اُس پلونا کی مشہور خونریز لڑائی مین ادہم پاشا چھٹے بریگیڈ کے کمانڈر تھے۔ اس لڑائی مین عثمان پاشا روسیونکی ٹڈی دل فوج سے محصور ہوکر اور سامان رسد بالکل ختم ہو جانے پر اپنی منتشر ترکی فوج کو فصیل قلعہ سے باہر کرکے بیشمار جنگی روسیون کے گھنے لشکر کی صفون کو چیرتے ہوئے نکل آئے تھے۔ اور مجروح ہو جانے کے باعث روسی افسرون

ے ہاتھ آگئے تھے۔ چنانچہ جسوقت یہ لڑائی نہایت شدومد سے ہورہی تھی اور اس ہنگامہ رستخیز مین جبکہ "سر یون برس رہے تھے کہ جیسے جھڑی لگے" اور ادہم پاشا اپنی جان پر کھیلکر بخوبی داد شجاعت دے رہے تھے کہ یکایک رومانیون نے جو ادہم پاشا سے مقابلہ کر رہے تھے اطلاع دی کہ لڑائی موقوف ہو اس لئے کہ عثمان پاشا نے صلح کا سفید پھریرا اوڑا دیا ہی۔

اس بیان پر انہون نے ہاتھ روک لیا۔ لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ یہ انکو ایک بڑا دہوکہ دیا گیا جسمین وہ نادانستہ اگر قابل اعتراض ہوگئے۔ اسوقت عثمان پاشا ایسے ہنگامہ آفتخیز مین ۲۶ گھنٹے کے بھوکے پیاسے مصروف و مشغول تھے کہ اُنھین بجائے علم صلح بلند کرنے کے یہ بھی اطلاع نہ تھی کہ ماتحت کمانڈر کتنی فوج کے ساتھ کہان کہان مقیم ہین اور کس کس سے لڑ رہے ہین۔ روسیون کی کثرت فوج سے یہ حال تھا کہ ایک ایک ترک کے مقابلہ مین دس دس روسیون کا حساب تھا۔ لیکن غازی عثمان اس قلت کے ساتھ اپنی کثیر التعداد دشمنون سے برابر کلہ بکلہ لڑ رہا تھا۔ اور اس لئے اُنکی طرف سے کسی ماتحت افسر کو احکام پہونچنے کی کوئی سبیل نہ تھی لہذا ادہم پاشا کو اس آسانی سے دہوکہ مین آجانے اور عثمان پاشا سے پیشتر لڑائی بند کردینے کا سخت افسوس اور نہایت قلق ہوا۔

معرکہ پلیونا کے بعد ادہم پاشا فوجی عہدون مین برابر ترقی کرتے رہے لیکن یہ ترقیان ایسی آہستہ آہستہ اور خاموشی کے ساتھ عمل مین آتی رہین یہانتک کہ فیلڈ مارشل کے معزز عہدہ سے ممتاز ہوئے کہ اسوقت سے لیکر ۲۰ برس تک جبتک کہ یہ جنگ یونان شروع نہوئی۔ کوئی خاص نیک نامی

شہرت انکو حاصل نہو سکی ۔ حتی کہ یہ خبر گوش زد عوام ہوئی کہ سلطان المعظم
نے انکے معتمد یہ جماعت ترکی افواج کی سرحد یونان کو روانہ کردی ۔ علاوہ اس کے
اور کثیر التعداد لشکر برابر روانہ ہو رہا ہی اور یہ کہ اوس کل سپاہ کے سپہ سالار
فیلڈ مارشل ادہم پاشا مقرر کئے گئے ہین ۔ پس اس تقرر کے بعد جو کچھ انہون
نے صرف ایکماہ کے قلیل عرصہ مین فتوحات درہ ملونا ۔ ماتی ۔ ٹرناو ۔ لریسا ۔ فارسالا
ولیسٹنو ۔ دولو ۔ ٹریکہالا ۔ اور ڈوموکو سے دنیا کو تماشہ دکھایا اوسکا
اسجگہہ اعادہ کرنا تحصیل حاصل ہی ۔ اصل یون ہی کہ یہ تاریخ تمام وکمال نہین
ادہم پاشا کی سوانح عمری ہی ۔ اور ابتدائی حالات پڑہکر جو اوپر مذکور ہوئے اُن
کل صفحات کا پڑھنا جو تاریخ جنگ روم و یونان کے نام سے موسوم ہی اونکی سوانح
عمری کی تکمیل کے لئے لازمی ہی ۔

دوران فتوحات مین بعض یورپ کے متعصب اخبارون کو برا معلوم ہوا کہ ایک مسلمان جنرل کی
کارگذاریان اسطرح دنیا مین بھر مین مشہور ہون ۔ لہذا اونہون نے مشہور کیا کہ ادہم پاشا یونانی فی النسل
ہین اُن کے باپ دادا عیسائی تھے وہ صغیر سنی مین بطور غلام کے ایک ترکی پاشا کے پاس رہی
اور رفتہ رفتہ فنون جنگ کی تعلیم حاصل کرکے اس مرتبہ کو پہونچے گویا ان اخبارون نے ثابت کردیا کہ
جو جو فتوحات اُنہون نے کین ۔ اور جو جو لیاقتین اُنمین موجود ہین وہ بوجہ اُس عیسوی خون کے
ہین جو عیسائی نسل مین ہونے سے اُنکی رگونمین دوڑ رہا ہی ۔ لیکن یہ سب فقرہ بندی نکلی
اور ایک بہتان عظیم تھا جو ادہم پاشا کی ذات پر لگایا گیا تھا ۔

ادہم پاشا نسلاً بعد نسلاً ترکی النسل ہین ۔ انکے مورثان اعلی کو یونانیت اور
عیسویت سے کسیطرح کا تعلق نہین رہا ۔ ایسا معلوم ہوتا ہو کہ اس نام کا کوئی
اور سردار نومسلم ترکی فوج مین ہوگا ۔ اسکی سوانح عمری سے یون غلط ادہم پاشا پر

پیشتر اس سے کہ لوگون کو اس امر کا یقین ہو معاملہ طشت از بام ہوگیا اور اوس کی تردیدین شایع ہوگئین - آپ خاص قسطنطنیہ مین پیدا ہوئی اور سنہ ۱۲۵۱ھ مین وہان کے جنگی مدرسے سے تعلیم پاکر فارغ ہوئے جبل زیتونی مین باغیان ارنی پر فتح حاصل کی

ادہم پاشا دراز قامت - خوشرو - خوش مزاج اور قوی جوان ہین ان کے بشرے سے ۵۴ برس کا سن ظاہر نہین ہوتا چہرہ ایسا پر متانت ہے کہ کسی سخت اندیشہ ناک موقع پر بھی آثار پریشانی اور تردد کے اوس سے ظاہر نہین ہوتے - نہایت بشاشت سے احکام جاری کرنا اور فوج کا دل بڑہانا اُنکے لئے نہایت سہل کام ہے تجربہ اور دور اندیشی حزم اور احتیاط کی یہ کیفیت ہے کہ ساری لڑائی مین کسی موقع پر کوئی حکم اونہون نے ایسا نہین دیا جسپر سلاطین یورپ کے تجربہ کار جنرل کسی قسم کی نکتہ چینی کر سکتے یا اوس سے بہتر طریقہ بتلا سکتے جس طریقہ سے اونہون نے جنگی کارروائیون مین پیشقدمی کی -"

جمعہ کی لڑائی کی دلچسپ کیفیت بزبانی مسٹر جی ڈبلیو اسٹیونس نامہ نگار اخبار ڈیلی میل

مسٹر جی - ڈبلیو - اسٹیونس ڈیلی میل کے لایق و مشہور نامہ نگار ہین جو اپنے اخبار کی طرف سے جنگ کے حالات قلمبند کرنے کی غرض سے موقعہ پر پہنچے - اور چند مصلحتون سے انہون نے ادہم پاشا کے لشکر کے ساتھ رہنا بہ نسبت ڈیوک آف اسپارٹا کے ہمراہی کے بہتر سمجھا انہون نے بذات خود اس لڑائی کی چشم دید کیفیت کو جو فتح لیسا سے پیشتر ۲۳ - اپریل کو جمعہ کے دن ہوئی تھی ایسے پر اثر الفاظ مین لکھا تھا کہ بجنسہ اونکی عبارت کو تاریخ مین جگہ دینا نہایت لطف خیز معلوم ہوا - یہ کیفیت انہون نے ایمانداری کے ساتھ اوس وقت شایع کی جبکہ ترکی

فوج لریسا مین داخل ہوگئی اس لئے کہ کسی نامہ نگار یا مخبر کا عین موقع جنگ پر کمانڈروں کے احکامات اور فوج کی حرکات و سکنات کا اعلان کرنا اصول کے خلاف سمجھا جاتا ہی۔ اور بعض موقعوں پر ایسا کرنے اور نقشہ حرکات جنگ کے کھولدینے سے سخت ترین نقصانات واقع ہونے کا اندیشہ ہوسکتا ہی اس لئے لائق نامہ نگار خود احتیاط کرتے ہین۔ اور دوسرے مخبروں کی نگرانی کمانڈر کی طرف سے کیجاتی ہی۔ اوپر اس جنگ کے متعلق زیادہ تر یھاگڑ کا ذکر ہوچکا ہی اور چونکہ اوخبارات کے نامہ نگار ہمدردی کی راہ سے یونانی فوج کے ساتھ ہوئے تھے اس لئے وہ بھاگڑ کے سوا اور لکھہ ہی کیا سکتے تھے اور وہ بھی ایک یا دو ورنہ ما بقی کو تو اپنی ہی جان کا بھی ہوش نہ تھا کوئی گولی کھاتے کھاتے بچا کسی کی ٹانگین ٹوٹین۔ کسی کا گٹھری بقچہ۔ نقشے۔ تصویرین۔ دوڑ بھاگ مین رہ گئین غرض اونکے لئے ناممکن تھا کہ جنگ کا شمہ بھر بھی حال قلمبند کرسکتے۔ لیکن مسٹر اسٹیونس ترکی فوج کے ساتھ تھے اون سے زیادہ اطمینان کسکو ہوسکتا تھا۔ وہ مفت مزے مین دوربین سے ہر ایک تماشہ دیکھا کرتے تھے۔ اور پورے اطمینان سے بیٹھے ہوئے لکھا کرتے۔ یون تو اور ذریعہ سے جنگ کی خبرین ملتی ہین لیکن جو حالات اون لوگون نے لکھے ہون جنکا مذہب بظاہر فاتح قوم (ترک) کے مذہب کے خلاف ہو جو اوس پر ہنسنے اور قہقہہ اوڑانے والے اور اوس کے زوال اور نیست و نابود ہونے کے وقت کا انتظار کرنے والے مشہور ہون اون کے قلم سے کسی ایسی عبارت کا نکلنا جو ترکون کے حق مین مفید ثابت ہو نہایت ہی بالطف اور قابل اطمینان ہوسکتا ہی۔ مسٹر اسٹیونس نے لکھا کہ:-

"اب چونکہ ترکی فوج لریسا مین داخل ہوگئی ہے۔ لہذا ممکن ہی کہ گذشتہ دو روز کی کارروائی بوضاحت بیان کردیجاوے۔ جمعہ کے روز دیہات ماٹی اور ڈلیلیر کے درمیان فیصل کنندہ لڑائی شروع ہوئی۔ کوہستانی سلسلے سے جو میرے سامنے پھیلا ہوا تھا یکایک وہ نادن توپون کی آواز آئی اور پھر غلیظ سفید بادل

ابر کی طرح اوٹھا۔ اور پھر وہی دنادن کی مہیب آواز سنی اور وہوئین کا غٹ نمودار ہوا اوسمین چھوٹی چھوٹی شکلین توپون کے بڑے بڑے سیاہ نشانون کے گرداگرد متحرک نظر آئین۔ ہر ایک دن کی آواز کے ساتھ شن کی آواز آتی تھی۔ اور ابھی اس گرج کی گونج کی آواز ختم نہو چلی تھی کہ یونانی صفوں مین بم کے گولے پھٹنکا کڑاکا گوش زد ہوتا تھا پھر وہ ہی مسلسل دنادن کی آواز آتی رہتی جسکی مہیب صدا کانونکو گنگ کیئے دیتی تھی۔ توپون کے منھ مین غٹ کے غٹ نے ابر کی طرح گھیر لیا تھا۔ دور سے کبھی کبھی ایک نقطہ سیاہ کی طرح کوئی شخص آہستہ آہستہ ہماری طرف آتا ہوا دکھلائی دیتا تھا یہ کوئی توپخانہ کا زخمی سپاہی ہوتا تھا۔

یونانی ہماری طرف کی گولہ باری کا جواب دے رہے تھے۔ اور دونون توپخانون کی آواز کا ملکر ہونا ایک ہولناک برق کے طوفان سے مشابہ تھا۔ یونانی توپچی اچھی طرح گولہ نہین پھینکتے تھے۔ اُن کے بم کے گولے یا تو ہماری توپون کے اوپر سے گذر جاتے تھے یا ایکطرف تھوڑے فاصلہ پر گر کر پھٹ جاتے تھے ایک گولہ نہایت ناپسندیدہ طریق سے ہمارے قریب پھٹا جب وہ گرا تو چند لمحہ تک زمین مین پڑا رہا۔ لیکن ہم پورے طور پر کہنے بھی نپاسے تھے کہ اس گولہ کی باروو کسقدر خراب ہوکہ وہ ایسی بڑی مہیب آواز سے پھٹا کہ تھوڑی دیر کے لئے میری جنگ کی دلچسپی کر کری ہو گئی۔ سامنے توپون کو چلتے چلتے بہت عرصہ گذر گیا اور چھوٹی شکلین خاک اور دہوئین مین چھپی رہین۔ گولون کے چلنے اور بم کے گولے پھٹنے کی برابر آواز آتی تھی۔ مگر رفتہ رفتہ یونانی توپخانہ کی آتش فشانی کم ہوتی گئی۔ اور ہماری پیادہ فوج ایک آخری حملہ کرنے کے لئے تیار ہو گئی۔ ہماری توپون کی آتشبازی لمحہ بلمحہ ترقی کرتی گئی۔ ترکی گولے یونانی

فوج کی صفوں پر مینھ کیطرح برس رہے تھے اور اون دو گانون پر جاکر گرتے تھے
جو دور فاصلہ پر واقع تھے چھوٹی چھوٹی شکلیں جو کھلونوں کے سپاہیوں کی طرح
معلوم ہوتی تھیں دوربین کے ذریعہ سے قلابازیاں کھاتے ہوئے نظر پڑتے تھے
اتنے میں حملہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ ترکی فوجیں بگل بجنے لگے۔ اور ہم سوار ہو کر اپنے
توپخانہ کے نزدیک ایک مقام پر جا کر کھڑے ہوئے۔ وہان سے ہمنے پیچھے کی
طرف دیکھا کہ پیادہ فوج کی صفیں اپنی ترکی ٹوپیاں اوچھال رہی ہیں۔ بندوقیں
چمک رہی ہیں اور سرگرم سپاہی جوش و خروش کے نعرے بلند کر رہے ہیں
یہ نظارہ نہایت عالیشان معلوم ہوتا تھا۔ ہمارے سامنے پشت کی طرف ہموار
جنگل واقع تھا اور اوسکی داہنی طرف دو دیہات پھیلے ہوئے تھے جن پر حملہ کی
تیاریاں کیگئی تھیں سرسبز جنگل کے تختہ زمردین پر جا بجا نیلے دہوئیں کے کرے
لگے ہائے ابر کیطرح پھیلے ہوئے تھے۔ یہ دہواں اُن بندوقوں کی باڑھ سے پیدا ہوتا
تھا جو یونانی پیدل فوج مار رہی تھی۔ اسی عرصہ میں ایک گانون کے کسی مکانمیں
شعلے بلند ہوتے نظر آئے۔ یونانی فوج کے قلب میں ایک وسیع مربع مکان تھا جو تیز
دہوپ میں بخوبی چمک رہا تھا۔ اور سبز گھاس کے مقابلہ میں نہایت خوش منظر نکلتا تھا
اس کے متصل ایک سفید مینار صاف نظر آتا تھا۔ اس مکان اور مینار کے گرد
یونانی سپاہی چیونٹیوں کی طرح رینگتے معلوم ہوتے تھے۔ اور ہماری پیشقدمی
کرنے والی سپاہ (ترک) نہایت تیزی سے بندوقیں مار رہی تھے۔ ہمارے قادر
انداز نشانچی کھلے میدانمیں پھیل گئے تھے۔ اور اون کے عقب میں باقاعدہ فوجیں صف
بستہ بڑھ رہی تھیں اور ایسی خوبصورتی سے ایڈوانس مارچ کر رہی تھیں جس
سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی مشین ہے جو انکو ایسے باقاعدہ قدم بقدم چلا رہی ہے۔ خوفناک

ہیں اور کسی قسم کا اندیشہ ان سپاہیوں کے نزدیک تک نہ پھٹکتا تھا وہ پیچھے پیچھے تھے
اور باڑھوں کا دہوان ابر غلیظ کی طرح اُنکے آگے آگے چلتا جاتا تھا۔ اور گرد اگرد
پاؤنکی روندسے خاک اُڑ رہی تھی اُنکے پیچھے کمزور آدمیوں کا سلسلہ تھا جو کبھی
علحدہ ہو جاتے تھے اور کبھی دو تین اکٹھے ہو کر چلنے لگتے تھے بعض وقت بم
کا گولہ پھٹ جانے سے بعض شکلیں آگے بڑھنے سے رک جاتی تھیں بلکہ آہستگی سے
پیچھے آجاتی تھیں یہ ہولناک معرکہ تھا جسے جنگ کہتے ہیں۔ اور یہ آدمیوں کے قتل و
خونریزی کا کھیل تھا۔ جو میری پیش نظر تھا ہم آگے بڑھتے تھیں کتے تھے اور ہمیشہ
بڑھتے چلے جاتے تھے وہ چیونٹیاں جو مذکورہ بالا گھر کے گرد جمع تھیں آگے پیچھے
کیطرف حرکت کرتی ہوئی نظر آنے لگیں مگر حقیقتاً اون کے پاؤن جمے ہوئے تھے
بندوقون کی آواز میدان مین ترقی کرتی جاتی تھی۔ اور وہی شعلے وہی دہوان
وہی خاک اور وہی چھوٹی چھوٹی ناتوان شکلیں پیچھے کیطرف دکھائی دیجاتی تھیں
رفتہ رفتہ ہمارے ترکی سپاہی بڑھتے ہوئے اوس سرسبز چھوٹی پہاڑی کے
دامن تک جا پہونچے جسپر یہ مکان واقع تھا۔ اور اب وہ اس مکان سے بہت
متصل ہو گئے اوسی خوبصورتی کے ساتھ جیسے کوئی کل کہاس پر چڑہ رہی ہو
اور اون چیونٹیوں (یونانیون) مین اب ہلچل اور بدحواسی کے آثار پائے جاتے ہین
کبھی ادہر ادہر بھاگتے ہین اور کبھی پیچھے کو ہٹتے ہوئے نظر آتے اور آخر کار راہ
گریز اختیار کی۔ اب ہمارا قبضہ یونانی مرکز پر ہو چکا تھا۔ اور سنگینون کی لڑائی شروع
کرنے مین کوئی تامل کرنے کی وجہ نہ تھی پس سر فولاد کا کام آغاز ہوا۔ ڈولیان زخمیون
کو اٹھانیکے غرض سے آگے بڑھین راڈھم پاشا اپنی فوج ظفر موج پیچھے ہٹا لیا گیا
مین ایک ترک سپاہی کے پاس سے ہو کر گذرا جسکی دونون ٹانگین ٹوٹ گئی تھین اور وہ

درد سے بیک رہا تھا مجھے اسوقت جنگ سے بالطبع نفرت معلوم ہوئی ہمارا نقصان غیر معمولی طور پر بہت تھوڑا ہوا یعنی صرف ۱۰ آدمی ہلاک اور ۳۸ زخمی ہوئے جنمین سے بہت ہی کم ایسے تھے جنکے زخم کچھہ زیادہ تھے یونانیون کی صفونمین مقتول اور مجروح سپاہیون کی تعداد زیادہ تھی۔ بعض جگہہ ہمارے توپخانے کے فیرون کے نتایج نہایت ہیبت ناک نظر آتے تھے خیمون کے پرزے پرزے اوڑ گئے تھے۔ ہاتھہ پانون کٹ کٹکر علیحدہ پڑے تھے۔ وردیان جلی ہوئی اور ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی تھین۔ بندوق کا کام نہایت صفائی اور تیز دستی کا رہا۔ ہمنے پچاس یونانی قیدی گرفتار کئے جو نہایت ذلیل اور بیدلی کی حالت مین پائے گئے لیکن ہمارے آدمیون نے اون کے ساتھہ اچھا برتاو کیا“ ٭

ایتھنز مین ناز ک پولیٹیکل حالت

وزیر اعظم ایم۔ ذیلیانی کی معزولی اور وزارت کی برطرفی

۲۶- اپریل کے دوپہر سے ایتھنز دار الخلافہ یونان مین نہایت مضطربانہ کیفیت تھی۔ یہ بوجہ پے درپے اُن شکستون کے ہوئی جو ملونا۔ ٹرناؤ۔ ماتی۔ اور لرسیا پر حاصل ہوئین۔ افسران ذمہ وار اور غیر ذمہ وار کے خلاف جو شور وغل مچ رہا تھا وہ اس درجہ تک پہونچگیا تھا جسکا نتیجہ قایم کرنیکے لئے کوئی رائے قایم کرنا ناممکن تھی کہ کب کیا حادثہ پیش آجائے۔ چنانچہ ۲۷- اپریل کو مخالف لوگون کے تعلقات بہت ہی زیادہ تہدید آمیز ہوگئے تھے۔ عوام الناس کا خیال جم گیا تھا کہ افواج یونان کا شکست پانا احتمال ہی نہین بلکہ غیر ممکن ہے۔ اور اس نئے شکستون کی خبر دن سے اونکو یقین ہوجاتا

کہ ضرور کچھ دہوکہ بازی کو کام مین لایا گیا ہے۔ اور اس بیہودہ خیال کو یہانتک ترقی ہوئی کہ ریسیا
سے جو فوجین بھاگین اونکی نسبت یقین کرلیا گیا کہ یہ ناموزون اور تباہ کن کارروائی حکام
کی سازش کا نتیجہ ہے اسلئے مقتولین کی فہرست ناکافی اور بہت ہی قلیل تھی۔ اور انکی سمجھ مین
نہین آتا تہا کہ ایسی لڑائی مین جسمین اسقدر کم آدمی مارے جادین بھاگنا کیونکر ممکن ہے۔ ان خیالات
پر موجودہ وزارت اور موجودہ حکام کے خلاف ایک بہت بڑی جماعت پیدا ہوگئی جسمین یونان کے
بڑے بڑے لوگ شریک تھے اونہون نے یہانتک شور وغل کیا کہ شاہ یونان کو فیصلہ کرنا پڑا
کہ موجودہ وزارت جسکے صدر اعظم ایم ڈلیانی ہین معزول کردیجاوے۔ یہ فیصلہ نامناسب نہین تھا
اسلئے کہ اگر اس وزارت اور اوس کے مخالفونکی موجودگی مین وہ تباہی اور بربادی یونانکو نصیب
ہوتی جو نئی وزارت کے بعد بھی اونکی مقدر مین لکھی تھی تو سخت ترین بدنتایج اندرون ملک مین
پیدا ہوجاتے اور مخالف یہ فرقہ یہ سمجھکر (جیسا کہ اوسکو پہلے سے خیال تہا) کہ ان لوگونکی سازش
نے ملک کا استیصال کردیا ہے خدا جانے کیا آفتین برپا کرتا۔ اور کس درجہ تک قتل عام اور خونریزی
ایتھنز اور اور شہرونکی گلی کوچون مین ہوتی۔ چنانچہ شاہ نے ۲۶ کی دوپہر کو جو سہ شنبہ کا دن تہا
ایم ڈلیانی صدر اعظم کو محلسراے شاہی مین طلب کیا۔ اور اونکو اطلاع دی کہ بصواب دید حالات
موجودہ بمقتضاے مصلحت معقول اونکے جلسہ وزارت کو مستعفی ہونا لازم ہے۔ ہز مجسٹی شاہ نے
وہ وجوہات بیان کین جنکی بنا پر اونکو جلسہ وزارت کے استعفا لینے کی خواہش ہوئی اور کہا کہ
اس بارہ مین مجھکو زیادہ بحث اور مباحثہ کی ضرورت نہین۔

ایم ڈلیانی نے استعفا دینے سے انکار کیا اور درخواست کی کہ مجھکو شاہی فرمان کے
ذریعہ سے برخاست کردیا جاے۔ اور اوس فرمان مین کوئی لفظ ایسا ہو جس سے کچھ شایبہ
اس امر کا مترشح ہو کہ مین عہدہ وزارت سے بخوشی خاطر کنارہ کش ہوتا ہون اور یہ کہ جو کارروائی
شاہ نے کی ہے وہ سواے طوعاً کرہاً کے مین نے کسی اور طریق سے منظور کی ہے۔ شاہ نے اونکو یقین

دلایا کہ کوئی بات اوسمین ایسی نہوگی جس سے عوام یہ باور کرسکین کہ تاج اور وزارت مین مسائل حکمت عملی پر کوئی نقیض واقع ہے۔

ایم ڈیلیانی نے اپنا خیال عام طور پر ظاہر کیا کہ آئندہ گورنمنٹ یونان کے ساتھ بوجہ معزول کئے جانے اپنے کہ وزارت سے میر تعلق ہرگز مخالفانہ نہوگا۔ بلکہ معہ اپنے ہمسرون اور رفیقون کے جسکی تعداد جلسہ وزراء مین کثیر ہے۔ اپنا اثر واقتدار کام مین لاکر جدید گورنمنٹ اور نئی جلسہ وزراء کی حتی المقدور معاونت کرونگا۔ اور سب کو ترغیب دونگا کہ وہ کسیطرح کی مخالفت نہ کرین۔ اور جدید وزارت کے کامونمین کوئی دقت نہ ڈالین۔ اُنہون نے کہا کہ موجودہ حالت یونان کی اس قابل ہرگز نہین کہ کسی قسم کا نزاع پیدا کرکے نازک حالت کو اور بھی نازک تر کر دیا جاوے۔ بلکہ ایسی خطرناک حالت مین جو یونان کی قومی تاریخ مین پیش آئی ہے ہر متنفس کا فرض ہے کہ اس جلسہ وزارت کے جسکو شاہ اختیار دینا پسند کرین ہر طرح کی استعانت کیجائے۔ جب اُن سے دریافت کیا گیا کہ تمنے شاہ کی خواہش پر استعفا دینے سے کیون انکار کیا۔ تو انہون نے جواب دیا کہ مجھے ایسا کرنیسے یہ خیال ہوا کہ ایسی حرکت گورنمنٹ کی جانب سے بزدلانہ اور نالایق شمار کیجاویگی۔ کیا معنی کہ ایسی نازک حالت مین انتظام امور سلطنت کو چھوڑ کر علیحدہ ہو جانا میری دانست مین ایک بڑی بیجا اور ناموزون حرکت معلوم ہوئی۔ گورنمنٹ نے چاہا کہ مین بدستور عہدہ وزارت عظمیٰ پر قایم رہون اور اُس کے افعال کے نتایج کو برداشت کرون اور اُسکی حکمت عملیون کا حتی الوسع تحفظ کردن لیکن یہ نہین کہہ سکتا کہ شاہ نے کن وجوہ سے مجبور ہوکر میرے جلسہ وزرا کو برخاست کرنا مناسب سمجھا۔ شاید ہر مجسٹی پر پبلک نے زور ڈالا ہو۔ ایم ڈیلیانی کا خیال آیندہ تعلقات کے لحاظ سے بنظر اُس واقعہ کے جو ۱۲ مارچ ۱۸۹۷ء کو پیش آیا تھا نہایت دلچسپ ہے۔ یہ اوس زمانہ مین وزیر جنگ تھے۔ اُس وقت شاہ نے انکے اختیارات چھین لئے تھے لیکن اونکی معزولی اسبات پر منحصر تھی کہ آیا یونانی

فوج شاہ کے احکام کی تعمیل کرتی ہی یا ایم ڈلیانی کا حکم بجا لاتی ہی - فوج نے شاہ کا اتباع حکم کیا اور تاج محفوظ کرلیا -

(ایم ڈلیانی کی معزولی کی ایک وجہ)

اگرچہ ایم ڈلیانی نے ایک نامہ نگار سے بیان کیا کہ اُن کے اور شاہ کے مابین مسائل حکمت عملی کے سبب کوئی اختلاف نہین ہی مگر بعض اور لوگون سے اونہون نے ذکر کیا کہ اونہون سے ایک تجویز بمصالحت کی ٹرکی کے ساتھ کی تھی جسکی رو سے یونان دول یورپ کی اُن خواہشات کی تعمیل کرتا جو کرنیل واساس اور یونانی افواج کریٹ کی واپسی پر محمول تھین - برخلاف اسکے شاہ کا مصمم قصد تھا کہ کرنیل واساس کو کریٹ سے ہرگز طلب نہ کرے اور اس اختلاف کے باعث شاہ نے وزیر اعظم سے فوراً استعفا طلب کرلیا -

۲۷ - اپریل ۱۸۹۷ء کو مخالف جماعت کے سرغنایان ایوان شاہی مین طلب کئے گئے اور شاہ نے اُنکو اپنے ارادہ کی اطلاع دی اور حکم دیا کہ وہ ایک جدید جلسہ وزرا مرتب کرین ایم رالی جو یونانیون مین ایک بہر دلعزیز شخص ہین عہدہ وزیر اعظمی کے لئے تجویز کئے گئے - شام کے وقت شاہ نے ایم ڈلیانی کو بلایا - اور اُن سے درخواست کی کہ جدید وزارت کے فرمان تقرر پر دستخط کرین

جدید جلسہ وزرا

جدید جلسہ وزرا کے تعین سے پیشتر لوگون مین نہایت بیقراری اور اضطراب پایا جاتا تھا مجمع لے کثیر شہر کی گلیون مین پھرتے تھے - اور مضطرب الحالی اونکی حرکات سے نمایان تھی مجمع ایوان کے روبرو جمع ہوا - اور اوس نے اون لوگونکو جو اسی جماعت مخالف کے سرغنہ تھے بلا کر حالات دریافت کرنا چاہے اور اس غرض کے پورا کرنے کے لئے ایم رالی خاص طلب کئے گئے لیکن بجاے انکی اول جو شخص نمودار ہوا وہ ایم ڈلیتا - تھے

اُس نے ایک اونچے زینہ پر چڑھکر جو پارلیمنٹ کے مکان کو جاتا تھا یہ بیان کیا کہ گورنمنٹ کی تباہی کے لحاظ سے سابق جلسہ وزرا اور پبلک نے شاہ سے چاہا کہ وہ اپنا فرض ادا کرین اور عام امن و امان کے برقرار رکھنے کی کوشش کرین اور ہدایت کی کہ جماعت مخالف کے ممبرون پر بھروسہ رکھنا لابدی ہی جو اعلیٰ ترین پولیٹکل حقوق کی نگرانی مین مصروف ہی ان الفاظ پر زور سے نعرہ ہای خوشی بلند ہوئے ، اور جب تھوڑی دیر بعد ایم رالی نمودار ہوئی تو پھر ان نعرہ ہائے خوشی کی زور سے تجدید کی گئی اور اس مجمع نے ان امور سے فرقہ مخالف کی فتحمندی خیال کی چنانچہ پرجوش لوگون مین سی چھ ہزار اشخاص نے ایم ویلیٹا اور ایم رالی کے مکان تک انکی مشایعت کی - اور یہان پہونچکر ایم رالی پھر نمودار ہوئے اور مجمع کو مخاطب کرکے کہا کہ گورنمنٹ نے خودکشی کرلی ہی - اور ہمارا فرض ہی کہ امن و امان کو قایم کرین اور اپنے وطن کے لئے لڑین - مجمع نے اوس پر نہایت پرجوش نعرہ لگائے اور اوس کے بعد منتشر ہو گئے

دوسرے روز شاہ نے سرغنایان فرقہ مخالف کو جدید جلسہ وزرا کے تشکیل کے اختیارات عطا فرمائے - چنانچہ یہ لوگ براہ راست پارلیمنٹ ہوس کو گئے - اور وہان فوراً ایک جلسہ منعقد کیا جسمین بحث و مباحثہ کے بعد یہ امر قرار پایا کہ ایک وزرا کی فہرست تیار ہوئی اور تین سربرآوردہ ممبر اسکو شاہ کی خدمت مین پیش کرنے کی غرض سے لے گئے - شاہ نے انتخاب پسند کیا اور صرف اسقدر ترمیم کی کہ ایم تھیوٹاکی جو عنقریب ایتھنز مین آنیوالے تھے جلسہ وزرا مین شامل کئے جائین بعد منظوری شاہ مندرجہ فہرست وزرا جدید کی مشتہر کی گئی ایم رالی وزیر اعظم و وزیر بحری کرنیل سماد و وزیر جنگ ایم سیموپولو وزیر مال ایم کراپولو وزیر سررشتہ تعلیم ایم تھیوٹا کی وزیر صیغہ داخلیہ - ایم ڈیلی جارجی نے جدید جلسہ وزرا مین داخل ہونے سے انکار کیا اور اعتراض کیا کہ اسمین صرف وہی لوگ شریک ہونا چاہئین جو پولیٹکل جماعتون سے علیحدہ ہین - ایم ایچ کناری اور ایم سوٹوروپولو نے بھی وزارت کے بستے قبول کرنے

سے انکار کیا اور اسطرح اس جلسہ وزرا مین صرف تڑے کوپیٹ اور السٹ لوگ شریک ہوئے۔ وزیراعظم اور وزیر جنگ فوراً ایک جلسہ مین نشست کرکے فرسالہ کو روانہ ہوگئے تاکہ میدان جنگ کے نقصان کا ملاحظہ کرکے اوسکی اصلاح کرین۔

یکم مئی کو جدید چیمبرلین مسٹر رالی وزیراعظم نے بیان کیا کہ ہماری پہلی کوشش یہ ہوگی کہ فوجی طاقت کو سنبھالا جاوے۔ اور از سرنو اوسکی آراستگی ہوسکے بغیر جنگ جاری رکھنا یا عزت کے ساتھ صلح کرنا غیر ممکن ہوگا۔

جنگ ایپائرس

نوٹ۔ چونکہ جنگ ایپائرس ابتدا سے جاری ہے اور بوجہ سلسلہ عرکیاے میدان تھسلی اسوقت تک تاریخ کے ۔۱ صفحے چھپ چکے اوسکا کوئی تذکرہ احاطہ تحریر مین نہین آیا۔ اور زیادہ التوا نامناسب ہے۔ بدینوجہ مزید فتوحات میدان تھسلی کو برلے چندے چھوڑکر ہم صوبۂ ایپائرس کیطرف متوجہ ہوتے ہین۔

صوبہ ایپائرس

یہ صوبہ یورپی روم کے مغرب مین سرحد یونان سے ملحق واقع ہے اسکا قدیمی نام ایپائرس ہے لیکن فی زمانہ ٹرکش صوبجات مین جلیتنا کے نام سے موسوم ہے جو دراصل ملک البانیہ کا جنوبی حصہ ہے اس کے شمال مین ردسیلیا۔ مشرق مین مقدونیا اور تھسلی۔ جنوب مین خلیج آرٹا۔ اور مغرب مین بحر روم واقع ہے۔ پورے صوبہ کا طول شمالاً جنوباً ڈیرہ سو میل۔ اور عرض شرقاً غرباً زیادہ سے زیادہ ۵۰ میل ہے۔ ٹر دریا آرٹا ہے جو جنگ سے پیشتر تھسلی اور ایپائرس کے درمیان حد فاصل تھا۔ اس کے جنوبی کنارہ پر شہر آرٹا واقع ہے جو یونانی عملداری مین شامل ہے۔ دوسرے بڑے دریا ڈیوسا اور چروستا ہین جو شرق سے مغرب کی طرف بہ کر بحر آدیاٹک مین گرتے ہین۔ صوبہ کے عین وسط مین شرقاً غرباً ایک مکمل سلسلہ پہاڑون کا حائل ہے جو شمالی اور

مشرقی حصہ ملک سے افواج کے داخل ہونے مین سدراہ ہوتا ہی۔ اس پہاڑ کے مشرقی حصہ کے جنوب مین چند میل کے فاصلہ سے ایک بڑی جھیل شروع ہوتی ہی جو شمالاً جنوباً ۸ امیل کے قریب طولانی ہے۔ جسکا نام جانینا ہے۔

اس جھیل کے جنوب و مغرب کے کنارہ پر بڑا شہر جانینا واقع ہی۔ جو صوبہ کا صدر مقام ہی اور شہر آرٹا سے جو دوران جنگ مین یونانی فوج کا ہیڈ کوارٹر رہا اسکا فاصلہ بخط مستقیم ۴۸ میل ہے مغربی ساحل کے قریب ایک بڑا جزیرہ کارفو واقع ہی جو صوبہ تھسلی کے ساتھ یونانی سلطنت سی ملحق کردیا گیا ہی۔ صوبہ کے جنوبی نقطہ اختتام پر اور خلیج آرٹا کے دہانہ پر سلطان المعظم کا ایک زبردست فوجی قلعہ مقام پریوزا ہے جو پوری پوری طرح پر یونانی فوجی بندگاہ واقع خلیج آرٹا کی نگہداشت رکھتا ہے آرٹا اور جینینا کے درمیان راستہ پر دو چار چھوٹے چھوٹے قصبے واقع ہین جسمین فلیپیاڈیس اور قلعہ پنٹی پگیڈیا کا ذکر جنگ ایپائرس مین اکثر آویگا فلیپاڈیس آرٹا سے ۴ میل اور پنٹی پگیڈیا ۲۲ میل ہے۔

ایپائرس مین جنگ

اول سے آخر تک گو مرکز جنگ میدان تھسلی مین رہا جسکو درہ ملونا سے گذر کر ترکون نے فتح کیا تاہم مغربی اضلاع مین ایپائرس کی لڑائیان بھی جنمین ابتداءً یونانیون کو کسیقدر کامیابی رہی نظرانداز کرنے کے لایق نہین بلکہ ایک لحاظ سے وہ سب سی زیادہ ضروری حصہ جنگ کا ہی اس لئے کہ جسطرح ترکون نے ملونا کے راستہ سے تھسلی پر قدم بڑھائے اوسی طرح یونانیون نے آرٹا کی راہ سے ایپائرس مین پیشقدمی کی اور اگر اوسکو مستقل کامیابی ان اضلاع مین اسیطرح آخر تک رہتی جسطرح کہ اول مین ہوئی تو وہ تھسلی کے بڑا قطع زمین پر ترکی عملداری ایپائرس مین قابض ہو کر تھسلی کا نعم البدل حاصل کرلیتا لیکن اوب نمایان جنگی قوت اور تدابیر احسن و معقول سے جو ترکی افسرون نے میدان جنگ مین تین نہ صرف

یونانی ایپائرس کو خالی کر کے بھاگ گئے بلکہ اونکا نقصان جان و مال بھی بہت زیادہ ہوا صوبہ
ایپائرس مین آرٹا کیطرف سے بڑہنے کی وجہ یہ تہی کہ یونانیون کو اسطرف کوئی روک نہ تھی
اونکی فوجین تیس ہزار خود آرٹا مین مجتمع تھین اور اونکا مغربی بیڑہ جہازات ہر وقت تازہ افواج
کے لانے اور ترکی قلعجات ساحل سمندر کے اوڑا دینے کے لئے بہمہ وجوہ مستعد اور تیار
تھا - برخلاف اسکے ترکی ہیڈ کوارٹر فوجی جس مقام پر تھا اس کے اور ایپائرس کے درمیان
مین نہایت دشوار گذار پہاڑون کے سلسلے اور ناہموار قطعات زمین اور جنگل اور ندیان
واقع تھین مزید برآن فاصلہ بھی اسقدر تھا کہ فوجی امداد ہفتون کے اندر مشکل سے آسکتی تھی
یہ ترکون کے سردارون کی نہایت ہی عالمانہ اور کامل تدبیرین تھین جنکی قدرت انتظام سے
کافی تعداد افواج قاہرہ کے معہ سامان حرب و رسد عین وقت پر پہونچ گئے اور اوسیوقت سو
یونانیونکو شکست پر شکست اور ہزیمت پر ہزیمت ملتی گئی -

۷ اپریل کی صبح کو ترکونکیطرف سے نہایت تیزی کے ساتھ جنگ شروع ہوئی - ۸ بجے
صبح کے قلعہ پریوزا سے بیڑہ جہازات پر گولہ باری شروع ہوئی اور یونانی جہاز مقدونیہ
نام جبکہ وہ خلیج امریشیا کے تنگ دہانہ سے گذر رہا تہا گولون نے اوسکو غرق کر دیا - کپتان
زخمی ہوا اور ملاح بیرک بھاگ گئے قلعہ سے یونانی جنگی مقام اٹیئم پر بھی گولے برسائے گئے لیکن بیڑہ
کے یونانیون نے بھی تیزی کے ساتھ کام دیا جس سے ترکون کا کسیقدر نقصان ہوا -
یہ خبر جنکر ایتھنز سے شاہی روبکار جاری ہوئی جسکی رو سے مغربی ڈویژن کے بیڑہ جہازات
یونان کو قلعہ پریوزا پر گولہ باری کا حکم ملا اور جہاز مقدونیہ کے ڈوبجانے سے جو راستہ بند ہو
گیا تھا اوسکو ڈائنامیٹ سے اڑا کر صاف کرنیکی تجویز ہوئی - نیز جنگی جہاز اسپٹ سٹی کو
حکم ملا کہ وہ بھی پٹیرو س سے پریوزا کو جائے -

غرض آغاز جنگ پر ہی تمام سرحد اس سرے سے اس سرے تک مغرب مین پریوزا

وسط مین گریونیا اور مشرق مین کرانیا تک میدان کارزار نگبی - اور جسطرح ترکون نے اپنی
تمام قوت کرانیا کے متصل ددہ ملونا پر جمع کی اسیطرح مقامی فواید کے لحاظ اور ایپارس پر بہ آسانی
متصرف ہونے کے خوش آیند خیال سے یونان نے اپنی پوری طاقت کا اجتماع آرٹا پر کیا
بمقابلہ ٹرکی کے یونان کو ایپارس مین کامیابی نہایت آسان تھی - اگر آخر الذکر قوم مین کچھ بھی جنگی
قوت ہوتی اسلئے کہ مابین ایپارس اور یونان کے کوئی کوہستانی سرحد جو فوجکشی مین سد راہ
ہوتی حائل نتھی - بجز ایک دریا کے جو ایک ندی ہی اور کوئی حد فاصل نہین - یونانی فوج بلا مزاحمت
جانتیا تک جاسکتی تھی اسلئے کہ ترکی فوج نمبر اول مین سے کوئی دستہ اس صوبہ مین مصروف کار
نتھا - زیادہ تر ردیف فوج کا کچھہ حصہ بھیجا گیا تھا - دوسرے یہ کہ بوجہ بُعد مسافت اور نہونے ریل
اور حائل ہونے نہایت پیچیدہ اور دشوار گذار پہاڑی سلسلونکی ترکی فوجی صدر مقامون سے یکایک مزید فوج
اور رسد کا آنا آسان نتھا اور انہین وجہات پر نظر کرکے وزارت یونان نے فیصلہ کرلیا تھا کہ اگر ترکون نے تھسلی
مین سے کوئی حصہ لیا تو ہم اوس کے عوض چند ایپارس مین لے لین گے تیسرے یونانیون کے غیر مطلب یہ امر بھی
تھا کہ ترکی افواج متعینہ ایپارس کو صرف حفاظتی جنگ کا حکم تھا اور پیشقدمی کی اجازت نہ دیگئی تھی جسمین
کوئی شاہانہ رمز اور حکمت ہوگی - غالباً اس لئے ایسا حکم دیا گیا ہوگا کہ یونانی فوج جو بقدر تیس ہزار کے
آرٹا پر جمع ہوئی تھی بوجہ موجود ہونے ترکی افواج مقابل کی اپنی جگہہ سے نہ ہل سکے اور ایکدن
کے لئے بھی وہ آرٹا کو نہ چھوڑ سکے - اور یہ اسی صورت مین ممکن ہوا جبکہ ترکی فوج برابر آرٹا کے مقابل
ڈٹی ہوئی رہی - اور نہ آگے بڑہی اور نہ اس فوج یونانی کو بڑہنے دیا ..

یونانی بحری طاقت کے بھروسہ پر مخالفین ترکی کی دلخوشکن امیدین

یونان کی بحری قوت جسکی اسقدر تعریف و توصیف ہوتی تھی بالآخر اس شعر کے مصداق ہوئی

بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا ٭ جو چیرا تو ایک قطرۂ خون نکلا

جنگ سے پیشتر اور اوسکے مابعد یونانی جہازون کی طاقت اور اوس کے کپتانونکی جنگی لیاقت کی وہ پکار تھی کہ جسکی کچھ انتہا نہین - کوئی صاحب الرائے تجویز کرتا تہا کہ ادہر خشکی مین ترکی فوج بڑھی ادہر خونخوار یونانی بیڑہ پر کسنے کرم خوردہ عثمانی جہازات کو تباہ کرکے دل کا بخار نکالے کوئی اس خیال سے خوش تھا کہ اب کوئی دم مین خبر آتی ہی کہ ساحل لیوانٹ سے لیکر ساحل بحر اسود تک کے تمام بنا در اور ساحلی قلعجات مسمار ہوئے جارہے ہین - کوئی حضرت یہ صلاح بتاتے تھے کہ سب سے اول اس غضبناک بیڑہ سے دہانہ ڈارڈ نیلز کو عبور کرکے قسطنطنیہ پر گولہ باری کرنا لازم ہے تاکہ سلطان دباؤ کھاکر سین اسٹیفنو کیطرح فوراً صلح پر آمادہ ہو جائین اور یونان من مانتی اپنی خواہشات کی تکمیل کرالے - اور اگر اسمین کچھ دقت ہو تو کم سے کم اتنا تو کرے کہ بندرگاہ ڈیڈی غاج کو جہان سے بجانب مشرق قسطنطنیہ کو اور بجانب مغرب ایڈریانوپل کے راستہ اور سیلونیکا کو ریلوی لائن جاری ہین گولہ باری سے تباہ کردیا جاوی اسلئے کہ ڈیڈی غاج وہ ضروری مقام ہی جہان ہوکر بہت سے زیادہ فوجین گذری ہین - اور جہان بانج غیر ملکی جہاز وقت مقرر پر آتے اور جاتے ہین - پس اس بندرگاہ کے ضایع ہو جانیسے ترکی فوج متعینہ تھسلی بھی تباہ ہو سکتی ہی - اس لئے کہ اوس کے لئے رسد قسطنطنیہ سے صرف اسی راستہ ہوکر آتی ہی اور یونانی بیڑہ کے خوف سی براہ تری نہین بھیجی جاتی - غرض تمام یورپ اور مخالفین ترک کے لئے جو امر تسکین بخش تھا وہ زیادہ تر یہی بحری قوت تھی - اور یونان نے ان اصول پر کاربند ہونیکی کوشش بھی کی - لیکن اسکے چند جہاز کیونکر ابنائے ڈارڈ نیلز مین گذرنے کی جرأت کر سکتے تھے جسکے کنارون پر عالیشان قلعہ کلید البحر قلعہ حمیدیہ قلعہ مجیدیہ - قلعہ سقارہ - قلعہ سلطانیہ - قوم قلعہ - سید البحر - ارغانیہ - اور قلعہ طغرل - وغیرہ ہون جنکی قلعہ شکن اور قیامت خیز توپون کے نالون کے قطر دس دس - اور چودہ چودہ انچ کے ہون جنکا ایک ہی گولہ سوا گز کے محیط کا ایک آہنی جہاز کو غرق کر سکتا ہی - بیچارہ یونانی

٭ اس مقام پر جو قسطنطنیہ کے مقابل ہی پچھلی جنگ روم و روس مین عہدنامہ قرار دیا گیا تھا ۱۲

بیڑہ تو منجملہ صدہا توپون کے دس توپون کے فیر کا بھی متحمل نہو سکتا تھا اور جب وہ دردانیال مین بھی گذرنے کا خیال نہ کر سکتا تھا تو ظاہر ہی کہ محفوظ قسطنطنیہ تو وہان سے فاصلہ بعید تر واقع ہے - علیٰ ہذا القیاس ڈیڈھی غاچ گو سمندر کے کنارہ واقع ہی لیکن وہ بیلے ریل فوجی ہیڈ کوارٹر ایڈریانوپل سے صرف ۹۲ ½ میل کے فاصلہ پر ہی جہان اسّی ہزار رگلر فوج ہمیشہ تیار رہتی ہی علاوہ برین ڈیڈھی غاچ سے سلونیکا یا قسطنطنیہ کو سمندر کے کنارہ کنارہ ریل نہین جاتی ہی بلکہ ترکی دور اندیش عمالون نے ڈیڈھی غاچ سے شمال کیطرف فاصلہ دیکر ساحل سمندر سے دور لیجا کر لین نکالی ہے - پس بندر مذکور پر یونان کا قابو حاصل کرنا اور پھر ملک کے اندرونی جانب فوج اوتار کر لیجانا اس کے حق مین کامل بربادی بخش تھا - چنانچہ ۲۰ اپریل سے پیشتر جو ایک گروہ یونانیون کا جہاز سے اتر کر قسطنطنیہ سلونیکا ریلوی کی پٹری اوکھاڑنے مین مصروف تھا بے انتہا زک پا کر پسپا ہوا اور پھر اس حرکت کی تجدید نہ کیگئی - یہ گروہ جزیرہ تھیاس کے مقابل ساحل پر اترا تھا -

نوٹ ÷ ایک فرانسیسی اخبار کے ذریعہ سے جو افواج ممالک دنیا کی تعداد سے کامل واقفیت رکھتا ہے حسب ذیل شمار دیا جاتا ہی -

انتظام فوجی کے لئے سلطنت عظمیٰ سات حصون پر تقسیم کی گئی ہی اور اونکے ہیڈ کوارٹر قسطنطنیہ - آڈریانوپل - ارزنجان - دمشق - بغداد - موناسطر - اور صنعا ہین ہین - اردوی علیٰ تین قسم کی فوجون سے مرکب ہی - نظام ردیف مستحفظ اور اسمین ۲۰ سے لیکر ۴۰ سال تک جوان ہین - گویا ہر آدمی کو بیس سال تک فوجی ملازمت بھگتنا پڑتی ہی - رنگروٹ دو قسم کے ہوتے ہین قسم اول چھ برس (چار برس زیر علم اور دو برس ریزرو) نظام آٹھ سال (چار برس اول زیر علم اور چار برس دوم ردیف) اور چھ سال مستحفظ مین اسطرح کل بیس سال رہنا پڑتا ہی - قسم دوم مین وہ جوان بھرتی ہین - جو قسم اول کیلئے نہین لئے گئے اور اس بھرتی کو ترتیب ثانی کہتے ہین یہ لوگ ملازمت کے پہلے سال چھ سے نو مہینے تک بارکون مین رکھکر قواعد سیکھتے ہین - اور پھر ہر برس صرف ایک مہینے اپنے گھرون مین ہی قواعد کیا کرتے ہین - فوج نظام حسب دستور فرنگستان - کمپنیون - رجمنٹون - بٹالین - برگیڈ - اور ڈویژنون پر تقسیم ہے لیکن

یونانی بیڑہ کی ناقابلیت محض اسی نتیجے سے صاف روشن ہی کہ ڈارڈ نیلز اور ڈیڈی غاچ کو چھوڑکر اُن صدہا چھوٹے بڑے ترکی جزیرون مین سے بھی ایک پر ہاتھ نہ ڈال سکا۔ جو بحر ایجین مین بھرے پڑے ہین اور بجز اس کے کہ مشرقی ساحل پر کٹیرنیا کے مقابل جہاز لاکر کچھہ سامان رسد ضایع کر دیا۔ اور پلاٹاموناً۔ اور لفتوری خوری قصبون پر حملہ کیا۔ قلعہ پریوزا پر غیر مفید گولہ باری کچھہ دیر کرتا رہا ایک مصری آگبوٹ کو گرفتار کیا۔ اور سر اسٹیمیڈ بارلمیٹ کو پکڑ لیا۔ جو سلطان کی جانب دار مانے جاتے ہین۔ اور کوئی کارروائی بحری اُس سے ایسی ظہور مین نہین آئی جو قابل بیان ہو۔ البتہ مصری حکم لیکر یہ بیڑہ دارالسلطنت ایتھنز سے ضرور روانہ ہوا تھا لیکن اوس سے پہر

۲۶ رجمنٹ مین سے ہر ایک مین ہم بٹالین ہین۔ لیکن کچھ ایسے بھی ہین جس مین صرف تین بٹالین ہین نظام مین ۲۹ کمپنیان انجنیرون کی ہین جنمین ۴۰۰ ۷ آدمی ہین۔ ایک رجمنٹ آگ بجھانے والون کی اور پندرہ بٹالین رائفل کے بھی ہین۔ طرابلس مین ۱۲ بٹالین ہین کہ جو فوج محافظ کریٹ کی طرح حصہ اول و دوم و پنجم (یعنی قسطنطنیہ اڈریانوپل وغیرہ) سے بھرتی ہوتی ہین۔

ہر بٹالین مین موقعہ جنگ ۹۲۲ جوان اور ۱۵ گھوڑے ہوتے ہین۔ گویا ہر رجمنٹ مین ۴ ۳۷۶ آدمی اور ۲۰ گھوڑے دو رجمنٹو نکل ایک بریگیڈ ہوتا ہی۔ دو بریگیڈ مع ایک بٹالین رائفل کے ڈویژن کہلاتا ہی۔ اور دو ڈویژن ملکر ایک اردو بنتا ہی۔ پیدل فوج تھری پی باڈی بندوق سے مسلح ہے بعض رجمنٹون کو ماسہ تنگ نالی والی بھی دی گئی ہے۔ علاوہ اس کے دو لاکھ بیس ہزار کشادہ سوراخ سلحخانہ مین موجود ہین (جو ابھی کسی کو نہین دیگئی) فوج ردیف ۸۸ رجمنٹون پر تقسیم ہی۔ اور اس کی ترتیب نظام ہی کی طرح ہے۔ فرق صرف اتنا ہی کہ نظام مین ہر بٹالین مین ۹۲۲۔ اور ردیف مین ۱۲۰۰۔ آدمی ہوتے ہین۔ رسالہ مین ۲۰۲۔ اسکواڈرن ہین۔ علاوہ اس کے ایک فوج سوارکان کردون کی کھڑی کی گئی ہے۔ اور حمیدیہ کہلاتی ہی۔ وہ اپنے گھوڑے لاتے ہین۔ اور انکے سردار بھی اپنے ہی ہین۔ سرکار عالی کو صرف ہتھیار مہیا کرنے پڑتے ہین۔ توپخانہ مین انتظام سنہ ۱۸۹۱ع کے موافق ۴۷۲۰۵۔ آدمی۔ اور ۱۲۵۶ توپین ہین یہ سب ۱۴۷ اسیدانی ۲۲ پہاڑی توپخانون مین تقسیم ہین۔ کل فوج قاہرہ کی تعداد اسطرح سمجھہ مین آئیگی۔

نام فوج	کامل قواعددان	کم قواعددان	کم وبیش قواعددان	میزان کل
نظام	۲۵۰۰۰۰	۱۳۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰	۵۳۰۰۰۰
ردیف	۲۸۰۰۰۰	۳۲۰۰۰۰	۰	۶۰۰۰۰۰
مستحفظ	۱۸۰۰۰۰	۱۹۰۰۰۰	۰	۳۶۰۰۰۰

شاہی حکم کا اسوقت تک کچھہ حال نہ کھلا کہ آیا انمین قسطنطنیہ لے لینے کا حکم تھا یا سلونیکا پر قابض ہو جانے کی ہدایت تھی - چنانچہ اول الذکر تو ہر طرح ناقابل فتح اور دشوار گذار راستہ پر واقع ہے اور سلونیکا آزاد بندرگاہ ہی - جسکا تجارتی تعلق تمام دول یورپ سے ہے اور چونکہ اوسکے نقصان پہونچانے سے غیر ملک کی تجارتگاہون کو بھی نقصان پہونچتا تھا سلئے سلونیکا پر بھی گولہ باری نہو سکی - غرض سوائے مذکورہ بالا کارناموں کے اور دو تین گاؤن اڑا دینے کے دوران جنگ مین سارا بیڑہ بے نیل و مرام چارون طرف گھومتا پھرا اور ایک موقع بھی اسکو اپنے نام اوچھالنے کا نہ ملا -

سلطانی بیڑہ جہاز کی کاروائی

گو یورپ بھر مین سلطانی جہازونکو بہ نظر حقارت دیکھا جاتا تھا - اس کے متعلق طرح طرح کے تمسخر آمیز من گھڑت خبرین شایع ہوئی تھین لیکن بالآخر معلوم ہوا کہ وہ ترکی کے حق مین بہت کچھہ کارآمد ثابت ہوا - حالانکہ یورپین کھٹہ باز اسی بھروسہ پر رہے کہ سارا عثمانی بیڑہ بحر مارمورا اور ابنائے ڈارڈ نیلز مین محفوظ پڑا ہے اور اس کے کپتانون نے نوٹس دیدیا ہی کہ جہاز سمندر مین چلانے کے قابل نہین ہین - گو درحقیقت ایسے ناکارہ چند جہاز ضرور تھے کہ قلعجات ڈارڈ نیلز کی پناہ مین لنگر زن رہے - تاہم باقی بیڑہ کے ایک بہت بڑے حصہ نے وہ کام کیا کہ بہر سلطنت ایسی سرعت سے ایسا اہم کام سرانجام نہین دسکتی یعنی تمام ردیف فوجکو جو لشکر معتد مین ایشیائے کوچک اور اناطولیا سے طلب کی گئی تھی انھین جہازون نے ایک بندرگاہ سے دوسرے بندرگاہ کو منتقل کیا - اور پھر اونکے لئے لاکھون من سامان رسد اور سامان حرب سلونیکا کے اسٹیشن پر جہاز طرف سے لے جا کر ڈھو ڈالا - اور اس آمد و رفت مین وہ دہ

احتیاطین اور حفاظتی کام عمل مین لائے گئے کہ یونانی بیڑہ جہاز تو درکنار کسی کشتی کو بھی معرض خطر مین نہ ڈال سکا۔ عثمانی بیڑہ کے سب جہاز پرانے نہین ہین۔ اور جو قابل مرمت ہین انکی درستی نہایت چابکدستی سے عمل مین لائی گئی۔ چنانچہ آہن پوش جہاز حمیدیہ ابھی ۱۸۸۹ء مین تیار ہوکر قسطنطنیہ مین داخل ہوا۔ اسکا وزن ۶۷۰۰ ٹن یعنی ۱۸۷۶۰۰ من ہے۔ اسپر علاوہ چند جلد چلنے والی مشینی توپون کے دو توپین ۹ ۹ انچھ قطر کی اور دو کرپ توپین ۶۔۶ انچھ قطر کی چڑہی ہین۔ انجنون کی طاقت چھ ہزار ۸ سو گھوڑونکی ہے اور رفتار فی گھنٹہ ۱۳ ناٹ یعنی ۱۵ میل ہے (ناٹ = ۱۵۔۱ میل) دوسرا آہنی جنگی جہاز جسمین عثمانی امیر البحر جو فی الحال حسن رومی پاشا ہین، مقیم رہتے ہین مسعودیہ ہے جو ۱۸۷۴ء مین مکمل ہوا تھا۔ اسکا وزن ۹۱۲۰ ٹن یعنی حمیدیہ سے بڑا ہے جسپر ۱۲ توپین دس دس انچھ کے قطر کے موہنہ کی چڑہی رہتی ہین۔ تیسرا آہن پوش عثمانیہ اور چوتھا عزیزیہ۔ ہر ایک وزن مین ۶۴۰۰ ٹن ہین ۱۸۶۴ء مین اتارے گئے۔ لیکن بعد مین تھوڑا عرصہ گذرا انکی تجدید ہوگئی۔ نجم شوکت وزنی ۲۰۸۵ ٹن ۱۸۶۸ء مین اوتارا گیا۔

ہتر آہن پوش اگن بوٹ وزنی ۴ سو ٹن ۱۸۶۵ء مین اتارا گیا۔ تھالیا ڈاک کا جہاز ۱۸۶۵ء مین اوتارا گیا۔ ازمیر مسلح جہاز بار برداری۔ پلنگ دریا۔ تارپیڈو لو پدار جہاز وزنی ۹۰۰ ٹن ۱۸۹۰ء مین اتارا گیا۔ احیتار پیڈو کشتی وزنی ۱۵۰ ٹن ۱۸۹۰ء مین چار تارپیڈو کشتیان ہر ایک وزنی ۸۵ - ۸۵ ٹن ہین۔ علاوہ ان کے دیگر تارپیڈو کشتیان ہر وقت تیار رہتی ہین کہ جہان ضرورت ہو تباہی بخش نتایج پیدا کرنے کو موجود ہین۔ تجارتی اور ڈاک کے جہازات اسکے علاوہ ہین۔ **بیڑہ کی روانگی** آخری ہفتہ مارچ مین جب یہ بیڑہ گولڈن ہارن سے روانہ ہوا تھا اسوقت لاکھون تماشائی کنارہ دریا چھتون اور پلون پر جمع تھے۔ روسی سفیر ایم نیلیدوف اور فرانسیسی سفیر ایم کیمبن۔ حسن پاشا وزیر بحریہ کے ہمراہ روانگی ملاحظہ کرنے گئے۔

اور اعلیحضرت امیر المومنین نے قصر یلدیز کوشک کے بالاخانہ سے اس نظارہ کو

معائنہ فرمایا۔ کریٹ کے سمندرون مین ایک ترکی آہن پوش نے شروع مارچ مین ایک یونانی جہاز آذو قیا کو گرفتار کیا جو بعد کو تصوحی پاشا والی بیروت کی تحویل مین رہا۔ مارچ کے تیسرے ہفتہ مین ترکی جہاز عز الدین نے ایک دوسرے یونانی جہاز موسومہ ہیرا۔ کو سخت معرکہ آرائی کے بعد جسمین ۵۴ یونانی اور ۸ ترک قتل ہوئے گرفتار کر کے جرمنی جہاز کو حوالہ کر دیا۔

اس جہاز پر یونانی پارلیمنٹ کا نائب میر مجلس ایک ممبر اور ساٹھ یونانی مجاہدین علاوہ سامان حرب کے سوار تھے۔

دوران جنگ مین بحری جنگ کے نہونیسے البتہ اسقدر ضرور ثابت ہو کہ عثمانی بیڑہ اوسوقت اسلئے تیار نہتا کہ وہ یونانی بندرگاہون اور ساحلون کو حملہ کر کے تباہ کر ڈالتا۔ اور خود پیشقدمی کر کے یونانی بیڑہ کو دار القضا کا راستہ دکھلاتا۔ تاہم یہ بھی معلوم ہوگیا کہ اُسمین اپنے اور اپنے ملک کی حفاظت کرنے کی طاقت ضرور ہے اور چونکہ بیڑہ کے حملہ آور ہونیمین چند امور مانع تھے۔

(مثلاً ترکی بری فوج کی پوری کامیابی کا ظہور اور اوس کے بحری حملہ کی ضرورت کا مفقود ہونا اور دول یورپ کے متعدد بیڑہ جہازات کا سواحل کریٹ پر موجود ہونا) اس لئے یہ بھی کہا نہین جاسکتا کہ ترکی جہازات حملہ کی طاقت رکھتے تھے یا نہ رکھتے تھے۔

حضرت سلطان المعظم کو یونانیون کا تباہ برباد کرنا اگر منظور ہوتا تو وہ ایسا کرتے کہ ادہر بری فوجین ملکو نیست و نابود کرتی ہوتین۔ ادہر جہازون کی آتشبازی سے ساحلی قلعہ اور بندرگاہ پائرس۔ اور ایتھنیز کو ڈھیر کیا جاتا۔ لیکن منشاء سلطانی ہرگز یہ نہتا اسلئے کہ جو کچھ ترحم ادہم پاشا نے نہایت درجہ کی انسانیت سے دشمن پر ظاہر کیا وہ منشاء سلطانی کا درحقیقت پرتو تہا۔ ورنہ اونکو کون امر مانع تھا کہ مفتوحہ شہرون مین ایک رعیت کا بھی

قتل نہونے دیا - اور بھاگتی ہوئی فوجون کا ایک جگہہ بھی تعاقب نہ کیا - اور اگر وہ ایسا کرتی تو یہ امر یقینی تھا کہ یونانی فوج آرٹا اور لریسا کے میدانون مین چیل کوؤن کا شکار بنی ہوتی اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہین کہ ترکی بیڑہ بعد جنگ روم و روس کے اگر کسی یورپ کی بڑی سلطنت کا مدمقابل نہین رہا تو وہ ایسا گیا گذرا بھی نہین کہ یونانی بیڑہ سے بھی آنکھہ ملا سکے

حد اپائرس پر طرفین کی افواج کا شمار

شروع ہفتہ جنگ مین ترکی اور یونانی افواج کی شمار حسب ذیل تھی - جو بعد کو زیادہ کردی گئی -

ترکی فوج انفنٹری فوج یعنی پیدل پلٹن ۲۷ بٹالین - میدانی توپخانہ کی ۴ بیٹریان بھی توپخانہ کی ایک بیٹری سوار پیادونکی رجمنٹ مین شامل ہین جیسا کہ نوٹ صفحہ ۱۱۵ مین مفصل طور پر درج کیا گیا - یہ تمام جمعیت دو ڈویژن یعنی حصوبر منقسم تھی - ایک کا ہیڈ کوارٹر جانینا - اور دوسرے کا لوروس مین تھا - کمانڈر جنرل حملہ افواج اپائرس کے جنرل احمد حفظی پاشا گورنر جنرل صوبہ جانینا رہے - اول ڈویژن کے کمانڈر سعد الدین پاشا اور دوسرے ڈویژن کے سپہ سالار عثمان پاشا (شیر بلونا نہین) اور جانینا کی جنڈارمری (فوجی پولس) کے سالار اسعد پاشا تھے

جنرل احمد حفظی پاشا والی صوبہ جانینا اور کمانڈر انچیف افواج اپائرس کا سن جنگ حال کے زمانہ مین ۴۲ سال کا تھا - یہ ایک نہایت اعلی درجہ کی قابلیت اور لیاقت کے پرانے تجربہ کار عہدہ دار ہین - کارکردگی اور استقلال و متانت و مستعدی و ذکاوت مین مشہور ہین - راستی و راستبازی آپکی ضرب المثل ہے - مونا سطر مین پیدا ہوئی اور

اس لیے البانی قوم مین شمار کیے جاتے ہین۔ سنہ ۱۸۷۶ء کی خونریزی بوسنیا مین پاشا موصوف سرویہ۔ بلگیریا۔ اور مانٹی نگرو۔ کی افواج کے سپہ سالار تھے۔ جس موقع پر اونہون نے فنون جنگ مین اعلیٰ درجہ کا اظہار لیاقت کیا۔ سنہ ۱۸۷۷ء مین گوبی ڈرک پر روسی افواج کا سخت نقصان کیا۔ مخالفین سلطان کا قول ہے کہ حضرت سلطان کو احمد حفظی پاشا کی لیاقت کا کچھہ رشک ہے۔ اور اس لیے اونکو ڈویژن کی جنرلی (مشیر اردو) سے فایز تر کوئی عہدہ نہین دیا ہے۔

سعد الدین پاشا کمانڈر اول ڈویژن متعینہ ایپائرس ۴۷ سال کی عمر رکھتے ہین۔ قدیم زمانہ کے نہایت اعلیٰ اور منتظم ترک سمجھے جاتے ہین۔ مدرسہ حربیہ سلطانیہ مین تعلیم پائی ہے اور فوج اسٹاف مین کام کر چکے ہین۔

سنہ ۱۸۸۱ء مین بمقام سلسٹریہ کمانڈنگ انجینیر رہ چکے ہین اور جنگ سرویہ کی لڑائی مین شرکت کیے ہوئے ہین سنہ ۱۸۸۶ء مین عہدہ لوا ملا اور سنہ ۱۸۹۴ء سے عہدہ جلیلہ فوق سے ممتاز رہے جانینا پہونچنے سے قبل اونکی نسبت بے بنیاد خبر مشہور ہوئی تھی کہ وہ احمد حفظی پاشا کی جگہہ جانینا کے گورنر اور فوج کے کمانڈر انچیف مقرر ہوے۔

عثمان پاشا۔ کمانڈر ڈویژن دوم عساکر ایپائرس۔ ولایت سیواس مین سنہ ۱۸۲۵ء مین پیدا ہوئے (یہ شیر پلونہ نہین ہین)۔ سنہ ۱۸۴۸ء مین حصول تعلیم کی غرض سے سینٹ پٹرسبرگ بھیجے گئے اور ایک روسی پلٹن مین دو برس تک کام کیا۔ سنہ ۱۸۵۳ء مین علی پاشا کے لشکر میدان انٹی نگرو (جبل اسود) کے ایک دستہ پیدل و لشکر ہراول کے بحیثیت کرنیل کے کمان کی جولائی مین ہمراہی لشکر سلیمان پاشا درہ شبکہ مین اپنی فوج لیے ہوئے روسیون سے مقابلہ لیا اور اونکے حملوں کو درہ شبکہ پر کامیابی سے روکا جو ایک بہادری کا کام تھا۔

جب محمد علی پاشا کا تقرر جلیلہ افواج متعینہ جنوب کوہ بلقان کی کمانڈر انچیفی پر ہوا تو

عثمان پاشا محمد علی پاشا کے اسٹاف کے چیف مقرر ہوئے۔ اور ساتھ ہی برگیڈیر جنرل کے معزز عہدہ سے سرفراز کیے گئے۔ بعدہ روسیون سے مصالحت کی گفتگو مین نامہ و پیام کرنے پر متعین ہوئے۔ اور بعد اختتام جنگ درجہ اول کے اسٹاف مین چیف یعنی صدر اعلی مقرر کیے گئے۔

۱۸۸۵ء مین عثمان پاشا صوبہ ایپائرس کی افواج کے کمانڈر مقرر ہوئے اور ۱۸۸۹ء مین تمام فوج طرابلس (ٹریپولی) کے کمانڈر انچیف مقرر کیے گئے۔ جہان سے ۱۸۹۲ء مین انکو واپس طلب کر لیا گیا۔ پاشا نے موصوف روسی اور فرانسیسی زبان بولتے ہین اور جنگ کے زمانہ مین رجمنٹل اسٹاف افسری کے کام مین نہایت مشاق اور تجربہ کار ہین۔ وہ بڑے نیک اور راستباز افسر ہین۔ انکی حب وطنی اور خیر خواہی قوم و ملت زبان زد عام ہے۔ Regimental staff

یونانی فوج متعینہ ایپائرس کی تعداد

تمام ایپائرس مین یونانی فوج ابتدا جنگ مین اسقدر تھی۔ پیادہ فوج (۱۲۰۰۰) تین بٹالین (۳۰۰۰) انجنیر (۱۶۰۰) رسالہ سوار (۹۰۰) انفنٹری (۵۰۰۰) امدادی فوج (۴۰۰۰) توپخانہ (۲۵۰۰) اور والنٹیر (۴۰۰۰) جملہ ۲۲ ہزار اس مین ۸ ہزار سپاہی اور آملنے کا حکم ہوا تاکہ پوری تعداد تیس ہزار ہو جاوے۔ کرنیل میناس اس کل فوج کا کمانڈر انچیف تھا۔

نوٹ یونان کی طاقت ۔ یونانی فوج کا شمار صفحہ ۲ کے نوٹ مین درج ہو چکا ہے۔ اسمین فوج نظام یعنی ریگولر ٹروپ کی تعداد دکھائی۔ بعد ازان مزید تفصیل مندرجہ اخبار ڈیلی نیوز سے معلوم ہوا کہ یونانی فوج کی یہی طاقت د معہ فوج محفوظ حسب ذیل ہے۔

پیدل فوج ۵۵ رجمنٹ جسمین ۶۱۶۲۰ سپاہی ہین۔ بار برداری کے گھوڑے ۱۵۵۵ رسالے تعداد مین دس جنمین جسمین دو ہزار آٹھ سو انیس سوار ہین۔ باٹری توپخانہ ۹ جسمین سپاہی ۳۲۹۹ اور ۱۰۴ توپ ہین توپ چلانے کے گھوڑے ۲۲۸۹ ۔ اور فوج پانیر کے سپاہی ۴۰۲۴ اور گھوڑے ۲۰۸۵ کل فوج کے ہمراہی دو ہزار دو سو معہ گھوڑے لشکری پولیس چار ہزار اور مستران کا عذرا ہے فوج نظام اور محفوظ کی ۸۲۱۱۵ سپاہی اور کل گھوڑے ۱۴۳۴۸ ہین منجملہ انکی قریب ۲۵ ہزار کے ضلع مین ترک بھاگتی رہی اور ۲۰ ہزار ایام مین اکثر اوقات بیکار پڑی رہی

معاملہ کریٹ مین یونان کی چیرہ دستی ترکی فوجکشی اور حفظ ماتقدم

نوٹ چونکہ مغربی صوبہ ایپائرس کی جنگ کے حالات قلمبند کرنے مین جو ابتدا سے بیان ہوتے چاہئین جنگ کے اصلی وجوہ اور ترکی انتظام پیشبندی کے اسباب لکھنے لازمی ہین اس لئے ہین کچھ دیر کے لئے مختصر طور پر وجوہ مخاصمت مضامین کا تحریر کرنا ہی جو اس تاریخ کے ابتدائی حصہ مین چھوڑ دئے گئے تھے - اور اس موقع کے لئے محفوظ رکھے تھے محض اس خوف سے کہ مبادا تمہیدی مضامین کا حصہ شروع کتاب مین زیادہ بڑھ جاوے اور اصل حالات جنگ دیر سے ملاحظہ ہونا ناظرین والاتمکین کو گران گذرے مگر بغیر وجوہ و اسباب جنگ تحریر کئے کوئی جنگی کارنامہ مکمل نہین ہو سکتا اس لئے اونکا نظر انداز کرنا ایک ناگزیر امر تھا اور یہ موقع اونکی تفصیل کے لئے مختص سمجھا گیا اور چونکہ جنگ ایپائرس جنگ تھسلی سے جدا ہوتی رہی ہے اس لئے شروع سے اس کے حالات بیان ہوتے ہین -

یونان کی مختصر تاریخ اور ترکی سے اسکے تعلقات یونان کی تاریخ سنہ ۸۰۹ قبل عیسیٰ علیہ السلام سے شروع ہوتی ہے - سنہ ۱۷۶۴ ق م مین یونان کا بڑا شرقی حصہ اٹیکا جسمین شہر ایتھنیہ واقع ہی ایک بڑے طوفان سے جو مثل طوفان نوح کے تھا ایسا تباہ و برباد ہوا کہ دو سو برس سے قبل اوسکی حالت تبدیل نہو سکی سنہ ۶۵۸ ق م مین بائزنٹیم* یعنی قدیم قسطنطنیہ تعمیر ہوا سنہ ۵۴۴ ق م سے ایرانیون کے حملے شروع ہو گئے - اگست سنہ ۴۸۰ ق م مین زرکسیز** نے یونان پر حملہ کیا لیکن اسی وادی تھرمالپی مین جہان سنہ ۱۸۹۷ء کی جنگ مین مفرور یونانی سپاہ نے پناہ لی ہے اوسکا حملہ روکدیا گیا -

فتوحات فیلقوس* پدر اسکندر اعظم سنہ ۳۳۸ ق م اسکندر اعظم کا آغاز حکومت سنہ ۳۳۵ ق م
فتوحات سکندر اعظم بر ایران سنہ ۳۳۴ ق م تھسلی کے باشندون کی یونان مین تباہکاری

* Byzantium,
** Xerxes,
* Philips,

سنہ ۱۴۶۰ع لیٹن لوگون نے (اٹلی کے باشندے) فتح کرکے چھوٹے چھوٹے صوبون مین یونان کو تقسیم کیا سنہ ۱۴۵۳ع مین اسلامی حکومت ترکی نے زیر حکم سلطان محمد ثانی ایتھنز اور دیگر حصص یونان فتح کئے سنہ ۱۴۵۶ع مین۔ *Latin*

وینس کی جمہوری ریاست نے پھر ایتھنز اور موریا کو قبضہ مین کیا ... سنہ ۱۴۶۶ع *Venice*

ل یونان ترکون کے قبضہ اقتدار مین آگیا ... ... سنہ ۱۵۴۰ع *Morea*

صوبہ موریا وینس والون کے تصرف مین رہا ... ... تا بین سنہ ۱۶۸۷ع تا ۱۷۱۵ع

روسیون کی امداد سے ترکی کے برخلاف آزادی یونان کی سخت کوششین سنہ ۱۷۷۰ع تا سنہ ۱۷۹۰ع

مالڈیویا اور ولیشیا کی بغاوت بمقابلہ ترکی فرو کی گئی جسمین یونانی معاون تھے سنہ ۱۸۲۱ع *Moldavia*

شہزادہ الگزینڈر کا اعلان آزادی - مارچ سنہ ۱۸۲۱ع اوسکا ہلالی پرچم کے مقابلہ مین صلیبی جھنڈا لٹکانا اور آزادی کے لئے لڑائی شروع کرنا ... ... اپریل سنہ ۱۸۲۱ع

یونانی پیٹریارک کا قسطنطنیہ مین مارا جانا - ۲۳ اپریل سنہ ۱۸۲۱ع *Patriarch*

آزادی یونان کا اعلان - ... ... ۲۷ جنوری سنہ ۱۸۲۲ع

موریہ اور مسلونگھی کو یونانیون کا فتح کرلینا - ... ... جون و نومبر سنہ ۱۸۲۱ع *Missolonghi*

ترکون کا محاصرہ کا رنتھ ... ... جنوری سنہ ۱۸۲۲ع

جزیرہ سیو (قریب ساحل اناطولیا) کا محاصرہ اُس پر گولہ باری اور باشندوں کا قتل عام جو زمانہ حال کی تاریخ مین سب سے بڑا گنا جاتا ہو یعنی جسمین ترکون کے ہاتھ سے ۴۰ ہزار کس قتل ہوئے - ... ... ۱۱ - اپریل سنہ ۱۸۲۲ع *Scio*

جزیرہ صنوبر مین قتل عام ... ... جولائی سنہ ۱۸۲۲ع *Cyprus*

کارنتھ مین یونانی قبضہ ... ... ستمبر سنہ ۱۸۲۲ع

ابراہیم پاشا کا داخلہ اور فتح کرنا نوبرینو اور ٹریپولزا کا ... ... فروری تا جون سنہ ۱۸۲۵ع *Navarino*

Tripolitza

یونان انگلنڈ کو کمک کے لئے طلب کرتا ہے .... جولائی سنہ ۱۸۲۵ء

ابراہیم پاشا مسلونگی کو بزور شمشیر فتح کرتے ہین ...... ۲۳-اپریل سنہ ۱۸۲۶ء

ستر ہزار پونڈ استعانت یونان کے لئے یورپ مین چندہ ہوئے ... ایضاً

رشید پاشا ایتھنز کو دوبارہ فتح کرتے ہین ...... ۲ جون سنہ ۱۸۲۷ء

نوورینو مین ترکی مصری بیڑہ کی تباہی .... ۲۰-اکتوبر سنہ ۱۸۲۷ء

عہدنامہ لندن بموافقت یونان جسپر روس - فرانس اور انگلنڈ کے دستخط ہوئے ۶ جولائی سنہ ۱۸۲۷ء

ترکون کا موریا کو خالی کردینا .... اکتوبر سنہ ۱۸۲۹ء

مسلونگھی کا یونان کو دیا جانا .... ۱۶ مئی سنہ ۱۸۲۹ء

یونانی جلسہ قومی کا اجتماع اور آغاز جلسہ .... ۲۳ جولائی سنہ ۱۸۲۹ء

بابعالی یونان کی آزادی کو بموجب عہدنامہ ایڈریانوپل کے قبول کرتا ہے ۱۴ ستمبر سنہ ۱۸۲۹ء

بموجب ایک کنونیشن کے اوتھو آف بیوریا شاہ یونان مقرر ہوتا ہے ۷ مئی سنہ ۱۸۳۲ء Convention,

تھسلی اور ایپائرس مین برخلاف ترکی غدر کا ہونا اور دربار یونان کا اُس سے
موافقت کرنا اور بالاخر ترکی اور یونان مین تعلقات کی کشیدگی ... ۲۸-مارچ سنہ ۱۸۵۴ء

انگلنڈ اور فرانس کا بحری سپاہ بھیجکر بندرگاہ پائرس کا محاصرہ کردینا اور شاہ کا
مجبوراً بے تعلقی رکھنے کا وعدہ کرنا اور تبدیل وزارت ...... ۲۵ و ۲۶ مئی سنہ ۱۸۵۴ء

شاہ یونان کا کنارہ کش ہو کر اپنے وطن بویریا کو واپس چلا جانا - جولائی سنہ ۱۸۶۱ء Bavaria,

شاہ ڈنمارک بڈھے ایڈمرل کناری سے تاج یونان کو شہزادہ ولیم کے لئے
قبول کرتا ہے .... ۶ جون سنہ ۱۸۶۳ء

یونانی افواج جزیرہ کارفو پر دخل کرتے ہین ۲ جون سنہ ۱۸۶۴ء

غدر کریٹ کے بڑہانے کے لئے نہایت جوش و خروش کا ہونا .. اگست تا ستمبر سنہ ۱۸۶۶ء Crete, Corfu,

ایضاً۔ بار دیگر معہ محاصرہ بحری ... ... سنہ ۱۸۶۷ع

قسطنطین یعنی ڈیوک آف اسپارٹا۔ ولیعہد یونان کی پیدایش ... ... ۲ اگست سنہ ۱۸۶۸ع

یونانی جہاز انوسیس ترکی جہازون پر گولہ باری کرتا ہے اور بندرگاہ سیرا مین داخل ہوتا ہی ۱۴ دسمبر سنہ ۱۸۶۸ع

ترکی اور یونان مین قطع تعلقی بوجہ اس کے کہ یونان نے ہتھیار بند ہوکر کریٹ مین مداخلت کی دسمبر سنہ ۱۸۶۸ع

بعد کو ایک کانفرس کا منعقد ہونا جسمین سلاطین یورپ کے وکیل جنوری سنہ ۱۸۶۹ع

مین بمقام پیرس جمع ہوئے۔ اونکی اصلاح منظور کی گئی۔ اور ڈپلومیٹک تعلقات

باہمی از سر نو تازہ کرادئے گئے ... ... ۲۶ فروری سنہ ۱۸۶۹ع

منجانب دول عظام بہ شرکت انگلستان یونان کو تھسلی کا تقریباً کل صوبہ اور

صوبہ ایپائرس کا کچھ حصہ ترکی سے چھڑوا دلوایا گیا۔ ... ... سنہ ۱۸۸۱ع

مزید حرص وہوس کی بغاوت شرقی رومیلیا کا فائدہ اوٹھاکر لشکر یونان کا ترکی

سرحد کو عبور کرنا اور ترکون کے ہاتھ سے سبکا صفایا ہوجانا۔ ... ... سنہ ۱۸۸۵ع

مندرجہ بالا واقعات کی فہرست سے ظاہر ہوتا ہی کہ ملک یونان پندرہوین صدی عیسوی کے وسط مین سلطنت عثمانیہ کی حدود مین داخل کیا گیا۔ اوسوقت سے لیکر سنہ ۱۷۷۰ع تک کوئی عظیم الشان واقعہ ترکون کے خلاف وقوع مین نہین آیا۔ سب سے پہلی تاریخ جسمین یونانیون نے آزاد ہونے کے لئے بغاوت کی وہ سنہ ۱۷۷۰ع ہی جسکی دوبارہ سنہ ۱۷۹۰ع مین تجدید کی گئی اور آخر تیسری بغاوت مین جو سنہ ۱۸۲۱ع سے شروع ہوکر سنہ ۱۸۲۹ع مین ختم ہوئی۔ روس فرانس اور انگلستان کی مدد سے یونان آزاد ہوگیا۔ اور سنہ ۱۸۳۲ع مین ایک علحدہ بادشاہ بنادیا گیا۔ سنہ ۱۸۶۲ع مین پہلے بادشاہ کو جس نے ۲۹ برس حکومت کی تھی خارج کرکے دول ثلاثہ نے سنہ ۱۸۶۳ع مین شاہزادہ حال کے والد کو جو اب شاہ ڈنمارک ہے یونان کا بادشاہ بنایا

جس نے اپنی جگہہ اپنے دوسرے بیٹے جارج (شاہ حال) کو یونان کا تخت سپرد کردیا۔ اسکو خزانہ یونان سے ۱۱ لاکھ ۲۵ ہزار فرینک صرف خاص کے لئے ملتے ہین اور فرانس و روس اور انگلستان تینون سلطنت کی طرف سے بھی چار چار ہزار پونڈ سالانہ ملتا ہے۔

یونانیون کو حسب تقاضائے فطرت انسانی آزاد ہونے کے وقت سے ہی اپنی ریاست کی توسیع کی خواہش رہی۔ چنانچہ ۱۸۸۱ء مین دول عظام نے بشرکت انگلستان یونان کو تھسلی کا تقریباً کل صوبہ اور صوبہ ایپائرس کا کچھہ حصہ ترکی سے چھڑوا دیا۔ اس سے یونان کی آتش طمع وحرص اور بھی زیادہ مشتعل ہوگئی۔ اور ۱۸۸۵ء مین جب صوبہ شرقی رومیلیا بغاوت کر کے بلگیریا سے ملحق ہوگیا تو یونان کو توسیع حدود کا پھر خبط سوجھا اور ترکی کو بلگیریا کے معاملات مین مصروف اور پہلا ہی سا کمزور سمجھکر حملہ کرنے کی طیاریان شروع کردین اور یورپ بھی چپکا بیٹھا تماشہ دیکھتا رہا۔ مگر باب عالی نے پندرہ دن کے اندر لاکھون فوج سرحد یونان پر جمع کردی اور اوس نے تھوڑے ہی دنون مین یونانی فوج کے اوس حصہ کا جو سرحد کو عبور کر آیا تھا قلع قمع کر دیا۔ لیکن دول عظام نے بیچ بچاؤ کر کے مصالحت کرادی اس کے بعد یونان کو سوائے حال کے برسرفساد ہونے کی جرأت نہ پڑی۔ چنانچہ جب اُن لوگون نے جنہون نے اپنی ذاتی اغراض کے پورا کرنے کے لئے آرمینیا کے بیوقوف باشندون سے محسن کشی اور نمکحرامی کرائی تھی یہ دیکھکر کہ اس شورش سے مطلب برآری نہین ہوئی تو ۱۸۹۶ء مین کریٹ کے عیسائیون سے بغاوت کرادی۔ یہ کئی مہینے رہی اور یونان کی گورنمنٹ نے خود بالکل خاموشی اختیار کی۔ اور ملک اپنے ملک کے مجاہدین کے روکنی مین ساعی رہی لیکن شروع ۱۸۹۷ء کی بغاوت کریٹ پر یونانکا باوجود اس کے ... الٹی اور کم ہائی کر جو نتیجہ جنگ سے ظاہر ہوئی یعنی یکایک مقابلہ کے لئے آمادہ ہو جانا اور چند سلطنتون کے سمجھانے پر انگوٹھا سا جواب دیدینا کہ ہم مثل تمہارے عیسائیان کریٹ کی مظلومی پر مہر سکوت

لگائے ہنین بیٹھے رہ سکتے اور خود اپنی بحری فوج باتمی کرنیل وساس کے کریٹ یعنی سرحد گورنمنٹ عثمانیہ مین اوتارنا صاف ثابت کر رہا ہے کہ اُس کو ماسوائے اپنی جمعیت کے دو تین دیگر عیسائی گورنمنٹون کے مالی اور فوجی امداد کا بھروسہ ضرور تھا۔ جنہون نے بجائے بجز چند والنٹیر آجانے کی اجازت دیدینے کی اور کسیطرح کا سلوک اور کمک یونان کی نہ کی اور ترکی فوجی عظمت دیکھکر دور ہی دور سے تماشا دیکھنا پڑا۔ اور ہر چند کہ شاہ یونان کے قریبی عزیز و اقارب مین سے چند بادشاہ اور شہزادے موجود تھے لیکن خلاف دور اندیشی اونکو سلطنت عثمانیہ سے اپنے اپنے ڈپلومیٹک تعلقات توڑدینے کی کوئی وجہ نہ تھی اور اس لئے نہایت سنجیدگی اور ہوشیاری کے ساتھ تمام غیر ملکی اُمرا، بادشاہ اور شہزادے جنکو گورنمنٹ کا جزو سمجھا جاتا ہے صاف علیحدہ رہے۔ اور بجز اس کے کہ معاملات صلح اور شرایط صلح مین ترکی کی خواہشات پیش کیگئین کوئی ظاہری طور پر امداد یونانکا کسی نے کوئی پہلو اختیار نہ کیا جس رویہ سے تمام دنیا کے مسلمان اُنکے مشکور ہین۔

جزیرہ کریٹ کا مختصر تاریخی حال جو دراصل بانی جنگ ہوا

یہ بڑا ترکی جزیرہ بحر روم مین یونان کے جنوبی ساحل کے متصل اور راس میایا سے بجانب جنوب و مشرق ۵۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اوسکا قدیمی نام کریٹ ہے جو زمانہ قدیم مین اپنی سو شہرون۔ کوہ اڈا اور ایک بھول بھلیان کی وجہ سے نہایت مشہور رہچکا ہے اور اسی زمانہ وہ کینڈیا کے نام سے موسوم ہے جس نام کا شہر اوسکا صدر مقام بھی ہے۔ عربی مین اسکو جزیرہ قربطہ یا قریطش کہتے ہین۔ رومیون نے اول مرتبہ ۶۸ سنہ ق م اسکو فتح کیا تھا جسکو اہل عرب نے ۸۲۳ء مین چھین لیا۔ ۹۶۱ء مین وہ پھر یونانیون کے قبضہ

مین گیا - اور اگست سنہ ۱۲۰۴ء مین وینس کی جمہوری سلطنت کے ہاتھ فروخت کیا گیا سنہ ۱۳۶۴ء مین بہت بڑا غدر فرو کیا گیا سنہ ۱۶۴۵ء مین ترکون نے اسکا محاصرہ کیا اور بعد ۲۴ برس کی محنت شاقہ اور متواتر محاصرون کے جسمین ۲ لاکھ سے زیادہ آدمی تباہ ہوئے سنہ ۱۶۶۹ء مین پورا جزیرہ فتح کیا - سنہ ۱۸۲۱ء سے سنہ ۱۸۳۰ء تک وہ نہایت نازک حالت مین رہا اور پے در پے لڑائیون سے تباہ و برباد ہوا سنہ ۱۸۳۰ء مین مصری پاشا کے حوالہ کیا گیا - لیکن ۱۰ برس بعد وہ پھر براہ راست ترکی سلطنت مین لے لیا گیا اسی سال بغاوتین ہوئین جو سنہ ۱۸۴۱ء مین فرو کی گئین - ۲۱ جولائی سنہ ۱۸۵۹ء کو عیسائیون کا قتل عام ہوا جس نقصان کا معاوضہ جون سنہ ۱۸۶۶ء مین چاہا گیا - ۱۲ اگست سنہ ۱۸۶۶ء کو کریٹ کے عیسائیون نے ایک پلیٹن بنام نہاد "مقدس ملٹن" قایم کی ۲ - ستمبر سنہ ۱۸۶۶ء کو قریطی لوگون نے عام جلسہ کر کے ترکی حکومت سے انکار کیا اور کریٹ کی یونانی بادشاہت سے الحاق کا اعلان کیا - اسپر جنگ کی نوبت پہونچی اور ۱۱ ستمبر سنہ ۱۸۶۶ء کو افواج ترکی مصطفے پاشا کے زیر کمان کی گئی - ستمبر اور اکتوبر سنہ الیہ مین چھوٹی لڑائیون مین یونانی فتحمند نظر آئے - اکتوبر کے مہینہ مین یونانی سلطنت کا ایک جہاز والنٹیر اور سامان حرب کو کینڈیا پہونچاتا رہا - ۲۶ نومبر سنہ ۱۸۶۶ء کو خانقاہ ارقدی محصور کر لی گئی لیکن خود محصورین کے اسکو اڑا دینے سے طرفین کا نقصان عظیم ہوا - ۲۸ مارچ سنہ ۱۸۶۷ء کو - اسٹریا - جرمنی - اٹلی - اور سوئزرلینڈ کی سلطنتون کیطرف سے کینڈیا چھوڑ دینے کے لئے سلطان کی خدمتمین متفقہ یادداشت بھیجی گئی جو ۳۱ مارچ کو نامنظور کی گئی - ۲۱ جون سنہ ۱۸۶۷ء کو روس کی سرگروہگی سے پھر ایک متفقہ یادداشت لڑائی بند کر دینے کے لئے باب عالی مین پیش کی گئی - جولائی مین برابر غیر منفصلہ لڑائیان جاری رہین اور ۱۹ - اگست سنہ ۱۸۶۷ء کو ترکی جہاز عزالدین نے یونانی جہاز ارقدی کو جو یونانی والنٹیر لانے اور جزیرہ سے عورتون اور بچون کو لیجانے مین مصروف تھا - بالکل تباہ کر دیا - ۲۲ ستمبر کو ڈلیگیٹون نے

وزیر اعظم سے ملاقات کی اور اسی مہینہ کی ۲۸ - کو وزیر اعظم کے پہونچنے سے عذر رفع ہوا امن کا اعلان اور ترمیم قوانین کا وعدہ کیا گیا - نومبر مین کامیابی کے ساتھ یونانی لوگ جزیرہ کا محاصرہ کرنے لگے - اور ترکی جنرل عمر پاشا جزیرہ کے کمانڈر نے اپنے عہدہ سے استعفا دیا - چنانچہ فروری ۱۸۶۸ء مین جنگ از سر نو تازہ ہو گئی - ۱۰ دسمبر کو ۲ ہزار پانچسو یونانی جزیرہ کے مقابل اوترے لیکن بعد چند دست بدست معاربون کے جن مین اون کے ۶۵ آدمی مارے گئے سب نے اطاعت قبول کرلی - اور یہ سب ۲۶ دسمبر کو یونان واپس بھیجدے گئے -

۸ - مارچ ۱۸۶۹ء کو نیا ترکی گورنر **عمر آفندی** داخل جزیرہ ہوا اور محاصرہ موقوف ہو کر امن قایم ہوا -

اس مختصر تاریخ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آرمینیون کی طرح یہان کے باشندے بھی جو ایک چہارم مسلمانون کو چھوڑ کر باقی تین چہتائی یونانی عیسائی ہین ہمیشہ اپنی شہنشاہی سلطنت سے بغاوت پر آمادہ رہتے ہین اور مشکل سے کوئی سال خالی جاتا ہے جس مین کوئی نہ کوئی حیلہ حوالہ کرکے علم بغاوت بلند نہ کرتے ہون اور اپنی کثرت تعداد کی وجہ سے کوئی دن ایسا نہین گذرتا کہ اپنے ہم وطن مسلمان باشندون کے امن و عافیت مین خلل انداز نہوتے ہون چنانچہ اس صدی مین آٹھوین مرتبہ شروع سال ۱۸۹۶ء سے پھر وہی پیچیدہ جھگڑون اور کبھی نہ تمام ہونے والی مفسدہ پردازیون اور بغاوت کا زور شور سے آغاز ہو گیا - ان فسادیون کی اونکی غرض ہمیشہ یہ رہی ہے کہ سلطنت ترکی کو مجبور کرکے اور سلاطین یورپ سے زور ڈلوا کر جزیرہ کریٹ کا الحاق کسی طرح یونان سے ہو جاوے جو اونکی قومی سلطنت ہے

جزیرہ کریٹ کا جغرافی تذکرہ - یہ جزیرہ ۳۵ درجے اور ۳۵ درجہ ۴۰ دقیقہ عرض البلد شمالی کے درمیان اور ۲۳ درجہ ۳۰ دقیقہ طول البلد شرقی سے لیکر ۲۶ درجہ ۲۲ دقیقہ تک پھیلا ہوا ہے - اور اس کے طول کل جزیرہ کا ۱۶۰ میل اور عرض زیادہ سے زیادہ چوڑے مقام پر ۳۵ اور تنگ سے تنگ جگہہ ۱۵ یا ۱۶ میل ہے - رقبہ ۲۴۰۰ میل مربع کے قریب ہے - قریب مین

ساحل ایشیائے کوچک سے جزیرہ کے صدر مقام کینڈیا کا فاصلہ ١٦ امیل اور اتیھنیہ دار السلطنت یونان سے ۔ اس کے ایک بندرگاہ کینیا کا فاصلہ ١٧ امیل ہے ۔ قسطنطنیہ سے سمندر کے راستہ ٹھیک پانچسو میل اور اسکندریہ بندرگاہ مصر سے ٣٥٠ میل کی دوری پر ہے اور بحر روم کا انگریزی فوجی اسٹیشن یعنی جزیرہ مالٹا کو کریٹ کے غربی ساحل سے بخط مستقیم چار سو میل کا فاصلہ ہے ۔ صدر مقام جزیرہ کا شہر کینڈیا ہے جو شمالی ساحل پر واقع ہے ۔ دوسرے مشہور شہر اور قصبے کینیا ۔ ریٹی مو ۔ قسطریہ ۔ سلینیہ ۔ اسپنالونگا ۔ سیتیا ۔ کسموس ۔ اسفیکیا ۔ اور ہیراپٹرا ہیں ۔ کل جزیرہ میں شرقاً غرباً ایک کوہستانی سلسلہ پھیلا ہوا ہے جسکے سب سے اونچی چوٹی وسط جزیرہ کے قریب کوہ ادا کے نام سے مشہور چلی آتی ہے ۔ زمین زرخیز اور چھوٹی ندیوں کی کثرت سے خوب شاداب ہے ۔ نارنگی ۔ انگور زیتون کے درختوں کی کثرت سے تمام جزیرہ نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے ۔

جزیرہ تین صوبوں میں منقسم ہے یعنی غربی حصہ کینیا درمیانی ریٹی مو اور شرقی کینڈیا کا صوبہ ہے ۔ ان سب پر ایک ترکی گورنر اور ایک فوجی کمانڈر باب عالی کی طرف کو متعین رہتا ہے ۔ معمولی تعداد فوج کی جو یہاں مقیم رہا کرتی ہے ١٥ ہزار ہے ۔ اس جزیرہ کے پہاڑوں میں بہت سے درے اور گھاٹیاں اور گپھائیں ایسی ہیں جو قدیمی واقعات کو زمانہ کی یاد میں ابتک تازہ رکھتے ہیں ۔ خاص خاص پیداوار اور تجارتی اشیاء یہاں کی روغن زیتون تیل ۔ ریشم ۔ شراب ۔ صمغیات ۔ اون ۔ نارنگی ۔ لیموں ۔ شہد ۔ اور موم السی اور بادام ہیں ۔ باقی تمام یونانی مجمع الجزائر کے باشندوں سے کریٹ کے باشندے زیادہ تنومند اور طاقتور ہوتے ہیں ۔ لیکن ذہن و ذکاوت میں یونانیوں کے ہم پلہ کیا ملکہ بہت ہی کم ہیں ۔

آبادی جزیرہ کی ٣ لاکھ کے قریب ہے جس میں ایک حصہ سے زاید مسلمان اور ٣ حصے

Mt Ida

Canea, Retimo, Casthia, Spinalonga, Sitia, Kisamos, Sfakia, Hirapetra,

کم یونانی عیسائی ہین۔

فروری ۱۸۹۷ء مین مفسدہ پردازی کا زور شور اور یونانکی مداخلت

اہل کریٹ جب شروع سال مین بیجد دست اندازیان کرتے کرتے مسلمانون کی جان و مال کا سخت نقصان کرنے لگے تو عثمانی صبر و تحمل اونکے ہاتھ سے بھی چھوٹگئی اور اپنے دشمن عیسائیونکو وہ بھی ترکی بہ ترکی جواب دینے لگے۔ سلاطین عظام کے جنگی جہازات نے امن قایم کرنیکی غرض سے سواحل کریٹ کو محصور کرلیا۔ چنانچہ فروری کے شروع مین باہمی خانہ جنگیون مین ایک عیسائی جج اور چار مسلمان ہلاک ہوئے اسپر مسلح مسلمانون کی جماعت نے کثیر التعداد عیسائیونکو یہانتک نیچا دکھایا کہ وہ غیر طاقتون کے جہازونپر جا جاکر پناہ لینے لگے۔ اونہین محاربونمین جب مکانات کے منہدم ہونے اور تین عیسائیون کے قتل و ہلاکت کی خبر مشہور ہوئی تو یونانی گورنمنٹ نے جنگی جہازون کی روانگی کا حکم جاری کیا۔ اور بدامنی دیکھکر انگریزی فرانسیسی۔ اور اطالین جنگی جہازون کی سپاہیون نے کینیا کے بازارون مین پہرہ دینا شروع کردیا۔ اسپر بھی عیسائی برابر غیر ملکی جنگی جہازون پر جاکے چھپتے رہے تمام جزیرہ مین آتش عناد مشتعل ہونا شروع ہوگئی۔ یونان مین پبلک جلسے منعقد ہوکر گورنمنٹ پر زور ڈالنے لگے کہ وہ فی الفور جزیرہ کو اپنی سلطنت سے ملحق کرلے۔

۱۲۔ فروری کو یونانی گورنمنٹ نے لارڈ سالسبری وزیر اعظم انگلستان کو ایک یادداشت روانہ کی جس مین یہ درخواست تھی کہ کریٹ مین ترکی سپاہ کو داخل ہونے سے روکا جاوے ورنہ خود یونان اس کے روکنے مین اسقدر کوشش کریگا جہانتک اُس کا مقدور

سے چلے گا

یہ یادداشت نہایت ہی تمرد آمیز تھی۔ لہذا اور سلاطین نے قصد کرلیا کہ یونان کو کریٹ مین فساد ڑبہانے سے باز رکھین گے۔ اور باغیون کو بھی خاموش کرنے کی کوشش کرین گے۔ یونانی امیرالبحر نے اطلاع دی کہ کینیا پر گولہ باری کرنے سے ۴۸ گھنٹہ پیشتر غیر ملکی جنگی جہازونکو مطلع کیا جاویگا۔

انہین تاریخون مین ایک معمولی ترکی جہاز کو جو کینڈیا سے روانہ ہوا تھا یونانی جنگی جہاز نے گھیر کر اوسپر گولے مارنے شروع کیے جس سے مجبور ہوکر وہ پھر کینڈیا کو واپس آگیا۔ عیسائیون نے قلعہ کینیا پر گولہ باری کی جسپر قسطنطنیہ کے سفراء دول نے سلاطین کو مشورہ دیا کہ مسلمانون کے حفاظت کی غرض سے کینیا۔ ریٹمو۔ اور کینڈیا پر قبضہ کرنا لازم ہے انگریزی جنگی جہاز ڈریاڈ۔ ھاربراور بلیونیم۔ اور ایک تارپیڈو پکڑنے والی کشتی مسمی بہ آرڈرنٹ مالٹا سے کریٹ کو روانہ ہوئی۔

۱۴۔ فروری کو یونان کے تین جہاز فوج سے بھرے ہوئے کریٹ کو روانہ ہوئے۔ اور اسی تاریخ کو پرنس نکولس شاہزادہ ولیعہد کے چھوٹے بھائی نے جو توپخانہ کے سپہ سالار ہین تھسلی کی طرف کوچ کیا۔ سلاطین کے جواب طلب کرنے پر گورنمنٹ یونان نے جوابدیا کہ جو کارروائی وہ کریٹ کے معاملہ مین کرہی ہے وہ اوسکی خود ذمہ دار ہے۔ کینیا پر عیسوی گولہ باری ہونے سے تمام سفیر معہ اہل وعیال جنگی جہازونپر پناہ گزین ہوگئے۔ ۱۹ فروری کو تار آمدہ لندن سے ظاہر ہوا کہ سلینیہ کے قریب ۱۰۴ مسلمان جن مین بیس عورتین اور ۴۷ بچے تھے عیسائیون کے ہاتھ سے قتل کیے گئے۔ اسی عرصہ مین یونانی فوج نے ۱۵ فروری کو پیشقدمی کرکے ایک ترکی قلعہ کو چھین کر ۲۵ ترک قید کرلیے اور ترکی فوج کو مجبوراً کینیا کو واپس آنا پڑا۔ ۱۴ فروری کو تمام دن شہنشاہ ولیم جرمن نے سفارت خانون

اور مجلس وزرا مین معاملہ کریٹ کے مشورہ مین گذارا اور اسی طرح ایم ہنوٹا وزیر فرانس نے ۵ تاریخ مقدمہ کریٹ کے مشورہ مین سفراء دول کے ساتھ گذاری۔

شاہ یونان کا اڈیکانگ کرنیل واساس افواج یونانی متعینہ کریٹ کا سپہ سالار کیا گیا اس۔ نے کینیا کے قبضہ کی اہل کریٹ کو اطلاع دی۔ اور گورنمنٹ یونان نے دوسرے سلاطین کی صلاح کی مطلق پرواہ نہ کی۔ بلکہ اونکی دہمکیون کو بھی اس کان سنا اور اس کان اوڑا دیا۔ آغاز مارچ مین۔ سلاطین نے ایک متفقہ یادداشت دولت عثمانیہ مین پیش کی اور اسکی ایک نقل گورنمنٹ یونان کو بھی روانہ کی گئی اوسمین درج تھا کہ کریٹ آیندہ سے سلطان ٹرکی کے زیر نگرانی ایک خودمختار دولت تصور کیجائے۔ اور یونانی سپاہ چھہ دن کے اندر کریٹ کو خالی کردے۔ ورنہ یونان سے نہایت سختی کا برتاو ہوگا۔

معاملہ کریٹ مین یونان کا جوش وخروش اور دیگر طاقتونکی دست اندازی

تمام یونانی اخبار گورنمنٹ کو راے دینے لگے کہ کریٹ کے معاملہ مین ہرگز دوسرے سلاطین کی تجویز نہ منظور ہو اور ادنی سپاہی سے لیکر اعلی درجہ کے عہدہ دار تک کو یہ جوش تھا کہ یونان سے مزید ملکی فوج کے نہ بھیجے جانے پر وزیر جنگ نے اپنی خدمت سے استعفا دیدیا اور ایتھنز کے بیریادری نے ارک بشپ آف کنٹربری کو لکھا کہ عیسی مسیح کے نام پر کریٹ کے عیسائیون کے لئے ہر ملک سے امداد طلب کیجائے۔ دلیکن ارک بشپ موصوف نے اوسپر توجہ نفرمائی۔ اور سگنر ماریہ بیٹو اطالین چھہ کا ایک ڈپٹی اپنے ملک کے والنٹیر لیکر کریٹ جانے کے لئے ایتھنز مین وارد ہوگیا۔ ۹ مارچ کو ایتھنز مین

Canea

Archbishop of Canterbury

جوش و خروش کی کچھ انتہا نہ رہی - اور اسی تاریخ کی شام کو ایک مجمع کثیر "جنگ جنگ" کی نعرے مارتا ہوا ایوان شاہی کے احاطہ مین گھس آیا - ولیعہد صاحب نے بالاخانہ کی کھڑکی سے اونکی طرف مخاطب ہوکر بادشاہ کا شکریہ ادا کیا - اور نصیحت کی کہ ہر کام خموشی اور آہستگی سے کرنا لازم ہے - بجاے مستعفی وزیر جنگ کے دوسرا شخص وزیر مقرر ہوا جس نے فوج کے تمام افسرون کو ہمہ وجوہ مستعد اور تیار رہنے کی ہدایت کی اور نہایت سرگرمی سے توپخانہ کی بیٹریان سرحد ترکی کیطرف روانہ کرنے مین مصروف ہوا - اور لندن کے ۶ مارچ کے تار سے واضح ہوا کہ ہاؤس آف کامنس کے چند ممبرون نے جنمین سر چارلس ڈلکی اور مسٹر ہربرٹ گلیڈسٹون شریک تھے شاہ یونان کو ایک تار روانہ کیا جسمین اونکی بیحد تعریف کی گئی - کیونکہ اونھون نے کریٹ کو مہذب بنانے اور وہان امن قایم کرنے مین بہت سعی کی - یہہ تار محض پرائیوٹ رعایا کی حیثیت سے تھا نہ کہ بحیثیت سرکاری ممبر پارلیمنٹ

۷ - مارچ کو یونان نے گورنمنٹ عثمانیہ کو یادداشت بھیجی کہ اگر وہ ترکی فوج کو مقدونیا سے ہٹالے تو یونان بھی اپنی فوج وہانسے واپس بلانے کے لئے تیار ہے - اسی تاریخ کو باب عالی نے سلاطین کی یادداشت کا جواب دیا کہ اسکو اکثر تجاویز اصلاح قبول ہین لیکن آزادی کریٹ کے معاملہ مین بحث کی ضرورت ہے - اس کے دوسرے روز معلوم ہوا کہ سلاطین عظام کے امیر البحرون نے تجویز کیا ہے کہ بہ پاداشت کلہ درازی یونان اوسپر سختی واجب ہے اور اس لئے بندرگاہ پائرس (یعنی ایتھنز کا بندرگاہ ہے) اور کریٹ کی آمد و رفت جہازات بند کر دیجاوے - اور جو یونانی جہاز تعمیل حکم نہ کرین اونکو گرفتار کیا جاوے لیکن ایدھوٹا وزیر فرانس نے اس سے اختلاف کیا -

اور کہا کہ جب تک چیمبر آف ڈپوٹیز مین مشورہ نہ کرلیا جاوے گا تب تک یونان پر کوئی سختی روانہ رکھی جاوے گی

سلاطین کی یادداشت پر یونانی گورنمنٹ کا جواب اور سلاطین کی عملی دست اندازی

۹- مارچ کا تار مظہر ہوا کہ یونانی گورنمنٹ نے جو جواب سلاطین کو دیا وہ یہ تھا کہ فقط کریٹ کے خود مختار بنائے جانے سے موجودہ مشکلات کا خاتمہ نہین ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے سبب مذہبی جوش اور بغاوت ہرگز کم نہوگی۔ بلکہ مناسب یہ ہو کہ یہ جزیرہ گورنمنٹ یونان کو دیدیا جاوے اور فوج کے واپس بلانے کی نسبت یہ جواب ہو کہ یونان ایسا کرکے وہان کے عیسائیون کو مسلمانون کے اختیار مین دیدینا ہرگز نہین چاہتا۔ ہان بحری فوج اور بیڑہ جہاز کا حصہ کسیقدر واپس لیا جاسکتا ہے اور یہ امر کہ کریٹ مین کسطرح کی گورنمنٹ قایم ہو وہین کے باشندون پر چھوڑ دینا چاہیے

اس متمردانہ جواب سے گریٹ برٹن کو تشفی حاصل نہوئی اس لئے کہ یونانی فوج کے کریٹ مین رہنے سے برابر عیسائی اور مسلمانون مین کشت و خون جاری رہنے کا احتمال تھا۔

۱۴- مارچ کو خبر ملی کہ روس کی گورنمنٹ نے ایک سرکلر سلاطین عظام کے نام جاری کیا جسمین تجویز کی گئی کہ چھ بڑی سلطنتون مین سے ہر ایک فوراً دو دو ہزار آدمی کریٹ مین اوتار کر جزیرہ کا قبضہ حاصل کرین تاکہ یونان اپنی فوجین طلب کرنے پر مجبور ہو۔ جرمن اور آسٹریا نے مزید افواج کے بھیجنے سے اختلاف کیا اور جملہ سلاطین کے مشورہ سے یہ امر طے پایا کہ یونانی یادداشت کا کوئی جواب ندین۔ بلکہ یونان و کریٹ کا بحری راستہ فوراً بند کردین تاکہ آمدورفت یونانی جہازات کی مسدود ہوجاوے۔ یونان نے ایک اور یادداشت نافذکی جسمین تحریک کی تھی۔ کہ کریٹ مین امن پھیلانے کا کام یونانی فوجون سے لیا جاوے اور یورپین طاقتین ہمین

اُسکا ماہیہ بتائین اور یہ بھی تجویز کیا کہ امن قایم ہونے کے بعد جب تک اہل کریٹ کی رائے صحیح نہ معلوم ہو کہ آیندہ انتظام حکومت کی بابتہ اونکی کیا مرضی ہے اوسوقت تک ترکی سلطنت اسکے علاوہ حکومت کے جزیرہ کی سرپرست ہو۔

آخر ہفتہ مارچ مین عیسائیونکی مسلمانونپر سخت زیادتی اور قسطنطنیہ مین ترکونکی جوشکو ترقی

۲۴ - اور ۲۵ - مارچ کو دن بھر کیینیا کے گرد ولواح مین نہایت خونریزی ہوتی رہی اور مسلمان مرد بچے اور عورتین گاجر مولی کی طرح کاٹے گئے۔ اکثر مقامات پر باغیونکا قبضہ ہو گیا یہانتک کہ قلعہ **ملاک** کو بھی چھین کر خاک سیاہ کر ڈالا گیا حالانکہ دس منٹ تک جنگی جہاز دن سے گولہ باری ہوتی رہی مگر باغی لوگ کسیطرح ظلم وستم سے باز نہ آئے۔ اُنہون نے موجودہ قلیل التعداد ترکی فوج کا تعاقب کر کے خوب شکار کیا اور یہان سے بھی بڑھکر مقامات **ہلیپا** وغیرہ مین ترکونکو چارونطرف سے گھیر کر مارنے مین مشغول ہوئے جبکہ دوبارہ جنگی جہاز دنسے گولہ باری کی ضرورت درپیش ہوئی جسمین دوسو مفسدین کے قریب ہلاک ہوئے۔ اب ان مسلمانون کے بیہم کشت وخون نے تمام ایشیائی نوجاک اور یورپی روم کے ترکونکو بھڑکا دیا۔ اونکی رگ حمیت جوش مین آگئی اور یہ جوش اونکا کچھ بیجا نہتا اُنھون نے ایک عرصہ مدید تک دنیا کو اپنا صبر وتحمل خوب نمایان طور پر دکھلایا۔ چنانچہ ان تاریخون مین یونانیون کے خلاف قسطنطنیہ مین ایک آتش غیظ وغضب مشتعل ہوگئی۔ لندن سے ۲۶ کی آدھی رات کے وقت اطلاعی تاربرقیان روانہ کرنیکی ضرورت پڑی کہ قسطنطنیہ مین ترکون کو بیحد جوش ہی اور وہان کی حالت نہایت نازک ہورہی ہے۔ یونانی بوجہ خوف قتل ہتھیار بند ہو رہے ہین۔ اس تاریخ کو غیر ملکی جہازون نے پھر باغیون پر گولہ اندازی کی جو خلیج **سوڈا** کے سامنے قلعہ ملاک کے نیچے کو مورچہ بندی مین مصروف تھے۔ اسی روز جزیرہ **غاز** سے مین جو

کریٹ کے جنوب مین واقع ہے یونانیون نے ترکون پر دہاوا کرکے انکے بہت سے آدمی
قتل و ہلاک کر ڈالے - اور بعض مفسدین نے ایک انگریزی دودخانی کشتی پر بھی گولے باری
۱۶ - مارچ کو ممالک اجنبیہ کے امیر البحروان نے سلاطین سے درخواست کی کہ ہر ایک سلطنت
فوراً ایک ایک زاید پلٹن کریٹ کو بھیجے تاکہ جدید مقبوضہ حصہ شہر مفسدین کی حملہ آوری سے
محفوظ رکھا جاوے - ۳۱ کو مفسدون نے دو روز کی جنگ کے بعد قلعہ اسپینالونگا فتح کرلیا
اور ایک ترکی جہاز جس مین سامان حرب تھا غرق کردیا اور قلعہ نزیدین واقع خلیج سوڈا پر حملہ
کیا جسکے فرد کرنے اور قلعہ پر قبضہ رکھنے کے لئے بیڑہ جہازات نے باغیون پر گولہ باری
کی اور کچھہ مجموعی فوج قلعہ کی طرف بھیجی گئی -

اپریل کی کارروائی متعلق بہ کریٹ

۲ - اپریل کو سرکار برطانیہ نے ایک مزید پہاڑی توپخانہ اور ۱۸ توپچی کریٹ کو روانہ کئے -
۳ - اپریل کو دو ہزار باشی بزوقون نے کینیا سے نکلکر ایکروتیری مین باغیون سے مقابلہ
کیا مگر شکست کھائی اور نقصان عظیم اوٹھایا - ترکی گورنر اور اطالین افسرون
نے جنگ بند کرائی - اور باشی بازوق کو کینیا مین واپس لیجا کر انسے ہتھیار
رکھوا لئے - ۵ اپریل کو کینیا کے امیر البحروان کو حکم ہوا کہ یونان کی جابرانہ زیادتی ہونیکی
وجہ سے وہ سب ملکر بندرگاہ پائریس (ایتھنز کا بندرگاہ) کو بند کردین -
اسی عرصہ مین سرحد تھسلی ترکی فوجون سے لبریز ہوگئی اور جنگ کے لئے ترکی عساکر
مین اسقدر جوش پھیلگیا کہ لوگ اشارہ ہوتے ہی وہ یونان کو دہون دہار کردین
۹ - کو بتائید و مشورہ گورنمنٹ روس کے تمامی سلاطین نے دولت عثمانیہ اور
شاہ یونان کو اطلاع دی کہ زیادتی کرنے والون مین جو کوئی بھی فتحیاب ہوگا

اوسکو فتح و ظفر نہ ملتے دیا جائیگا۔ اسی تاریخ کو ایتھنز مین جوش بھڑک اوٹھا۔ لوگ جوق جوق نعرہ ہائے جنگ مارتے پھرتے تھے حتی کہ سلاطین کی الٹیمیٹم یادداشت پر جو ہفتہ اول کے اختتام پر یونان کو بھیجی گئی کوئی توجہ ایتھنز مین نہین کی گئی

ویلش فیوزلیر اور **سیفورتھ** کی بقیہ فوج انگلینڈ کی طرف سے اور مزید کی سپاہ روس کیطرف سے کریٹ مین داخل ہوئی جہان برابر روزمرہ جنگ جاری تھی

۹ - اپریل کو باغیان کریٹ نے کسموس کا محاصرہ شروع کیا۔ اور بحری سپہ سالارون کو مطلع کیا کہ اگر وہ اونپر گولہ باری کرینگے تو اوسکا جواب ترکی بہ ترکی دیا جاویگا

اسی تاریخ کو مسلح یونانی بیقاعدہ گروہون کے ۲ ہزار آدمیون نے ترکی سرحد و منوپولا (?) کلکرانیا کے قریب عبور کیا اور جنکو جنگل مین گھیر کر ترکون نے شکست فاش دی اِس سرحد کی کارروائیون کا مفصل حال مسلسل طور پر ابتدائی کتاب مین لکھا جاچکا اس جگہ صرف کریٹ اور اپائرس کے معرکون کی تفصیل تحریر کیجاتی ہے۔

۱۰ اپریل کو باغیون نے غیر ملکی جہاز پر جسمین پناہ گزین مسلمان بھی سوار تھے گولہ باری کی اور اوسکا جواب جہاز سے دیا گیا۔ سلطان المعظم نے کریٹ کے معاملہ مین تصفیہ کی دیر ہونے سے جو نقصانات عظیم واقع ہورہے تھے سلاطین معظمہ سے اسکی شکایت کی اور ۱۷ - اپریل کو پھر وہاں کی مسلسل خونریزی کے افسوسناک نتائج پر انکو متوجہ کیا باقاعدہ ترکی اور یونان مین اعلان جنگ ہوگیا۔ سلاطین مین بنادر یونانی اور بحری راستون کے بند کردینے کی کامل تجویز ہوگئی - اٹلی سے بھی ایک بیڑی فوجکا اور دو بلٹنین کیانیہ مین پہونچگئین

۲۴ - اپریل - کرنیل واساس سپہ سالار افواج یونان مقیم کریٹ نے امیر البحرون سے استفسار کیا کہ سلاطین دولت عثمانیہ کے موافق ہین یا مخالف کیونکہ اوس نے

کہاکہ ترکون پر حملہ کرنیکا حکم ہوگا۔ ان تاریخون مین سرحد پر نہایت تیزی سے جنگ جاری تھی اور ترک میدان تھسلی مین بڑھ آئے تھے۔ شاہی خاندان کی وہ نازک حالت ہوئی کہ ایک جہاز اس لئے ہر وقت تیار رہتا تھاکہ ضرورت کے وقت فوراً اپنے شاہی مسافرون کو غالباً ڈنمارک مین اُتار آوے جہان خود شاہ جیارج کے بوڑھے والدامن امان سے سریر حکومت پر جلوہ گر ہین۔ ٹرناو اور لریسیا کی ہزیمت سے کرنیل واساس مین بھی دم نہین رہا وہ چاہتا تہا کہ تھسلی کا بدلہ کریٹ کے بے گناہ اور غیر مسلح مسلمانون کا خون بہا کر نکالے اور اسی لئے اُس نے امیر البحرون سے دریافت کیا کہ سلاطین کا تعلق ترکی سے کیا ہے۔

۲۹- کے تار سے معلوم ہوا کہ سلاطین نے تجویز کیا کہ کرنیل واساس یونانی فوج کو کریٹ سے واپس لے آوے اور اگر گورنمنٹ یونان ایسا کرنے مین تساہل کرے تو کوئی بادشاہ جنگ مین دخل نہ دے اور یہ کہ کرنیل واساس کو واپس بلا لینا ثابت کردیگا کہ یونان سلاطین کی اطاعت سے باہر نہین ہے۔ علی ہذا شاہ جرمن نے سخت شرط کی کہ جب تک یونانیون سے کریٹ نہ خالی ہوجاویگا تب تک وہ جنگ کے معاملہ مین ہرگز دخل نہ دیگا اور بالاخر تھسلی مین شکست کھاکر یونان کو نہایت مجبوری اور شرمندگی کے ساتھ کرنیل واساس کو معہ فوج کے کریٹ سے واپس بلانا پڑا۔ چنانچہ ۹ مئی کے تار سے معلوم ہوا کہ وہ ایتھنز مین لوٹ کر آگیا۔ اور گورنمنٹ یونان نے سلاطین کو اطلاع دی کہ رفتہ رفتہ کل یونانی افواج کریٹ سے واپس کر لی جاوینگی۔ اور امید ظاہر کی کہ جنگ ترکی و یونان کے تصفیہ کرنے مین وہ جلد مدد دینگے لیکن سلاطین کو اس رفتہ رفتہ سے تشفی نہین ہوئی سلطان المعظم نے جو کریٹ کو خودمختار کردینے کا وعدہ کیا تھا وہ باوجود فتح تھسلی کے بچند شرایط اُسپر قایم رہے۔

۲۱ - مئی - سلاطین کی تجویز پر یونان نے کامل اطاعت کا اظہار کیا اور شرایط مجوزہ جرمنی کے بموجب یونان کو ایک نوٹ دیا گیا جسکو اس نے بلا کم و کاست منظور کر لیا - اسی تاریخ کو کریٹ سے یونانی لشکر واپس ہونا شروع ہو گئے - اور ۲۲ - مئی تک تمام بقیہ یونانی سپاہیوں سے جزیرہ بالکل خالی ہو گیا -

واقعات مندرجہ بالا سے صاف ظاہر ہے کہ بناء مخاصمت جزیرہ کریٹ ہوا اور چونکہ بوجوہات چند در چند سلطان المعظم کو یونان کی بیجا مداخلت کا پہلے سے اندیشہ تھا اس لئے سامان جنگ کے متحرک کرنے میں اُنہوں نے وہ عاقلانہ تدبیر قبل از جنگ اختیار فرمائی جس سے بہتر نا ممکن تھی اور اس احسن طریقے سے جنگ کی تیاریاں ہوئیں کہ باوجود موجودگی لاتعداد سفراء دول خارجہ کے جو سلطنت کے ہر بڑے شہر میں مقیم رہتے ہیں سلاطین یورپ اور پبلک کو کوئی خاص توجہ کرنیکی نوبت نہ آئی اُسوقت تک کہ دو ملونا کے مقابل طبل جنگ نہ بج لیا - یونان نے اول پیشقدمی کی اس میں تو کوئی شک نہیں - کیونکہ کریٹ میں کرنیل واساس کا داخل ہونا غنیم کی فوج کا ترکی سرحد میں داخل ہونا تھا پھر سلی کیطرف ابھی کوئی چھیڑ چھاڑ نہو نے پائی تھی اور اسی بناء پر اعلان جنگ کا باضابطہ عمل میں لانا اختیار کیا گیا - حالانکہ جنگ اپریل کے دوسرے ہفتہ میں شروع ہوئی لیکن یونانی جہاز فوجیں لیکر ۱۵ - فروری سے کریٹ کی جانب چل پڑے تھے جنہوں نے جزیرہ میں داخل ہو کر اور باغیوں کے ساتھ ملکر مسلمانوں پر جو جو سختیاں کیں وہ ناگفتہ بہ ہیں اُنہوں نے جزیرہ کے تمام اندرونی آباد مقاموں کے مسلمانوں کو تہ تیغ کر کے قلعوں پر تسلط کر لیا اُنکی تمام جائداد مال و اسباب کو لوٹ لیا - باغات اور لاکھوں زیتون کے درختوں کو کاٹ ڈالا - پس ترکوں کو سوا ساحلی شہروں کے اور کہیں پناہ لینے کا ٹھکانا نہ تھا - چنانچہ ۳ مارچ کو ایک ساحلی قلعہ پر بھی جہاں ترکوں نے اپنے کو محصور کیا تھا حملہ کیا - غیر ملکی جہاز کچھ عرصہ تک ساکت رہتے یہانتک کہ یونانی قلعہ میں داخل ہو گئے - اور تمام محصور ترکوں کو قتل کر ڈالا

تب اسٹریا کے ایک جہاز نے یہ کھلم کھلا ظلم دیکھہ کر گولہ باری شروع کردی جس سے تھوڑے
عرصہ مین قلعہ مسمار ہوگیا۔ اور تمام یونانی بھی بجز معدودی چند لوگون کے اوسی جگہہ ہلاک ہوئے
تب بھی یونانی مقتولین کی تعداد قلیل تھی نیز آسٹریا کے ایک جنگی جہاز نے دو یونانی باربرداری
کے جہازون کو جو سامان حرب اور خفیہ اسباب یونان سے کریٹ کو لا رہے تھے گرفتار کرلیا۔

اندرون جزیرہ مین بعد ایک قتل عام کے صرف سو سوا سو ترک باقی بچے تھے اور اونہون نے
ایک قلعہ مین پناہ لی تھی وہ بھی یونانیون کے دست تظلم سے نہ بچے اور سب ہلاک کردیے گئے
باوجود اس کے کہ سلطان نے اپنی مسلمان رعایا مین امن قایم رکھنے کی غرض سے کریٹ
کی خبرون کو مشتہر نہونے دیا تاہم رفتہ رفتہ ان مظالم کی خبرون نے مختلف ذرایع سے اشاعت
پائی۔ مسلمانون کی جوش ہمدردی اور غصہ کا کچھہ ٹھکانا نرہا۔ تاآنکہ مسلمان سلطان کی
نرمی اور سہولت پر غم کھانے اور افسوس کرنے لگے حتی کہ اگر بدبخت یونانیون کو کافی سزا دی
کی جرأت نہ دکھائی جاتی تو کچھہ بعید نہ تھا۔ کہ سلطان کا تاج وتخت تو درکنار مسلمانون کے
ہاتھ سے شاید وہ قیمتی جان بھی جو فی زمانہ بائیس کرور مسلمانونکی جان ہے معرض خطر
مین پڑجاتی ۔ جوش حمیت کا کچھہ ٹھکانا نرہا بلکہ عام خیال یہ پیدا ہوگیا تھا کہ اگر اسی طرح
مسلمانون کا قتل اور اونکی تباہی اور جزیرہ سے بیخ کنی رہی تو افواج عثمانیہ شاید خود عنان
اختیار اپنے ہاتھ مین لیکر عیسائیون سے بدلہ لینا شروع کردین گے ۔ (افواج مقیم کریٹ
جو اول سے آخر تک باوجود کشت وخون رعایا کے دست اندازی نکی وہ سلاطین کے
روکنے سے ہوئی کیونکہ وہانکی امن قایم کرنیکا ذمہ خود شاہان یورپ نے لے لیا تھا اس
لیئے کہ ترکی فوج کی دست اندازی سے شاید مذہبی رنگ چڑہکر بغاوت کو اور ترقی نہو
اگر عثمانیہ فوج اس اخلاقی طور پر سے دست دیکھکر دکھاتی تو اسقدر طول نہ کھنچتا اور کم سے
کم مسلمان تو اس افسوسناک حالت سے تباہ وبرباد نہوتے) لیکن خدا کے

فضل سے ایسا نہ ہونے پایا بلکہ مسلمانوں کے عظیم الشان بادشاہ نے ان ظالمون کی خونریزی اور مسلمانون کے خون کے بدلہ لینے کی ذمہ داری باوجود ۳۲ دانتون مین پھنسے ہونیکی اپنی ہی سر لی جیساکہ انکو شایان تھا - اور ماہ اپریل اور مئی مین کیا جو کچھ کیا - اور اہل عالم نے سنا جو کچھ سنا مختصر یہ کہ ایک ماہ کی کارروائی نے اسلام کو حضیض مذلت سے اوج مرتبت پر پہونچا دیا - الغرض کریٹ کے متعلق ضروری واقعات جسقدر قلمبند ہوئے وہ اس ضرورت کے لئے کافی ہین کہ جنگ کے وجوہات بخوبی سمجھ مین آجاوین بقیہ حالات اور واقعات بعد از اختتام جنگ اپنے موقع پر درج کیے جاوین گے - لہذا ہم پھر جناب ایپائرس کے ابتدائی محاربات لکھنا شروع کرتے ہین جنکی تمہید بات ہوچکی ہے - اور جب تک کہ اس سوبہ کی ۲۶ - اپریل تک کی کارروائی نہ لکھہ لین گے تھسلی کی طرف رجوع نہ کرین گے تاکہ آیندہ سے مقامات کے حالات ملے جُلے چلے جاوین -

یونانی فوج کا داخلہ ایپائرس مین

۱۲ - اپریل ۱۸۹۷ء سے قبل ایپائرس مین ترکی افواج کا طرز عمل صرف مدافعانہ رہا اور جیسا کہ سرحد تھسلی پر وہ چند روز تک یونانیون کی شرارت کا تحمل کرتے رہے اسی طرح آن کے مقابل بھی جو افواج ترکی موجود تہین وہ یونانیون کی چھیڑ چھاڑ پر صبر کرتی رہین - حتی کہ احکام سلطانی حملہ بچانے اور نیز حملہ کرنے کے پہونچ گئے - چنانچہ مثل سرحد تھسلی کے سرحد ایپائرس کو بھی یونانی ارریگولر سپاہیون نے عبور کرکے گریونیا پر حملہ کیا جنکے ساتھ اٹلی کے والنٹیر بھی شامل تھے ان سب کی مجموعی تعداد ۲ ہزار کے قریب تھی - سرحد ترکی مین داخل ہونے کے بعد انکی خوب خاطر داری کی گئی - یعنی سلطانی البانیہ فوج کے کمانڈر نے انکو دیکھہ کر حکم دیا کہ ایسے بزدلون پر شاہی کارتوس کے ذخائر صرف کرنے کی ضرورت

نہین ہے بلکہ انکا کام سرد لوہے سے لینا چاہئے یعنی تلوار اور سنگین سے انکی مزاج پرسی
کرلینا کافی ہوگا پس البانی فوج کی طرف سے ایک فیر ہوا بلکہ ان بہادرون نے چشم زدن
مین مجاہدین یونانی کو سنگینون پر رکھکر ٹکرے ٹکرے کرڈالا چنانچہ دو ہزار مین سے بمشکل تمام
تین سو آدمی جان بچاکر بھاگے - اور باقی سب وہین کھیت رہے - اس کے بعد باقاعدہ
فوجون مین زور شور سے لڑائی ہونا شروع ہوگئی - ۱۷ - اپریل کی صبح کو ۸ بجے کے وقت قلعہ
پریوزا سے یونانی بیڑہ پر گولہ باری کی جس کے صدمہ سے یونانی جہاز مقدونیہ خلیج امرشیا کی
تنگ دہانہ مین غرق ہوگیا - نیز قلعہ مذکور سے یونانی جنگی مقام ہنیم پر گولے برسائے گئے
جسکا جواب بیڑہ کی توپون سے نہایت چابکدستی سے دیا گیا - اور ترکون کا اس سے کسیقدر
نقصان ہوا - یعنی منجملہ ۳ توپخانون کے دو چھوٹے توپخانے کچھہ عرصہ کے لئے بند کرنا پڑے
حالانکہ تیسرا بڑا توپخانہ کسیطرح خاموش نہوسکا - گورنمنٹ یونان نے مغربی حصہ کے بیڑہ جہازات
کو حکم دیا کہ وہ قلعہ پریوزا پر گولہ باری کرے اور ایک معقول تعداد لشکر کی سمندر کے کنارے سے
بڑہ کر جزیرہ کارفو کے مقابل - سارانتہ پر جہاز سے اوتری اور اوس مقام پر جو کچھہ ترکی
سامان رسد مختصراً جمع تھا اسکو اوڑاتے اور جلا دینے مین کامیابی حاصل کی اور یونانی فوج
برتی کے ایک پہلو کو اپنے زور مین رکھا جو کرنیل ماناس کے زیر کمان جانینا پر بڑہ رہی تھی
کرنیل نہایت تیزی سے حملہ آور ہوا اور ترکون کو ابتداءً مقام فلیپاڈیز سے ہٹا دیا اور
جنکو آگے بڑہکر مقام استرونیا بھی خالی کردینا پڑا - جس کو کرنیل ماناس نے اپنا فوجی
ہیڈکوارٹر قرار دیا - دوسرا گروہ یونانیون کا قلعہ نیپی پکردیہ کے مقابل موجود ہوا -
یہ مقام اوس جگہہ واقع ہے جہان جانینا کی سڑک آرٹا اور پریوزا کیطرف پھٹتی ہے لیکن
بقول ایک انگریزی اخبار کے " ترکی سپاہیون کا دل و گروہ تمام فن جنگ کے کمالات
سے برتر اور اعلی ہے " انہون نے اس حملہ آور فوج کا نہایت شجاعت سے

مقابلہ کیا اور ابھی آدھی دور بھی نہ پہونچنے پائی تھی کہ اونہون نے شکست فاش کھائی اور
پھر اپنے علاقہ آرٹا کیطرف مراجعت کرنا پڑی - اس عرصہ مین ترکی کمک جو تھسلی کو جارہی تھی
راستہ ہی سے ایپارس کیطرف مڑ گئی جہان کمک کی زیادہ تر ضرورت تھی ۱۸ - اپریل کو یونان
کے بیڑہ جہازات نے قلعہ پریوزا اور اون قلعجات پر نہایت زور شور سے گولہ باری کی جو دہانہ
خلیج امرینشیا پر واقع ہین اور یہی ایک بڑی کارروائی تھی جو تمام دوران جنگ مین یونانی بحری
طاقت سے ظہور پذیر ہوئی - اس جہازی حملے کے جواب مین قلعہ پریوزا نے نہایت دندان شکن مقابلہ کیا
اور تمام جہازون مین ایک کھلبلی ڈالدی - بیڑہ جہازات کو آخر کار توپون کے زد سے ڈر
ہٹ جانا پڑا اور وہ آہن پوش جہاز جو گولہ کھا کر نہ سنبھل سکا تھا بدبختی سے خلیج کے تنگ دہانہ
کے بیچ مین ڈوبا جسکی وجہ سے دیگر جہازات کی آمدورفت مین بڑا خلل واقع ہوگیا تھا اس لئے
گورنمنٹ یونان سے حکم ہوا کہ ڈائنامیٹ کے ذریعہ سے اڑا کر راستہ صاف کیا جاوے - اس
بحری حملہ کی کیفیت خود جنرل حفظی پاشا کے تار سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے - جو انہون نے ۱۹ اپریل
کو حضور سلطانی مین روانہ کیا -

۱۹ اپریل جنرل حفظی پاشا کا تار قلعہ پریوزا کی گولہ باری کے احوال مین

جنرل ممدوح الصدر اسطرح ۱۹ تاریخ کو تار دیتے ہین کہ :-

ان ۱۳ جہازون مین جنمین سے ۷ نے ایا ملوا اور باقی ۶ نے خلیج فاردہ
کیطرف اگر شہر پریوزا پر حملہ کیا تھا جسکا حال اول عرض کیا گیا تھا جب پریوزا
کے قلعہ سے گولہ باری کی گئی تو حمیدیہ اور جدید ومدسون کی توپون مین سے

۵ اینٹی میٹر والی توپون کے تین سخت گولون نے دو جہازون کو نقصان پہونچایا مگر یہ تحقیق نہو سکا کہ نقصان کی مقدار کسقدر ہی مگر اسکی وجہ سے یونانی بیڑہ ہٹ کر چلا گیا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس ۴ ۱/۲ گھنٹون کی سخت جنگ مین ہمارا کچہ نقصان نہین ہوا

اسی بحری حملہ کی خبر کو اخبار صباح نے اسطرح لکہا کہ :۔

شہر پریوزا اور قلعجات پریوزا اور تساکی مورچون کو جلا دینے کی غرض سے یونانی بیڑہ نے جس مین ۔ ۔ آہن پوش اور تین چوبی جہاز تھے دو سو گز کا فاصلہ قائم رکھکر دو اسکا اوران مرتب ... جنکے ۱۱ گولے بتفصیل ذیل اسطرح آکر لگے کہ قلعہ حمیدیہ مورچہ کے خارج اطراف پر ایک اور اوس کے اندر دو۔ ریتی قلعہ کے بیرونی اطراف پر تین اور اندرونی حصہ مین ۵ گولے لگے۔ لیکن کوئی نقصان نہ پہونچا۔ ایک یونانی آہن پوش جہاز جبکہ حمیدیہ مورچون کے مقابل گذر رہا تہا تو اوس کے اگلے حصہ مین ۵ اینٹی میٹر والی توپ کا ایک گولہ مذکورہ بالا مورچہ سے اور اوس کے پچھلے حصہ مین ایک گولہ ریتی قلعہ کے توپ سے آکر لگا۔ جس کے سبب سے جہاز ایک طرف کو جہک گیا۔ اور ایک دوسرے آہنی جہاز کے اندر ایک گولہ پھٹا جسکے سبب سے بیڑہ کو ہٹ جانا پڑا اور علاوہ اس کے "واقعی مورچہ" اور "خضر قلعہ" پر ۱۵ - ۱۵ اینٹی میٹر والی توپون کے گولون نے ایک چوبی جہاز کو بالکل بیکار کر دیا جسکو دو آہنی جہاز گھسیٹ کر لے گئے۔ اور یونانی بیڑہ کو بجز نقصان اوٹھانے کے کچھ اور ہاتھ نہ آیا"

پریوزا کی گولہ باری یونانیون نے ۲۱ - اپریل ۱۸۹۷ء کو بالکل موقوف کر دی جسکا جاری رکھنا ان کے بس کی بات نہ تھی - کیونکہ قلعہ کے استحکام کے باعث بجز گولہ و بارود ضایع ہونے کے اور کوئی فایدہ مترتب ہوتا معلوم نہوتا تھا

ترکی فوج متعینہ اپائرس کی کیفیت

کپتان نارمن صاحب ولایت کے ایک ماہوار رسالہ مین ترکی فوج کی موجودہ حالت کا سنہ ۱۸۷۷ء کی حالت سے باوضاحت مقابلہ کرتے ہین جنکی تحریر مصداق اَلفَضلُ مَا شَہِدَت بِہ الاَعدَاءُ نہایت قابل وثوق ہوسکتی ہے۔ صاحب موصوف نے دو برس ہوئے اوسوقت کی فوجی حالات پر ایک رسالہ شایع کیا تھا جسمین اونہون نے یقین کے ساتھہ تحریر کیا تہا کہ ترکی فوج ان اصلاحات کے طفیل جو عملی جنگی کمیشن کی نگرانی مین جسکے میر مجلس خود اعلیحضرت امیر المومنین ہین اور جو برابر یلدز کوشک مین اجلاس کرتی رہتی ہے رایج کی گئی ہین کسی آیندہ لڑائی مین خواہ اوسکا مقابل کوئی ہو اپنی شجاعت و کار آزمودگی کا پورا ثبوت دیگی وہ اب محاربہ روم و یونان کی نتیجہ سے خوش ہوے انکا بیان بالکل درست ثابت ہوا۔ کپتان ممدوح* اس جنگ مین ترکی فوج مقیمہ صوبہ اپائرس کے ہیڈ کوارٹر کے ساتھ تھے اور اونہون نے صوبہ مذکور کی لڑائیون اور محاربون کے حالات نہایت شرح و بسط کے ساتھہ تحریر فرمائے ہین جس مین اونہون نے ترکی فوجی ترقی کا ذکر کیا ہے جو اس کو پچھلے بیس برس مین حاصل ہوئی ہے۔ سنہ ۱۸۷۷ء کی ترکی فوج کی نسبت تحریر فرماتے ہین۔

محاربہ روم و روس مین ترکی فوج کے اہم نقص یہ تھے کہ اسٹاف کا اسمین نام و نشان تک نہ تھا۔ اور افسر بالکل ناقابل اور جاہل تھے مختار پاشا (سپہ سالار افواج آرمینیا) کے ساتھہ کوئی اسٹاف نہ تھا اور نہ کوئی افسر ایسا انکے ساتھہ تھا جو دشمن کی جمعیت اور ملک کی قدرتی کیفیت کو معائنہ کرنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ بہت تھوڑے افسر نقشہ کو پڑہ سکتے تھے اور نقشے بھی بہت تھوڑے تھے۔ اور جو تھے وہ بھی اسٹریا کے چھپے ہوئے۔ میدان

* بعد اختتام جنگ سلطان المعظم نے انکو تمغہ عنایت فرمایا۔ ۱۲

جنگ مین تار برقی سے کوئی کام نہ لیا گیا تھا۔ کیمپ سے فاصلہ پر پلٹ
اور بھرے بٹھانے وہ جانتے ہی نہ تھے۔ ڈویژنون برگیڈون اور رجمنٹون
کے کمانڈر اپنی اپنی فوجون سے کام لینے اور اونسے فوجی نقل و حرکت
کرانے کے فن سے ناآشنا تھے۔ اور کیمپون کے صاف رکھنے کے لئے
کوئی کوشش نہ کیجاتی تھی۔ میدان جنگ کے لئے تقریباً کوئی اسپتال
موجود نہ تھا۔ اور مجروح سپاہیون کے اعضا قسطنطنیہ سے منظوری
ملنے سے پہلے قطع نہین کئے جا سکتے تھے۔ میدان جنگ مین فوجی خزانہ بالکل
خالی تھا اور کمسریٹ کا انتظام کہین دکھائی نہین دیتا تھا ۱۸۹۷ء مین
کل نقشہ بدلا ہوا ہے۔ ڈویژنون کے کمانڈر عثمان پاشاہ ابراہیم پاشا یہ
دونون افسر صوبہ ایپائرس کی فوج پر مامور تھے جسکا مارشل ادہم پاشا سے
کوئی تعلق نہ تھا اور جو اعلی تعلیم یافتہ اور علمی و عملی دونون طرح کی فن جنگ مین
پورے ماہر تھے اسٹاف افسر ایسے چالاک اور ذہین تھے کہ کسی فوج مین اونسے
بہتر نہین دکھائی دیتے تھے۔ فوج ایپائرس کے دونون ڈویژنون کے اعلی
اسٹاف افسر میجران اسد و صالح تھے کئی برس جرمنی فوج مین رہ چکے تھے
اور ٹوپی کی چوٹی سے لیکر بوٹ کی ایڑی تک ہر جوڑ بند اونکی سپاہگیری
کا شاہد تھا۔ تمام رجمنٹون کے افسرون اور اسٹاف افسرون کو ملک کے نہایت
درست نقشے تقسیم کئے گئے تھے جو ۱/۵۰۰۰۰۰ کے پیمانہ پر تھے ڈویژنون کی
کمانڈرون کے پاس اس نقشہ کے علاوہ ایک ایک نہایت ہی عمدہ نقشہ
رنگین ۱/۲۰۰۰۰۰ کے پیمانہ پر تھا۔ اُن سے عمدہ نقشے مین نے کبھی نہین دیکھے
محکمہ تار فوجون کے ہمراہ تھا۔ اور گو عیسائی باغی اکثر تارون کو کاٹ جاتے

تھے تاہم محکمہ مذکور نہایت قابل تعریف درستی اور سرعت سے کام دیتا رہا

بکٹ اور دو دوسرے پہرہ کے فرائض کو نظام توصین بخوبی سمجھتی تھیں اور صوبہ
نمکو کے تینوں بریگیڈن کے سب صفائی و پاکیزگی میں اپنی آپ ہی
نظیر تھے آدمیوں اور گھوڑوں کے لیے پانی پینے کا الگ الگ انتظام تھا
پاخانے نہایت احتیاط سے بنائے گئے تھے اور ہر روز صاف کیے جاتے تھے
میدانی فوجی ہسپتال ہر ایک ڈویژن کے ہیڈکوارٹر میں موجود تھے - ایک
بمقام پرویزا میں بمقام فلیپاولیس - ایک بمقام یلا کا اور پانچ جانینا میں تھے
ان سب میں بالمجموع دو ہزار بیمار اور مجروح سما سکتے تھے مگر خوبی کا مقام
ہے کہ طبی ڈاکٹروں پر بیماروں کی چنداں بھرمار نہ تھی - قطع اعضاء کیلیے
قسطنطنیہ سے اجازت منگانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی - یہ امر ہسپتال
کے اعلی طبی افسر کی رائے پر منحصر تھا - جانینا کے ہیڈکوارٹر کا فوجی خزانہ بھرپور
تھا اور عثمانی پاشا ہر وقت نہ فقط اون دہقانوں کو جنگی جانور باربرداری کے
واسطے لیے جاتے تھے کرایہ دے سکتے تھے بلکہ فوج کے لیے جو بھیڑ بکری
خریدی جاتی تھیں انکی قیمت فی الفور ادا کر دیتے تھے - سپاہی بھی روپیہ سے
خالی نہ تھے انکی بھی تنخواہ برابر ملتی رہتی تھی - اور گو البانی طبعاً لوٹ
مار کے عادی ہوتے ہیں مگر دم آرمی (اردو) کے سپاہی نہایت احتیاط
والتزام کے ساتھ ہر ایک چیز کی جسکی انہیں ضرورت ہوتی تھی قیمت ادا کرتے
تھے - مئی کے آخر میں جانینا سے آگے بڑھنے کے وقت تو میں بار برداری
کا انتظام نہایت مکمل تھا - ہر ایک بٹالین کے ساتھ دو سو یا تین سو خچریں تھیں
اور مقامات پیٹر پونیا - فلیپاڈیز - نستوصون - کاروان سرائی اور رجاپیا میں

ڈپو قایم کردے گئے تھے۔

اس کے بعد کپتان نارمن تحریر فرماتے ہین کہ۔

گورنمنٹ عثمانیہ نے اس محاربہ مین عثمانیہ فوج کا بہترین و قابلترین حصہ نہین بھیجا تھا۔ چار رجمنٹون کے سوا اور کوئی رجمنٹ باقاعدہ فوج نظام کی سلطان المعظم نے میدان جنگ کو روانہ نہ کی۔ یہ میدان ایلی ردیف فوج جیسا ہی نظام فوج اپنی اپنی چھاونیون کی بارگون ہی مین مقیم رہی تھی اگر سرویا یا بلگیریا بھی یونان کے ساتھ شامل ہو جاتے دگو ہیتیک یونان صوبہ مقدونیا کا دعویدار ہے۔ یہ دونون قومین اُسکی بجائے زیادہ تر سلطان کی طرفدار رہینگی) تو ٹرکی کو اسکی کچھہ پرواہ نہوتی۔ اُس نے ان دونون ملکونکی سرحد پر منزل بمنزل ایک سو بیس ۱۲۰ پلٹن نظام فوج ڈال رکھی تھی جو سب کی سب ماسر سنگرین رائفلون سے مسلح تھین۔ اور گو باب عالی کو ان دونون ملکونکی ساکت رہنے کا یقین تھا۔ مگر اُسے یونان ایسے حقیر دشمن کے مقابلہ پر نظام فوج روانہ کرنیکی احتیاج نہ تھی۔

پس ٹرکی نے ثابت کر دیا کہ وہ یونان ایسے ملکون کو صرف بائین ہاتھہ کی ضرب سے تباہ کر سکتی ہے۔ کیونکہ ردیف اور نظام کی وہی نسبت ہے جو ہندستانی گورہ فوج کو پولیس کے رنگروٹ سے ہے۔ (منقول از وکیل)

جانیناکے قریب لڑائی

۲۴ - اپریل کو جانینا سے کچھہ فاصلہ پر اُس یونانی فوج سے جو برابر اندرون ایپارس مین بڑہتی چلی گئی تھی ترکون نے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا جسکا نتیجہ صرف یہی ہین

ہوا کہ یونانیون کے قدم آگے بڑہنے سے رک گئے بلکہ انکو ایسی شکست فاش ملی کہ جس مین پانچسو کے قریب قتل و زخمی اور ۲۰۰ قید ہوئے - اور ترکون کی طرف سے کل ۱۲۴- آدمی قتل اور زخمی ہوئے - اس معرکے سے یونانی فوج پسپا ہو کر پیچھے کو لوٹ پڑی یہانتک کہ قلعہ پینٹی پگیڈیا پر دم لیا - جہان دوبارہ خونریزی کے ساتھ معرکہ آرائی ہوئی - یہ مقام آرٹا اور جانینا کے درمیان واقع ہے -

پینٹی پگیڈیا پر دوسرا سخت معرکہ اور یونانیون کی ہزیمت

پہلی مرتبہ یونانیون نے ترکون کو پینٹی پگیڈیا سے ہٹا دیا تھا - لیکن اس مقام پر ۲۳ - اپریل کی شام سے پھر ایک یونانی پلٹن زبردست دستہ فوج ترکی سے مصروف کارزار رہی جسمین قبل الذکر کے ڈیڑھ سو آدمی ہلاک ہوئے تاہم اوس روز نتیجہ کا فیصلہ نہو سکا کہ بالآخر میدان کس کے ہاتھ رہا - اس کے بعد پھر دونون فوجون مین بڑا بھاری مقابلہ ہوا جس مین یونانیون کو سخت ہزیمت ہوئی اور اوس جگہہ سے شکست کھا کر یونانی سپاہ ایسے دیوانہ پن کے ساتھ فرار ہوئی کہ جابجا خود اپنے شہرون کو لوٹتی ہوئی پیچھے ہٹتی چلی گئی - اور چونکہ ترک پیچھے سے تعاقب رہنے اس لئے اونکو رک کر دم لینے کا کہین موقع نہ ملا حتی کہ دریائے آرٹا کو عبور کر کے اپنے محفوظ مقام شہر آرٹا مین جا کر پناہ گزین ہوئے - افسرون نے بہتیرا کوشش کی کہ بھاگڑ بند کر کے اپنے دشمنون سے مردانہ وار مقابلہ کرین - لیکن سپاہی کب کسی کی سنتے تھے - چنانچہ ہر طرف سے کھنچکر آرٹا پر یونانیون کی تعداد تیس ہزار سے متجاوز ہو گئی - اور مجموعی تعداد ترکون کی اوس کے مقابل بیس ہزار سے بھی کم تھی - دونون سپاہون کے درمیان صرف دریائے آرٹا حائل تھا - اگر یونانی گھر پر پہونچکر بھی ذرا حوصلہ کو کام فرماتے - تو ظاہر ہے کہ اون کے حریف اون سے تعداد مین دو ثلث سے بھی کم تھے - لیکن باوجود

افسرون کے بہلانے پھسلانے - دہمکانے - ڈرانے چیخنے - اور چلانے کے کسی سپاہی نے اُنکے ارادون کی تائید نہ کی اور کسی روز تک مقابلہ کا ارادہ تک نہ کیا -

یورپی والنٹیرون کا یہ حال تھا کہ جابجا پہاڑون کے محفوظ مقامات مین مسکن گزین تھی اور باطمینان تمام ورجینیا تماکو کے سگریٹ بنا کر پی رہے تھے اور اندھیرے او جالے جو کوئی نظر آجاتا تو ترک سمجھکر نشانہ موت بنا دیتے تھے - حالانکہ وہ شخص یونانی لباس مین ہوتا تھا وہ خیال کرتے تھے کہ ترک دہوکہ دیکر اونکی قریب آنا چاہتا ہے - پنٹی پگیڈیہ سے یونانیون کی فراری بعینہ لریسا کی مانند تھی وہ وجہ یہی تھی کہ افسرون کی نالایقی اور سپاہ کی بزدلی اور گھبراہٹ سے انتظام اور ڈسپلن قایم نہ رہ سکا -

نتیجہ جنگ پنٹی پگاڈیہ

اس لڑائی کا نتیجہ ۲۹ - اپریل یوم جمعہ کو ظاہر ہوا جس مین پانچسو یونانی مقتول و مجروح ہوئے والنٹیرون مین انگریز والنٹیر کلیمنٹ ہیرس کے زخمی ہونے کا افسوسناک واقعہ پیش آیا جو ایڈمرل ہیرس کا بیٹا ہے - بعد کو معلوم ہوا کہ ہیرس والنٹیر نہین بلکہ نامہ نگار تھا جو ترکون کی قید مین کچھ عرصہ رہا - ترک تعاقب کرتے کرتے آرٹا کے سامنے جا پہونچے اور اس کے قرب و جوار کے گاؤن قبضہ مین کر لئے - علاوہ اس کے دوسری لڑائیون مین کپتان برج (جوان) مین گولی لگنے سے مجروح ہوئے جمیس روڈکنا کی گلمین اور بارک صاحبان بھی زخمی ہوکر ایتھنز کو واپس گئے -

آرٹا مین مخالفا جوش اپنی گورنمنٹ سے

پنٹی پگیڈیہ سے فراری اور شکستی کی پیہم شکستون سے گورنمنٹ کو رعایا نے اپنا دشمن

تصور کرکے مخالفت کا اظہار شروع کیا۔ چنانچہ ۲۵۔ اپریل یوم یکشنبہ کو جب پادری صاحب نے بادشاہ اور خاندان شاہی کے لئے دعا مانگی تو لوگون مین سخت مخالفانہ جوش پیدا ہوا۔ اور گرجاے کے قریب مین جو شاہی محل واقع تھا دہقانیون نے اُسکو لوٹ لیا اور طرح طرح کی خفگی اور ناراضگی کا اظہار کرتے پھرے۔ باشندے شب و روز نہایت بے چینی اور اضطراب سے بازارون اور گلی کوچون مین پھرتے رہتے تھے۔ خوف سے اونکے چہرے متغیر اور حواس پریشان تھے کبھی تو اُن نوجوانون کے خیر مقدم کی غرض سے ریل اسٹیشن یا ساحل سمندر پر دوڑے جاتے تھے جو بذریعہ ریل یا بوسیلہ جہاز اُس مقام پر اُترتے تھے اور کبھی باہم جلسہ منعقد کرکے واقعات جنگ پر بطرح نکتہ چینیان کرکے غیض و غضب کا اظہار کرتے اور بادشاہ سے لیکر فوجی سپہ سالارون اور جملہ افسرون اور گورنمنٹ کے تمام اہلکارون اور منصبدارون حتی کہ اپنے سوا تمام ملک کو یونان کی مصیبت کا باعث ٹھیراتے تھے اور یہ جوش اسدرجہ بڑہتا رہا کہ دور اندیش اشخاص کے نزدیک خانہ جنگی برپا ہونیکا احتمال تھا۔

یونانی مغربی بیڑہ جہازات کی کاروائی

۲۶۔ اپریل کو مغربی اسکواڈرن نے سکایہ گاؤن پر حملہ کیا جسمین ترکون کی فوج کے لیے رسد کا سامان اور ذخیرہ جمع تھا لیکن کچھ کامیابی نصیب نہوئی۔ کرنل ماناس بدستور افواج ایپائرس کا سپہ سالار رہا لیکن بوجہ نالایقی کے اُسکے اسٹاف کی بدل دینے کی تجویز ہوئی۔

پینٹی ٹیگ ٹیہ پر کیونکر ترکی قبضہ حاصل ہوا

۲۸۔ اپریل کو ترکون نے وہ موقع جو اونکے ہاتھ سے نکل گیا تھا دوبارہ واپس لینے کے لئے جی توڑ کر کوشش کی۔ اور چار ہزار ترکی سپاہ نے معہ اُس توپخانہ کے جو اونکے

ہمراہ تھا یونانیون کے ہیڈکوارٹر پر حملہ کیا۔ جنکو صرف چھ سو یونانی سپاہیون تین سو پیادون اور دو سو والنٹیرون نے بہت خوبی اور دلیری کے ساتھ روکا اور برابر اُسوقت تک اپنی جگہ پر قابض رہے جب تک کہ امدادی فوج اپنے ساتھ دو توپ خانے لیکر آ پہونچی۔ موقع چونکہ کوہستانی تھا اس لئے بعد وقت توپین پہاڑ کی چوٹی پر چڑھائی گیئن۔ اِن بروقع توپون کی گولہ باری نے ترکونکا بڑا نقصان کیا جسکے اثر سے اونکو پسپا ہونا پڑا۔ بقول ایک ولایتی نامہ نگار کے اس معرکہ مین یونانی صرف ایک مقتول اور چار مجروح ہوئے لیکن چاہیئے تھا کہ اس غیر متوقع فتح اور خوش نصیب حملہ سے آیندہ کے لئے یونانی متنبہ ہوتے اور ہمت بڑھاکر اُس ضروری مقام کو جو دراصل صوبہ ایپایرس کی کنجی تھا اچھی طرح محفوظ اور مضبوط کرنیکا اہتمام کرتے اور اوسپر متصرف رہنے کی ضرورت سے واقف ہوجاتے۔ لیکن "چون قضا آید طبیب ابلہ شود" یونانی افسرون نے ایسا ضروری مورچہ معدودے چند آدمیون پر چھوڑ دیا اور اونکے لئے کافی سامان رسد بھی نہ چھوڑا جو ایک ہی طرف سے مطمئن رہتے انکی تعداد اسقدر قلیل تھی کہ اگر وہ حد سے زیادہ بھی مستقل مزاج اور بہادر ہوتے تو بھی ترکی گولہ باری کی تاب لاسکتے تھے لہذا رات ہونے سے پیشتر ہی اس مستحکم مورچے کو تمام سپاہی جنکی شمار تین ہزار تھی چھوڑکر چلدئے اور اپنی موجودہ توپین بھی اپنے ہمراہ لے گئے اور صرف ترکی اقبال سے بلا ایک فیر کئے ہوئے ساری فوج نے راہ فرار اختیار کرلی۔ بھاگنے والونپر بے حد خوف و ہراس طاری تھا اور اونکے چہرون سے حالت اضطراب اور طرز رفتار سے سستی محسوس ہوتی تھی۔ انکا قیافہ ظاہر کررہا تھا کہ مقابلہ کرنے کی امید انہون نے قطعی ترک کردی تھی۔ یہ تمام لوگ جو وردیون سے فوجی سپاہی معلوم ہوتے تھے ایک باقاعدہ بے ترتیب اور ناممکن الانسداد صورت مین آرٹا کی جانب اوڑے جارہے تھے بیچارے افسر جنکی پلٹنین سب منتشر ہوگئی تھین اور انکا انپر کوئی قابو نہ رہا تھا وہ بھی پیچھے پیچھے دوڑتے چلے جارہے

تھے۔ حزن و ملال اور شرم و غیرت کے آثار اونکے بشرے سے صاف عیان تھے اور دوبارہ اپنے آدمیون کو ترتیب مین لانے کی اونکو کوئی امید باقی نہ رہی تھی۔ ان سب بھاگنے والے سپاہیون کی شمار قریب، ہزار کے پہونچ چکی تھی جنکے ساتھ دیہاتی لوگ بھی گریز مین شریک ہوکر اور بھی ہربونگ کا سبب بن گئے تھے یہ دیہاتی لوگ سلطان کی رعایا تھی لیکن بدین خوف کہ ترک اُن سے یونانیون کو مدد پہونچانے کا بدلہ نلین اپنے اپنے گھر چھوڑکر آرٹا کی جانب بھاگے چلے جارہے تھے۔ ہزارون مرد عورتین اور بچے جنکا مال و اسباب گھڑون مین بندھا ہوا اونکی پشتون پر لدا ہوا تھا۔ اُفتان و خیزان کثیر التعداد مویشی بھیڑون اور بکریون کو آگے آگے ہنکاتے ہوئے چلے جارہے تھے۔ بعض بعض جگہ جہان سڑک تنگ ہوتی تھی وہ اس خوف زدہ بھیڑ بھاڑ اور اونکے اسباب اور سامان لشکر سے ایسی ٹھس جاتی تھی کہ پیچھے سے آنے والے لوگ چیختے چلاتے۔ شور و غل مچاتے ہوئے یگانہ اور بیگانہ کو کچلاتے ایک دوسرے کو پامال کرتے حتی کہ جان سے مارتے ہوئے رواں دواں تھے۔ گاؤن والون کی حالت ذرا اس سے کسیقدر بہتر تھی۔ سخت شرمناک ہنگامہ برپا تھا۔ والدین کی آہ و زاری اور بیقراری کی چیخین سُنائی دیتین جنکے بچے گم ہوگئے تھے اور بچون کے دہاڑنے کی آواز گوش زد ہوتی تھی جو اپنے اپنے ماں باپ سے بچھڑ گئے تھے رات ہوجانے سے یہ ہولناک سین اور بھی پُرخطر ہوگیا تھا۔ بعض بعض آدمیون کے ہاتھ مین جو لالٹینین تھین وہ اس دردناک سین کے کسی حصہ کو کبھی کبھی روشن کردیتی تھین یہ گروہ منتشرین ڈہائی بجے رات کے آرٹا کے پل پر پہونچا۔ اور صبح ہوتے ہی مطلع صاف ہوگیا۔ ایک یونانی بھی سرحد کے اس پار باقی نہین رہا۔ چنانچہ گیارہ ہزار فوج جرار جنکے ہمراہ چالیس ضرب توپ کا توپخانہ تھا اور جس نے شروع شروع مین ترکی مین تابرانہ حملے کرکے خاص کامیابی حاصل کی تھی۔ اور اچھی طرح مستحکم اور مضبوط مقامات پر جم گئے تھے۔

ایسے بے سروپا طریقے سے ایک ایک کرکے واپس آگئے جسکی نظیر کسی تاریخ مین مشکل ملے گی۔

آرٹا کی حالت
مفرورین کے جمع ہوجانیکے بعد

بعد جمع ہوجانے کل مفرور اور موجودہ سپاہ کے اور بوجہ پناہ گزین ہونے بیشمار دیہاتیون اور دیگر مفرورین کے آرٹا کی حالت نہایت نازک ہوگئی۔ ہجوم خلائق کا وہان کوئی ٹھکانا نہ رہا اور انتظام صفائی کے بگڑ جانے سے شہر کی حالت نفرت انگیز اور گھنونی ہوگئی یہانتک کہ آب وہوا خراب ہوکر تپ محرقہ اور اسہال کے امراض وبا کی طرح پھوٹ پڑے۔

بقول ایک غمزدہ اور ہمدرد قوم نامہ نگار کے یونانیون کی محض سستی اور ناقابل عفو کاہلی اور بزدلی سے ایسے برے نتائج ظہور پذیر ہوئے جنکے لکھنے سے شرم آتی ہے اگر وہ دس روز پہلے جانینا پر حملہ کردیتے جہان البانیا سپاہ باغی ہوگئی تھی تو اونکی کامیابی پر ذرا بھی شبہ نہین ہوسکتا تھا اسی طرح پر یونیزا پر اگر مزید بحری قوت سے مدد پہونچائی جاتی تو کچھ عرصہ تک قبضہ ہوجانا ممکن تھا۔

ایپائرس مین مزید ترکی فتوحات

علاوہ نکالنے یونانیونکے ترک سلاگورا۔ اور قلعہ حمرت پر بھی متصرف ہوگئے ترکی سپہ سالار جانینا کی رپورٹ سے ظاہر ہوا کہ یونانی تین ہزار رائفلین۔ سامان جنگ کی تین سو پیٹیان۔ ایک پہاڑی توپ اور ۹۷ لاشین میدان جنگ مین چھوڑ بھاگے۔

آرٹا کی بھاگڑ اور اُسکی دلچسپ کیفیت

مطابق تحریر نامہ نگار اخبار ٹائمز

ہوتے سیرت سے ہین مردانِ دلاور ممتاز * ورنہ صورت مین تو کچھ کم نہین تہبا سے حیلے

اخبار ٹائمز کے خاص کارسپانڈنٹ نے مقام ٹیپراس سے ۳- مئی کو تحریر کیا کہ :-

مین اور میرا ایک رفیق اپنا اسباب موضع کو مارڈس مین جو ایک پہاڑی درّہ کے راستہ پر واقع ہے چھوڑ گئے تھے - جب ہم اس گاؤن مین آئے تو لوگ سخت آفت مین مبتلا تھے - جب ہم سڑک پر پہونچے تو ہمین موضع گرد اسکے اور بہت سے گاؤن دکھائی دئے جن مین آگ لگی ہوئی تھی اور مکانات یکے بعد دیگرے جل رہے تھے - یہ گاؤن دو میل سے زیادہ دور نہ تھے اس سے ہمنے یہ نتیجہ نکالا کہ ترک بہت قریب آگئے ہین - اور عیسائی کاشتکارونکے مکانات جلا رہے ہین - اب اس گاؤن مین رہنا ہماری رائے مین آپ موت کے مُنہ مین جانا تھا - اس لئے ہمنے اُن بیچارے زمیندارون کو صلاح دی کہ اپنا اپنا اسباب جو فی الجملہ گران قیمت کا ہو لیکر اُسی رات آرٹا مین پہونچ جاؤ ہمنے اونسے یہ بھی وعدہ کرلیا کہ جب تک تم تیار نہ ہوجاؤ ہم تمھاری راہ دیکھینگے بلکہ اپنے گھوڑے بھی اونہین مارتیا دیدئے - بیکس عورتین روتی تھین اور اسی حالت مین اونسے جو کچھ ہوسکا اُنھون نے جلد گھر کے گٹھرون مین باندھا جب اس سے فارغ ہوئین تو اونھون نے نہایت درد انگیز اور دلخراش سمان

---

* پیپراس خلیج کارنتھ کے دہانہ پر بخط مستقیم آرٹا سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے - ۱۲

نگاہوں سے اپنے مکانوں اور باقی ماندہ اسباب معاشرت کی طرف دیکھا
جنکی نسبت اونھین یقین کامل تھا کہ ابھی طرفۃ العین مین جلکر خاکستر
ہوجائیگا اور اونھین پھر دیکھنا نصیب نہوگا۔ ایک جوان عورت کی مایوسی
خاصکر قابل بیان ہے کیونکہ اوسکی شادی عنقریب ہونے والی تھی اس
سبب سے اسکا جہیز وغیرہ سب کچھ تیار تھا۔ اب چونکہ بہت گڑبڑی پڑیا
اس مین ناچار اوسے اپنے جامۂ عروسی تک بھین چھوڑنے پڑے۔
چھوٹے چھوٹے بچّے بستروں سے اوٹھائے گئے اور وہ اوٹھتے ہی اصلیت
سمجھ گئے اوسکی وجہ یہ ہی کہ بچپن ہی سے اونھین جب کبھی وہ والدین کو ستاتے مین
تو اس نواح مین یہ کہکر چپ کرایا جاتا ہی کہ وہ ترکی سپاہی آئے۔
خیر جون تون کرکے ہم روشنی لیکر گھر سے باہر نکل آئے اور دروازے مقفّل
کرکے پہاڑوں کے درے مین اوترے۔ ہمارے ساتھ بہت سے آدمی
تھے جن مین بعض تو ضعیف العمر تھے۔ اور بعض معصوم بچّے۔ ان مین سے
اکثر جن مین تھوڑی قوت بھی تھی اسباب کی گٹھریاں سر پر اوٹھائے ہوئے
تھے راستہ مین اور بہتی آدمی ہمارے ساتھ شریک ہوتے اور رفتہ رفتہ
ہماری تعداد ساٹھ آدمیون تک پہونچی۔ مین اور میرا رفیق سفر بہت دور
تک پیادہ پا جاتے رہے۔ اور جب آخرکار ہم گھوڑون پر سوار ہوئے تو
ہمنے اپنے ساتھ اپنے مالک خانہ کے دو شیر خوار بچّے بھی لے لئے۔ رات
بہت اندھیری تھی اور پہاڑی راستے بالکل ناہموار تھے اس لئے ہم جلد جلد
سفر نکر سکتے تھے۔ بہت سے آدمی مشعلین اور لیمپ لے کر ہمارے قافلے
مین دور دور پھیل گئے تاکہ اندھیرے مین کوئی پیچھے نہ رہ جائے اور راستہ بھی

دکھائی دے۔ ہمین خوف تھا کہ درّہ کے سرے پر ہمارے پہونچتے ہی ترک بھی نہ آن پہونچین۔ مگر جب ہم پہونچے تو وہان کوئی متنفس عام اسّے کہ وہ دوست ہو یا دشمن موجود نہ تھا۔ یونانی بھگوڑے ہمارے آگے تھے اور ترک ہمارے پیچھے چلے آتے تھے۔ اسوقت جب مین نے اپنے داہنی طرف نگاہ کی تو آگ مشتعل نظر آئی۔ کیونکہ ترکون کی فوج اب مقام فلیپاڈا پر تعاقب کرتے کرتے قابض ہوگئی تھی (یہ شہر اسی لڑائی مین تیسری بار ترکون کے ہاتھ آیا ہے) اس شہر کا مابقی حصہ جو سابقہ تاخت وتاراج سے باقی رہا تھا اب آگ کی نذر ہو رہا تھا۔ نصف شب ہو گئی تھی کہ ہمین یونانیون کی وہ فوج ملی جو بھاگ رہی تھی انکی عجب صورت ہو رہی تھی اور ہمین اونکی حماقت پر سخت تعجب آیا کہ یہ کس بنیاد پر وہان سے بھاگ آئے ہین نہ تو کوئی بے ضابطگی تھی نہ خوف وہراس اور نہ کشت وخون تھا جو انکے بزدلانہ فرار کا موجب ہوا تھا بلکہ اگر باعث تھا تو یہ تھا کہ اُنھون نے آپس مین پختہ عزم کرلیا تھا کہ ہم اپنے افسر کی متابعت نکرینگے اور ترکون کے مقابلے مین مطلق ہاتھ نہ اوٹھائینگے چنانچہ اونھون نے ایک گولی تک نہ چلائی اور بلا وجہ بھاگ گئے۔

مین اور میرا رفیق دونون حیرت مین تھے کہ انکو کیا ہوگیا یہ ہٹّے کٹّے ہین اور اونہین دیکھنے کو یہ قوت بخوبی موجود ہے کہ دشمن کا مقابلہ کرسکین مگر باوجود اسکے صورت یہ تھی کہ چپ چاپ ہتھیار بغل مین دبائے بلاتمیز خورد وکلان و افسر وسپاہی اندھیری رات مین دبک کر چلے جارہے تھے اور افسر بھی عالم بے بسی مین یہ دیکھ کر کہ سپاہ قابو مین نہین کمال ذلّت ورسوائی

کے ساتھ اونکے ساتھ ساتھ چلے جاتے تھے سمجھ مین نہ آتا تھا کہ باوجود
اس تن وتوش کے انکے حوصلون کو کیا ہوگیا۔"

یہ کارسپانڈنٹ آرٹا سے پیٹراس کو بذریعہ ریل پہونچا اور وہان سے اس نے یہ تار دیا کہ
"پیٹراس کے لوگ بھی سخت اضطراب مین ہین۔ غول کے غول ایک وحشت
اور گھبراہٹ کی حالت مین شہر کے بازارون مین دیوانون کی طرح پھرتے
اور جہان کہین دس پانچ اکٹھے ہوگئے وہین ان متوحش واقعات کے
موجبات اپنے اپنے قیاسات کے مطابق بیان کرنے شروع کردیتے ہین
کوئی افسرون پر الزام لگاتا ہے۔ کوئی شاہ کو کوستا ہے اور کوئی اوسکے
ارکین خاندان پر دل کا بخار نکالتا ہے۔ غرضکہ کوئی شخص ایسا نہین
جو اونکے لعن وطعن سے محفوظ رہ سکے۔ اکثر فہمیدہ آدمیون کو خوف تھا
کہ کہین انقلاب سلطنت ہی نہو جائے چنانچہ پچھلے اتوار (۲۵- اپریل ۱۸۹۷ء)
کو جب گرجون مین پادریون نے شاہ کی مزید عمر اور بقاے سلطنت کے
لئے دعا مانگی تو لوگ اسپر بہت بگڑے اور بادشاہ کے محل کو بھی جو باغ
مین واقع تھا۔ بدحواسی مین بعض دہقانون نے لوٹ لیا۔"

کارسپانڈنٹ پھر جمعہ کے روز (۳۰- اپریل) آرٹا مین واپس آیا اوسکا بیان ہے کہ مین نے
راستہ مین ہزارون باضابطہ فوج کے سپاہی اور ردیف اور والنٹیر دیکھے جو سرحد پر
جارہے تھے ان مین جب قومی کا کچھ ولولہ تھا۔ مگر آرٹا والون کے دل سخت افسردہ اور
طبیعتین بجھی ہوئی تھین کہ ترکون سے لڑنے کو افسر نہ بھیجتے تھے (ابھی ابھی کارسپانڈنٹ
لکھتا آیا ہے کہ فوج بزدل ہے اور افسران کی بزدلی اور کم حوصلگی کے ہاتھون ناچار ہین)

ترکون کی جمعیت یہان اُنکے مقابلہ مین بہت قلیل ہے اور اُنکی فوج دریا کے کنارے پڑی ہی یا وجودیکہ بار بار وہ اُنہین اشتعالک بھی دیتے ہین اور گاؤن پر گاؤن جلا رہے ہین مگر پھر بھی اُدھر نہین اتنی ہمت نہین کہ آگے بڑھکر اونسے دو دو ہاتھ کر لین۔ چنانچہ ۲۴۔ اپریل جمعہ کے روز ترکون نے موضع کرسٹرا کو جلا کر خاکستر کر ڈالا۔ حالانکہ دو میل کی مسافت پر سامنے یونانیون کے تیس ہزار سپاہی اپنی آنکھون سے یہ قیامت خیز حادثہ دیکھتے رہے مگر کسی نے چون تک نہ کی۔

اب آرٹا مین آئینی اور غیر آئینی فوج اور دیگر اطراف کے بھگوڑے بکثرت جمع ہوگئے ہین عام طور پر تپ محرقہ اور اسہال کا زور ہے۔ دوکانین سب بند تجارت بلکہ کاروبار تک بالکل مسدود ہے۔ اب اونہون نے قلعہ عمرت اور سیلگورا بھی چھوڑ دیا ہی اور ترکون نے اپنا تسلط وہان بھی بٹھا لیا ہی

ترکون کا جنرل مقام جنینا سے تار دیتا ہے کہ "یونانی یہان سے شکست کھا کر بھاگ گئے ہین۔"

"لڑائی مین اُناسی آدمی کام آئے اور ترکون کو تین ہزار بندوقین اور تین سو صندوق گولہ اور باروت کے اور ایک پہاڑی توپ بطور غنیمت کے ہاتھ آئی"۔

"یونانیون کے ایک بیڑہ جہازات نے پیر کے دن موضع سکیا پر گولہ اندازی کی یہان ترکون کا ذخیرہ خوراک ہے۔"

البانیا کے عیسائیون کا اشتہار

البانیا کے عیسائیون نے ایک اشتہار دیا - جسمین عبارت ذیل درج تھی -

"جن لوگون کا یہ اعتقاد ہی کہ مقدونیا او تھسلی ہماری ہین وہ
غلطی پر ہین - بھائیو! جو ہمین یونانی سمجھے وہ ہم سے دشمنی کرتا ہے
اور ہمین رنج دیتا ہی یہ خوب یاد کر لینا چاہئی کہ اسلام اور
نصرانیت کے پیشواؤن نے ہمین ایک دوسرے سے
علیحدہ کر لیا ہے یونان علاقہ آرٹا اور تھسلی پر قبضہ
کر چکا ہے اور اب اپیآرس اور مقدونیا کی
ہوس میں ہے - مانٹینگرو نے سیٹن
اور لینٹیوری دبا رکھے ہین - ہمارے
باقی علاقہ پر آسٹریا - بلگیریا اور سرویا کی
دانت ہین - بیرونی غنیم
ہماری قلمرو مین دست
اندازی سے
باز
نہ آئینگے تو ہم تلوار سے اونکا مقابلہ کرینگے"

تاریخ جنگ روم و یونان

۱۸۹۷ء

حصہ دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ ہذا کے حصہ اول مین ہم نے ترکی سپہ سالار ادہم پاشا کو اپنی ظفر مند فوج کے ساتھ شہر لریسا مین داخل ہوتے ہوئے چھوڑا ہے جو تھسلی مین ایک بڑا قلعہ بند شہر اور ریلون کا صدر مقام ہے۔ تھسلی سے لیکر یہان تک تمام جنگی مورچون اور فوجی چوکیون پر بجائے یونانی پھریرون کے سلطانی پرچم اڑتے نظر آتے ہین - یونانیون نے ڈومکو - ویلسٹنو اور فارسالا مین بھاگ کر پناہ حاصل کی ہے اور سراسیمگی مین جو ابتدا سے تھوڑا بہت یونانی حوصلہ مندی کا ظہور ہو چلا تھا صرف ایک ہفتہ کی جنگ و جدل کے بعد پست ہمتی اور بزدلی سے تبدیل ہو گیا - خدا جانے وہ اولو العزمی اور عالی حوصلگی وہ جوش و خروش جو دس روز پیشتر ایتھنز کے جلسہ گاہون اور عام سڑکون اور بازارون مین بپا ہوا تھا کیون اتنی جلدی خاک مین ملگیا ... وہ گرم جوشی نہ معلوم کیون انافانا کافور ہو گئی

ترکون کی کس بات سے ایسے ڈرے کہ محض اونکا نام ہی سے دینا افواج یونانی کے بھگا دینے کے لیے کافی ہوگیا - اور یہ خوف کچھ ایک ہی جگہہ نہین بلکہ ٹرناو - لریسا - اور آرٹا کی بھاگڑ کا حال دیکھکر ثابت ہوگیا کہ ہر جگہہ یکسان طور پر پھیل گیا تھا جو آخر تک کسی یونانی انسان کے دل سے دور نہوسکا - اور یہی وہ غائبانہ پر عظمت خوف وحراس تھا جسکو مشرقی لوگ اقبال کہا کرتے ہین ذیل کی تصدیق سے جو ایک معتمد انگریزی نامہ نگار سے کی ہو اچھی طرح واضح ہوتا ہی کہ اس اقبال کی دہل کس درجہ تک پہونچ چکی تھی اور کیا کیا نتائج یونانیون کے حق مین اوس کے اثر سے پیدا ہوئے -

---

یہان سے تاریخ کا وہ سلسلہ شروع ہوتا ہی جو حصہ اول کے صفحہ ۱۴ و صفحہ ۱۰ پر چھوٹ گیا ہی

شہر لاریسا کیونکر تسخیر کیا گیا

ٹرناو کے قریب پہاڑی ڈھال پر ایک بڑے درخت کے سایہ مین ترکی گھوڑون کے درمیان اخبار ڈیلی نیوز کا نامہ نگار جو تار بھیجنے پر معین تھا اس انتظار مین بیٹھا ہی کہ کوئی خبر ملے تو تار براو ڑادون کہ اتنے مین سلطان کا ایک ایڈیکانگ پہونچا جسکی سرخ اور نیلے لباس پر زر بفتی کام اس قدر آب وتاب سے چمک رہا تھا کہ نگاہ نہین ٹھہرتی تھی اوس نے کہا کہ ہزایکسیلنسی - ادہم پاشا تمہین مطلع کرتے ہین کہ لاریسا مسخر ہوگیا"

نامہ نگار - مسخر ہوگیا! کسطرح؟ ہمین تو یہ امید تھی کہ کل سے ایک لڑائی کا آغاز ہوگا جو بظاہر نہایت خونریز اور دیر طلب معلوم ہوتی تھی - کیا واقعی لاریسا فتح ہوگیا! کیسے مسخر ہوا؟ اور کب؟ اور کس نے فتح کیا -

ایڈیکانگ - بلا ایک گولی چلائے آج صبح لاریسا پر قبضہ ہوگیا - آؤ چلکر شہر کو دیکھیں

نامہ نگار کہتا ہی کہ مین گھوڑے سے پر چڑہکر روانہ ہوا - حالانکہ درمیان مین چند دریا حائل ہین لیکن شوق اسقدر متقاضی تھا کہ اگر سمندر مین بھی راستہ پڑے تو تیر کر نکل جاؤن اور واقعی جلدی پہونچنے کیغرض سے ارادہ مصمم یہی کرلیا کہ کچھہ ہی کیون نہو آج ہی دریاؤنکو تیر کر جسطرح بن پڑے لاریسا پہونچ جاؤن لیکن ایک دریا بالکل خشک ملا جسمین پانی نام کو نہ تھا دوسرا جسمین پانی جاری تھا اوسپر پُل صحیح وسلامت موجود تھا کیونکہ یونانیونکو بوجہ اپنی خوف جانکی اسقدر مہلت ہی نہ تھی کہ وہ اوسکو توڑ دینے کا خیال بھی کرتے - البتہ پُل کی دوسری جانب وہ ڈائنامیٹ کا ایک گولہ چھوڑ گئے تھے جس کے اوٹھانے کی اپنی معمولی بے پروائی سی ترکون نے ذرا بھی فکر نہ کی مین نے آج اوسے اوسی جگہہ پر پڑا دیکھا (جہان غالبًا یونانی چھوڑ بھاگے تھے) لیکن اس کے یونانی الساخت ڈائنامیٹ ہونیکی وجہ سے مجھے شک تھا کہ وہ بھی چل سکتا ہی یا نہین کیونکہ یہ صفت یونانی میگزین نے اپنے لئے مخصوص کرلی تھی -

ٹرناؤ سے لاریسا جانے کے لئے ہمنے شاہراہ اعظم اختیار کی جو وسیع وکشادہ اور خوش منظر سڑک ہے اور جس سی بہتر کوئی دوسری سڑک قرب وجوار مین نہین دیکھی گئی - ٹرناؤ کوہستان کریٹیری مین واقع ہی جو ایک ایسی ناقابل گذر پہاڑی ہے جسمین چار روز تک ترکی سپاہ کا میمنہ داخل نہ ہوسکا یہانتک کہ انکی خوش نصیبی سے یونانیون نے (ازراہ دوراندیشی یا - ازراہ گھبراہٹ) خود ٹرناؤ اور کریٹیری کے دونون (زبردست) مورچون کو چھوڑ دیا - ٹرناؤ بالکل خالی اور ویران پایا گیا - باشندون کے نہونے سے ہر طرف ایک سناٹے کا عالم نظر آتا تھا - سوائے چند مرغون کے جو صحن مکانات مین یا چند کتون کے جو بازار مین پھرتے دکھائی دئے کسی چڑیا تک کا پتہ نہ تھا - مکانات خالی - دروازے اور کھڑکیان چوپٹ کھلے ہوئے (جو اضطراب مین بند تک نہو سکین) کئی قمیص کرتے وغیرہ بازارونمین بکھرے ہوئے پائے گئے - غرض ٹرناؤ مین اسقدر وحشتناک خاموشی چھائی ہوئی تھی کہ گویا وہان قیامت آپہونچی ہے - چوبی پُل کو

عبور کر کے ہم شاہراہ پر پہونچے جس کی داہنی جانب ایک بڑی فوجی بارگ بنی ہوئی ہے جسکی طرف ایک ترکی افسر نے اشارہ سے کہا کہ یہ ہماری بنائی ہوئی ہے۔ جو وحشت خیز اوداسی اس جگہہ پائی جاتی تہی اس سے زیادہ کہین دیکھی اور نہ سُنی کیونکہ اس مایوسی بخش فرار کا ثبوت اس سے ملتا ہو کہ سڑک کے اطراف و جوانب مین سرسری نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا تھا کہ زین اور لگام کے انبار لگے ہوئے فوجی کاغذات ہوا مین اڑتے ہوئے دو دو پہیلے نے پھینکی یہان سپاہی کا تھیلہ لٹک رہا ہو وہان ٹوپی ٹھوکرین کھا رہی ہو۔ ایک جگہہ توپخانے کے گولہ بارود کی گاڑی خندق مین گری ہوئی ملی۔

دوسری جگہہ کارتوسون کا چھوٹا سا ڈہیر لگا ہوا پایا جو ایک فوجی ملک کے لئے نہایت شرم کی بات ہے

لاریسا کی بربادی خود اپنے محافظین کے ہاتھ سے

ٹائمز کے نامہ نگار نے ۲۶۔ اپریل کو لاریسا سے اس مضمون کی خبر بھیجی کہ جب مین ایک دستہ سواران کی ہمراہ کل اس شہر مین داخل ہوا تو اس کی حالت نہایت خراب اور افسوسناک معلوم ہوئی ابھی دشمن کا ایک سپاہی تک شہر مین داخل نہوا تھا۔ کہ خود اس کے محافظون نے لوٹ مار شروع کر دی اور دست اندازی کا کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا۔ بانیوجہ اکثر دوکانین بند پائی گئیں اور اکثرون کے قفل ٹوٹے ہوئے دیکھے گئے۔ گھرون کا یہ حال تھا کہ قدم بقدم لوٹ اور غارتگری کے آثار ملتے جاتے تھے۔ اسباب خانہ داری بڑی بے سلیقگی سے ادہر اودہر منتشر پڑا پایا گیا بعض نشانات اور آثار سے یہ بھی مترشح ہوتا تھا کہ ایسی بے ترتیبی فراری کی وجہ سے ہوئی ہو لیکن دراصل اسکا سبب وہی لوٹ مار تھی جو خود یہین کے بدمعاشون نے بیکس اور خوف زدہ رعایا پر ایسی بے بسی کے عالم مین اپنے ہاتھون سے جایز رکھی۔ کل شام سے رات بھر ترکی افسرون نے ان مفاسدون کے فرو کرنے مین بسر کی جسمین انہین بڑی کامیابی ہوئی ہے۔ اس مین شبہہ

نہیں کہ البانیا کے ایک دو ترکی سپاہیون نے لوٹ مار پر نیت کی تھی لیکن اوسکا نتیجہ فوراً یہ ہوا کہ وہ فوج سے علیحدہ کر دئے گئے اور سر بازار دو سپاہیون کو گولیون سے اوڑا دیا گیا کیونکہ اونہون نے باوجود تاکید و اطلاع تعمیل احکام مین تساہل کیا تھا۔ پس اس کارروائی سے تمام فوج کو عبرت ہو گئی اور ترکی جنرل کے اس فعل نے اُس کے ضابطون کی تعمیل اور پابندی کا سکہ بٹھا دیا اور اس سے یہ بھی روشن ہو گیا کہ ترکی فوج مین کس حد تک انتظام اور قواعد کو دخل ہی کیونکہ یہ کوئی معمولی بات نہین کہ ایک نیم وحشی اور جاہل جماعت کو جس نے ابھی ابھی ایک شہر کو بزور شمشیر فتح کیا ہو اس فعل سے روکا جا سکے کہ وہ کسی ایسی مال پر ہاتھ نہ ڈالے جس کو وہ شیر مادر سمجھ رہا ہی اور خاصکر ایسی صورت مین جبکہ اپنا غنیم بھی اُسمین حصہ لیچکا ہو۔ ایسی فوج کو روکنا آسان بات نہین ہی۔

یونانیون کو خود اپنی بیضابطگی کا اقرار

اکثر یونانیون نے خود تسلیم کیا کہ ہماری فوج مین بے ضابطگی اور بے آئینی بے طرح پھیلی ہوئی ہی اور ان رنگروٹون (ریکروٹ) نے بجائے فائدہ کے ہمین سخت نقصان پہونچایا ہی اور اس بے تکی لڑائی کی جسطرح یہ لوگ عادی ہین ایسے غنیم کے مقابلہ مین ذرا بھی نہین چل سکتی جسکی فوجین آئینی اور جس کے جنرل زمانہ حال کے فنون جنگ مین بدرجہ اتم مشتاق اور بدرجہ اکمل ماہر ہون

لاریسا اور آرٹا کی فوجی بھاگڑ مین امتیازی مقابلہ

اور یونانیون کے طریقہ جنگ کی مختصر کیفیت ایپائرس مین

اس موقع پر یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہوگا کہ قریب قریب ایک ہی وقت مین ہر دو افواج یونان مقیمہ ایپائرس اور متعینہ تھسلی کیونکر فرار ہوئین اور یہ کہ دونون مقامات مین فرار کے اسباب یکسان تھے یا مختلف؟ چنانچہ حالات ذیل سے انکشاف ان اسباب اور وجوہ کا ہوتا ہی

ہوتا ہی جو انگلش اخبار ڈیلی نیوز کے نامہ نگار نے موقع جنگ سے ارسال کئے تھے اس کی تحریر کا اقتباس یہ ہی کہ بدحواسی مین لاریسا اور آرٹہ کی دونون فوجونین سی ایک سے ایک بڑہکر تھی لیکن بے تحاشے بھاگنے مین طریقۂ فرار کو جانچا جاوے تو آرٹہ کی فوج زیادہ جوانمرد اور صف شکن ثابت ہوتی ہی۔ کیا معنی کہ آرٹہ کی فوج نے دو چار مقامات پر ترکون سے مقابلہ کیے اور انکی قوت کا اندازہ کر کے راہ گریز کو راہ ستیز پر ترجیح دی تھی۔

کمبخت لاریسا کی پلٹنین تو ترکی ہراول تک کی صورت نہ دیکھنے پائین بلکہ صرف رایت اقبال و اجلال سلطانی سے متاثر ہوکر ایسی نوکدم بھاگین کہ خود فاتحین کو انکی اسقدر پریشانی اور خوف کی وجہ تلاش کرنے مین ایک عرصہ صرف ہو لیکن اسکی وجہ کچھ ایسی مشکل نہین جو سمجھہ سے باہر ہو کیونکہ لاریسا سے بھاگنے والی فوج مین وہ ہی سپاہی تھے جنہون نے اول سرحد پر بڑہکر رشتہ مصالحت کو توڑکر درہ ملونہ پر قدم جمائے تھے اور تین چار روز انہین لگاتار ہمت اپنی مقدور بھر سینہ سپر ہوکر لڑتے تھے اور باوجود پوری قوت صرف کردینے کے انکو مجبوراً پیٹ دکھلا کر ٹرناؤ مین پناہ گزین ہونا پڑا تھا اور پھر وہان سی بھی راہ فرار اختیار کر کے لاریسہ مین آکر دم لیا تھا علاوہ اس کے ترک تعداد مین زیادہ سخت ترین جنگی قاعدون کے پابند اور مہیب ترین اسلحہ سی مسلح تھے پس ایک دفعہ سے زیادہ آزمودہ کو آزمانا اپنی کو غیر محدود آفات مین پھنسانا اور خود موت کے منہ مین جانا تھا اس لئے "جان ہی تو جہان ہی" کے مسئلہ پر پورا عمل کر کے اونہون نے گریختن کا صیغہ خوب نوک زبان کر لیا تھا جس سبق کو یہ دوراندیش و حکمت مآب قوم اسوقت تک دہرائے گئی جبتک کہ دو مو کو سے گذر کر اپنی مادری ملک مین نہ پہونچ گئی جہان سلسلہ کوہ آتھرس اور تھرماپولی گھاٹی نے مثل آغوش مادر گود مین لیکر دشمنوں سے محفوظ کر لیا۔ لیکن آرٹہ مین صورت معاملات اسکے خلاف تھی وہان برابر اسوقت تک یونانی کامیاب رہے تھے یہانتک کہ چند مقامات مقبوضہ ترکی مثلاً پنتی گیپیشیا کئی دفعہ لیا اور چھوڑا۔ علاوہ ازین اس مقابلہ مین ترکی تعداد بھی قلیل تھی اور

نہ وہ ترکی فوج بہ لحاظ اسلحہ نہ بلحاظ جنگی قواعد کے تھسلی کی فوج کے ہمپلہ تھی نہ اونکا سردار ادہم پاشا کے مشہور و معروف سپہ سالار تھا اونکا بھاگنا واقعی حیرت سے خالی نہین

ساحل تھسلی پر جہازی بیڑہ کو بہ نسبت مغربی بیڑہ کے زیادہ خوف نہ تھا خلیج پریوزا اور کارلو کے گرد کا سمندر اور اوس سمندر کے محاذات کی تمام بستیان یونانی جہازون کے مین زیر تھین لیکن قلعہ پریوزا کے حمیدیہ توپون کے چند گولون نے یونانی جہازونکی ایسی مرمت کردی کہ کچھ عرصہ کے لئے اوس بیڑہ کو بندرگاہ پاٹرس مین واپس آنا پڑا اور تمام سمندر جو طوفان جنگ سے کچھ دیر کے لئے متلاطم اور موجزن ہوگیا تھا یکایک ساکت اور خاموش نظر آنے لگا۔

نامہ نگار موصوف کی تحریر دیکھکر آرٹہ کی بھاگڑ کا نقشہ اسطور پر کھینچتا ہے کہ آتش جنگ مشتعل ہوتے ہی دس ہزار لشکر یونان آرٹہ سے ایپائرس کے صدر مقام جنینا کو فتح کرنے بڑھا اور اونکے ایڈوانس گارڈ یعنی زبردست ہراول نے جنکی ہمراہ توپخانہ بھی تھا ترکی فوج کو جو تعداد مین بہت قلیل تھی اپنے آگے رکھ لیا۔ یہانتک کہ جنینا کے مقابل پہونچ گئے اور اونکے سولہ سو یوزونس سپاہیون نے پنٹی پگیڈیہ کی گھاٹی پر ایک محفوظ مقام پر اپنے قدم جمالئے موقع کی عمدگی اس سے ظاہر ہے کہ ۴ ہزار ترکون نے اون کو وہان سے ہٹانا چاہا لیکن ہر کوشش مین ناکامی رونما ہوتی رہی ان کے حملے خالی جاتے تھے اون کی ضربین برابر ترکون کے سر پر پڑتی تھین وہ محفوظ بلند گھاٹی مین صف باندھے ہوئے تھے۔ ترکون کا کھلے میدان مین پڑا جما ہوا تھا انکی پناہ مین ایک دیوار کوہ انکی آڑ مین ایک پرکاہ تک نہ تھا تاہم ممکن نہ تھا کہ قدم پیچھے ہٹالین۔ یہانتک کہ دوسرے روز کے حملہ مین یونانی افسر تمام سپٹی پٹاخ جبرال بگڑ گئے۔ یکایک اونکے ہاتھ پاؤن پھول گئے حالانکہ امدادی فوج میدان جنگ سے ۴ گھنٹے کی راہ پر بمقام متیم مقیم تھی جس کی تعداد ۳ ہزار اور ساتھ مین ٦ توپین تھین اور علاوہ ازین ایک دوسرا

دستہ فوج نادان کا اسی تعداد مین ۲ گھنٹے کی راہ پر بڑھ آیا تھا لیکن افسرون کو بوجہ غایت درجہ اضمحلال اور سخت ترین بدحواسی کے اونکو اپنی کشمکش کی خبر پہونچانے تک کا خیال نہو سکا اور وہ سپاہی مدت سے چرٹ سلگا سلگا کر پھونکتے رہے۔ تعجب تو یہ ہی کہ صرف آدہ گھنٹے کے فاصلہ پر گھوڑچڑہا توپخانہ باگ ڈور اور توبڑے سے لیس کھڑا رہا اور ایسے اڑی وقتین ذرا کام نہ آیا چنانچہ جن ترکون پر حملہ آور ہوکر یونانیون نے عارضی فتح کا ڈنکا بجایا تھا وہی ترک اب اونکی جانکا وبال ہوگئے۔ پو پھٹتے ہی طبل جنگ بجا اور چار گھنٹے تک خوب میدان ستیز گرم رہا۔ گولونکا جواب گولون اور بندوق کا بندوق سے دیا جاتا رہا۔ یہانتک کہ ترکون نے ایک سخت حملہ کی طیاری کا نقشہ جمایا۔ اور ابھی وہ نقشہ تکمیل کو نہ پہونچا تھا کہ خیراندیش یونانی جنرلون نے اپنی فوج مین طبل بازگشت بجواکر دشمن کے سامنے سے بھاگ جانے کا حکم دیدیا جسکی تعمیل اون فوجون نے سب سے پہلے کی جو دشمن کی زد سے چار اور سات گھنٹے کی راہ پر تھین۔ چنانچہ مشہور و معروف مثل "مارنے کے پیچھے بھاگتے کے آگے" پر عمل کرکے آرٹہ مین سب سے پہلے وہی پہونچے اور چونکہ لشکر کے تین چار دستے مختلف مقامات اور مختلف فاصلہ پر پڑے ہوئے تھے اس لئے بھاگڑ مین وہ سخت ترین بدنظمی واقع نہین ہوئی تھی جو لاریسہ سے تمامی لشکر اور رعایا کے ایکساتھہ فرار ہونے سے واقع ہوئی تھی۔

آن فوجون مین ہزارہا سپاہی ایسے تھے جنکو آخر وقت تک ایک فیر کرنے کا بھی موقع نہ ملا جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ گو اونہون نے ترکون کے مقابلہ مین ٹہرنے کے حکم کی تو تعمیل کی لیکن اونسے لڑنے کا ارادہ کسی کے دل مین نہ تھا۔

اس سب بدانتظامی اور ابتری کا الزام شہزادہ ولیعہد سے لیکر چھوٹے سے چھوٹے افسر پر عاید ہوتا ہی کیونکہ اگر یہ حکمت عملی اور استقلال کو کام فرماتے تو شکست ہونا تو مقدر مین تھا لیکن ایسی شرمناک ہزیمت یونان کو نہوتی۔ باقاعدہ بازگشت ایسی تو ہی نہین جیسے یہ بھاگے

عبرتناک ہوا کرتی ہے۔

لاریسہ مین شہزادہ اسپارٹا کی جنگی تدابیر بالکل مہمل اور ناقص یقین اور اس لئے کہ بجائے اس کے کہ مقابلہ مین قدم جما کر اپنا کام کرتے بھاگنے مین وہ کام کیا کہ سارا سامان حرب توپ و گولہ۔ بندوق۔ میگزین۔ رسد۔ وغیرہ حتی کہ اپنی پوشش تک ترکونکو حوالہ کرکے چند انڈے مرغی اور کھانے پینے کا ضروری سامان اپنی ہمراہ لیکر فرسٹ کلاس کی گاڑی مین سب سے پہلے روانہ وولو ہوئے اور یہ ایسی بزدلی کا کام تھا کہ ان سب سرداروں کو الزام سے بچنے کے لئے کوئی حیلہ باقی نہین رہا۔

یونانی فوج کی حالت بعرصہ جنگ بیانی نامہ نگار اخبار ڈیلی نیوز

نامہ نگار موصوف جسنے اس سے پہلے بہت سی معرکے بچشم خود دیکھی ہین کہتا ہے کہ یونانی سپاہیون کی حالت جو مجبوری فوج مین بھرتی کیے گئے تھے۔ ناگفتہ بہ ہے لیکن جنگ شروع ہونے سے پہلے جو عام یونانیون مین جوش و خروش تھا اوس سے مجبوری کی کوئی علامت نہین پائی جاتی جبکہ بمبئی تک کے یونانی باشندے قومی حمیت کے جوش مین اپنا اپنا کاروبار بالائے طاق رکھکر جان نثاری کے لئے میدان جنگ مین جا موجود ہوئے تو ہم کو نامہ نگار کی راے سے اتفاق نہین ہوسکتا کہ کوئی یونانی سپاہی بمجبوری بھرتی کیا گیا ہو۔ ہان اس کے معنی یہ ہوسکتے ہین کہ بوجہ کمی فوج کے شاہ کو مجبوری نہوئی کہ وہ ناتجربہ کار لوگون کے مزید فوج تیار کرنے پہ مجبور رہا مگر پرجوش اور جوانمرد غازیون کا یہ کام ہوتا آیا ہے کہ وہ باضابطہ فوجون کے سامنے بے ڈھنگے پنے سے اپنی جانین دیدین لیکن میدان جنگ سے پیٹھ نہ پھیرین۔

یونانیون کا ایسی بزدلی اور ذلت وخواری سے ہر مقابلہ مین پشت دکھلا دینا انکی بیضا لطگی

پروال ہی نہ ناتجربہ کاری کا کوئی عذر ہی بلکہ صاف اور بدیہی ثبوت ہی اس امر کا کہ وہ قوم عضو ور تو ہی لیکن بے حد لچر اور نہایت بزدل اور جنگی سطح سے بہت ہی نیچے گری ہوئی اپنی جان و مال و آل کو عزت و آبرو پر ترجیح دینے والی - ملک و ملت کا نام بدنام کرنے والی - مادری وطن کی شان و شوکت کو خاک مین ملا دینے والی ہی - اب یونانی ہرگز وہ یونانی نہین رہی جو سیدان تھرماپلی مین اگست سنہ ۴۸۰ قبل عیسیٰ علیہ السلام مین ایرانیون سے سینہ سپر ہو کر انکی سیلاب نما حملہ آور فوجونکو روک دینے مین کامیاب ہوئے تھے - نہ وہ یونانی ہین جو سکندر اعظم کے جھنڈے کے نیچے دنیا کو فتح کرنے پر تُلے ہوئے تھے اور جنہون نے مشرق و مغرب مین تہلکہ ڈال رکھا تھا -

یہہ لوگ افترا پسند - نقصان رسان اور تفرقہ انداز ضرور ہین - ان کا خاصہ ہی کہ بغاوت کو امن پر مقدم کرین جیسا کہ قدیمی تعلقات سلاطین روم سے ظاہر ہوتا ہی لیکن صفات کسی جوانمرد - شیر دل اور با عزت قوم مین نہین پائے جاتے - یہ کام چھچھورون اور ڈرپوک تھڑدلون کے ہوا کرتے ہین (بہادر مجبور فوج وہ کام کیا کرتی ہی جو غازی عثمان پاشا کے سپاہیون نے پلونہ مین کیا تھا) نامہ نگار کہتا ہی کہ مین نے کسی معرکہ مین چھوٹے سے چھوٹے دستہ فوج کو بھی ایسے انتشار اور اضطراب کے عالم مین پیٹھ دکھلاتے نہین پایا اور زیادہ تعجب خیز یہ امر ہی کہ با وجود ہمسایہ قوم ہونے کے) ایسے ناتجربہ کار لشکر کو جس نے میدان جنگ کی صورت تک نہ دیکھی ہو اور جس کے کان ترکی توپون کی آواز تک سے ناآشنا ہون کیون میدان مین لایا گیا اور کیون اول سے ترکی شجاعت کا اندازہ نہ کیا گیا جن کے مقابل ہوتے ہی ایسا رعب و خوف ان پر طاری ہوا کہ جہان تہان سے وہ ہمیشہ بھاگتے ہی نظر آتے رہی -

آج کل کے یونانی جو ہمیشہ دوسری قومون سے اپنی کو موازنہ کرنے کے عادی ہین کیا انہین یہ جرات باقی ہے کہ برابر تعداد کی اوس قومی فوج سے مقابلہ کر سکین جنگی

تعریف و توصیف مین کتب تواریخ کے ہزارہا صفحے بھرے پڑے ہین - البتہ اون سپاہیون کو یہ عذر کرنے کا موقع ہوسکے گا کہ قصور اونکا نہین بلکہ فوجی سردارون کا ہے خصوصًا اون افسرون کا جو ولیعہد کے اسٹاف مین شریک ہین جنکا تمام ایتیخضر کی رعایا نے تسخر کیا اور بے حرمتی کی اور جب اون سردارون سے جواب لیا جاوے کہ کیون تمنے ایسی بزدلانہ حرکات کین تو وہ صاف کہدین گے کہ یہ سرکار کا قصور ہے کہ اوس نے ہمین کافی فوجی تعلیم نہین دی جس سے تجربہ اور جنگی لیاقت حاصل ہوتی -

سلطانی تاربرقی دربارہ فتوحات ٹرناؤ - لاریسہ وغیرہ
بنام غازی احمد مختار پاشا ہائی کمشنر ترکی متعینہ مصر

بعد فتح لاریسا محمد کامل بے کاتب ابین ہمایون ملوکانہ کی جانب سے غازی مختار پاشا کے نام ایک تار روانہ ہوا جسکا مطلب حسب ذیل تھا -

خداوند جل و علا کے فضل و کرم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح کی استعانت سے عساکر نصرت مآثر نے ٹرناؤ - لاریسا - اور اوس کے کل حوالی کو بتاریخ ۲۶ ذیقعدہ - بروز چہارشنبہ (۲۸ - اپریل) فتح کر کے علم سلطانی جابجا نصب کر دیا -

فتح تریقالہ ۲۹ - اپریل وقت ۶ بجے شام

لاریسا کی کامل تسخیر کے بعد ایک دستہ فوج زیر کمان جنرل خیری پاشا قصبہ تریقالہ کو فتح کرنے بڑھا -

یہ قصبہ جیسا کہ نقشہ مقابل صفحہ ۱۶ سے واضح ہوتا ہے لاریسہ سے ٹھیک مغرب مین قریب چالیس میل کے فاصلہ پر ہے - یہان وہ ریل گذرتی ہے جسکا سلسلہ جنوب مشرق مین

ناوسالا۔ ویلیسٹنو اور وولو تک پہونچتا ہی اور شمال و مغرب مین کلا بکا تک اور اس سے تھسلی کے بڑے شہرون، لاریسہ اور ڈوموکو وغیرہ سے اوسکا ریلوی تعلق ہی۔

لاریسہ کے مسافر کو تریقالہ پہونچنے سے پہلے دریای سلامبریا کو عبور کرنا پڑتا ہی چنانچہ ترکون کی آمد آمد کی خبر وحشت اثر نے اس مقام پر بھی وہی اثر پیدا کیا جو ہر جگہ عام تھا یعنی اون کے داخلہ سے پیشتر ہی سب اعیان سلطنت اور عمال سرکاری شہر چھوڑ کر محفوظ مقامات کیطرف فرار ہوگئے اور چلتے وقت اثاثہ و اسباب کرتے گئے کہ مفسدہ پردازی کے لئے جیلخانہ کے قیدی چھوڑ دیے گئے اور ہزار ہا بندوقین بارود اور کارتوس اہالیان شہر کو دیدی گئین کہ ترکون کے داخل ہوتے ہی وہ اون سے برسر پیکار ہون لیکن جب فوج ہی ایسے حملہ آورون کے نام سے ڈر کر بھاگ نکلے تو بیچارے گھر گرستی لوگ اور ہل جوتنے والے کسان کیا کھا کر مقابلہ کرتے۔

چنانچہ خیری پاشا امن و امان سے ۲۹- اپریل کی شام کو داخل آبادی ہوئے اور تمام ہتیار اور ذخیرہ ہاے رسد جو لوگون کی تحویل مین تھے بذریعہ اشتہار عام ضبط کر لئے گئے۔

فتح تریقالہ کا تار بحضور سلطان المعظم

۲۹- اپریل سنہ ۱۸۹۷ء کو سپہ سالار ادہم پاشا نے بذریعہ تار برقی حضور سلطانی مین اطلاع دی کہ آج ۲۹- اپریل کی شام کے ۶ بجے تریقالہ کو فوج ظفر موج نے فتح کر لیا اور شہر مین داخل ہونے سے پہلے خبر ملی کہ یونانیون نے دوسو دایم الحبس قیدیون کو رہا کر دیا اور ۲۰ ہزار بندوق معہ سامان حرب کے اہالیان شہر کو بدین غرض حوالہ کر کے چلتے ہوئے کہ اون سے ترکون کا مقابلہ کرین کمندان (کمانڈر) پہلے فریق کا خیری پاشا شہر مین داخل ہوا اور یہ اشتہار شایع کیا کہ ۲۴ گھنٹے کے اندر جو شخص آلات حرب ہماری

تحویل مین نہ دے گا وہ سزا پاوے گا اور نیز جس کے پاس فوجی ذخیرہ ہو یا جسکو اوسکی اطلاع ہو وہ حاضر کرے ورنہ اخفا کرنے والا بھی مستوجب سزا ٹھہرے گا۔

(Ghazi Ahmad Mukhtar Pasha)

"غازی احمد مختار پاشا ہائی کمشنر ٹرکی متعینہ مصر"

ترِیقالہ اور قارِدیجہ (کارڈیسا) کی رعایا اور اوس کی فریاد بخدمت سفرائے سلاطین

بقول المؤید المصری ترِیقالہ او قارِدیجہ دیہ ایک قصبہ ترِیقالہ کے جنوب مین ریلوے

لائن پر واقع ہی) کی یہودی - یونانی - آرمنی - اور دیگر رعایا نے سفرائے روس و فرانس و جرمن و انگلینڈ و اٹلی کی خدمات مین ایک عریضہ ارسال کیا جسمین اونہون نے یونانیون کے ہاتھ سے اپنی تباہی اور بیحد بربادی کا افسوسناک حال اسطرح لکھا کہ پندرہ سولہ برس سی ہم لوگ یونان کے دست تظلم سے تنگ اور اونکے جور و تعدی سی سخت مجبور تھے اوس پر طرہ یہ کہ یونانی لشکر ترکون کے ہاتھ سے ہزیمت اوٹھا کر فرار ہونے لگا تو بھاگتے بھاگتے بھی ہمارے سرسبز کھیتون - اور ہر قسم کے مال و اسباب کو تباہ و برباد کر کے ہم کو بیغرت کیا ہر چند ہم چیختے چلاتے رہے لیکن ہماری فریاد و زاری پر کوئی متوجہ نہین ہوتا تھا - یہانتک کہ ترکی لشکر آپہونچا تب ہمکو امان ملی -

یہ قوم ہماری زراعت کی محافظ ہماری ننگ ناموس اور مال متاع کی نگہبان اور حفظ صحت کی پوری پوری ساعی ہو پس ہماری درخواست ہے کہ ہماری ردی حالت اور ترکی عساکر کے ترحم اور معدلت کی حکایت اپنے اپنے بادشاہونکو سناوین - اور عرض کرین کہ آیندہ ہمیشہ کے لئے ہمکو یونانی گورنمنٹ کے نہ حوالہ کرین اور اوس کے دست تعدی سے نجات دلانے مین ساعی ہون -

دار الخلافہ یونان مین شاہی خاندان کی نازک حالت

۲۶ - تا ۲۸ - اپریل کی تار برقیون نے دار الخلافہ کی نازک حالت کا بہت کچھ اظہار کیا عام جوش و خروش و خوف و گھبراہٹ کے علاوہ خود ہز مجسٹی شاہ جارج کے متعلقین کی مایوسی اس درجہ نازک حالت پر پہونچ گئی کہ بقول "اسٹینڈرڈ" اگر ضرورت واقع ہو تو ایتھنز سے فرار ہو جانے کا پورا پورا بندوبست کر لیا گیا اور اس امر کے انجام دہی کو ایک جہاز اسٹیم سے بھرا ہوا بندرگاہ پارس مین ہر وقت طیار منتظر رہا کبھی غل ہوا کہ شہزادگی مین کی

کارروائیان تمام ناقص ثابت ہوتین واپس بلوالیا جاوے اور کبھی یہ قرار پایا کہ اون شاہزادہ کو نہین بلکہ اونکے اسٹاف کو جو نہایت بزدل اور کم حوصلہ لوگون کا مجمع ہی واپس بلایا جاوے چنانچہ اِن لوگون کو طلب کرلیا گیا۔ اور کرنل اسمالنسکی اس اسٹاف کا سردار مقرر ہوا۔ جو بمقابلہ اور افسرونکے تاحال جوانمرد ترین ثابت ہوچکا تھا۔ شہر مین جابجا غضبناک انبوہ پھرتے تھے اور شاہ کی تصویرون کو جو دوکانون پر جابجا آویزان تھین بے عزت کرنے مین دریغ نکرتے تھے حتی کہ ایک مجمع نے حملہ کرکے شاہی ریزرو سپاہیون کے اسٹیشن سے ہتھیار اور گولی بارود وغیرہ بالجبر چھین لیئے اور توپ سازی کے کارخانون کو دن دہاڑے لوٹ لیا اور نئے آلات سے مسلح ہوکر شاہی ایوان کے روبرو جمع ہوکر آمادہ فساد ہوے اور وجہ یہ بیان کی گئی کہ کیون نہین انکو ترکون کے مقابل بھیجا گیا تاکہ وہ اونکو قلع قمع کرڈالتے۔

۲۸۔ کی شام کو مغرب کے وقت دس ہزار آدمیون نے وزارت خانہ یعنی چیمبر آف ڈپوٹیز کو گھیر لیا۔ اور ایم رالی ہونے والے وزیر اعظم نے گورنمنٹ کو بوجہ کمزوری اور اختلاف بہت برا بھلا کہا۔ چنانچہ ۲۹۔ کو ایم ڈیلیانی موجودہ وزیر اعظم کو برطرف کرکے ایم رالی کو اوسکی جگہ مقرر کیا گیا۔ اور تمام وزراے دیگر بھی معزول ہوکر جلسہ نئے شخصون سے مرتب ہوا جسکا مفصل حال حصہ اول کے صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۹ مین لکھا جا چکا ہی۔

اغاز ماہ مئی و جنگ ولیسٹنو ۳۰ ۔ اپریل ۹۷ء

جیسا کہ نقشہ صفحہ ۱۴۲ حصہ ایک) سے ظاہر ہی ولیسٹنو براہ راست لاریسا سے بذریعہ ریلوے لائن ملحق ہی اور اوسکے قریب ساحل سمندر پر وولو واقع ہی۔ یہ ہر دو مقامات قریب ترین نسبت فارسالا (فرسالوس) کے جہان لاریسہ سے گھومکر ریل جاتی ہی لہذا ولیسٹنو اور وولو کا فتح کرنا مقدم ہوا بہ نسبت فارسالا کے۔ علاوہ برین ولیسٹنو جنکشن ہے جہان سے

بجانب مشرق دومو کو اور بجانب مغرب فارسالا کو اور بطرف شمال و مغرب لاریسا کو ریل جاتی ہی بس اوسکو قبضہ مین کرنے سے گویا فارسالا اور دومو کا سلسلہ یونانی رسل و رسایل بند کردینا تھا اور ریل پر متصرف ہونے سے یونانی امدادی فوج کی آمد و رفت بند ہو جانا غرض تھا اور نیز یونانیون کے مقابلہ کی اصل لاین مین سے صرف یہی ایک جگہ فتح کرنے کو باقی تھی جو سب سے زیادہ اہم اور یونانیون کے حق مین نہایت کارآمد اور محفوظ مقام تھا کیونکہ اس شہر کے گرد دو پہاڑیان ہلال کی شکل کی واقع ہین اور بلندیون پر یونانیون کے زبردست مورچے اور دھسّے بندھے ہوئے تھے اس لئے لامحالہ ادھم پاشا نے اس ضروری مقام کو تتمّہ فتوحات کی کنجی سمجھا اور فارسالا پر اُسکو مقدّم رکھا۔

چنانچہ ایک دستۂ فوج دومو کے محاصرہ کے لئے روانہ کیا اور جنرل حقی پاشا کو دس پیادہ پلٹنون اور میدانی توپخانہ کی دو باٹریون کے ساتھ ویلیسٹنو پر حملہ کرنے کی غرض سے روانہ کیا۔ جو دستہ فوج دومو کو جارہا تھا اوس سے ۳۰۔ اپریل کو یونانی فوج نے ویلیسٹنو سے نصف گھنٹے کی راہ پر مبارزت کی۔ دس بجے صبح سے شام تک لڑائی رہی جسکی مفصل کیفیت خود مارشل موصوف کے تار سے معلوم ہوتی ہے جو وزیر جنگ کو بتاریخ یکم مئی ۱۸۹۷ء کو موصول ہوا

مارشل ادھم پاشا کا تار بجنسہٖ وزیر جنگ

یکم مئی ۱۸۹۷ء

یکم مئی کو وزیر صیغۂ جنگ ٹرکی کو منجانب مارشل ادھم پاشا حسب ذیل تار موصول ہوا

"جو سپاہ کا دستہ محاصرۂ دومو کے لئے بھیجا گیا ہی اُس کے کمانڈر کی رپورٹ ابھی میرے پاس پہونچی ہی جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ کل ساڑھے بارہ بجے صبح کے ویلیسٹنو سے نصف گھنٹے کی مسافت پر دشمنون سے مقابلہ ہوا۔ لڑائی شام تک ہوتی رہی۔ دوسرے روز ۹ بجے

صبح کو جنگ پھر ہوئی - سپاہ سلطانی نے تین قلعون اور چار مورچون پر قبضہ کر لیا - اور دشمن نے ولیسٹنو کے قریب ایک قصبہ کے قلعہ مین پناہ لی - بروصہ ردیف پلٹنون نے اسکا بھی محاصرہ کر لیا ہی اور امید کامل ہی کہ یہ قلعہ بھی بہت جلد تصرف مین آجائیگا -

"مین نے جنرل حقی پاشا کو دس پیادہ پلٹنون اور میدانی توپخانہ کی بارٹریون کے ساتھ ولیسٹنو پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا ہے اور توقع کیجاتی ہی کہ ولیسٹنو کے قلعہ پر عنقریب ترکی جھنڈا لہراتا نظر آیگا - اور دوسرے اسکی تمام خط و کتابت بند کر دیجاے گی -

" جنرل احمد حفظی پاشا گورنر جنرل اور کمانڈنچیف جانینا نے ۷ مئی کو بذریعہ تار اطلاع دی ہی کہ دوسرے ڈویژن کا کمانڈر رپورٹ کرتا ہی کہ افضال الٰہی و اقبال سلطانی سے ترکی فوج نئی اور پرانی دونون سڑکون سے لورس کی جانب بڑھ رہی ہے اور سپاہ اول قصبہ مذکور مین پہونچ گئی ہے "

جنگ ولیسٹنو ۷ مئی ۱۸۹۷ع

اسی تاریخ جنرل حقی پاشا اپنی جمعیت کے ساتھ عین وقت پر ولیسٹنو کے سامنے آپہونچا لڑائی صبح سے شروع ہوگئی) یونانی مستحکم مقامات پر پیرجاے ہوے تھے اونکو دشمن کی توپون سے اچھی خاصی آڑ تھی - حقی پاشا نے آہستگی سے بلکہ کامل استقلال اور مضبوطی سے اپنے مورچے جمالئے - ایک توپخانہ جو نسبتًا کم ناہموار مقام پر لگا دیا گیا تھا حملہ آور فوج کی حفاظت کے لئے مامور کیا گیا تھا ترکی فوج کا میمنہ اور میسرہ آگے بڑھا اور قلب لشکر اونکی حفاظت کے لئے اپنی جگہ ٹھہرا رہا -

ان دونون بازوون نے نہایت تیز آتشباری کے ساتھ دہاوا کرنا شروع کر دیا جسکا جواب یونانی کمزوری سے دینے لگے - حتی کہ شجاعان ترک اُس موقعے پر پہونچے جہان توپون کی زد سخت ترین تیزی کے ساتھ ہو رہی تھی مگر وہ اُس مقابلے کے سامنے سینہ سپر کئے ہوے

برابر آگے بڑھتے رہے اور یکے بعد دیگرے ہر ایک قلہ کوہ اور بلندیون کو فتح کرتے چلے گئے اور ایک مضبوط مورچے پر کمک کا انتظار کرتے رہے اس لئے کہ بازوے میسرہ کو ایک سخت کام درپیش تھا دشمن مقابل مین ایک بلند عمودی پہاڑ پر قابض تھا اوپر براہِ راست حملہ کرنا نہایت دلیری اور مردانگی کا کام تھا۔ چنانچہ ترکون نے سامنے ہی سے حملہ کا خیال دلاکر یونانیون کو ایسی ترکیب سے محصور کرلیا کہ اونسے بجز مورچہ چھوڑ کر بھاگ نکلنے کے اور کوئی پہلو نہ اختیار ہوسکا۔ چنانچہ اوٹھون نے دوسرے مورچے پر جاکر پناہ لی اور وہان سے آگ برسانے لگے لیکن تابکے۔ آخر ہلکی ہوتے ہوتے آتش باری بالکل بند ہوگئی اور اس لئے ظاہر ہے کہ ترکی فوج کے میسرہ نے اول درجہ کی بہادری اور شجاعت اور قابل تحسین جوش و خروش کے ساتھ مقابلہ کیا۔ حالانکہ یونانی فوج کی امداد کے لئے ایک معقول تعداد مین کمک پہونچ چکی تھی اور اُس نے ملکر میسرہ پر بھی توڑ توڑ کر حملہ کیا جسکا جواب نہایت کامیابی سے برابر دیا جاتا رہا۔ جب اوٹھون نے دیکھا کہ میسرہ بے حد مضبوط اور ثابت قدم ہے تو اوٹھون نے میمنہ کا امتحان لینا شروع کردیا۔ جنھون نے اونکے حملہ کی مطلق پرواہ نکی اور اونکو صحیح المخاطب نہ سمجھ کر جواب تک دینا گوارا نہ کیا۔ آخرکار بجاے توپ و تفنگ و نیزہ و سنان کے گریختن سے مشتقات چلنے لگے۔ گریختیند۔ گریختہ اند۔ بقیہ خواہند گریخت۔

الا ! اے یونان بگریزید۔ اگر تاب مقاومت ندارید جہان ست تا جان ست این وقت نہ آنست کہ خود را بدست خود در معرض ہلاکت بیندازید و براے چہ !
ننگ و ناموس و قوم و ملک ! جان خود را کہ از ہمہ جہان بہتر و از تمامی عالم و عالمیان خوشتر ست۔ قبل از وقت بخدا بسپارید۔

الا ! اے یونانیان پاے خود را بسر پیوستہ راہِ فرار اختیار کنید چراکہ اگر یک از

کم شود بسا غم والم شود واگر یک صد بلکہ از ہزاران ترک در ہوس ملک گیری سر در خاک و خون دہد مضائقہ نیست۔

غرض ہر طرح بھاگتے ہی مین فائدہ نظر آیا۔ واقعی یہ بہادر اگر بے فائدہ کٹ جاتے تو شاہ کو ایسے جری اور آزمودہ کار سپاہی پھر کہان ملتے جو سیکڑون روپیہ خرچ کرکے تیار کیے گئے تھے چنانچہ جنگ کی خبرون کے ساتھ ہی دنیا بھر مین تار دوڑنے لگے کہ یونانی ولیسٹنو سے بھاگ رہے ہین اور زخمیون کی ایک بہت بڑی تعداد گاڑیون مین سوار کرکے وولو کو لے جا رہے ہین۔
ریوٹر کے کارسپانڈنٹ نے لکھا (جسکی تصدیق بمقابلہ ترکی حوالون کے اکثر بلاد مین زیادہ تر قابل وثوق ہے) کہ اثنائے جنگ مین ترکی فوج کا قلب ایک گھنے جنگل کی آڑ مین تھا ترکون نے نہایت کامیابی سے یونانیون کے حملہ کا مقابلہ کیا۔

دشمن کی فوج ترکون کے مقابلہ مین بہت زیادہ تھی۔ صبح کے وقت ترکی رسالہ کے دو اسکواڈرن یونانی فوج کے ایک حصہ پر حملہ آور ہوئے اور انکو مار کر بھگا دیا لیکن غیر متوقع طور پر ایک بڑا لشکر سامنے آگیا جس نے نہایت ضبطی کے ساتھ مورچہ بندی کر رکھی تھی۔ اس موقع پر ترکون کا بڑا نقصان ہوا۔ ترکی فوج کی بہادری اور شجاعت کی تعریف نکرنا ناممکن امر ہے جو خوف اور خطرہ کے مطلق پروا نہ کرتی تھی۔ مین نے اُن مورچون کو دیکھا جنپر ہر لمحہ مین دشمن کے ٹوٹ پڑنے کی امید تھی وہان بجز چند سنتری سپاہیون کے تمام فوج آرام تمام خواب راحت مین پڑی ہوئی تھی۔ گویا اونھین جنگ سے کوئی تعلق ہی نہ تھا۔ فوج کے لیے روٹی ابھی سے گاؤن مین پک رہی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ کل شام آٹھ بجے یونانی کمکی افواج وولو اور فارسالا سے بذریعہ ریل یہان لائی گئی ہین۔ ترکی فوج چونکہ اپنے دشمن کے مقابلہ مین بلحاظ تعداد بہت ہی کم تھی اور میمنہ و میسرہ کے درمیان فاصلہ بہت بڑھ گیا تھا اس لیے سپہ سالار نے انکو ایک بہتر صورت مین یکجا مقیم کرنا مناسب سمجھا۔

مقام ویلسٹنو پر ۳۰-اپریل اور اوسکے قبل کے معرکہجات کے تفصیلی حالات

ویلسٹنو کی فتح سے قبل شہر کے قرب و جوار مین کئی روز تک معرکے رہے - ۲۷-اپریل کو قریب ایک ہزار ترکی سواروں نے چھ میدانی توپین لیکر ویلسٹنو کے گردونواح مین گشت لگایا - اگرچہ ۱۵سو یونانیوں سے (جنکے پاس بھی چھ میدانی توپین تہین) وہ کوئی ڈیڑھ گھنٹے تک برابر جنگ کرتے رہے لیکن ریلوے کاٹ دینے کے ارادہ مین کامیاب نہو سکے - لڑائی ختم ہوجانے کے بعد یونانیوں کو فارسالا سے مدد پہونچی - تین یونانی افسر اور ۳۲ ترک مقتول ہوئے - ۲۹ کی شام کو ترکون کی دو ہزار پیادہ فوج اور ایک رسالہ نے بارہ میدانی توپین لیکر پھر گشت کیا اس مرتبہ یونانیوں کی فوج زیادہ تھی لہذا ترکون کو اب بھی ریلوے کاٹ دینے مین کامیابی نہ میسر ہوئی اور دو گھنٹے کی لڑائی کے بعد وہ اپنے مقام پر پسپا ہوئے -

۳۰-اپریل کو ترکی پیادہ فوج پھر دو کالمون مین منقسم ہو کر بدین عزم آگے بڑھی کہ ویلسٹنو کی ریل کاٹ کر وولو اور فارسالا کے مابین سلسلۂ پیغام رسانی مسدود کردین - یونانیوں کی طرف بارہ ہزار سپاہ تھی - ترک تقریباً چار ہزار سے کم نہ تھے - اونھون نے بڑے قابل تعریف طریقے پر سنگینون کے زور سے مقام کیفالو کو چھین لیا - اگرچہ اس موقع پر اونکی تعداد یونانیون سے کم تھی - جانبین کا نقصان بہت سخت ہوا -

میدان مین ترکی رسالے اور یونانی پیادون کے دستے مصروف کارزار تھے - نقصان زیادہ تر پیادون کو پہونچا - افواج مقابل مین باہم گولیان برابر چلتی رہین وہ ایک دوسرے سے ۸۰۰ گز کے فاصلہ پر رہتی تھین اور چھوٹی چھوٹی پہاڑیون کے سلسلہ سے منقسم ہوگئی تھین - قریب شام کے ترکی سپاہ کا بڑا درمیانی حصہ تھوڑی دور پر آگے بڑھتا نظر آیا لیکن غروب

آفتاب کے باعث عارضی طور پر جنگ ملتوی ہوگئی۔ اب دولوسے فارسالا جانے والی سڑک یہان سے گزر جانے کا بندوبست کیا۔ رات کو یونانی آگے نہین بڑھے بلکہ اپنے مورچون پر قایم رہے اور ترک وہان سے پانچ میل دور موضع عربی مین چلے گئے اور فوج کا انتظام کرنے لگے۔

یکم مئی روز شنبہ کو یونانیون نے تقریباً اپنی تمام سپاہ متعینہ فارسالا یہان بلالی اور کئی غیر نتیجہ خیز معرکے ہوسے۔ رات کو بھی کئی بار کشمکش ہوتی رہی۔ لیکن یونانی اپنی جگہ قایم اور قابض رہے۔ بالآخر حقی پاشا سے ہزیمت اوٹھا کر دولو وغیرہ کی طرف فرار ہونے لگے جو یکم مئی کے حالات مین ابھی درج ہو چکا ہے۔

فتح ولیستو اور ترکون کا نقصان ۲ مئی ۱۸۹۷ء

چونکہ اس جنگ مین یونانی بلند اور محفوظ مقام پر تھے اور ترک نیچے میدان مین اُس پہاڑی کے فتح کرنے پر تُلے ہوئے تھے جنکے لیے کسی قسم کی آڑ نہ تھی اس لیے ترکون کا زیادہ نقصان ہوا جو اسوقت تک کسی لڑائی مین ایک جگہ اور ایک ہی وقت مین نہ ہوا تھا۔

یونانی فوج بماتحتی جنرل سمولنسکی لڑ رہی تھی۔ ترکون نے ریلوے سلسلہ مسدود کر کے کمک کا دروازہ بند کر دیا لیکن موجودہ کثیر التعداد فوج اور محفوظ جگہ سے گولہ باری ہونے کی وجہ سے کھلے میدان کی ترکی فوجون کو صدمہ پہونچا۔ چنانچہ اول روز یعنی یکم مئی کو بقول نامہ نگار ریوٹر ترکون کے بارہ سو سپاہی اس حملہ مین کام آئے ہین۔ جن مین سے یکم و ۲ مئی کو خود یونانیون نے چھ سو کے قریب دفن کیے۔ علاوہ برین چار سو رسالے کے گھوڑے بھی مارے گئے اور یونانیونکی فقط ۲۳۰ جانون کا نقصان پہونچا۔ جسمین سے صرف ۸۵ مارے گئے اور باقی زخمی ہوسے۔ یہ یکم مئی کا واقعہ تھا۔ ۲ مئی کو حقی پاشا نے یونانیون کے پہلے مورچے پر

یورش کی اور ایک سخت مقابلے کے بعد یونانی فوج اُس کو چھوڑ دینے پر مجبور ہوئی مورچہ
لے لیا گیا۔ اور دشمن دوسری لاین پر پسپا ہو گئے۔ یہان بھی ان چین سے گذرنے نہ دیا
اور بالآخر تاب مقاومت نہ پاکر وولو کی طرف بھاگے جہان سے جہاز مین بیٹھکر سیدھے
گھر کو جا سکتے تھے۔
یہ لڑائی اسقدر سخت تھی کہ رجمنٹ نمبر ۱۲۰ مین سے صرف ایک سو بیس سپاہی زخمون سے
محفوظ رہ سکے باقی کل یا تو زخمی ہوئے یا مارے گئے۔ ترکون کو یہ فتح میدانی توپون کی موجودگی
کے باعث قرار دی گئی لیکن غنیمت فوج جب کسی مقام کو فتح کرتی ہے تو آخر کچھ نہ کچھ ذریعہ ضرور
ہوتا ہے اسکا اظہار کرنا فعل عبث ہے کہ توپون کے ذریعے سے ہوئی یا کہ بندوقون کے۔
ہوئی درصل فوج کے ذریعہ سے جو مستقل مزاجی سے توپ اور بندوق چلانے پر قدرت
رکھتی تھی ورنہ خودبخود توپ نہین چلا کرتی۔
یونانیون کے پاس فقط کوہی توپخانہ نہ تھا۔ علاوہ برین ایک یورپین اخبار نے لکھا کہ فتح
اسوجہ سے ہوئی کہ اونکے جنرلون نے بڑی ہوشیاری اور تدبیر سے کام لیا اور خوب مہارت
جنگ دکھلائی گویا اونکے نزدیک نامی فتح جب ہوتی جبکہ بیوقوفی اور بزدلی پنے سے کام کرکے
شکست دیتے ورنہ عقلمندی اور تدبیر سے کام لیکر فتح کرنا تو سب جانتے ہی ہین۔
کرنل سمولنسکی ہوا کا مخالف رُخ دیکھ کر وولو سے دور ایمیرو کو کوچ کر گئے اور اپنی ہمراہی فوج
کو مع الخیر ساتھ لیتے گئے۔ اس واپسی مین یہ امر البتہ قابل توصیف ہے کہ کوئی بے ترتیبی اور اسباب
اور آرٹلری کی سی گڑبڑ مطلق نہین ہوئی۔

ایمیرو سے سمولنسکی کا فرار ہونا

جب کرنل سمولنسکی کا ایمیرو کی طرف پہونچ کر ٹھہرنا معلوم ہوا تو ادہم پاشا نے اوسپر اوسی جگہ
حملہ کی تیاری کی جسکی خبر پاتے ہی اونکو وہ جگہ بھی چھوڑنی پڑی اور ایمیرو سے ہٹکر

مقام سوری مین جو امیرو سے شمال مین واقع ہی جاکر مورچہ بندی کی - لیکن یہان بھی حملہ کا خوف صحیح تھا کیونکہ ادھر پاشا تھسلی کے ایک ایک کونہ سے بخوبی واقف تھے - کمانڈر اسمتھ ڈسلو نے بذریعہ تار اطلاع دی کہ مین ترکون کے مقابلہ کے لئے کرنل سمولنسکی کے لشکر مین جاکر ملنے والا ہون -

حقی پاشا فاتح ولسٹینو

حقی پاشا سپہ سالار اردوے سوم (تفریق سوم) جنگ سے پہلے صدر جندارمہ (یعنی پولیس کمشنر) سلطنت عثمانیہ تھے ۱۸۵۳ء مین فوج مین داخل ہوئے - مدرسہ حربیہ سے نکلتے ہی خدمت لفٹنٹی پر ممتاز ہوئے -

حقی پاشا مانٹی نگرو کی لڑائی پر روانہ کیے گئے تھے اور اپنی کپنی استوار محکم مقام پر حملہ آور ہوے جس کار نمایان کے صلے مین عہدہ کول آغاسی یعنی ایجوٹنٹ میجر پر ترقی پائی ۱۸۵۶ء مین سلطان عبد العزیز خان مرحوم کے ایڈیکانگ مقرر ہوے اور عہدہ میر آلائی (لفٹنٹ کرنل) سے ممتاز ہوئے - اسکے بعد اعلی حضرت سلطان المعظم کے دوم چیمبرلین مقرر ہوتے اور ۱۸۶۷ء مین ہمراہ رکاب سلطانی بطور اول چیمبرلین سفر یورپ مین شریک رہے ۱۸۶۸ء سے ۱۸۷۶ء تک ارض روم کی کونسل کے چہارم درجہ کے رکن رہے - ۱۸۷۷ء اور ۱۸۷۸ء کے معرکے مین بمقام قارص حقی پاشا نے جنگ الاجاداغ مین نمایان بہادری ظاہر کی جسکے صلہ مین تو اسیفے یعنی برگیڈیر جنرل کے عہدہ سے ممتاز ہوتے ۱۸۷۸ء مین قسطنطنیہ کو واپس آئے اور جندارمہ (پولیس) کی صدارت سے سرفراز و عہدہ فوق یعنی ڈویزنل جنرل سے ممتاز ہوئے -

حقی پاشا ایرانی وضع کے آدمی تھے لیکن اول درجہ کے ریاضی دان ناظم و ناثر تھے باکمال شجاع اور ہمدرد ملک و قوم تھے - افسوس کہ جنگ سے چند ماہ بعد بمقام تھسلی اکتوبر ۱۸۹۷ء مین انتقال فرمایا -

فرانس کی طرفداری یونان سے

۲۴ اپریل کو موسیو ہونا ٹو نے ترکی سفیر متعینہ پیرس سے ملاقات کی اور ۵ گھنٹے تک گفتگو ہوتی رہی - اخبار ڈیلی نیوز کو معلوم ہوا کہ موسیو ہوناٹو نے ترکی سفیر کو خبردار کیا کہ اگر ترک اور آگے بڑہین گے تو فرانس یونان کی حمایت کرے گا -

دارالخلافہ یونان کی نازک حالت

۳۰ - اپریل کو ایتھینز مین ایک نہایت دردناک نظارہ پیش آیا - ڈچز آف اسپارٹا ہسپتال سے زخمیونکا معائنہ کرکے پیدل واپس آرہی تھین کہ ایک جم غفیر نے اونپر مونہہ چڑانا اور مضحکہ اوڑانا شروع کیا - چنانچہ اونکو مجبوراً لوٹکر ہسپتال مین پناہ لینی پڑی - اس کے بعد اونکی گاڑی محل سے آئی جسپر یہ سوار ہوئین اور نہایت جلد سرپٹ گھوڑے پر محل اپہونچین (یہ ولیعہد یونان کی بیوی اور قیصر جرمن کی ہمشیرہ ہین) ایتھنز کے گرجاؤن مین بھی جبکہ وہان شاہ کی وفاداری کی دعائین پڑھی جارہی تھین لوگون مین برانگیختگی اور غصہ کا اظہار ہوا -

غلوص یعنی وولو پر حملہ اور یونانیونکی فراری

(روز شنبہ ۱ - مئی -)

مقام وولو - خلیج وولو کے قدرتی بندرگاہ پر یونانی مشرقی بیڑہ جہازات کا ہیڈ کوارٹر اور اُن ریلوے لائینون کا جنکشن ہے جو تھسلی کے شمال اور شمال و مغرب کی جانب وولو سے چلی گئی ہین اور شمال مشرقی صوبہ تھسلی کو مغرب اور جنوب و مشرق کی طرف سے محصور کئے ہوئے ہین - اس حصہ کے مشرق کی سمت وہی سمندر ہے جو شمال و مشرق کی جانب بڑھکر خلیج سلونیکا

کہلاتا ہی اور اس لئے نقشہ دیکھتے ہی فوراً یہ یقین ہوتا ہی کہ یونانی گورنمنٹ کے حق مین دولو ایک نہایت ضروری مقام تھا جہان سے سلونیکا اور قسطنطنیہ تک بحری قوت سے اور مغرب مین ترنقالہ اور ڈوموکو تک ریلوے لاین کے ذریعے سے بہت کچھ ترکون کی مزاحمت ہوسکتی تھی اور اس لئے کسی یورپین کو خیال تک نہ گزرتا تھا کہ یونانی ایسے بھاری بندرگاہ اور ایسے مفید ترین ریلوے جنکشن کو ترکون کی ایک گھڑی مین چھوڑ کر اونکو اپنی آنکھوں کے سامنے مسخر اور مسلط ہوتا ہوا دیکھ لین گے اور مثل لاریسا ترنقالہ اور فارسالا کے (جسکا حال آگے ابھی آنیوالا ہے) دولو کو خیرباد کہہ جاوین گے کیونکہ یہ مقام محفوظ جگہ ساحل سمندر پر واقع ہی اور جہان یقین تھا کہ فوجی اور تجارتی بندرگاہ ہونے کی وجہ سے یونانی بیڑہ جہازات جسکی اسقدر آغاز جنگ سے دہوم دہام تھی ضرور دشمن کا منتظر ہوگا اور خصوصاً اسوقت مین جبکہ یونانیون کو اسقدر قوت حاصل تھی کہ ترکون کے ملک مین عملداری سلونیکا اور اپیارس کی طرف سے چڑھائیان اور عارضی فتحمندیان حاصل کی گئین تو یہ امر یقینی تھا کہ ترک اس مقام دولو پر ہرگز قابض اور متصرف نہوسکین گے کیونکہ ترکی اور مصری اخبار کے علاوہ جن ذرائع سے اکثر خبرین دنیا مین مشہور ہوتین اونمین ترکون کی بحری کارروائی کا بجز اسکے اور کچھ ذکر سننے مین نہین آیا کہ ترکی بیڑہ بحیرہ ڈارڈنیلز مین پڑے پڑے سڑ رہا ہے اور جس کے جہازات ایسے بوسیدہ اور کرم خوردہ ہین کہ خود ترکی بحری افسرون نے باضابطہ سرکار کے ذریعے سے گورنمنٹ کو مطلع کیا کہ ترکی جہازات نقل و حرکت کے قابل نہین ہین پس اس حالت مین ضرور تھا کہ یونانی جہازات اپنے خاص ملک اور ناف سلطنت (ناف سلطنت اس لئے کہ محض سمندر کی کھاڑیان یونان کے اندرونی ملک مین وسطی مقامات تک چلی گئی ہین) اور بندرگاہ دولو بھی قریب قریب اسی طرح کے ایک کھاڑی پر واقع ہے) کے ایک اہم بندرگاہ اور ریلوے جنکشن کو دشمن کے ہاتھ سے محفوظ رکھنے مین اپنی جان

لڑا دینگے اور جیسا کہ یقین تھا اوسکے مطابق ایک مستحکم یونانی جہازی بیڑہ بندرگاہ مین موجود تھا لیکن خیال اور گمان سے دور اوسکی کوہ کن اور قلعہ شکن توپین ترکی جنرل کے محض ایک زبانی ڈانٹ مین سرد پڑگئین اور یونانی جہازات کا طمطراقی بیڑہ اوسکم پاشا اور اونکے ہمراہ دو توپون کے داخل ہوتے ہی وہان سے دوسمندر کی طرف ہٹ گیا جس سے اہل فہم و کیاست نے اندازہ کرلیا کہ یونانی بحری قوت بھی کسقدر ہوسکتی ہے اور درانحالیکہ یونانی جہازات ایسے بیچ اور پوچ ہین کہ بّری فوج کی گھڑکیون سے ڈر کر بغیر لڑے بھڑے ایک ایسے ضروری بندرگاہ سے لنگر اوٹھا دین جو ہین یونانی عملداری مین ریلوے جنکشن بھی تھا تو صاف ظاہر ہے کہ یونان کے جہاز ترکی جہازون کے سامنے گو وہ کیسے ہی کرم خوردہ کیون نہون بحری معرکہ آرائیون مین بھی کچھ نکرسکتے تھے اور ثابت ہوگیا کہ یونانی بحری قوت " بحری قوت" کی جو پکار تھی وہ محض بے اصل اور پر کا کوا بنی ہوئی تھی۔ اگر دوران جنگ مین یہ معلوم ہوجاتا کہ یونان کے شمال مشرقی سمندرون اور قلعہ سلونیکا کے متصل کے واقعات کی اصلی حالت کیا ہے جہان ایک برٹش جہاز مع ایک مشہور ممبر پارلیمنٹ سر اشمیڈ پارلیمنٹ کے گرفتار رہا تو بھی بہت سی مشتبہ کارروائیان بخوبی صاف ہوجاتین تاہم عقل سلیم فوراً تسلیم کرتی ہے کہ اگر یونانیون مین بحری قوت اور اونکے بحری ایڈمیرلون اور جہازی کپتانون مین کچھ بھی مادہ اور تمیز ہوتی تو وہ اوسوقت بجائے ایپارس کے یا سلونیکا کے سواحل پر گولہ اندازی کرنے کی خاص اپنی عملداری کے اُن سواحل پر اپنا قبضہ رکھنے مین جی توڑ کر کوشش کرتے اور کم سے کم اس ساحلی عملداری کے بڑے ضروری صدر مقام کے چند میل قریبہ کو اپنے قابو مین رکھتے یا رکھنے کی کوشش کرتے جو بآسانی اونکے ہاتھ سے نکل گیا اور جس ضروری مقام کا نام دولو ہی۔ اور اس سے صاف عیان ہے کہ دولو کا چھوڑ بھاگنا یونانی بحری قوت کی کامل شکست اور اس کے برائے نام ہونے کا کافی ثبوت ہے اور اونکے بیڑہ

جہازات کا ترکی سمندرون اور خلیج سلونیکا مین موجود ہونا اور ساحلی قلعون پر گولہ باری کرنا ایک عجیب غریب امر تھا اور اوس کے ساتھ ترکی جہازونکی نقل و حرکت کا ذکر ایک مرتبہ بھی یورپی اخبارون مین نہونا اس حیرت کو اور بھی زیادہ کرتا تھا جو برابر اول سے آخر تک سامان رسد اور فوج کے لانے اور لیجانے مین انھین سمندرون مین مصروف رہے جہان "خوفناک یونانی بیڑہ" پٹرول کرتا تھا۔ لیکن فتح وولو سے ان سب باتون کا انکشاف ہوگیا۔ ترکی جہازون کی کارآمدگی اور یونانی بیڑہ کی ہیچکاری بالآخر پوشیدہ نہ رہ سکی اور اسطرح مشہور حالت کے برعکس اصلی کیفیت خودبخود روز روشن کی طرح چمک اوٹھی۔

وولو کا قبضہ ۸ مئی ۹۷ء

پیشتر لکھا جاچکا ہے کہ لاریسہ سے فوج کے دو دستے حقی پاشا کے زیرکمان وولو کو بھیجے گئے تھے جن مین سے ایک دستہ سے ویلسٹنو کے قریب کرنل اسمولنسکی نے معرکہ آرائی کرکے جنگ ویلسٹنو برپا کی اور دوسرا دستہ وولو پہونچ گیا جس نے بماتحتی حقی پاشا سنیچر کی صبح ہوتے ہی وولو پر قبضہ کرلیا۔ یہان مقابلہ کسی سے نہوا اس لئے کہ ترکی اقبال سے تمام یونانی فوجین پہلے سے اتھنسر روانہ ہوگئی تھین۔ گر باشندے برابر بدستور شہر مین مسکن گزین رہے۔ بنابرین برٹش اور فرانسیسی سفرا متعینہ وولو نے بذریعہ درخواست ادہم پاشا سے باشندون کی جان کی امان مانگی جسپر جنرل موصوف نے وعدہ کیا کہ نہ صرف جان بلکہ مال و اسباب بھی تمام باشندون کا محفوظ و مامون رہے گا۔ اور کسی قسم کی دست اندازی رعایا سے نہ کی جاوے گی۔ (یہ واقعہ سنیچر کا ہے ویلسٹنو جمعہ کے روز فتح ہوا تھا اور یونانی حملہ کرنے والی فوج رات کے وقت ہی پسپا ہوگئی تھی) لیکن شرط یہ ہے کہ یونانی امیرالبحر اپنا بیڑہ جہازات وولو سے

دور ہٹا کر لیجاوے۔ جو اسوقت تک خلیج وولو مین شہر کے سامنے موجود تھا۔ چنانچہ امیر البحر نے بلا اظہار مخالفت فوراً اس حکم کی تعمیل کی اور اپنا بیڑہ امیرو کی طرف پیچھے ہٹا کر لے گیا۔

یہ مایۂ ناز بیڑہ غالباً وہی بیڑہ تھا جسکا یہی امیر البحر جو ادھم پاشا کی صرف گھڑکی سے امیرو کی طرف جان بچا کر بھاگا۔ سر بمہر احکام شاہ جارج سے حاصل کرکے قسطنطنیہ پر قبضہ کرنے کے لئے اتھنز سے نکلا تھا۔

وولو کے باشندون نے اپنے ہمسایون کے حالات سنکر اچھا سبق حاصل کیا اور اونھون نے نہایت عقلمندی کی کہ اپنے اپنے گھرون سے نہ بھاگے اور بجائے اسکے ترکون کے داخلے کے وقت اظہار خوشنودی کیا۔ اور سلطان اور اونکی افواج کو خیر مقدم کرکے دعائیہ الفاظ سے خلوص کا اظہار کیا۔

وولو کے قبضہ و دخل کا حال موافق تحریر نامہ نگار رویٹر

اس قبضہ و دخل کا حال رویٹر کے اُس نامہ نگار نے جو ترکی فوج کے ساتھ تھا۔ ۹ مئی کو اسطرح لکھا کہ مارشل ادھم پاشا کا ارادہ صبح ہوتے ہی چند ایسے مقامات پر قبضہ کرنے کا تھا جہان سے شہر آسانی فتح ہو سکے مگر پو پھٹتے ہی جبکہ ہم سب خیمے مین بیٹھے ہوئے چاء پی رہے تھے تو ہمین دو گاڑیان دُور سے آتی ہوئی دکھائی دین۔ ان گاڑیون مین روسی۔ فرانسیسی۔ اٹالین اور انگریز قونصل متعینہ وولو سوار تھے انکے ساتھ چار خلاصی بھی تھے جنکے ہاتھون مین اپنی اپنی گورنمنٹ کے نشان تھے۔ بہت سے آدمی اونسے ملنے باہر نکل آئے اونکی زبانی معلوم ہوا کہ یونانی افواج نے وولو

چھوڑ دیا ہے اور اب وہان صرف امیر البحر جنگی جہازون کے ساتھ بندرگاہ مین موجود ہے یہ قونصل اُس سے مِل آئے تھے اور جب اونہون نے اُس سے پوچھا کہ اب نظر بحالات موجودہ اوسکا کیا ارادہ ہی تو اوسنے اونسے وعدہ کیا تھا کہ اگر مجھے اس امر کا اطمینان ہو جائے اور وعدہ دلایا جاے کہ ترک شہر کو غارت اور تاخت نکرینگے تو مین اپنے جہاز ہٹا لونگا۔

اِن قونصلون کے ساتھ تین انگریزی اخبارون کے نامہ نگار بھی ستھے۔ مین نے انھین حاضری کی دعوت دی اور فراغ طعام کے بعد اونسے مفصل کیفیت یونانیون کی تباہی اور بربادی کی سُنی جو اونھین بمقام وولو پیش آئی۔ یہ سارے حالات سنکر مین نے اونھین آرام کرنے کے لئے کہا کیونکہ وہ پچھلے دنون کی زحمت سے سخت تھکے ہوئے تھے۔ بلکہ ایک شب کامل انگریزی سفارت خانہ مین پہرہ دیتے رہے تھے۔ کسیقدر غور و تامل کے بعد مارشل ادھم پاشا نے اقرار کرلیا کہ مین شہر مین تاخت و تاراج نکرونگا۔

یہ وعدہ لیکر چارون کونسل واپس چلے گئے اور کچھ عرصہ کے بعد انکے ہمراہی یعنی چارون خلاصی بھی نجیب بے کے ہمرکاب امن کا سفید علم لیکر بھیجے گئے۔ مین بھی اونکے ساتھ ہولیا۔ تھوڑے کسیقدر مسافت پر ہم اس امید مین کھڑے رہے کہ اِن قونصلون مین سے کوی امیر البحر کا جواب لیکر آویگا وہان سے کوئی بھی نہ آیا۔

یہ حال دیکھکر ہم شہر مین چلے گئے تھوڑے سے آدمی جمع ہوکر ہمارے سامنے آستے تھے اور نہایت ادب سے سلام کرتے تھے۔ شہر کے دروازے پر بھی ہمین بہت سے آدمی مِل گئے۔ یہ سب ملکر ہمارے رکاب مین بہت سے آدمیونکا ہجوم ہوگیا جنکے سر یکقلم ننگے تھے اور جنکے چہرون پر بجائے غم کے خوشی کے آثار نظر آتے تھے۔

بقول اڈیٹر اخبار وکیل امرتسر " وہ ترکون کے قدیم نمک خوار تھے اور انکے آباو اجداد

ء یعنی سفیر۔ انگریزی مین کانسل کہتے ہین ۱۲

تک اونکے احسانون کے ممنون تھے۔ علاوہ بران وہ اونکے تازہ سلوک اور انسانیت کا شہرہ سُن چکے تھے وہ بخوبی جانتے تھے کہ ایک سچّا مسلمان اور حقیقی شجاع زبردستون کے ساتھ عادتًا رفق اور ملاءمت سے پیش آتا ہے بس اونکا خوش ہونا حق بجانب تھا۔ ہم آہستہ آہستہ محلہ ڈمبیڑی مین ہوپنچے جو شہر کا سب سے بڑا محلّہ ہے۔ اس موقعہ پر ہمارے ساتھ کئی ہزار آدمی کا ہجوم تھا۔ پہلے تو اُس مین ٹاؤن ہال کا پتہ نہ لگا مگر بعد مین سعی بلیغ تلاش کے بعد پتہ چلا۔ یہان ہم نے میئر کی تلاش کی جو کہین دستیاب نہوا۔ آخرکار مسٹر گیو جو میئر کی غیر حاضری مین اوسکی جگہ کام کرتا تھا ملا۔ نجیب بے نے اوسے مارشل ادھم پاشا کا اعلان دکھایا جسمین مندرج تھا کہ:-

" باشندگان وولو عساکر عثمانیہ کی حفظ و امان مین لیئے جاتے ہین وہ اپنی جان اور ناموس اور جائداد کو محفوظ و مصئون سمجھین اونھین اختیار ہے کہ وہ اپنے کاروبار مین مصروف ہون "

جب مسٹر گیو اس اعلان کے مطالعہ سے فارغ ہوا تو ہم سب کے سب ٹاؤن ہال کے برآمدے مین نکلے تاکہ عوام النّاس کو بھی اوس کے مضمون سے اطلاع دیجائے کیونکہ ہزارون آدمی باہر انتظار مین کھڑے تھے۔ مین نے مدت العمر مین یہ نقشہ اپنی آنکھون سے نہین دیکھا تھا ہزارون آدمی باہر نقش دیوار بنکر اس بیم و رجا کی حالت مین کھڑے اور فقط ایک لفظ کے سننے کے منتظر تھے جو اونکی قسمت کا فیصلہ کرنیوالا تھا۔

مسٹر گیو کے اہل عملہ نے چاہا کہ اعلان کی تکرار کیجائے مگر ازبسکہ اوسکی آواز پست تھی اس سبب سے سننا سخت دشوار تھا لوگون نے ہرچند کان لگائے مگر سنائی کچھ نہ دیتا تھا اسلیئے اونکے دل دھڑکنے لگے اور اوندیشے اور گمان پیدا ہونے لگے جسپر اونھون نے باآواز بلند غل مچاکر کہا کہ " ذرا بلند آواز سے پڑھئے ہم کچھ سُن نہین سکتے " اسوقت ہین دور سے

یونانی جہاز بندرگاہ مین دکھائی دیتے تھے اور امیر البحر کا جواب ابھی تک نہ آیا تھا۔
آخرالامر جب لوگون نے اعلان کا ماحصل معلوم کرلیا تو اُن سب کے مونہ سے یہ صدا
بیساختہ نکلی " کہ خدا سلطان کی عمر مین برکت کرے اور ترکون کو دیر تک سلامت رکھے"
" اب وقت تنگ ہو چلا تھا اور ترکی افواج کی آمد شروع ہو گئی تھی سپاہیون نے شہر مین
قدم رکھنا شروع کیا اور اگر یونانی جہاز احیاناً ارادہ جنگ ظاہر کردیتے تو ترک اوسی وقت
شہر مین مورچہ بندی قایم کرلیتے۔
نجیب بے نے اب مجھے اور دیگر دو کارسپانڈنٹون کو یونانی امیر البحر کے پاس اوسکا منشاء
دریافت کرنے کو بھیجا کہ اُسکا ارادہ آشتی یا جنگ کا ہے۔ جب ہم گئے تو ہمین جہاز کے زینہ
پر ایک کشتیبان ملا جو آگے ہی اُسکا جواب لئے آرہا تھا۔ اُس نے جواب مین یہ لکھا تھا کہ
مین اُسوقت تک یہان ہون جب تک کہ ترک ان کے ساتھ شہر مین داخل نہون۔
" جب نجیب بے نے یہ جواب سُنا تو اُس نے جواباً مارشل ادہم پاشا کی طرف سے جواب دیا کہ عساکر
سلطانی بخوبی باخبر ہین اور وہ ہمیشہ اُس شہر اور شہر کے باشندون سے نیک سلوک کیا
کرتے ہین جو بلا مقابلہ اطاعت قبول کرلین۔ ہماری افواج قاہرہ مین سے فقط ایک دستہ
انتظام شہر کے لئے داخل شہر ہوگا۔ باقی فوجین نواح شہر مین خیمہ زن ہونگی۔
علاوہ برین یہ بھی کہلا بھیجا کہ اگر اب بھی تم اپنے جہاز فی الفور یہان سے نہ لیجاؤ تو
اسکا نتیجہ تمہارے حق مین اچھا نہ ہوگا اور عساکر سلطانی کسی مکروہ نتیجے کے ذمہ دار نہونگے
چنانچہ اسکے مطابق عملدرآمد ہوا اور ترکون نے بھی فقط ایک دستہ اپنی سپاہ کا شہر مین جانے
دیا۔ یونانی امیر البحر وقت تحریر اس خط کے ابھی تک یہین ہی مگر کوئی ساعت مین جائے گا"
اسی دن کے خطوط سے جو شام کے نامہ نگارون نے اپنے اپنے اخبارات کے نام روانہ
کئے تھے معلوم ہوتا ہی کہ سہ پہر کے وقت امیر البحر اپنے کُل جنگی جہازون سمیت چلا گیا تھا)۔

فتح وولو و تلیسٹنو۔ واپسی کرنل واساس (واسو) از کریٹ و آغاز سلسلہ گفتگوی مصالحت فیمابین بذریعہ سفرائے دول یورپ

اوپر مذکور ہو چکاہی کہ تلیسٹنو جمعہ کے دن اور وولو سنیچر کے روز ترکی بادشاہ نے فتح اور مسخر کر لیا اور برٹش اور فرانسیسی سفیرون کی سفارش پر باشندگان وولو کو جنرل ادھم پاشا نے محفوظ اور مامون قرار دینا منظور کرایا جو بدستور اپنے اپنے گھرون مین مقیم رہے۔ یونانی بیڑہ بندرگاہ وولو سے حکما واپس کیا گیا۔

سنیچر کے روز کرنل واساس جو یونانی فوج لیکر کریٹ پر زور شور سے چڑھ گیا تھا۔ اب اسکو گورنمنٹ یونان نے پے درپے شکستین اوٹھاکر اور دول یورپ کے آغاز تحریک مصالحت مین اوسکی واپسی کو مشروط کردینے کی وجہ سے واپس بلانے مین اسقدر جلدی کی کہ وہ مع اپنی فوج کے ساحل کریٹ کو فوراً الوداع کہکر سنیچر کے دن ایتھنز مین داخل ہوگیا۔ اس لئے کہ تمامی سلاطین نے اختتام ماہ اپریل پر تجویز کیا کہ۔

"اگر کرنل واساس کو گورنمنٹ یونان کریٹ سے واپس نہ بلائے گی تو کوی بادشاہ جنگ ترکی ویونان مین ہرگز دخل نہ دیگا اور کرنل واساس واپس بلالیا جائے گا تو ثابت ہوگا کہ یونان سلاطین کے حلقہ اطاعت مین آگیا ہی۔"

نیز بہت سے یونانی اور اٹالین والنٹیرون نے اوسکی تقلید مین کریٹ کو خالی کرکے گھر کا راستہ لیا۔ گورنمنٹ یونان نے سلاطین سے درخواست کی کہ وہ اپنے اپنے امیر البحرون کو ہدایت کردین کہ وہ یونانی جنگی جہازون کو یونانی افواج متعینہ کریٹ کے واپس لانے سے نہ

کریٹ کے ساحل پر آنے کی اجازت دین۔ اس لئے کہ یونانی جہازات کا کریٹ کے قریب آنا بالاتفاق مسدود کر دیا گیا تھا۔ اور چونکہ باوجود سخت تاکید کے شاہ یونان نے کریٹ خالی نہ کرنے مین ہٹ اور ضد سے کام لیا تھا لہذا اب واپس بلانے کے لئے مجبور ہوکر شرم کے باعث یہ بات بنائی کہ افواج کریٹ کو ہم اس غرض سے لوٹانا چاہتے ہین تاکہ پوری قوت کے ساتھ تھسلی پر دشمن کے مزید قبض و دخل کو روکین۔ لیکن کرنل واساس نے کسی ایسی ہدایت کے وصول کرنے سے انکار کیا تھا اور جبتک صاف تاکیدی احکام نہ پہونچ لئے اُس نے جزیرہ کو نہ چھوڑا۔ ایک متفقہ نوٹ سفراے دول نے گورنمنٹ یونان کو سہ شنبہ کی صبح کو پیش کیا۔ اوس مین درج تھا کہ سلاطین عظام فوری مہلت جنگ حاصل کرنے کے لئے درمیان مین پڑنا چاہتے ہین جو قرارداد صلحنامہ ما بین ترکی و یونان سے پیشتر ضروری ہے بشرطیکہ یونان اپنے تمام اغراض و فوائد کو بنظر غور فکر دوستانہ دول یورپ کے سپرد کردے۔ اسپر یونانی وزیر خارجیہ نے جواب دیا کہ "گورنمنٹ یونان اُن مطالب پر جبکی ہوئی ہے جو یادداشت مین مندرج ہین اور وہ اپنے مقاصد اور اغراض کو دول یورپ کے ہاتھ مین دیتی ہے"

نیز سفیران متعینہ قسطنطنیہ نے ایک مجموعی اور متفقہ یادداشت بابعالی مین گذرانی جسمین درخواست کی گئی کہ مخالفت اور جنگ بند کردیجائے اسکے جواب کا بیچینی اور اضطراب سے انتظار کیا گیا۔ سلطان خود جنگ کو ختم کردینا چاہتے ہون لیکن وہ تمام اعیان سلطنت اور فوجی حکام کے خیالات کو نظرانداز نہین کرسکتے تھے جنمین یونان کی زیادتیون سے جوش پھیلا ہوا تھا اور ان سب معاملات پر نظر کرکے سلطان نے اسوقت تک اسکا فیصلہ نکیا جب تک کہ ڈوموکو لیکر تھسلی کی ایک ایک انچھ زمین نہ فتح کرلی۔

دراصل اُسوقت بھی اس متفقہ یادداشت پر کچھ لحاظ نکیا گیا تھا بلکہ شہنشاہ روس کے

پرائیوٹ تار پر جسمین نہایت دوستانہ طرز مین درخواست موقوفی جنگ کی گئی تھی عملدرآمد کیا گیا۔

زرکوس کا قبضہ

یہ قصبہ جلاریا سے بجانب مغرب ترنقالہ جانے والی سڑک پر واقع ہے ۲۹۔ اپریل کو ترکون کے قبضہ مین آیا جہان سے کثیر المقدار سامانِ جنگ اونکے ہاتھ لگا۔ اسی تاریخ ترنقالہ بھی پوری پوری طرح مسخر ہو چکا تھا جسکا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔

آغاز جنگ فرسالا

قدیمی نام (فرزاوس)

اسطرف ایک دستہ ترکی فوج کا ولیسٹنو اور دولو کے فتح کرنے مین مصروف کارزار تھا دوسری طرف ترکی طلیعہ فوج فرسالا کی طرف بڑھنے مین مصروف تھی لیکن فرسالا ایک محفوظ مقام تھا اور یونانی لشکر پوری قوت کے ساتھ مع دونون شہزادون کے وہان موجود تھے نیز وزیر جنگ اور وزیر داخلہ حقیقت حال دریافت کرنے کو وہان آئے ہوئے تھے۔ اس باعث یہ خیال تو ہوتا تھا کہ اس مقام پر ایک جنگِ عظیم برپا ہونے والی ہے لیکن اسکا گمان تک نہ تھا کہ یکم اور دوم مئی کو ولیسٹنو اور دولو پر ترکی قبضہ ہو اور سوم مئی کو میدانِ فرسالا مین فوج بڑھے۔ چوتھی کو دونون فوجین باہم مزاج پرسی کرین - اور ۵ - کو ترکی ہلال فرسالا کے بلند مقامات پر لہراتا نظر آوے۔

حقیقت مین بعض کارروائیان ادہم پاشا کی ایسی عجیب و غریب ہوئی ہین جو طلسمات کا نقشہ سامنے کھینچ دیتی ہین اور جس سے ترکی کمانڈران افواج کی پوری پوری قابلیت اور

آزمودہ کاری کا ثبوت ملتا ہے - خود وہ لوگ جو بطور نامہ نگاران اخبارات دنیا کے مختلف مقامات سے حالات جنگ مشاہدہ کرنے گئے تھے اس امر کا یقین رکھتے تھے کہ فرسالا ایسا قلعبند مقام ہے - اور یونانی افواج کو ایسی ایسی آڑین اور پناہین حاصل ہین کہ ترکون کو یہ مقام لیتے کم سے کم ایک ہفتہ صرف کرنا پڑیگا - لیکن ادھر جنگ چھڑنے کی خبر آئی ادھر دوسرے تار نے تمام یورپ کی عقل حیران کردی کہ ایک ہی روز مین لاریسا کی طرح تین طرف سے حملہ کرکے ادھم پاشا نے شام سے پہلے پرچم سلطانی فرسالا پر جا اڑایا -

حوالی فرسالا مین جنگ ۴ مئی ۱۸۹۷ء

۴ - مئی کو غیر متوقع طور پر میدان فرسالا مین جنگ کی چھیڑ چھاڑ شروع ہوگئی - ادھم پاشا دوربین کے ملاحظہ کرنے کی غرض سے صبح کے وقت لاریسا سے روانہ ہوئے تاکہ نقشۂ جنگ کی جانچ کرکے دوسرے روز حملہ شروع کردین لیکن دوسرا روز آنے بھی نہ پایا کہ میدان بندوقون کی آوازسے گونجنے لگا اور رفتہ رفتہ تمام جنگی لاین مصروف کارزار ہوگئی -

یونانیون نے لاریسا سے ۱۶ میل کے فاصلہ پر فرسالہ کے قریب بتدریج اوٹھی ہوئی پہاڑیون کی آڑ لیکر ایک نہایت عمدہ موقع منتخب کیا جسپر نہایت زبردست اور لاجنب مورچے ترتیب دئیے گئے ان مورچون کے بازو گھنے جنگل کی پناہ مین رہے اور توپخانہ میمنہ کی طرف نصب کیا گیا - اول اول یونانی گولہ اندازون نے اچھی مشق دکھلائی اس لئے کہ بقول ایک نامہ نگار کے "گزشتہ چند روز کے تجربہ نے اونکو اچھا خاصہ نشانہ باز کردیا تھا"

ترک اپنی معمولی شجاعانہ اور خاموش طریقے سے برابر ثابت قدمی دکھلاتے رہے اور ایسے استقلال اور زور کے ساتھ حملہ آور ہوئے کہ باوجود جدّ و جہد عظیم دوپہر کے قریب دشمن کو اپنے مورچے چھوڑنا مناسب معلوم ہوئے اور اس "باقاعدہ بازگشت" مین

جو سرگرمی یونانیون نے روز روشن مین دکھلائی وہ ہر طرح قابل تحسین ہی اس لئے کہ دشمن کے زد سے بچکر فوج کا راہ فرار اختیار کرنا بھی ایک سبق ہی جو جنگی مدرسون مین سکھلایا جاتا ہے لیکن پسپا کرنے مین ایک افسوسناک نقص واقع ہوگیا یعنی غلطی سے یا گھبراہٹ مین یونانی بازگشتی سپاہ اتفاقیہ ایک ترکی پیادہ فوج کے دستے کے سامنے اسقدر قریب ہوکر گزری کہ اونکی بندوقون کی زد مین آگئی۔ اور اس طرح میمنہ فوج کو خصوصًا زیادہ نقصان پہونچا اور عقب کی پلٹنین باقی فوج کے بچانے کی کوشش مین خود قربان ہوگئین۔

ایک مرتبہ جب بھاگڑ شروع ہوگئی تو متعاقب ترکون نے دشمن کو ایک لحظہ آرام نہ لینے دیا۔ اور فیر کرتے ہوئے برابر دبائے ہوئے چلے گئے۔ یہانتک کہ ایک پہاڑ کی چوٹی پر جا پہونچے جو میدان کے سرے پر واقع ہی۔ یہان عجیب نظارہ پیدا ہوا یعنی جب ورسہت مین کئی پیادہ فوج کے دستے جو برابر ہٹتے چلے جاتے تھے۔ دیکھنے والون کو دور سے سیاہ دھبون کی شکل مین نظر آتے تھے۔ باقی تمام میدان یونانیون سے بھرا ہوا تھا جو تیزی سے حرکت کر رہے تھے۔ بے ترتیبی انمین انتہا کو تھی۔

یہ سب ایک سنگی پل کیطرف کو اک مارچ سے چلے جا رہے تھے۔ اسی حالت مین ترکون نے اپنے توپخانہ کو بڑھا کر ایک عمدہ موقع پر جما دیا۔ اور بھاگتی ہوئی فوجونکے کالمون اور بے ترتیب قطارون مین گولہ پر گولہ پھینکنا شروع کردیا جس سے بھاگڑ نہایت تیز ہوگئی۔ تاہم یونانی فوج نے جو عقب مین تھی مقابلہ کرنے کی کوشش کی مگر ترکون کے دھواندھار حملہ کے سامنے وہ مثل پرکاہ اڑتے چلے گئے۔ یہانتک کہ ایک مقام سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا آتا چلا گیا لیکن پیچھا کرنے والون نے اب بھی دم لینے دینا منظور نہ کیا۔

ایک نامہ نگار اس موقع پر لکھتا ہی کہ "میرے دل پر جو کچھ ترکون کی شجاعت اور

جوانمردی کا اثر اسوقت تک ہوا وہ کبھی پہلے نہوا تھا۔"

پناہ اور آڑ مین کھڑا ہونا وہ معیوب سمجھتے تھے حتی کہ گھٹنون کے بل بھی نہ جھکتے تھے بلکہ بلا کے جوش و خروش مین باڑھین مارتے ہوے برابر آگے ہی کی طرف بڑھتے چلے جاتے تھے۔

فرسالا پر ادھم پاشا کا بذات خاص حملہ کرنا

جسوقت یونانی پُل پر سے گذرنے کو جمع ہو رہے تھے تو ایک بم کا گولہ ایک گاڑی پر لگا جو توپ سے سپاہی لا رہے تھے۔ یہ گولہ ایسا کاری بیٹھا کہ جس نے یونانیون کا بے انتہا نقصان کیا۔ پُل سے گذر جانے کے بعد مفرورین اور متعاقب ترکون کے درمیان ایک دریا حائل ہوگیا (جو دریاے سلیمریا کا معاون ہے اور فرسالا کے مغرب کی طرف بہتا ہے) اور اس سلئے جنگ کی گرم بازاری بمقابلہ سابق کم ہونے کو تھی کہ مارشل ادھم پاشا نے اپنی کامیابی اور اس عالی شان نظارہ کی اُمنگ مین جو اُسوقت پیش نظر تھا بخط مستقیم حملہ کرکے اوسی روز شہر کے لے لینے کا تہیہ کرلیا۔ اور ایک بٹری (توپخانہ) ہمراہ لیکر اور میدان مین اُترکر بالمقابل جنگ کے لئے ایک صف کو آگے بڑھکر ایسی شدت سے حملہ کیا کہ وہ واقعہ اس جنگ کے خونخوار حملون مین شمار کیا جانے لگا۔ خصوصًا داہنی جانب (دریا کی طرف) ایک مختصر سے گاؤن کے قریب ایسی سخت آتشباری ہوئی کہ ترکی قدر اندازخود اپنی بندوقون کے دہوئین مین چھپ کر رہ گئے۔ ساتھ ہی ترکی توپخانہ نے فوج کی مدد کی یہانتک کہ وہ گاؤن فتح کرلیا گیا اور گولہ اندازی بند کی گئی۔ یونانی اُس جگہ کو اندیشناک اور غیر مامون سمجھ کر فرسالا شہر کی طرف بھاگ نکلے اور بغیر ایک لمحہ ضائع کرنے کے پیچھے ترکی پلٹنون نے اس شہر پر جسکی قسمت کا فیصلہ ترکون کے حق مین پہلے سے ہو چکا تھا آگ

برسانی شروع کردی۔ لیکن اس معرکہ آرائی مین دن بسر ہو چکا۔ شام سر پر آ پہونچی۔ آفتاب نظرون سے غائب ہونے لگا۔ افق پر شفق کے خونی رنگ نے میدان رزم گاہ کو پہلے سے زیادہ مہیب اور خوفناک کر دیا اور جب تک روشنی کی ایک شعاع بھی باقی رہی ترکی توپون کا موہنہ بند نہ ہوا۔ ایک توپخانہ کے پیچھے دوسرا توپخانہ برابر آتا رہا اور اپنے اپنے مناسب موقعون پر لگایا گیا۔

اور بقول ایک ولایتی نامہ نگار کے اتنی گولہ باری نے تقریباً نصف شہر کو اُڑا کر دیا۔ رات ہو جانے سے گولہ باری بند کی گئی اور اسطرح کچھ دیر کے لئے فرسالا کو دم لینے کی مہلت ملی۔ دوسرے روز یعنی ۵۔ مئی کی صبح ہوتے ہی ترکی فوجین آگے بڑہین یہانتک کہ کوئی مزاحمت انکو پیش نہ آئی جیسا کہ خیال کیا گیا تھا کیونکہ یونانی اپنی معمولی عقلمندی اور حفظ ماتقدم کے مسئلہ پر عمل کر کے صبح ہونے سے پہلے ہی شہر کو خالی کر کے بموجب فرمان ولیعہد بہادر ڈومو کو کی طرف منعطف فرما ہو چکے تھے۔

یونانی افسرونکی طرف سے گورنمنٹ کو اپنے فتح پانیکی جھوٹی رپورٹ دینا اور اوسپر اتھنز مین دھوم دھام کی خوشی اور مبارکباد کے تارونکا ولیعہد کے نام آنا۔

اول سے آخر تک اس لڑائی مین یہ بات قابل یاد رہی ہے کہ جو خبرین ترکون کے ذریعہ سے مشتہر ہوئین وہ ہمیشہ لفظ بہ لفظ صحیح اور قابل وثوق ثابت ہوئین لیکن برخلاف اسکے یونانی کلیسا کے پیرون نے من گھڑت اور دل خوش کن خبرین تراش خراش کر کے مقام جنگ سے باہر بھیجین وہ بلا استثنیات ہمیشہ دوسرے یا تیسرے روز سراسر کذب اور افترا سے مملو پائی گئین جس سے یونان کے اعتبار اور صدق کلامی پر بھی بٹہ لگ گیا۔

شکست پر شکست کھاتے جاتے تھے اور کسی نہ کسی پہلو سے اپنی قوم اور گورنمنٹ پر ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے کہ ہمین ہی فتح ہوئی۔ چنانچہ ویلسٹنو اور فرسالا کے ابتدائی حملہ کی روک اور دفعیہ کی کسیقدر کوشش اور ترکون کا نقصان اوٹھا کر ویلسٹنو کو فتح کرنا اور کرنل اسمولنسکی کا سخت مگر ناکام معرکے مین کچھ دیر قدم جما اونکے لئے کافی وسیلہ ہوگیا کہ اُسکو فتح قرار دیکر شاہ اور اُسکی رعایا کو ذرا دیر جی خوش کرلینے دین۔ چنانچہ ۵ مئی کی شب کو ایتھنز مین خبر آئی کہ ویلسٹنو اور فرسالا پر ترکون کو شکست ہوئی اسپر وہان وہ جوش پھیلا کہ باید و شاید۔ کرنل اسمولنسکی نے لکھا کہ ویلسٹنو مین ترکون کی جمعیت دس ہزار سے زیادہ تھی جو دو دستون مین تقسیم ہوکر ہمپر حملہ آور ہوئی مگر ہمنے اپنی قوت بازو سے اونکو پسپا کیا۔ دوسری مراسلت مین اطلاع دی کہ ہمین نے دن بھر متواتر سخت سے سخت مقابلے کئے یہانتک کہ میری فوج مین خون مثل آب روان کے بہنے لگا۔

دن کے ڈھائی بجے لڑائی ختم ہوئی اور کرنل مذکور نے پھر ایک تار بھیجا کہ آج کی لڑائی محض خدا تعالے کی مہربانی سے ہمارے لئے فتح و نصرت کے ساتھ اختتام کو پہونچی۔

چار بجے ترکون نے پھر دھاوا کیا اور ہم نے پھر اونکو پیچھے ہٹا مارا۔ حسن اتفاق سے میری مدد کے لئے عین موقع پر کمکی فوج آپہونچی اور اسطرح جمعیت زیادہ ہوکر اب مین نے حملہ مین پیشقدمی کی اور دشمن کو بے انتہا نقصان پہونچا"

اختتام معرکہ پر ایک تار اسی کرنل نے پرنس کی خدمت مین اس مضمون کا روانہ کیا کہ دشمن اگرچہ خدا کی عنایت سے پسپا ہوگیا لیکن آج کسی وقت وہ پھر ایک حملہ کرنے والا ہے۔ علی الصباح عساکر عثمانیہ مقام کومیری سے بوبکار کی طرف بڑھنے لگے اور ولیعہد یونان نے وزیر جنگ کو تار دیا کہ لڑائی شروع ہونے والی ہے اور پھر خبر بھیجی کہ جنگ چھڑ گئی اور یونان کی فوج اگلے مورچون کو چھوڑ کر قلب لشکر سے آملی ہے" یہ واقعہ ہوتے ہوتے دوپہر کا وقت گذر گیا تھا

چونکہ اس مقابلہ کا انتظار مدت سے تھا اس لئے اول وقت صبح سے یونانیون مین تیاریان ہوچکی تھین - جب شاہزادہ ولیعہد بہادر بذات خاص میدان جنگ مین پہونچے تو سپاہیون کی ہمت کسی قدر بندھ گئی اور پرنس نکولس شاہزادہ ولیعہد کا چھوٹا بھائی بھی توپخانہ لیکر اسی لشکر کے ساتھ موجود تھا اور اس لئے یہ جنگ بڑی بھاری مہم سمجھنا چاہیئے -

شام کے ۹ بجے تک آتشباری جاری رہی - رات کے آٹھ بجے کرنل پاپ نے جو کرون پرنس کی فوج کا چیف اسٹاف تھا دن بھر کی لڑائی کی ایک رپورٹ تیار کی جسکا ماحصل یہ تھا - " آج دو بجے ترکون نے ہمارے مورچون پر حملہ کیا کل سے اونکا ارادہ تھا کہ ہماری میسرہ کو چیر کر نکل جائین مگر آج خلاف توقع وہ اپنا ارادہ ترک کرکے مقدمۃ الجیش پر حملہ آور ہوے چونکہ وہ تعداد مین ہم سے کہین زیادہ تھے اسوجہ سے ہماری طلیعہ کی فوج لڑتے لڑتے پیچھے کو لوٹ آئی اور اپنی فوج کے میمنہ کے مقابل آکر صف بستہ ہوگئی -

گولہ اندازی تھوڑی دیر تک جاری رہی - ترکون کی پیادہ فوج اگرچہ تین موقعون پر بڑے زور شور سے پیشقدمی کر رہی تھی لیکن ہمارے لشکر نے اونکے بڑھنے کو روکدیا -

فریقین کے نقصان کا بھی اندازہ نہین ہوسکتا - شاہزادہ ولیعہد ہر وقت جنگ ترکی پیادہ فوج کی آتشباری کی زد مین برابر موجود رہا - پرنس نکولس فوج کے میمنہ مین سپاہیون کی جرأت بڑہاتا رہا حالانکہ اوسکے توپخانہ کے مقابلے مین دشمن کے توپخانے نصب تھے -

ہماری رائے مین جس فوج نے میمنہ پر حملہ کیا تھا اوسکی تعداد ۱۵ ہزار کے قریب تھی - علاوہ برین مور و ملخ کی طرح اونکی فوجین ہر روز پہاڑون پر سے اوترتی نظر آتی ہین ترکون کی جمعیت اونکا توپخانہ اور سوارون کے دستے ہمسے بدرجہا زیادہ ہین -

ہم اسوقت تک اپنے مورچون پر قابض ہین - کل غالبًا پھر لڑائی ہوگی صرف ایک دستہ سوارونکا جو ہمارے ساتھ تھا وہ بھی تریقالہ فتح کرنے گیا ہوا ہے -

رنگ رنگیلیاں

چنانچہ اس بے اصل رپورٹ پر وزیر جنگ جامہ سے باہر ہوگیا۔ گورنمنٹ نے شاہزادہ ولیعہد۔ شاہزادہ نکولس۔ اور کرنل اسمولنیسکی کو جدا جدا مبارکباد کے تار دئے اور وزیر جنگ نے کل فوج مقیمہ فارسالہ کے نام مبارکباد کا ایک علیحدہ تار روانہ کیا اسکے بعد شاہ جارج نے خود اپنی طرف سے شاہزادہ ولیعہد کو ایک تار باظہار مسرت و مبارکباد فتح روانہ کیا (جسہ خوش نے) ہر شخص کو یقین ہوگیا کہ آج ہی فرسالا اور ویلسٹنو کا قطعی فیصلہ ہوجائے گا۔ لوگ خوشی خوشی فوجی قوت پر اسقدر اترائے پھرتے تھے کہ ٹھکانا نہین۔ ہر ایک گرجا گھر مین یونان کے حق مین بڑے زور و شور اور ساز و سامان سے دعا کائی گئی اور شادیانے فتح بڑے جوش و خروش کے ساتھ بجائے گئے۔ اور لوگ اسی مسرت مین مشغول تھے کہ یکایک تار برقی نے بجلی کیطرح یہ خبر آکر گری کہ فوجین فرسالا سے بھاگ کر دومو کو پراپہنچین۔

جنگ فرسالا کے تفصیلی حالات

۵ مئی ۱۸۹۷ء

عساکر عثمانیہ لاریسا اور دیگر شمالی مقامات فتح کرکے جنوب کی طرف ایڈوانس مارچ کررہے تھے کہ اس تاریخ ایک فیصلہ کن جنگ محض غیر متوقع طور پر ظہور پذیر ہوئی۔ ادھم پاشا اپنے ڈویژنوں کی انتظام کررہے تھے کہ دوسرے روز بحیثیت مجموعی دشمن پر حملہ آور ہون۔ اس روز کوئی تہیۂ معرکہ آرائی کا نہ تھا لیکن اتفاقی طور پر دونوں لشکروں کی طلیعہ افواج مین مڈ بھیڑ ہوگئی اور آناً فاناً ایک سرے سے دوسرے سرے تک بازار کشت و خون گرم ہوگیا۔

یونانی مورچہ کا استحکام

یونانی مورچہ نہایت ہی مستحکم اور باموقع تھا اس لئے کہ فرسالا کے سامنے جو جارمیل کا ایک وسیع میدان واقع ہے اور اسمین ایک دریا اپنی آب

بہ رہا ہے - اسکی شمالی حد پر نیچی نیچی پہاڑیون کا سلسلہ کچھ دور تک چلا گیا ہے۔
ان پہاڑیون پر یونانی افواج کی مورچہ بندی اسقدر مضبوط اور ناقابل التسخیر تھی کہ چڑہائی
کرنے والے دشمن کو بمشکل تمام آگے بڑھنے کی تاب ہو سکتی - کیونکہ تمام آنے والی
سڑکین دور تک ان مورچون کی زد مین واقع تہین ۹ بجے صبح کے لڑائی شروع ہو گئی
یعنی فرسالا سے مقام کرانڈی مرسی کے تھوڑی دور بجانب شمال جو فرسالا سے ۱۲ میل
کے فاصلہ پر واقع ہے - شاہزادہ قسطنطین (ولیعہد یونان کا اصلی نام) کے تین برگیڈون
سے جو خاص اونہین کے زیر کمان تھے مقابلہ ہو گیا جو جنگ فرسالا کا آغاز سمجھنا چاہیے۔
اول توپخانون نے میدان کارزار گرم کیا اور یونانی توپخانہ نے اس احتیاط سے گولہ اندازی
شروع کی کہ اتفاق ہی سے کوئی نشانہ خالی جاتا ہو لیکن بہادر ترک ان توپون کی زد
مین ایسی استغنا اور استقلال سے بڑھے چلے جاتے تھے جسطرح کوئی فوج ایک
چھاونی سے تبدیل ہو کر دوسرے مقام کو جایا کرتی ہے - ریوٹر کے نامہ نگار نے اس
حملہ کو غیر معمولی اور حیرتناک پیشقدمی کر کے لکھا ہے۔

یونانی پہاڑی مورچون سے کسطرح ہٹائے گئے

جیسا مذکور ہوا ہے کہ پہلے سے یونانی فوجون نے کرانڈی مرسی
کے پہاڑیون پر نہایت زبردست مورچہ بندی کر رکھی تھی اُنکو
ترکون نے نہایت ہوشیاری اور چابکدستی سے فوراً توڑ دیا یعنی اول نہایت عاقلانہ
نقل و حرکت سے اونکے موقعون کو زیر و زبر کر ڈالا اور بعدہٗ توپخانہ نے پیشقدمی کر کے
یونانی میمنہ کو پسپا کیا اور پھر نہایت سرعت کے ساتھ ترکی صفین بحر موّاج کی طرح آگے
بڑھین اور سیف اللہ پاشا نے اور بہت سی پلٹنون کو یکجا جنمین البانیا کی پلٹنین بھی
شامل تھین یلغار کے طور پر دشمن پر ایسا زبردست حملہ کیا کہ مجبوری تمام یونانی فوجین
اپنے اپنے آخری مورچے چھوڑ کر میدان کی طرف پسپا ہونا شروع ہو گئین جو موقع

تاتاری سے جنوب کی طرف اور فرسالا سے ۳½ میل شمال کی جانب واقع ہے۔
اس موضع کو ترکون نے ۲ بجے دن کے مسخر کیا اسوقت یونانیون مین نہایت انتشار اور بدنظمی پھیلی ہوئی تھی لیکن یہ ضرور ہوا کہ ترکی آتشباری کا راستہ بھر جواب دیتے رہے یہانتک کہ دریاے اینی پیس کے پل پر پہونچ گئے۔

ایک سخت غلطی

اس ابتدائی نوبت مین یونانیون سے ایک سخت غلطی یہ سرزد ہوئی کہ اونھون نے بغیر کسی مقابلہ یا مزاحمت کے اُن مورچون کو چھوڑ دیا جنسے پہاڑیون اور سڑکون پر قابو ہو سکتا تھا۔ اور خود بخود ہٹ کر میدان مین اُتر آئے۔ جہان عثمانیہ توپخانہ قدم قدم پر گولہ باری کر رہا تھا۔ بااین ہمہ ایک مقام اظہار شجاعت و مردانگی مین سب سے مستثنیٰ رہا یعنی صرف ایک کمپنی یونانی پیدل سپاہ کی ایک عرصہ تک اس بہادری سے کثیر التعداد دشمن سے مقابل رہی جو قابل داد ہی مگر چونکہ اسکو کوئی کمک نہین پہونچی اس لئے اُسکی شجاعت سراسر بیکار گئی اور مجبوراً اپنے دوسرے ہم پیشہ لوگون کی طرح اُسکو بھی اپنا مورچہ چھوڑ کر بڑھنے والے دشمن کے سامنے سے بھاگنا پڑا۔
یہ بازگشت فوجی نظام کی رو سے باضابطہ تھی اسکے علاوہ کئی مورچون پر کچھ ہمت دکھائی گئی اور براے چندے ترکون کی پیشقدمی مین بھی مانع ہوئے جو انتہائی معمولی لاپروائی کے ساتھ اپنا جنگی جوش ظاہر کرتے ہوئے بڑھتے ہی چلے جاتے تھے۔
لیکن یہ روک ٹوک چونکہ عارضی تھی اس لئے ذرا دیر مین جاتی رہی۔

غضبناک ترکی گولہ باری

بعض یونانی بیٹھ کر اور لیٹ کر فیر کرتے تھے اور اکثر لوگ کھڑے ہی کھڑے نشانہ لگا رہے تھے لیکن جب ہی کہ اونھون نے پہاڑی مورچون کو چھوڑ کر میدان مین قدم رکھا کہ ترکی توپخانہ نے قہر ڈھانے والی آگ برسانی شروع کی گولے پر گولا گر کر ایسے ایسے موقعون پر پھٹتا تھا کہ صفین کی صفین روئی کی طرح

اڑتی چلی جاتی تھیں اسوقت جنگ کا نظارہ نہایت عظیم الشان اور خوفناک تھا۔ تمام اطراف سے یونانی ہٹ ہٹ کر سنگی پل کیطرف نہایت سرعت سے سمٹتے چلے جاتے تھے کیونکہ دریا کو پار کرنے کے سوا اسکے اور کوئی ذریعہ نہ تھا دور سے دیکھنے سے یہ انبوہ کثیر بعینہ مثل ایک امنڈنے والے سمندر کے متحرک اور موجزن معلوم ہوتا تھا اور یا یوں کہیے کہ ایک سیلاب عظیم تھا جو ہر چہار طرف سے سمٹ کر ایک تیز دھار کی صورت میں ایک ہی نالے میں سے گذرنے کی کوشش کر رہا تھا اور لمحہ بلمحہ جبکہ زور بہاؤ کی طرف بے انتہا تیزی کے ساتھ بڑھتا چلا جاتا تھا ترکی توپخانہ کو اس سے بہتر کون موقع ہوسکتا تھا اس نے اس گھچا گھچ انبوہ پر بم کے گولے پھینکنا شروع کر دیے جنہوں نے عین ڈٹی ہوئی بھیڑ بھاڑ میں پھٹ پھٹ کر نہایت ہولناک خونریزی پھیلادی اور یہ گولے ایسے تاک تاک کر پھینکے جاتے تھے کہ دیکھنے والوں کو توپچیوں کی قدر اندازی پر سخت حیرت ہوتی تھی جسنے ایک معقول حصہ یونانی افواج کا آن کی آن میں تباہ و برباد کر ڈالا جو غالباً دس فیصدی سے کم نہوگا۔

بہرحال اس غضبناک آتشباری کی زد کو اوٹھاتے ہوئے رفتہ رفتہ تمام یونانی فوج دریا پار اوتر گئی۔

ویلی گاؤں پر تسلط اس میدان کے وسط میں دریا کے شمالی سمت پر ویلی نام ایک گاؤں واقع ہے ترک اسکے گردش مورچے کے جمع ہوگئے اور ایک نہایت زبردست یونانی لشکر سے جو غالباً ترکی پیشقدمی روکنے پر تلا ہوا معلوم ہوتا تھا سخت معرکہ آرائی کی۔ یہ لوگ ایک محفوظ پہاڑی کی آڑ میں چھپے ہوئے تھے اور جب ہی کہ دشمن نزدیک کے قریب پہونچا فوراً میمنہ کی طرف گولیاں برسانا شروع کر دیں لیکن بقول نامہ نگار رویٹر ترکوں نے اپنی جبلی عادت کے موافق اسکی پرواہ نہ کی اور

اُسکا پیچھا کرنے کی غرض سے کسی جگہ نہ ٹھیرے بلکہ بیباکانہ طور پر برابر بڑھتے چلے گئے یہانتک کہ گاؤن پر تسلط کر لیا۔ کس ذریعہ سے؟ گولی بارود سے نہین بلکہ محض اپنی غیر متزلزل جلادت اور اظہار شجاعت سے جنکے رعب اقبال نے یونانی دلون مین خطرہ بٹھادیا اور اونھون نے ایسے نڈر اور شجاع ترین دشمن کے سامنے سے بجائے اسکے کہ کٹ مرین ہٹ جانا ہزار درجہ بہتر سمجھا۔"

نامہ نگار موصوف جو دور سے تماشہ دیکھ رہا تھا بیساختہ لکھ اوٹھا ہے کہ :-

"حقیقت مین گولیون کی ژالہ باری کے مقابلہ مین ایسی دلیرانہ اور بیباکانہ پیشقدمی ایک نہایت ہی عظیم الشان کارروائی تھی جو ترکون کی طرف سے عمل مین لائی گئی۔ یونانی اتنا انتظار نکر سکے کہ دست بدست جنگ کرکے فیصلہ کر ڈالنے کی نوبت آنے دین۔ حالانکہ مارشل ادھم پاشا نے اپنے ڈویژنون کو روز آئندہ کے لئے تیار کیا تھا اور ایک ڈویژن جسکی ڈیوٹی یونانی فوج کے بازو پر حملہ کرنے کی مقرر کی گئی تھی اس موقع پر (چونکہ بالکل غیر متوقع تھا) آبھی نہ سکا تاہم جو قابل تعریف کارروائی فوج نے اسوقت کی اوس نے اچھی طرح ثابت کر دیا کہ ترک بروقت پورے انتظام۔ ترتیب اور مستعدی کے ساتھ اپنی موجودہ زندگی کی گھڑیان صرف کیا کرتے ہین چنانچہ وہ ڈویژن جو موافق حکم کے کل حملہ کرتا جنگ کی خبر پاکر تیس میل سے زیادہ فاصلہ طے کرتا ہوا لڑائی بند ہونے سے آدھ گھنٹہ پیشتر اپنی فوج مین آموجود ہوا۔"

دونون طرف کے توپ خانون نے اس لڑائی مین قابل توصیف کام کیا اور بہت کچھ حصہ لیا لیکن فرق یہ تھا کہ ترک اول سے آخر تک یکسان گولہ چلاتے رہے اور یونانیون نے کام شروع مین اچھا کیا لیکن آخر مین بالکل بگاڑ دیا۔

جنگ مین ترکی توپخانہ نے اس موقع سے بڑھ کر کسی دوسری جگہ کام نکیا تھا اتفاقاً ایک ٹرین اُسیوقت فرسالا کی طرف آتی ہوئی نظر پڑی لیکن یونانی باحتیاط تمام اپنے تجربہ کے موافق ترکی توپخانہ کی زد سے اُسکو دور ہٹا کر لے گئے۔

ترکی نقصان

موضع ویسیلی پر قبضہ کرنے کی کوئی پیشبندی نکی گئی تھی بلکہ اوسپر تسلط کرنے کا خیال عین حملہ کے وقت کیا گیا اور چونکہ ترک دشمن کی مہیب ترین باڑھون کی بوچھار مین ہو کر گذرے اس لئے ظاہر ہے کہ اونکا نقصان کسقدر ہوا ہوگا۔

دلیری کی ایک مثال

بقول نامہ نگار رویٹر اس امر عظیم کے ظاہر کرنے مین ذیل کی تمثیل کفایت کرے گی کہ سپاہیون کو موت کی ذرا بھی پرواہ نتھی اُس نے لکھا ہے کہ مین نے ایک سپاہی کو بچشم خود دیکھا کہ جسکی ٹانگ زخمی ہوگئی تھی اور وہ چارون ہاتھ پیرونکے بل بڑھتا جاتا تھا اور متواتر دشمنون پر بندوق چلاتا جاتا تھا۔

وہ لکھتا ہے کہ البانیا رجمنٹ کی پیشقدمی اور حملہ کے لئے آگے بڑھنا ایسا نظارہ نہین جسکی یاد صفحۂ دل سے کسیوقت محو ہوسکے۔

شجاعت کی دوسری نظیر

یونانیون نے از راہ پیشبندی ہر موقع کی جانچ ایسی صحیح طور پر کی تھی کہ جسوقت ترکی میسر کالم آگے بڑھا اور یونانی توپخانہ نے خوفناک آتش فشانی شروع کی تو شاذ و نادر ہی کوئی نشانہ ہوتا تھا جو خطا ہو جاتے۔

چنانچہ ایک شیل (بم کا گولہ) ایک پلٹن کے قلب مین آکر گرا جس سے تین سپاہی ہلاک اور بہت سے زخمی ہوگئے۔ مگر ممکن نہ تھا کہ بڑھنے والی صف ایک لمحہ کا

توقف کر لے یا ملے ہوئے فاصلون مین کہین کوئی انتشار کی صورت پیدا ہو سکے بلکہ اوسی معمولی لاپرواہی سے جو ترکون کا خاصہ ہے اپنے جنگی گیتون اور اشعار رجز برابر پڑھتے ہوئے پیشقدمی کئے گئے اور اپنے متواتر نقصان جان و مال کی طرف نگاہ پھیر کر بھی نہ دیکھتے تھے جو ذرا مشکل بات ہے۔

ایک لطیفہ وسیلی گاؤن پر حملہ کرتے وقت بعض سپاہیون نے کچھ پتھر زمین سے اوٹھا کر کہا کہ "اجی گولی بارود صرف کی جاتی ہے یونانیون کے لئے تو یہی کافی ہین"

جوانمردی کی ایک تیسری مثال نامہ نگار رویٹر نے وسیلی سے لوٹتے وقت ایک ترکی سپاہی کو دیکھا کہ وہ یکہ و تنہا وسط میدان جنگ مین اپنے زخمی گھوڑے کے پاس آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے رفع تکلیف کی کوشش کر رہا ہے۔

گھوڑا بہت بری طرح زخمی ہوا تھا اور قریب تھا کہ ایک دم مین دم توڑ دے لیکن باوجود اسقدر مایوسی کے وہ ایسی خوفناک جگہ کو جو میدان جنگ کا مرکز ہو بمقابلہ اسکے کہ اپنے عزیز گھوڑے کا آخری دم تک ساتھ دے ہرگز چھوڑنا گوارا نہین کرتا تھا۔

تعداد افواج فریقین بمقام فرسالہ میدان فرسالا مین ترکون کے تین ڈویژن شریک تھے اور یونانی افواج مین جو شہزادہ جارج ولیعہد یونان اور پرنس نکولس کی ماتحت تھین بیس ہزار کے قریب سپاہی اور پانچ بیٹریان توپخانہ کی تھین۔

شام کی کارروائی میدان کارزار مین سب سے زیادہ ہولناک نظارہ اسوقت پیش نظر ہوا جب آفتاب افق مغرب کے قریب پہونچا چونکہ ترکون نے قصد کر لیا تھا کہ وہ یونانیون کو شہر سے نکال کر دم لین گے اس لئے جیسے جیسے کہ وہ پیچھے کی طرف کو ہٹتے گئے ترکی گولہ باری برابر آگے بڑھتی گئی۔ دھندیارے

مین توپ خانہ کی ایک بھاری لاین روشنی کی نمودار ہو کر تمام توپچیون اور گولہ اندازون کے چہرون کو منور کردیتی تھی اور اوسکے مقابل مین طرف ثانی کی جانب ایک باریک خط روشنی کا بندوق کی ہلکی باڑھ کے ساتھ چمک جاتا تھا حتی کہ ۶ بجے شام کے ترکی توپخانون نے ایک مرتفع موقع پر قبضہ کرلیا جہان سے فرسالا کی آبادی پوری پوری زد مین آگئی۔ اور پیدل فوج پل کو عبور کرکے دریا کی دوسری جانب مسلط ہوگئی۔

اندھیرا ہوجانے سے رفتہ رفتہ آتش فشانی بند کی گئی اور ۷ بجے کے بعد ترکی سپاہی زمین پر دراز ہوئے۔ اور نیندین لینے لگے۔

نقصانات تمام دن کی گولہ باری مین یونانیون کا صرف ایک شیل گولہ کاری پڑا تھا۔ حالانکہ ترکی توپخانے برابر فیر کرتے ہوئے یکے بعد دیگرے مورچہ جات فتح کرتے چلے جاتے تھے۔

اس روز طرفین سے بے انتہا مقدار گولہ بارود کی صرف مین آئی یونانیون کی نقصان جان کا صحیح اندازہ نہو سکا لیکن ترکون کی طرف تیس آدمی قتل ہوے اور دو سو کے قریب زخمی۔

یونانیون نے آخر کیا کیا؟

یونانیون نے فرسالا جیسے مضبوط اور عسیر الفتح مقام کو صرف ترکون کی ہیبت مین آکر خالی کردیا جسکا فتح کرنا آسان نہ تھا اگر وہ ذرا بھی مقابلہ کے لئے تل جاتے۔

کیونکہ اونکی جمعیت تیس ہزار سے اوسوقت کم نہ تھی اونھون نے اس خاموشی سے شہر کو چھوڑ دیا کہ ترکون کو کانون کان بھی خبر نہوئی۔ چلتے وقت بہت سا سامان

رسد اور ذخیرہ جس سب معہ حیث نوبون کے چھوڑنا پڑا۔ کیونکہ بازگشت مین
راتون رات اسقدر عجلت کی گئی کہ خیر و عافیت کے ساتھ صبح ہوتے ہی (۶ مئی پنجشنبہ
ڈوموکو مین جا داخل ہوئے۔ وہ زندہ قیدی ترکون کے ہاتھ آئے۔ ڈوموکو کے
باشندے فوج کی درگت کا حال سنکر پہلے سے لامیا کی طرف کوچ کر گئے تھے۔
کردن پرنس نے بھاگنے سے پہلے ایک فوجی کونسل منعقد کی جس نے یہ تجویز کیا کہ
چونکہ ادہم پاشا کی فوج ساٹھ ہزار کے قریب ہے اور اونکی نقل و حرکت سے یہ ظاہر ہے
کہ فرسالا کو وہ محصور کر رہے ہین اس لئے مناسب وقت یہی ہے کہ یہان سے صحیح و سلامت
نکلکر ڈوموکو مین مورچہ بندی کرین اور رات ہی کا وقت اس واپسی کے لئے نہایت مناسب ہے
اس تجویز کی اطلاع کرنل اسمولینسکی کو بھی دی گئی تاکہ اسکو اختیار دیا گیا کہ اپنے لئے بہتر
راہ فرار پسند کر لے۔

یہ فیصلہ ہوتے ہی فوجون مین باقاعدہ نقل و حرکت شروع ہو گئی اور امن و امان کے
ساتھ صبح کے وقت ڈوموکو مین داخل ہوئے۔

قبضہ فرسالا ۶ مئی ۱۸۹۷ء

بوقت صبح

ترک اس خیال سے کہ دشمن فرسالا مین بند ہو کر سخت ترین مقابلہ پر آمادہ ہوگا رات بھر
شہر کا محاصرہ کئے پڑے رہے مگر صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہان یونانیون کا
پتہ نہین اونکی مستحکم مورچہ بندی خالی پڑی ہوئی ہے۔ افواج ترک بلا روک ٹوک
شہر مین داخل ہوئین۔ ہر ایک دیوار و اطراف شہر کا ہر ایک مکان معہ ریلوے
اسٹیشن کے پوری پوری طرح قبضہ کر لیا گیا تھا اور اس لئے ترک صحیح طور پر خیال

کرنے لگے کہ یونانی بالمقابل جمکر لڑنے کی ہمت نہین رکھتے۔ باشندے بھی اپنے اپنے مسکن چھوڑ کر بھاگ گئے اور ترکی سنتری جابجا اونکی نگرانی مین مقرر کئے گئے۔ جنگی کا مکان زخمیون کے لئے شفاخانہ بنادیا گیا۔

فرسالا ایک چھوٹا سا شہر یا قصبہ ہے جسکے کئی طرف بلند اور عمودی پہاڑ واقع ہین اسٹیشن ایسے محفوظ مقام مین تعمیر کیا گیا ہی کہ دشمن کے حملہ کی دیر تک مدافعت ہو سکے۔

ویلسٹنو اور وولو پر پورا پورا تسلّط ۷و۸ مئی ۹۷ء

فتوحات ویلسٹنو اور وولو کا مفصل حال اوپر بیان ہو چکا ہی لیکن پورا پورا قبضہ ان دونون مقامات پر قبضہ فرسالا کے بعد ۷ و ۸ مئی کو عمل مین لایا گیا اور ان تاریخون کے بعد وہان کسی قسم کی یونانی مزاحمت باقی نہین رہی۔

جنگ فرسالا کے متعلق افسران یونانی کی تصنّع آمیز رپورٹ دارالصدر یونان کو

۵۔ مئی ۹۷ء کی لڑائی کی رپورٹ جو ایتھنز کو روانہ کی گئی تھی اوسکا خلاصہ یہ ہے۔

"شاہزادہ ولیعہد نے سپاہ کو ترتیب دیکر دونجے دن کے آگے بڑھنے کا حکم دیا جسکے مقابلے کے لئے پچاس ہزار ترکی فوج حرکت مین آئی اور اونھون نے ٹکی پہاڑیون سے اوترکر ایک موزون موقع پر اپنا توپخانہ نصب کرکے آتشباری شروع کی جس سے ہماری فوج کو سخت نقصان اوٹھانا پڑا۔ بالخصوص ریلوے اسٹیشن کے قریب بہت کچھ خونریزی ہوئی۔ مزید برآن ترکی سپاہ سبقت کرکے یونانیون کی صفون سے سینہ

ہوگئی۔ اسوقت ولیعہد بہادر نے واپسی کا حکم دیا۔ تمام سامان جنگ امن وامان سے ڈوموکو پہونچ گیا اور ترکون نے تاتری گاؤن جو لکھی پہاڑی کے دامن مین واقع ہی جلاڈالا۔ اور ایک دوسرے گاؤن مین داخل ہوتے وقت ایک یونانی پادری مع اپنے اہل عیال کے قتل ہوا۔ یونانی توپخانہ ڈوموکو کی بلندی پر جنگ کے لئے ہر وقت مستعد ہی"

شاہزادہ ولیعہد کا اعلان

مقام اتھنز۔ مورخہ ۱۱ مئی ۹۷ء

"اے افواج یونان کے سپاہیو! تمھاری فوج ڈوموکو مین واپس آگئی ہے کیونکہ ہمارے مورچے مقام فرسالا پر اچھی طرح مستحکم نہ تھے اور دشمن کی تعداد ہمسے بدرجہا زیادہ تھی لیکن جو مقامات کہ اسوقت ہمارے قبضہ مین ہین وہ ایسے مستحکم اور ناقابل فتح ہین کہ دشمن ہرگز اونپر قابو نہین پاسکتا۔ پس مجکو یقین واثق ہی کہ تم نہ صرف یہی کروگے کہ کثیر التعداد دشمن کے حملون کو کامیابی کے ساتھ روکو اور دفع کردو بلکہ خود حملہ کرکے اُن کو حدود یونان سے خارج کردوگے۔ یادرکھو کہ یہ وہ موقع ہی کہ تم اپنے آبا واجداد کے زاد بوم کو بچانے آئے ہو۔ اور بادشاہ اور قوم کی عزت آج تمھارے ہاتھ ہے تمھین لازم ہے کہ دشمن کو اب ایک قدم بھی آگے نہ بڑھنے دو۔

مین اس امر سے خبردار ہون کہ تمنے اتنے روز دن لڑائی مین مصروف رہنے سے کسقدر زحمت اوٹھائی ہے اور اوٹھارہے ہو لیکن ہم کو ان مصیبتون کا استقلال کے ساتھ برداشت کرنا لازم ہی۔ کیونکہ ہم بہاین ناموس اپنے ملک اور وطن کی حفاظت کا فرض انجام دیرہے ہین" دستخط قسطنطین

ڈوموکو پر ترکی حملہ کا خطرہ ۱۲ مئی ۹۷ء

خاص ڈوموکو پر ۱۲ مارچ تک کسی ترکی حملہ کی ابتدا نہین ہوئی۔ البتہ ۱۱ کی شب کو اس مقام سے دور شمال و مغرب کی طرف ایک معمولی مقابلہ طرفین مین ہوا لیکن ۱۲ کی صبح کو ایک عام جنگ اور خونریزی کا خطرہ پھیلا ہوا تھا اور ساتھ ہی اسکے مہلت جنگ کی خبرین اڑنے لگی تھین۔ ڈوموکو کی حالت قابل رحم تھی یا تو کچھ حصہ خالی پڑا ہوا تھا یا موجودہ باشندون مین اضطراب اور انتشار کی علامتین جمع تھین۔

افسرون کا اسٹاف ایک نجی جگہ پر صدر بازار مین پڑا ہوا تھا اور افسر لوگ میزون کے گرد صندوقون پر بیٹھے ہوے خط وکتابت مین مشغول تھے۔ ہر فرد بشر کے بشرے سے عام طور پر دل شکستگی کے آثار نمایان تھے اور جابجا چرچا اسی بات کا تھا کہ کوئی دم جاتا ہے کہ دول عظام درمیان مین پڑکر بیچ بچاؤ کرا دینگے۔

ترکی میمنہ موضع فیرشیا اسملار اور اسنار پر قابض ہوچکا تھا۔ یونانی ان مورچون کے سامنے کی سڑک پر دو ہزار پیادون اور توپخانون کے ساتھ خیمہ زن تھے۔ اسکے علاوہ دو اور سڑکین بھی محفوظ کر لیگئین۔

ترکی میسرہ کوہ کیسی فاری کے مقابل اور ہر دو اطراف مین پڑا ہوا تھا۔ مقابلہ کی امید موضع سیالما کسلار اور کلی پر تھی۔ کسلار ایک نہایت کمزور مورچہ تھا اور قریب چار یا پانچ ہزار یونانی فوج اوسپر قابض تھی۔

ڈوموکو کی حالت یہ تھا کہ بجاے سامنے سے حملہ کرنے کے ترک اسکو عقب سے گھیر لینگے علاوہ یہ خیال تھا کہ اگر واقعی ترکون کی تعداد ساٹھ ہزار ہے تو بجز اسکے کہ مہلت جنگ ملجاوے کوئی صورت نہین کہ ڈوموکو پر حملہ کرنے سے باز رہین۔ کیونکہ یقین تھا کہ اس

موقع پر شکست پا جانے سے یونان کی کمر بالکل ٹوٹ جاوے گی - یونانی ہمشیہ دو غلطیون کے مرتکب ہوتے رہے ہیں بقول نامہ نگاران -

ایک تو وہ اپنے اگلے مورچون کو بے زور چھوڑ دیتے ہین جیسے کہ فرسالا وغیرہ پر واقعہ ہوا اور اس لئے بازگشت کے وقت پلٹنون کو سخت مصیبت جھیلنا پڑتی ہے - دوسرے یہ کہ اپنی لائنون کو دشمن سے پوشیدہ نہین رکھتے اور اسطرح سخت نقصان اوٹھاتے ہین -

ڈومو کو مین یونانی فوج کی ردی حالت اور صلح کی خواستگاری

پایونیر کے نامہ نگار نے ۱۴ مئی ۱۸۹۷ء کو لندن سے جو لکھا تھا اوس مین یونانی فوج کی ردی حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے جسکا اقتباس ذیل مین درج ہے -

فرسالا سے بھاگ گئے کے بعد یونانی فوج کی بہت کچھ درگت ہوئی سپاہی بھوک کے مارے بے حال ہوئے جاتے ہین سردی سب کو علیحدہ اٹیرن بنا رہی ہے - بیماری کا یہ حال ہے کہ کوئی لحظہ نہین جو مسلسل کھانسی سے فرصت ملے - دل شکستہ اور حوصلے پست ہو گئے ہین -
کسی کی طبیعت مین اُمنگ کا پتہ نہین رہا - پس اس قوت اور حوصلے کے ساتھ ان خوف زدہ بھگوڑون کا لشکر ڈوموکو مین آکر اوترا ہے جہان ہر دم اور ہر لحظہ اس خوف سے کہ فتحمند دشمن کی افواج قاہرہ ابھی آکر پامال کئے ڈالتے ہین - بدن سے قبل از وقت روح نکلی جاتی ہے کیونکہ سامانِ حرب جسقدر موجود تھا وہ قریب قریب سب پہلے ہی کھو چکے اور ادھر برق و باران کے طوفان مین تھسلی کے ایک لاکھ

یونانی بے خانمان ہو کر کسی مقام امن کی تلاش مین حیران و سرگردان
پھر رہے ہین اور حال اونکا یہ ہی کہ نہ پیٹ کو کھانا میسر ہی اور نہ تن کو کپڑا
ترکون نے وہ تمام علاقہ فتح کرلیا ہے جو اونسے ۱۸۳۲ء مین بالجبر
چھینا گیا تھا - اس فوج کو دراصل فوج کہنا غلطی ہے البتہ یہ کہا جاسکتا ہے
کہ ایک غول بال و پر شکستہ اور شکست خوردہ بھگوڑون کا جمع ہے جنکے
پیچھے پیچھے شیران ترک بڑھے چلے جاتے ہین اور آگے دار الخلافہ یونان ہے
یہ لوگ بے پر اور بے زر رہ گئے ہین - انکا مالی اعتبار جو ممالک اجنبیہ مین
تھا وہ بالکل جاتا رہا ہے - اور اندرونی آمدنی کے ذرائع یعنی صنعت و
حرفت و تجارت و زراعت متواتر مصائب اور مسلسل صدمات کے سبب
معرض زوال مین آگئے ہین - اس دلخراش حالت اور ایسی جانگداز مصیبتون
کے نرغے مین گرفتار ہو کر ناچار یونان کو سلاطین کی حضور مین صلح کا خواستگار
ہونا پڑا - یونانی گورنمنٹ نے اپنے افسر اور بقیہ فوج کریٹ سے واپس
بلالی ہے - اونکی ذلت اور رسوائی اس حد کو پہونچ چکی کہ اونھون نے
بلا کسی شرط کے اپنے بخت بد کو دول عظام کے فیصلہ پر چھوڑ دیا ہے کہ
جسطرح مناسب سمجھین وہ اس بدبخت ملک کی قسمت کا فیصلہ کردین -
یہی یونانی جنھین ایسا شوریدہ پشت اور جنگجو بیان کیا جاتا تھا اب ہمہ تن
صلح کے خواستگار ہین - ایک ہفتہ نہین گذرا کہ وہ اس امر کے خواہان تھے
کہ یورپ صلح کے معاملہ مین تحریک کرے اور ہم رضامندی ظاہر کرین اور
اب بطریق شکایت برملا کہنے لگے کہ یورپ کس دن کام آئے گا کیون
نہین بیچ بچاؤ کرادیتا بلکہ خاص ایتھنز کے صلح پسند لوگ اس حیرت مین

ہی کہ ترک صلح کی بات چیت کو کیون کھٹائی مین ڈال رہی ہی اور کیون مہلت جنگ کو منظور نہین کرتی ۔ ترک اس لئے بات کو ٹالتے رہے کہ کسی طرح ڈومو کو لے لین تاکہ جو ملک اونکے قبضہ سے ۱۸۸۱ء مین نکل گیا تھا وہ بجنسہٖ واپس آجاوے اور انتھنز ہوپہنچنے کے لئے کوئی امر سدراہ نہو۔ اور جو شرائط چاہین اونپر صلح کرین خواہ وہ یونان کو کیسے ہی ناگوار کیون نہون ۔

گفتگوی مصالحت مین کیون تساہل ہوا

نامہ نگار موصوف نے لکھا کہ :۔ مصالحت کی سدراہ یونانیون کی چالبازی اور عیاری ہے اور سلطان نہایت اعتدال سے کام لیا چاہتے ہین ۔ اگرچہ اخبار ٹائمز نے سلطان کو صلاح دی ہی کہ وہ اس معاملہ مین تساہل نکرین بلکہ جسقدر ممکن ہو جلد مصالحت کرلین مگر عبدالحمید اپنے معاملات کو آپ خوب جانتے ہین ان معاملات مین وہ بڑا ہوشیار شخص ہی اور عہدوپیمان کے بارہ مین اونکی خاص لیاقت عمل ہے اور خصوصًا ایسی وقت مین جبکہ اونکی فوجین غنیم کے ملک مین قیامت برپا کررہی ہین وہ اپنے فائدہ سے کب چشم پوشی کریگا اور یہ امر قابل لحاظ ہی کہ ڈومو کو فتح کرنے کے بعد اونکی طاقت اور بھی زیادہ قوی ہو جاوے گی مشہور ہے کہ سلطان صلح پسند ہین ممکن ہی کہ یہ صحیح ہو تاہم وہ یہ ہی تو سلطان عبدالحمید خان ہین جنکی فہم و فراست کو یورپ مانے ہوئے ہے ۔ وہ ایسے وقت مین کب چوکنے لگے اور کوئی عقل سلیم نہین مانتی کہ ایسا بیدار مغز آدمی اونکے سے اونے فائدہ بھی جو ممکن الحصول ہو ہاتھ سے جانے دے اور علاوہ برین اوسے اپنی جان نثار رعایا کی بگڑی ہوئی طبیعتون کا بھی پاس خاطر

منظور ہے کیونکہ آجکل قسطنطنیہ مین جنگجو فریق کا غلبہ ہے اور قرین قیاس نہین کہ سلطان اونکے منشور دنہی کچھ بھی پرواہ نکرین۔

شاہ یونان خطرہ مین

دوسری طرف شاہ یونان کو یہ خطرہ لاحق ہو رہا ہے کہ کہین بیٹھے بٹھائے سلطنت ہی نہ چھن جائے اسکی وجہ یہ ہے کہ اٹلی کے والنٹیرون نے اس فساد کا تخم یونان مین آکر بویا ہے جو قریباً سب کے سب سوشلیٹ اور ریپلکین تھے انکا اصلی مدعا یہان آنے کا یہی تھا کہ لوگون کو سلطنت شخصی سے بدگمان کرین اور اپنے جمہوری اصولون کو ترویج دین۔ یونانی بالعموم نہ تو شخصی سلطنت کے بڑے طرفدار ہین اور نہ جمہوری کے۔ علاوہ برین وہ یہ خوب جانتے ہین کہ اگر ہمنے ذرا بھی موجودہ خاندان شاہی کے برخلاف ایک حرف بھی زبان سے نکالا تو آدہا یورپ ہمسے بگڑ بیٹھے گا ٭ (کیونکہ دول عظام کے سارے تاجدار تقریباً یونان سے قرابت قریبہ رکھتے ہین) مگر پھر بھی اونھین یہ امر گوارا نہین کہ شاہزادہ ولیعہد کی شکل دیکھین۔ حالانکہ اس نفرت سے یہ لازم نہین کہ سارے خاندان شاہی کے مخالف ہون۔

خرچہ جنگ کی نسبت مختلف خیالات

خرچہ جنگ کی نسبت مختلف روایتین ہین مگر تحقیق معلوم ہوا کہ آجتک اس لڑائی مین سلطان کا چالیس یا پچاس لاکھ پونڈ خرچ ہوا جس سے یہ قیاس کرنا آسان ہے کہ تقریباً اتنی ہی

نوٹ ٭ حضور پرنس آف ویلز شاہ یونان کے بہنوئی ہین۔ شاہ ڈنمارک اونکے والد۔ اور زار روس کا وہ ماموں ہے۔ شاہ بیگم یونان زار روس کی رشتہ مین پھوپی ہوتی ہین۔ اور شاہزادہ جارج ولیعہد یونان کی بیوی قیصر جرمنی کی حقیقی بہن ہے۔ ۱۲

رقم پر خرچہ کا فیصلہ ہوگا۔ مگر دقت یہ ہی کہ یونان تہیدست ہے غالباً بعض دول یورپ اسکی ضمانت کرینگے اور آیندہ یونان کے مالی محاصل مین سے اس رقم کے بارے مین اطمینان کرلینگے۔
قرضخواہون مین سے اول جرمن (سب سے زیادہ) ہے جسکا روپیہ بقدر ۱۵ ملین (۲۴ کرور) کے یونان کے ذمہ ہے۔ اور دوسرون کا بھی کم از کم اتنا ہی ہوگا۔

شرط تنسیخ رعایات اگر دقت ہی تو وہ تیسری شرط ہے جو سلطان لگانا چاہتے ہین وہ یونانیون کو ضرور ناگوار ہوگی۔
یہ شرط رعایا کی تنسیخ کے بارہ مین ہی جو یونانی رعایا کو بشمول دیگر رعایاے یورپ بلاد اسلامیہ مین آج تک حاصل ہی سلطان کو اس شرط کے منوانے مین یہانتک پیچ بیان کیجاتی ہی کہ وہ کہتے ہین کہ مین اور شرطون کی پرواہ نہین کرتا مگر اس شرط کو ضرور منواکے چھوڑونگا اوسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ یونانی سخت ذلیل ہونگے اور ہر ایک مسلمان خواہ وہ کتنا ہی ذلیل الاوقات کیون نہ ہو اونھین نہایت حقارت کی نظر سے دیکھے گا سلطان یہ کہتے ہین اور اونکا یہ کہنا معقولیت سے خالی نہین کہ اگر مین یہ بھی نکر سکون تو اپنی رعایا کو کیا مونہ دکھاؤنگا۔ وہ مجھسے ضرور معاوضہ کرینگے کہ اس آگ و دوا در صرف بیجا کا یہ معقول نتیجہ نہین ہوسکتا کہ سرحد مین ایک خفیف سی ترمیم ہوجائے۔ پانچ چھ کرور روپیہ ملجاوے ایسے معاوضے تو کوہ کندن و کاہ برآوردن کے مصداق ہین۔ یہ تو سلطان کا ظاہر حیلہ ہے لیکن فی الاصل

اسمین جو فائدہ اونکی مدنظر ہے وہ یہی ہی کہ بلاد عثمانیہ مین یونانی بکثرت سوداگری کرتے ہین - اگر سلطان اونپر ٹیکس لگانے پر قادر ہوگئے تو یقیناً ایک قلیل عرصہ مین خرچہ جنگ کیا اوس سے دوگنا روپیہ وصول کرلین گے -

اگر یہ رعایات منسوخ ہوئین تو جسقدر یونانی تاجر ہین وہ سب کے سب سلطان کے قبضہ قدرت مین بالکل بے بس ہونگے اور سلطان انکا خون بخوبی نچوڑینگے - جسکے مقابلے مین عسلی کا دوبارہ ہاتھ سے جانا بھی ترکون کو چندان ناگوار ہوگا -

اب یہ دیکھنا ہے کہ دول عظام کیا فیصلہ کرتے ہین - روس پر سب کی آنکھین لگی ہوئی ہین مگر بقول اخبار ڈیلی کرانیکل وہ یونانیون کی اس تباہی پر ہنس رہا ہے - مگر یہ بھی سنا جاتا ہی کہ پچھلے دنون سے اوسے یہ فکر پڑ رہی ہے کہ ترکون کی طاقت اتنی زبردست کسطرح ہوگئی - حق یون ہے کہ یونان نے اس جنگ مین سخت غلطی کی ہے وہ ایسے بڑے مقابلے کے لئے کسی طرح تیار نہ تھا اور نہ تو اوسکے پاس فوج تھی نہ سامان حرب اور نہ رسد - اسکو جو امید تھی کہ میرے میدان مین آتے ہی بلگیریا اور سرویا اور کوہ بالکن کی تمام ریاستین علم بغاوت بلند کرینگی اوسمین بھی اوسے کوئی کامیابی نہوئی اور اسکی وجہ ظاہر ہے کہ روس نے ایک لاکھ فوج اونکی سرکوبی کو تیار رکھی تھی - رہا یورپ کا اتفاق سلاطین وہ بھی ترکون کو منع نکرسکا - اب اوسکا بار خمیازہ انگلستان پر ڈالنا چاہتے ہین جو کہتے ہین کہ ہمین امید تھی کہ انگلستان ہمارا ہاتھ بٹائے گا چنانچہ

انگلستان کا سابق ممبر پارلیمنٹ جو ابھی ابھی یونان سے واپس آیا ہی لکھتا ہی کہ "یہ لوگ میری آؤبھگت کرنے مین یہانتک مبالغہ کرتے تھے کہ مین اونکی خام خیالی اور بیجا خوشامد سے ہیطرح تنگ آجاتا تھا اور ہر چند چاہتا تھا کہ اونکے دلون سے یہ بیہودہ خیال دور کرون۔ مگر وہ باز نہ آتے تھے اور انگلستان کو اپنا قومی مددگار خیال کرتے تھے اور ثبوت مین وہ سو ممبران پارلیمنٹ کا تار پیش کرتے تھے۔ اُسپر اونھین اتنا ناز تھا کہ کسی کے کہنے کو خاطر مین نہ لاتے تھے (حالانکہ وہ تار محض پرائیوٹ حیثیت سے دیا گیا تھا) اور اگرچہ بادشاہ اور اوسکے وزیر بخوبی جانتے تھے کہ یہ تار ہمین کسی امداد یا دستگیری کا وعدہ نہین دیتا مگر وہ لوگ ضرور اس دہوکے مین رہے۔"

سب سے بڑا نتیجہ سب سے بڑا نتیجہ اس لڑائی کا یہ ہوا کہ یونان صفحہ ہستی سے معدوم ہوگیا اور ترکون کو حیات دوبارہ ہوئی اور مشرقی یورپ مین پھر ایک زبردست سلطنت نظر آنے لگی۔ اسلام کی بوسیدہ ہڈیون مین آب حیات چھڑکا گیا اور مسلمانون کو جو عرصہ دراز سے اپنے آپکو مریض سُن سُن کر خود بھی بیمار سمجھنے لگے تھے یہ معلوم ہوگیا کہ ہم مین ابتک جان اور حوصلہ باقی ہی اور ہم مین وہی سپاہیانہ جلادت اور جوانمردی موجود ہے جو آبا و اجداد سے وراثتاً ملی تھی اور ہم اب بھی اپنے بزرگون کی طرح اَوْرون کو فتح کرسکتے ہین۔

اس خیال کو یہانتک وسعت ہوگئی ہے کہ ترک کہتے ہین کہ یونان اگر ہمین تاوانِ جنگ وغیرہ کچھ بھی نہ دے تاہم اُسکا ہمین ممنون ہونا چاہیئے کیونکہ اسنے ہمارا سکہ سارے یورپ مین جما دیا ہی جو بصورت لڑائی نہونے کے ناممکن تھا۔

ترکونکا سلوک سارے نامہ نگار جو مختلف اخبارون کی طرف سے میدانِ کارزار مین موجود تھے متفق اللفظ بیان کرتے ہین کہ ادھم پاشا کی فوج نے جو نیک سلوک باشندگانِ تھسلی سے کیا ہے وہ نہایت قابلِ تعریف ہے۔ لوگ خواہ مخواہ غلطی سے گھر بار چھوڑکر بھاگ گئے ہین اور جن لوگون نے ایسا نہین کیا وہ ان بدبختون کی شومی اعمال پر ہنستے ہونگے جو اب نادیدہ و موزہ از پا کشیدہ پر عمل کرکے نکل کھڑے ہوے اگرچہ کچھ قتل و غارت بھی ہوا تو وہ بھی یونانیون کا تھا جو ہمیشہ عادتاً جہان سے بھاگتے تھے قید خانے کھول جاتے تھے جسکا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ قیدی زنجیرین توڑکر نکل آتے تھے اور بیگناہ شہریون کو لوٹتے تھے۔ اور جسوقت ترک داخل شہر ہوتے تھے تو اونسے ڈرکر پہاڑون مین جا چھپتے تھے اور وہان کے باشندون کو ستاتے تھے۔ اب بھی جہان جہان ترکون کی جمعیت ہے وہان ایسے بدمعاشون اور رہزنون کا بس نہین چلتا اور لوگ امن و آسایش مین ہین۔ اب لوگون کا اعتبار اس حسنِ سلوک پر اتنا جم گیا ہے کہ بکثرت اپنے گھرون کو واپس آگئے ہین۔ اور اپنے کام دھندون مین لگ گئے ہین۔ ان یونانی سپاہیون نے لوگون کو اسطرح بھی غارت کیا کہ اونھین خواہ مخواہ بہکا دیا کہ ترک آکر ہمین لوٹینگے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بیچارے تھوڑا اسباب لیکر بھاگے اور باقی چھوڑ گئے۔

"ٹائمز کے کارسپانڈنٹ کی رائے مین" قریب تیس لاکھ پونڈ (پانچ کرور روپیہ) تھسلی والونکا نقصان ہوا"

جرمن کی مداخلت نامہ نگار موصوف آگے چلکر لکھتا ہے کہ :-

" ایک نتیجہ خیز امر جو اس لڑائی مین ثابت ہوا وہ جرمنی کی مداخلت ہے جرمن کے ماہرانِ جنگ اس کارزار مین بہت کچھ دخیل تھے اور یہ فتوحات ظاہرا انہین کی اعلی تربیت کا بدیہی نتیجہ ہین اس سے عجب نہین کہ سلطان آیندہ بھی

مستفیض ہوں اور اس سلسلہ میں بھی اونکو زیادہ تر دخیل کریں ایسا یقین ہے کہ اگر سلطنت عثمانیہ کا انتظام متدین اور قابل آدمیوں کے ہاتھ میں چلا جاوے تو ترکی عرصۂ قلیل میں ایک بڑی متمول سلطنت بنجاوے گی۔ جرمنی عرصہ سے چپکے چپکے اپنے دوستانہ اور تجارتی تعلقات قسطنطنیہ میں بڑھا رہا ہے۔ چنانچہ ٹائمز کا کارسپانڈنٹ مقام قسطنطنیہ سے لکھتا ہے کہ اب ائی چھیڑ چھاڑ سے جرمنی سلطان کے ساتھ رہا ہے اور اسکو یقین دلاتا رہا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اسمیں جرمنی کی غرض یہ ہے کہ ہماری تجارت سے فائدہ اوٹھاوے اور سلطان بھی اس امر میں رضامند ہیں چنانچہ اب جسقدر ضروریات اسلحہ گولہ بارود وغیرہ جنگی سامان کی گورنمنٹ ترکی کو پڑتی ہے وہ جرمنی کے کارخانوں سے تیار ہوتے ہیں۔ جرمنی کی ایک متمول کمپنی نے سلطان کی خدمت میں ابھی ابھی دس لاکھ پونڈ قرضہ بھی پیشکش کیا تھا مگر سلطان نے یہ کہکر نامنظور کیا کہ ہمیں بالفعل ضرورت نہیں۔ اسمیں بھی عبد الحمید کی چال ہے جس سے یہ مطلب ہے کہ بالفعل بجائے خود ممنون ہونے کے جرمنی کو تجارتی فوائد کے لیے اپنا دست نگر اور گرویدہ کریں۔ چنانچہ ایک جرمن بینک کو یہ حوصلہ بھی دیا گیا ہے کہ وہ قلمرو عثمانیہ میں ایک بینک کھولے اور اس بینک کو بہت سی رعایات کا وعدہ بھی دیا گیا ہے اور یقیناً اوسے بہت فائدہ بھی ہوگا۔ اور اسمیں ذرا بھی شک نہیں کہ یہ رعایات ضرور عطا ہونگی۔"

اب دیکھنا یہ ہے کہ روس ان تعلقات کو کس نگاہ سے دیکھے گا وہ بخوبی جانتا ہے کہ ترکی سپاہی جنپر جرمنی کے افسر ہوں سدِ سکندری سے کم نہیں اور اسمیں ذرا بھی کلام نہیں کہ موجودہ شہنشاہ جرمن سلطان کا بڑا دوست ہے اور اس یگانگت اور خلوص کا اظہار اوسنے تاریخ تخت نشینی سے آجتک متواتر مختلف پیرایوں میں کیا ہے +

یادداشت سفراے دول عظام بنام وزیر خارجہ یونان

جو یادداشت ایم آنو سفیر روس نے منجانب طاقتہاے یورپ وزیر خارجہ یونان کے نام بھیجی اوسکا مضمون حسب ذیل تھا۔

" سفراے فرانس و اٹلی و برطانیہ و جرمنی و آسٹریا و ہنگری۔ ایم آنو قایم مقام گورنمنٹ روس کو جو بمقام ایتھنز سفارتی گروہ مین اعلی ممبر ہے اختیار دیتے ہین کہ وہ ہر ایک کی گورنمنٹ او نیز اپنی سرکار کی طرف سے گورنمنٹ یونان پر ظاہر کردے کہ دول عظام اس نظر سے کہ مہلت جنگ حاصل ہو سکے اور اس نظر سے کہ ترکی اور یونان کے درمیان جو بالفعل مشکلات پڑی ہوئی ہین اونمین سہولت اور آشتی پیدا ہو سکے بیچ بچاؤ کرنے کے لئے تیار ہین بشرطیکہ یونانی گورنمنٹ کو ان امور کا علانیہ اقرار ہو کہ وہ اپنی تمام فوج کو کریٹ سے واپس بلا لینے کا بندوبست کرے اور کریٹ کی خودمختاری (بجاے الحاق) باضابطہ طور سے منظور کرے اور یہ کہ وہ ان ہدایتون اور مشورون پر بے کم و کاست کاربند ہو۔ جو دول عظام حصول امن کی غرض سے اوسکے سامنے پیش کرین۔

یونانی گورنمنٹ کا فوری جواب

یہ یادداشت پہونچتے ہی سرکار یونان نے بعجلت تمام حسب ذیل جواب دیا کہ :۔

" گورنمنٹ شاہی اُس یادداشت پر غور کرکے جو قائم مقام گورنمنٹ روس نے منجانب سفراے دول عظام بھیجی ہے اقرار کرتی ہے کہ وہ اب شاہی

افواج کو کریٹ سے واپس بلانے کے اہتمام مین مصروف ہے اور یہ کہ وہ کریٹ کی خودمختاری کو باضابطہ تسلیم کرتی ہے اور یہ کہ وہ یونان کے اغراض اور فوائد کو دول یورپ کی سپرد کرتی ہے۔"

ساتھ ہی گورنمنٹ یونان نے فوراً اپنی افواج کو مطلع کیا کہ طاقتہاے یورپ نے بیچ بچاؤ کا وعدہ کر لیا ہے۔

انخلاے کریٹ

۱۴- مئی کی نصف شب کے وقت اتھینز کے تار سے معلوم ہوا کہ کرنل اسٹیکو کو ۳۰۰ ۴- افسر اور سپاہیون کے جہاز پر سوار کرا دینے کا حکم آیا۔ انکے لیجانے کی غرض سے تین جہاز مقام پلاٹینیا سے کچھ فاصلہ پر تھے کہ سپاہیون تیار ہوتے ہی وہ انکو لیکر رخصت ہون۔ بقیہ فوج کی نسبت بھی مشہور ہوا کہ فوراً واپس بلائی جاوے گی۔

چونکہ ابتدائی خیالات سرون سے نکل گئے تھے اس لئے باغیون نے یونانی فوج کی واپسی کی نسبت مین سمجھوتہ کرنا شروع کیا۔ انکو یقین ہو گیا کہ طاقتہاے یورپ اپنا وعدہ پورا نکر سکینگی کہ ترکی فوج بھی جزیرے سے ہٹا دیجاوے گی اور کامل خودمختاری قایم ہوگی۔ گو اسوقت تک ایک معقول تعداد باغیون کے سرگروہون کی اپنے خیالی پلاؤ پکاتی رہی لیکن کثیر التعداد کریٹ کے باشندے اپنی کامیابی اور امید براری کو احتمال تصور کر کے ناامید ہو گئے۔ کیونکہ برعکس نتائج جنگ نے ثابت کر دکھایا کہ یونان ہرگز اس لائق نہین کہ وہ کریٹ کی خواہشات اور دعاوی کے پورا کرنے مین آئندہ کبھی قابل ہو سکے گا۔

امیر البحر کینی درو اور سر الفرڈ بلوئی نے ۱۳۔ مئی کی شام کو کینیا کے بشپ (لاٹ پادری) سے عند الملاقات بیان کیا کہ ہمارے پاس سرکاری طور پہ اطلاع آچکی ہے کہ یونان نے تمام خیالات جو الحاق جزیرے کے تھے دل سے نکال دئے ہین اور یہ کہ دول یورپ وہان کی خودمختاری کی کارروائی کو چلانا چاہتے ہین۔

بشپ کا شک تھیں خودمختاری مین

بشپ نے خودمختاری کی نسبت سنکر ظاہر کیا کہ مجکو خوف ہے کہ خودمختاری کی کارروائی ایسے ہی ٹھہر کر رہجاویگی جیسے کہ اصلاحات اور ترمیمات کا وعدہ پچھلے سال مین معدوم ہوکر رہگیا ہے۔

۱۳۔ مئی کی دوپہر کو کرنل حیرم سابڈ۔ کرنل مرے۔ لفٹنٹ کرنل مین وارنگ اور ایک اٹلی کے کرنل نے کریٹ کے ترکی گورنر اور کمانڈنٹ سے باضابطہ ملاقات کی شاہی سلامی سرکی گئی اور ان افسرون کا مع اردلی کے شہر مین ہوکر گذرنا باشندون مین دوستی کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ ایک ترکی بینڈ قومی راگ بجاتا رہا۔

ڈوموکو کی حالت زبانی ایک نامہ نگار کے

روز یکشنبہ ۹ مئی ۱۸۹۷ء

ایک نامہ نگار نے مقام ڈوموکو سے لکھا کہ مین ہفتہ کے روز اس درہ سے ہوکر گذرا جو لامیا کے راستہ مین واقع ہے اب تک پرانی حد بدستور موجود ہے کیونکہ ترکون کے مورچے برقرار ہین۔ لوگ سب کے سب بھاگنے پر تیار بیٹھے ہین ہزارون بیل۔ گائے۔ بھیڑین۔ گھوڑے۔ اونٹ اور اسباب خانہ داری کے چھکڑے قطار در قطار سمندر کی طرف جارہے ہین۔ ڈوموکو مین یونانی فوج کی جمعیت تخمیناً ہزار

اور قلب لشکر ایک پہاڑی کے عقب مین واقع ہی جو سمندر سے ۱۴۰۰ فیٹ بلند ہی — اور فرسالا کا میدان یہان سے نیچے برابر دکھلائی دیتا ہے۔

کرنل اسموہنسکی کی سپاہ میمنہ کی طرف گوڈا کی سڑک پر خیمہ زن ہی (یہ وہ فوج ہی جو بالا بالا ویلسٹنو سے بھاگ کر آئی ہے) اگرچہ سپاہیونکا حوصلہ۔ اور صحت اچھی حالت مین ہی مگر موسم کی اس ناقص حالت مین سپاہیون کا صحیح وسالم رہنا مشکل معلوم ہوتا ہے (معلوم موسم کا اثر غنیم کی فوج پر کیون نہ محسوس ہوتا تھا)

تصویر بینیٹ یکوسکے از باغیان کریٹ

مال غنیمت

فرسالا کی جنگ مین جسقدر مال غنیمت ترکون کے ہاتھ لگا اوسکی مقدار بہت بڑی تھی سامان رسد۔ گولہ بارود۔ اور کئی توپین اور کثیر التعداد سامانِ جنگ پیچھے رہگیا۔ جو بآسانی ترکون کے ہاتھ لگا۔ لیکن سب سے زیادہ مال غنیمت شاہزادون کے پہننے کے کپڑے اور جوتیان وغیرہ تھین جنکی نسبت کہا گیا ہے کہ گھبراہٹ مین ساتھ نہ جاسکین +

افسرانِ افواج یونانی مین تغیر و تبدّل

ترنقالہ کو یونانی لشکر نے خیرباد کہی۔ رسالہ کے افسر میجر ٹریٹی اہل فوج مین شامل ہونے کی غرض سے عازم ڈوموکو ہوئے۔ کرنل واساس اور کرنل کانسٹن ٹنڈنیر کریٹ سے واپس آگئے۔ تصفیہ ہوا کہ کرنل واساس تھسلی کو جائین اور کرنل کانسٹن ٹنڈنیر فی الفور ڈوموکو پر بڑہین اور بطور چیف اسٹاف وہان اپنے کامون کا چارج لین۔ کرنل مناس آرٹا کی کمان سے برطرف کردے گئے۔ اور کرنل اسٹری ٹوس بجائے اونکے مقرر ہوے اور جنرل اسٹاف بھی اونکے لئے نیا مقرر ہوا۔

یونان اور گورنمنٹ یونان کی نازک حالت

یونانیون کی باقیماندہ فوج چارون طرف سے سمٹ کر ڈوموکو مین جمع ہوچکی۔ سپاہیون کا یہ حال تھا کہ کھانسنے۔ چھینکنے اور سردی سے کانپنے اور فاقہ کشی سے مرنے اور جابجا گھسٹنے پھرنے کی نوبت آچکی تھی۔ بارش کے مسلسل ہونے سے بیماری لحظہ

ترقی پکڑتی گئی۔ دوا دارو کا پتہ نہ تھا۔ نہ ایسے وقت مین ڈاکٹرون ۔کمسریٹ اور ادویات کا بند وبست ہوسکتا تھا اور یہ دقت باربرداری کے جانورون کے نہ ملنے کی اور بھی زیادہ ہوگئی تھی۔ فوج کو محصور ہو جانے کا ہروقت اندیشہ لگا رہتا تھا کیونکہ وہ توپین اور کارتوس دشمن کے ہاتھ مین دیکھ چکی تھی۔ ایک لاکھ یونانی رعایا اپنے مکانات واقع تھسلی کو چھوڑکر ایسے وقت مین جابجا کوہستانون مین ماری ماری پھرتی تھی۔ جبکہ موسلادھار بارش اور برف باری کی شدت تھی نہ اونکے تن پر کپڑے تھے نہ کھانے کو روٹی میسر تھی۔ کھلی ہوا مین دن اور رات بسر کرتی تھی۔ قریب قریب اُس تمام ملک پر ترکی قبضہ ہوچکا تھا۔ جو اس جنگ سے ۱۶ برس پیشتر ان سے چھین لیا گیا تھا۔

یونان کا خزانہ کوڑی کوڑی سے محتاج۔ سلح خانہ ایک ایک رئفل بندوق سے خالی۔ اعتبار مفقود۔ آمدنی کے ذرائع بند۔ کاشتکاری اور زراعت موقوف ہوگئی تھی ترکی فوج اور دارالسلطنت یونان کے مابین بجز اونہین مفرور سپاہیون کے اور کوئی روک تھام نہ تھی۔ اس لئے گورنمنٹ یونان مجبور ہوئی کہ سرنگون ہوکر خواستگار امن ہو۔ کریٹ سے فوجین واپس بلالی گئین۔ جزیرہ کی خود مختاری نہ کہ الحاق منظور کرنا پڑا لیکن ٹرکی کو وولو کو فتح کرنے سے قبل مہلت جنگ منظور کرنا گوارا نہ تھا شاید وہ جو ۱۸۸۱ء مین نکل گیا تھا واپس لے اور اینتھنز کا راستہ کھل جاوے اور بہترین شرائط پر صلح کرنا ٹرکی کے اختیار مین رہے۔

آرٹا کی حالت کمانیر ترکی فوج کی تار برقی

قسطنطنیہ کو ۱۱ مئی ۱۸۹۷ء

کمانیر فوج ترکی نے ۱۱۔ مئی کو جنینا سے ایک تار برقی اس مضمون کی قسطنطنیہ کو روانہ کی
" یونانی فوج ایپائرس آرٹا کو بھاگ گئی اور تین ہزار بندوقین اور تین صندوق

سامان جنگ کے اور ایک کوہستانی توپ چھوڑ بھاگی۔ حال کی جنگ مین یونانیون کے ۹۰ آدمی کام آئے اور حسب مراسلہ کے ذریعہ سے یہ خبر قسطنطنیہ سے روانہ ہوئی تھی اسمین یہ بھی بیان تھا کہ ۲۲۵ گھوڑے کو سود کے عیسائی اور مسلمان باشندون نے بلاقیمت اس غرض سے نذر دئے ہین کہ ترکی فوج الاسونا اونکو استعمال مین لائے۔ زخمیونکا چوتھا چالان کل یہان داخل ہوا۔"

انتظام مقامات مفتوحہ

کونسل وزرا کے ایک فرمان مین جو پیشگاہ سلطان سے منظور ہوا یہ حکم دیا گیا کہ:۔ "جنگی پولیس کی ایک بٹالین لاریسا کو روانہ کیجاوے" یہ فوج مناسطر اور سلونیکا کی جنگی پولیس سے لی گئی اور لاریسا کے قریب قریب جو مقامات واقع ہین وہانکی فوج مستحفظ کے لوگ بھی اس مین داخل کئے گئے۔

یہ بھی حکم دیا گیا کہ وولو اور لاریسا اور طرنو قلعہ مین جو ترکی افسر کانسلون کے عہدہ پر مامور تھے وہی اب اضلاع مذکور کے قایم مقام مقرر کئے جاوین اور وہان کا انتظام کرین۔ فوج سلطانی کے لئے جن تمغون کی تیاری کا حکم دیا گیا اونکی ڈھلائی کے اخراجات کا سلطان نے اپنی جیب خاص سے دینا منظور کر لیا۔

جنگ ایپارس بار سوم محاربہ ہنوپولو (ایپارس مین)

جب یونان کے محافظ فوجین جنوبی مشرقی سرحدی ضلع مین جابجا متعین تھین تو مغربی بازو جو ایپارس کے حصون پر پہلے سے قابض تھا بتدریج سرحد سے پیچھے ہٹا دیا گیا ان نسبت سی لڑائیون مین جو التوائے جنگ سے پہلے ان حصہ جات مین واقع ہوئین

ایک لڑائی نہایت زبردست تھی اور وہ ہنو پولو کا معرکہ تھا۔
اخبار ڈیلی نیوز کے خاص نامہ نگار کے ذریعے سے جو یونانی فوج کے ہمراہ تھا اس ہزیمت کا حال بخوبی معلوم ہوا جو اس نے مقام پتراس سے ۰ امئی کو لکھا تھا۔

"جنگ ہنو پولو کی تین روز کی لڑائی میں یونانیوں کے مقتولین اور مجروحین کی تعداد سات سو سے زیادہ ہو گئی جس میں پچیس ۲۵ افسر مقتول اور بہت سے مجروح ہوئے۔ افسروں کا نقصان عموماً بہت زیادہ اس لیے ہوا کہ یونانیوں کی رجمنٹوں میں بہت زیادہ افسر ہوتے ہیں۔ ایک پلٹن میں ایک میجر کمانیر اور تین افسر مارے گئے اور چار زخمی ہوئے یہی مصیبت اور پلٹنوں پر بھی گذری ہوگی۔
ایک مرتبہ جگہ کی قلت کے سبب ایک پہاڑی کے بازو سے توپ کا چلنا خاموش ہو گیا جو سڑک کے اوپر واقع ہے لیکن یونانی فوج ان نقصانات سے جو اس مقام پر اس نے اوٹھائے تھے ایسی کمزور ہو گئی تھی کہ وہ اس موقع کو غنیمت سمجھ کر اس پہاڑ کی چوٹی پر قبضہ نہیں کر سکی جہاں سے ترک ایسی آگ برسا رہے تھے کہ وہاں ٹھیرنا دشوار تھا۔ اسوقت درہ قیافا کے دہانہ پر فوجوں کو کچھ بہت بڑی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اس درہ کی شکل نہایت پیچدار اور عمودی ہے اور اسکے دونوں جانب کی چٹانیں ڈھالو ہیں۔ یونانی توپیں ان آہنی دیواروں کے خلاف کوئی اثر ڈالنے والی کاروائی کرنے کے قابل نہیں جس کے عقب میں البانیا کے لوگ بڑے تحمل کے ساتھ کھڑے تھے اور یونانی پلٹن پر گولیوں کے متواتر سیلاب بہا رہے تھے جنکے پاس سوا ایک یا دو چھوٹی چھوٹی آبپاشی کی نہروں کے اور کوئی

بچاؤ نہ تھا۔ یہی کیفیت ہر مقام پر تھی۔ یونانی نوجونکے لئے میدان مین صرف اُن سٹرکون کے پشتونسے کیقدر پناہ ملگئی تھی جو ایک دوسرے کو قطع کرتی تھین برخلاف اس کے ترک ہر مقام پر ایک قدرتی آڑ رکھتے تھے جس کو اونہون نے اپنے طور پر بخوبی ؟ست کرلیا تھا اور ہر حالت مین انکے مورچے یونانیون پر حکمرانی کرسکتے ؟ ین ظاہر ہے کہ ہر موقع پر انکا نقصان نسبتاً خفیف ہوتا تھا۔

یہ لڑائی تمام دن رہی اور جیسا کہ اس قسم کی لڑائیون مین معمولاً دیکھا جاتا ہے دوران جنگ مین کسی قسم کا ذرا سا بھی سکون نہین دیکھا گیا جب کچھ عرصہ گذر گیا تو آسمان پر کالی کالی گھٹائین چھا گئین اور موسلا دھار مینہہ برسنے لگا۔ اگرچہ اس سے اُن سپاہیون کو نجات ملگئی جو چالیس گھنٹے سے فی الواقع بے آب و دانہ لڑ رہے تھے لیکن چار بجے ایک دلیرانہ آخری کوشش کی گئی۔

اس جنگ مین تین کالم فوجین یکبارگی شریک ہوئین اور ایک ہیبتناک گولہ باری جانبین سے نصف گھنٹے سے زیادہ تک ہوا کی۔ اُسوقت شرابور کرنے والی بارش اور بھی بڑھ گئی اور آدمی بالکل بھیگ گئے۔ اور فوجون مین بہت بڑی بیدلی پھیل گئی۔ پہاڑیون کی چٹانون مین پانی کی وجہ سے پھسلن ہو گئی اور کسی حملک مزید کوشش مین رخنہ پڑگیا جس رفتہ رفتہ گولہ باری کم ہوئی اور بند ہوگئی اور اگرچہ جابجا شام تک کبھی ایک آدھ گولہ چلتا رہا لیکن درحقیقت ہنوپولو کی لڑائی پانچ بجے ختم ہوگئی اور فوجین اپنے اپنے مورچون پر قابض رہین۔

جب تک بہت زیادہ رات نہین گذری لاشون کے اوٹھانے کا کام ختم نہین ہوا اور بعض لاشین درحقیقت دوسری صبح تک نہین ملین اس سے دن مین یونانیون کے طبّی وسائل رجمنٹون کی نقل و حرکت اور خبرگیری مین نہایت ہی قابل الزام تھے - البانیا فوجون کی تفنگ اندازی ایسی شدید تھی جس سے ایسی حالتون مین اس بات کی ضرورت تھی کہ مقتولین کی لاشین جہان پڑی ہین وہین پڑی رہین - رات کے گیارہ بج گئے تھے اور بارش کی وہی کیفیت تھی سپاہی بھیگ رہے تھے اور یہ دیکھا گیا کہ اکثر پلٹنون کو غیر ضرر رسیدہ افسرون نے چھوڑ دیا تھا -

فوجون کے جمع ہونے کے لئے احکام جاری ہوئے تھے اور ہدایت تھی کہ ایاری کے پہاڑ پر اپنا وسطی مورچہ قایم کرین جسکے معنی درحقیقت یہ تھے کہ جو کچھ تھوڑا بہت موقع حاصل کیا گیا ہے چھوڑ دیا جاے اور جن جن موقعون پر بالفعل قبضہ تھا وہان سے کسی مقابلہ کے بغیر ہٹ جائین - جب فوج دریا کو چہارشنبہ کے روز عبور کر رہی تھی تو پھر ایک رات کھلے میدان مین بیرحم بارش کے خلاف بڑی بےچینی سے کاٹنا پڑی - یہ بارش بھی شام سے صبح تک ہوا کی -

جب شنبہ کے روز سپیدہ صبح نمودار ہوا تو ترک ان مورچون پر قابض ہوگئے یونانیون نے پنجشنبہ کے روز دوپہر کو بڑی مردانگی سے غنیم کے گولون کی برداشت کی اور ایک جدید دمدمہ بندی مین مشغول رہے - جہان ترکون کی سپہ گری کا سیلاب جاری تھا جسکی زد دھوموکو کے پہاڑ تک تھی جسنے ایک روز پہلے یونانیون کی بہت کچھ قیمتی جانین ضائع کی تھین چونکہ

یونانی باوجود ان بھاری نقصانات کے ایک ایسی حالت مین نہ تھے
جس سے کسی حملہ کا تجدد ہوسکے اس لئے قرار دیا گیا تھا کہ وہ اپنی حفاظت پر
سختی کے ساتھ قایم رہین - ترکی سوار میدان مین نمودار ہوتے لیکن
چونکہ وہ ایک فاصلہ دراز پر تھے اور اونپر کسی مزاحمت ومخالفت کا اثر
نہین ہوتا تھا اور نہ ترکون ہی نے حملہ کی کوئی علامت ظاہر کی لہذا وہ تمام
دن خاموشی سے گزر گیا - کبھی کبھی جابجا کوئی توپ چل جاتی تھی - بعض اوقات
قلعہ آرٹا سے کوئی گولہ ترکون کے مورچہ پر گرتا تھا لیکن اس سے انکا کوئی
نقصان نہوتا تھا - اصل حقیقت یہ ہے کہ جانبین کے لوگ بالکل تھکے ہوئے
تھے اور کوئی خواہش انکو لڑائی کی نہ تھی - حتی کہ دریاے لوروس کے پل پر
جسکا ایک حصہ کرنل گول فنولوبوس نے اس لڑائی مین جمین لیا تھا
کچھ یون ہی توپون کی لڑائی مین مشغول رہا - اور تھوڑی دیر تک بیدلی
سے توپون کی لڑائی ہوتی رہی - لیکن وہ بھی ایک یا دو گھنٹے کے بعد بند
ہوگئی اور فریقین ایک دوسرے کے مقابلے مین توپون اور بندوقون کی
بھاری گولہ باری کو سہتے رہے جو تمام دن حوالی پریویزا مین ہوتی رہی
اسطرح نصف شب تک یونانی اپنے مورچون پر قابض رہے حتی کہ دفعۃً
کرنل مناس کا جو دوپہر کو آرٹا واپس گئے تھے یہ حکم آیا کہ تمام فوجین تا
مرتبہ اور دریا کے اس پار قصبہ مذکور کو واپس آجائین -

فی الواقع اس کارروائی کے متعلق بہت سی افواہین مشہور ہوتین جو عام طور پر
سمجھ مین نہین آتین - تاہم یہ بازگشت بڑی اسلوبی اور انتظام کے ساتھ
وقوع مین آئی اور تمام فوجین اور توپین قدیم جنگ بازگشت کے طریقہ پر

پانچ بجے صبح واپس گئین اسکے بعد کرنل ڈاکسس اور دوسرا برگیڈ مقیم ملا کا چونکہ ترکی مورچہ مین ہوکر نکل جانے کے قابل نہ تھا پس یہ حصہ نقل و حرکت مین ناکام رہا اس لئے حکم دیا گیا کہ عملداری یونان کو فوجین واپس جائین ۔ مارکوبٹ نارس اور پریونزا کی فوج کو بھی یہی ہدایت ہوئی اسطرح تیسری مرتبہ کوئی یونانی سپاہی ترکی علاقہ مین باقی نہین رہا ۔

پریویزا کے قریب سخت جنگ اور یونانی فوجونکی مصیبت ۱۶ مئی ۱۸۹۷ء

انہین روزون کرورا سا مین ایک جنگ عظیم تین روز تک برابر ہوا کی اور اسکے بعد فوجین پسپا ہوئین ۔ اس بازگشت مین بہت سے آدمی ضائع ہوئے ۔ یہ قابل غور ہے کہ تین ہزار کی ایک زبردست فوج دہانہ تورس مین چہارشنبہ کے روز اوتری تھی ۔ لیکن کوئی مناسب انتظام یہان پیشتر سے نہ کیا گیا تھا ۔ اس لئے کسی طرح یہان کوئی کشتی نہین ملسکتی تھی اور فوج کی ایک بہت بڑی جماعت تیرنے یا پایاب اوترنے پر مجبور ہوئی ۔ تاہم سب لوگ اسی رات مین صبح سے پہلے بغیر کسی مخالفت کے چہارشنبہ کے روز کنارہ پر پہونچ گئے اور اسکے بعد اونھون نے تمام ان ممکن الحصول راستون پر جو پریویزا سے فلی پادیہ کو گئے ہین ایک زبردست مورچہ قایم کرلیا ۔ اس مقام پر وہ لوگ تمام دن پنجشنبہ جمعہ اور شنبہ کو لڑائی مین مشغول رہے ۔ ترکون کی دو ہزار زبردست فوج نے پریوزا سے نکلکر ایک حملہ کیا اور ایک بڑی گولہ باری اور گولی کی بوچھار کے بعد یونانی مورچے کو بنوک سنگین گھیر لیا اور اگرچہ ہر ایک مرتبہ ترک بہت بڑے نقصان کے ساتھ وہان سے ہٹا ہٹا دیے جاتے تھے تاہم

اونھون نے متواتر اور پیہم حملے کئے۔

یونانی اپنے مورچون کو سنبھالے رہے لیکن چونکہ اونکو اپنے تئین مورچہ بند کر لینے کا وقت نہین ملا اس لئے اونکو سخت مصیبت پیش آئی لیکن ترکون کے مقابلہ مین اونکا نقصان بہت تھوڑا ہوا۔ شنبہ کی شام کو دونون فوجین تھک کر چور ہوگئی تھین یونانیون کو بھوک اور پیاس سے سخت تکلیف پہونچ رہی تھی اس مین کوئی شبہ نہین ہی کہ ترکون کا بھی قریب قریب یہی حال تہا۔ یونانیون کا قول ہی کہ البانیا کے سپاہیون نے بڑی عمدگی سے جنگ کی اور ایک عجیب غریب دلیری اور شجاعت ظاہر کی اونکو موت کا مطلق ڈر نہ تھا با این ہمہ مورچے مین کوئی انقلاب واقع نہین ہوا یونانی ابتک اپنے اصلی مورچے پر قابض تھے۔ اسکے بعد رات کے وقت حکم آیا کہ یونانی علاقہ کو فوج واپس جائے۔

اسوقت ایک کمانیر نے تھکی ہوئی بھوکی اور بھیگی فوج کو اطلاع دینے مین یہ غلطی کی کہ اونکو عجلت کے ساتھ پسپا ہونا یا منتشر ہونا چاہیئے۔ سپاہی ساحل کو ایک عمدہ انتظام کے ساتھ لوٹے۔ لیکن تقریبًا دوسو سپاہی جنکے لئے اطلاع اور آگاہی کا بجا ہر کوئی ذریعہ نہ تھا مار ڈالے گئے یا قید مین پڑ گئے با اینہمہ دریا کے کنارہ پر اس مصیبت کو بھی اور ترقی ہوتی۔ ابتک ترک خاموش تھے لیکن جب یونانیون کو کوئی کشتی نہ ملی تو مایوس ہوگئے اور آخر کار اونہون نے اس دریا کے خلیج سے پایاب اوترنے کا ارادہ کیا جو اونکو یونانی عملداری سے علیحدہ کرتا تھا۔

یہ ایک ڈہائی گھنٹے کا کام تھا لوگ دریا مین ہاتھ پاؤن مارنے لگے۔ علی الصباح ترکون کو اس واقعہ کی کیفیت معلوم ہوئی اسوقت اونہون نے پایاب اوترنے والی جماعتون پر گولے برسانا شروع کئے جنکی اب حالت نہایت مصیبتناک تھی بہت سے

آدمی ڈوب گئے جس مین اکثر زخمی تھے اور جب یہ فوج مرتی کھپتی مقام پر پہونچی تو اونکی حالت
نہایت قابل افسوس تھی۔ اونھون نے اپنے زخمی پیچھے چھوڑ دے تھے۔ بہت سی حالتون
مین اکثر سپاہیون نے اپنے اسلحہ گم کر ڈالے تھے اور سب خستگی اور مصیبت کی عام بلا مین
پھنسے ہوئے تھے۔ تین روز کی لڑائی اور ہزیمت مین کرنل بوٹ زارس کے آدمیون نے
تخمینہ کیا ہی کہ اونکے ایک سو آدمی گم ہوگئے اور بیس مارے گئے اور دو سو سے زیادہ
زخمی ہوئے۔ جنمین چند آدمی نی پلٹن چھوڑ دئے گئے تھے۔ اور دو سو کا پتہ نہ تھا۔
اب اگر اس نقصان کو ایارٹی کے نقصان عظیم کے ساتھ ملائین (جہان بیشتر لڑائی ہوئی)
تو ایپارس کی فوج کا نقصان تین روز کی لڑائی مین جو کچھ ہوا اوسکی تعداد تقریباً اسقدر ہی
کہ پانچسو آدمی مارے گئے اور ایک ہزار زخمی یا مفقود الخبر ہوگئے جن مین سے بہت سے
آدمیون کو مُردون مین شمار کرنا چاہیے۔

۱۷ مئی ۱۸۹۷ء۔ ڈوموکو کی لڑائی اور جنگ روم و یونان کا خاتمہ

اس لڑائی مین بھی جسکے اختتام پر مہلت جنگ عطا کی گئی مثل اور لڑائیون کے ترکون نے
بہت بڑی گرمجوشی اور جنگی قابلیت ظاہر کی اور یونانی فوجین بڑی کمزوری کے ساتھ
منہزم ہوئین۔ تاہم بقول ایک نامہ نگار کے۔

"یونانیون کی جانب سے بھی بعض ایسی علامتین پائی گئین جن سے معلوم ہوا
کہ اونھون نے آخر تک ہمت و مقابلہ کیا۔ لیکن اس لڑائی کا بہت بڑا حصہ جسکا
تعلق یونانیون سے ہے مایوسانہ شکست اور مصیبت سے لبریز ہے"

یونانیونکا مورچہ ناہمواری کی وجہ سے گھوڑے کے نعل کی شکل کا تھا	مورچہ بندی کی کیفیت

جسکا داہنا بازو نہایت تنگ تھا۔ پہاڑی توپون کی تین باٹریان اس مورچہ مین ایک چوٹی پر قایم کی گئی تھین جو بائین جانب واقع ہے اور اونکی امداد کے لئے پانچہزار سپاہی متعین تھے۔ ڈوموکو کے سامنے چوٹیون اور ان ڈہالون پر جو میدان سے جا ملے ہین پانچ میدانی اور کوہی توپخانے مع پانچہزار سپاہیونکے قایم کئے گئے تھے اور داہنی جانب کے آخر ایک توپخانہ کٹیکی مین اور دوسرا توپخانہ کنٹر بکی مین لگایا گیا تھا۔ اسکے محاذی چار میدانی اور کوہی توپخانے تھے۔

اس مقام پر جو فوجین صف بستہ تہین اونکی تعداد تقریبًا تیرہ ہزار ہوگی یہہ ڈوموکو کے بائین جانب ایک پہاڑکی ڈھال پر بطور محفوظ فوج کے متعین تہین۔ یونانیون کے حفاظتی مورچہ کوہ اشنٹی مشیروالی ٹرب کی دو توپون سے جو کرنل لوپولوس کے زیر کمان تہین استحکام دیا گیا تہا۔ انمین سے ایک توپ قدیم قلعہ مین جو قصبہ کے اوپر اور دوسری ڈوموکو کے مشرق مین ایک چوٹی پر نصب کی گئی۔ اس کے محاذی چار میدانی اور کوہی توپخانے تھے۔

یونانیون کی کل فوج کی تعداد پنتیس[۳۵] اور چالیس ہزار کے مابین تھی جس مین پانچہزار سوار بھی شامل تھے۔ جب ترکون کی فوجین بائین جانب اور سامنے کے رخ پر صف بندیان کر رہی تھین تو اونکی تعداد پچاس ہزار سے کم نہین معلوم ہوتی تھی۔ اسکے علاوہ پچیس ہزار فوج داہنی جانب کے خاتمے پر اندازہ کی گئی۔ نو بجے کے تھوڑی دیر بعد ترکی فوجین فرسالا کی جانب سے بڑھتی ہوئی دکھائی دین۔ قریب قریب اوسی وقت ایک فوج کوہستان کیسی دیاری کی چوٹی پر نمودار ہوئی اور یونانیون کے بیرونی مورچون پر گولہ باری شروع کی جس نے انکا جواب دیا۔ جنرل میرمجالی بائین بازو کی کمان کرتے تھے اور جنرل میکرئیس داہنے بازو کی فوج کے کمانیر تھے۔ ترکی توپخانون نے کوہ کیسی دیاری سے

اسوقت تک گولہ باری کی جب تک کہ انکی فوجین فرسالا کی سڑک پر کوچ کرتی ہین اور میدان مین صف بستہ ہوکر لڑائی کے لئے تیار ہوئین یہ ایک عظیم الشان منظر تھا جو ڈوموکو کی پہاڑیون سے بخوبی دکھائی پڑتا تھا۔

رسالہ کے پانچ اسکواڈرن جو دو میل تک سڑک پر سرپٹ آئے تھے مشرق کی جانب مڑ گئے۔ اوران اونچی اور بلند زمینون کے نیچے جو لیسی دیاری کے نشیب مین واقع ہین غائب ہو گئے۔ پلٹنین تین میل تک ثابت قدمی کے ساتھ سانپ کی طرح لہراتی ہوئی چلی گئین اسکے بعد وہ بائین جانب موضع پوگاری کے عقب مین پھیل گئین جو فی الفور جلادیا گیا۔

یہ فوجین یونانیونکی مشرقی فوجونکے سامنے قایم ہوئین۔ دو ترکی توپخانے سڑک کی مشرقی جانب ایک ایسے نشیب مین قایم کئے گئے۔ جنھون نے بڑی قابلیت کے ساتھ ترکی کی نقل و حرکت کو جو توپخانون کے داہنی جانب سے حملہ کرنے کے لئے (یونان کی جانب چپ) ہو رہی تھی ایک عرصہ تک چھپائے رکھا۔ یونانیون کی بڑی کرپ کی توپین جو قلعہ اور چوٹیون پر تھین گولونکا مینہہ برسانے لگین۔ اور فوراً انشان دریافت کر کے ترکون کی صف بستہ نقل و حرکت مین ہلچل ڈالدی جو باانیہمہ بڑی بردباری اور بے پرواہی سے عمل مین آرہی تھی ایک اور یونانی توپخانہ نے جو ایک ناہموار پہاڑی کی پیشانی پر تھا اس سڑک کی جانب جو میدان کو جاتی ہے نشانہ باندھا اور ترکی توپخانہ پر گولے برسانے شروع کئے۔

ایڈلونیون نے مورچون پر ڈھلوان پہاڑون سے گولہ باری شروع کی اور تین بجے تک یہ لڑائی عام طور پر پھیل گئی نصف گھنٹے کے بعد جانبین سے ہنگامہ گولہ باری اسقدر گرم ہوا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ گویا شلکی توپین چل رہی ہین۔ یونانیون کی صف بندی غنیم کی نسبت عمدہ تھی۔ ایک شخص اس خوفناک تباہی کو بخوبی دیکھ سکتا تھا جو ترکی پلٹنون کی

صفون مین اونکے توپخانون نے ڈال رکھی تھی ایک گولہ قلعہ کی کرپ توپ سے ترکی فوج کے ایک کالم مین جو مورچہ کے مشرقی گوشہ مین تھا اوسوقت گرا جب وہ ڈھس کی پناہ مین صف بندی کی تیاری کر رہا تھا اور ایک دوسرا گولا سڑک کی داہنی طرف ترکی توپخانہ مین گرا - ان گولون نے سخت نقصان ہونچایا - جسکا اندازہ اس امر سے ہوسکتا ہے کہ ایک ترکی توپ اپنے مقام سے گر پڑی اور توپچیون کو یہ توپ اوسی جگہ چھوڑکر باقی توپین کچھ عرصہ کے لئے ہٹا لینا پڑین - جو کچھ دیر کے لئے بالکل خاموش ہوگئین -

ترکون کی شجاعت

یونانیون نے توپ کو گرا دیکھ کر اسکو بالکل نیست و نابود کرنے کی کوشش کی اور گولہ باری کا زور اوسی پر مجتمع کردیا - دو گولہ اندازون نے ہرگز اس خوفناک حالت مین بھی اپنی توپون کو نچھوڑا - ریوٹر کا نامہ نگار خاص جو عساکر عثمانیہ کے ہمراہ تھا لکھتا ہے کہ

"ان دونون جانباز گولہ اندازون نے کمال ہی جرات اور شجاعت دکھلائی جنکے اردگرد واقعی قعر جہنم موجزن ہو رہا تھا اونکے سرون پر خاردار گولے پھٹ پھٹ کر گر رہے تھے اور کردی گولے اونکے قدمونکے نیچے زمین کو پاش پاش کئے ڈالتے تھے لیکن یہ بہادر اپنی جگہ سے ایک انچ ادھر اودھر ہٹ جانے کا نام نہ لیتے تھے - رات ہوجانے کے بعد مین ترکی فوج کے عقب مین ہٹ آیا اور فرش خاک کو بچھونا کرکے لیٹ رہا - کارتوسون کے شکستہ صندوقون کو جمع کرکے آگ سلگائی جسے دیکھ کر کئی زخمی ہسپتال جانے سے پہلے اپنے کمزور جسمون کو گرم کرنے کی غرض سے جمع ہوگئے ایک افسر کے بائین آنکھ کے اوپر گولی کا سخت زخم تھا مگر وہ نہایت زندہ دلی سے اس روز کے معرکون کی کیفیت سناتا رہا - ایک سپاہی کے شانہ سے گولی وارپار نکل گئی تھی جسکی اس تیسر فرد کو مطلق پرواہ نہ تھی لیکن بعض بیان ہیون

کو ایسے شدید زخم پہونچے تھے کہ ذرا سی جنبش یا ٹھیس پر درد پیدا کر دیتا تھا اور اونکے منھ سے آہ کے ساتھ بے اختیار یہ کلمہ نکلتا تھا کہ "اے اللہ ہمپر رحم کر"۔

"ان غریب مصیبت زدگان کی تکلیف کا المناک نظارہ جو میرے پاس جمع ہوگئے تھے مجھے مدت العمر فراموش نہوگا۔ مین اسوقت ترکی توپخانہ کی قابل تعریف استقامت اور استقلال کی تعریف کئے بغیر نہین رہ سکتا۔ اوسکو دو میل کے فاصلہ سے یونانی مورچون پر گولہ باری کرنی پڑی تھی۔ اور طرہ یہ کہ انکا توپخانہ نشیب مین اور مورچے بلندی پر تھے اس لئے مشکلات اور بھی زیادہ پڑین۔ دشمن اونکی نقل و حرکت کو بخوبی دیکھ سکتا تھا۔ باایں ہمہ ترکی توپخانہ کے صرف دو آدمی مقتول اور سات مجروح ہوئے۔ مگر ترکون کی پیادہ فوج کو نقصان عظیم اوٹھانا پڑا۔ مجھے میدان جنگ کے ایک حصہ پر سے گذرنے کا موقع ملا تو مردے اور زخمی بلا امتیاز ایک ہی ڈھیر مین پڑے پائے۔ زخمی سپاہی کے پہلو بہ پہلو جسکی اوس جگہ مرہم پٹی کیجارہی تھی دوسرے شخص کی لاش بھی پڑی تھی جسکا جسم گولے نے ٹکڑے ٹکڑے کرکے چیتھڑے کر دیا تھا۔

جس ترکی دستہ نے دشمن کے قلب پر حملہ کیا وہ بہت ہی قابل تعریف ہے اوسکو دوران جنگ مین یہ پہلا ہی موقع ملا کہ گولے کی زد مین آوے تاہم اوسنے غنیم کے چند مورچون کو جو نہایت ہی محفوظ و مصئون تھے اور جہان غنیم کے لشکر کی تعداد مقابلہ اپنے بہت ہی زیادہ تھی نوک سنگین فتح کرکے خاص امتیاز حاصل کیا۔"

چار بجے فرسالا کی سڑک پر اور زیادہ ترکی سوار نمودار ہوئے اور وہ لکی چال مین پیش قدمی کرتے ہوئے نظر آئے۔ اُسی وقت ترکی بائین بازو کی فوج مین مزید ترقی ہوئی۔ ہودیپے کے عقب سے دو توپین میدان مین بڑھائی گئین اور یونانیون کے مورچون پر گولہ باری شروع کی جہان قصبہ کے نیچے بکثرت یونانی فوجین جمع تہین۔

اس اثنا مین سب ملتے ہوئے گاؤن کے سامنے مغربی جانب فوجون کی صفین روانہ ہوتین اور ایک خوبصورت اور عمدہ ترتیب کے ساتھ پہیلکر پنکھے کی شکل مین آگے بڑہین اور ایزنویون اور ڈیڑھ سو گیری بالڈی والون سے مورچون پر مقابلہ کیا۔ آخرالذکر سپاہی گیری بالڈی کے زیر کمان تھے۔ لیکن چونکہ وہ غیر ملکون کے سپاہیون کے دیکھنے کو چلا گیا جو یونانیون کے بائین بازو پر تھے۔ اس لئے اُنکی غیر حاضری مین میرپائی نے اُنکی کمان لی اور گیری بالڈی والون کو حکم دیا گیا کہ وہ مورچون پر جا کر توپخانے کے سامنے تہا ایزنویون کی مدد کرین۔ انھون نے ہر چند غنیم پر قاتلانہ بوچھار شروع کی لیکن اونکی مستقل پیشقدمی کو نہین روک سکے۔

اس لڑائی مین ترکون کا استقلال قابلِ تعریف ہے جو باوجود اسکے کہ گولیون اور گولون کی بوچھار سے اونکی صفین پل پل جاتی تہین اور ایزنوی اور گیری بالڈی کے لوگ بڑی قادراندازی کے ساتھ باڑہین مار رہے تھے مگر اونکا بڑھنا کسی طرح نہین رکتا تہا۔ ترکون نے انتظام کیا تھا کہ ڈہال پر بندوق سنگین حملہ کرین لیکن گیری بالڈی والون کی مجموعی گولہ اندازی اور باڑہون نے اونکو اپنی جگہ سے ہٹا دیا۔ اور وہ میدانِ جنگ کی جانب پسپا ہو گئے۔ ڈیڑھ سو گیری بالڈی والون مین سے دس مقتول اور تیس مجروح ہوئے۔ سرپائی بھی مجروحین مین تھا۔ اس موقع پر گارڈ بالڈیا تیمار دارنے جو مردانہ کام کیا وہ نہایت حیرت انگیز ہے۔ یہ عورت سرخ کرتی

پہنچے ہوئے بیباکانہ اپنے زخمیون کی تیمارداری کو موجود تھی اور خوش قسمتی سے تمام لڑائی مین اوسکو کوئی ضرر نہین پہونچا۔ یہ فوجون کی بازگشت مین صاف بچ آئی۔ اس عرصہ مین اوس نے اپنے زخمیونکا ساتھ نچھوڑا۔ یہانتک کہ تمام زخمی سلامتی سے اوس ہسپتال مین پہونچ گئے جو بندر میزنو مین قایم ہوا تہا۔

نازک وقت

جب نازک وقت قریب آیا تو یونانی سوارونکا ایک اسکواڈرن اُس چکردار راستہ سے جو میدان کو جاتا ہے اس لئے اوتراکہ اگر ترکی فوج حملہ کرے تو یہ اوسکا مقابلہ کرے۔ لیکن وہ اوس کے بعد ہٹ گئے تھے ساڑہے چار بجے کے قریب ایک بہت بڑی ترکی فوج درہ اگوریانی کے بائین جانب پھیلی ہوئی دیکھی گئی جسکی امداد پر دو توپخانے تھے اِن فوجون سے بہت جلد میدان جو دو میل سے زیادہ وسیع تھا بالکل پُر ہوگیا۔ اس اثنا مین ترکون کے توپخانے کیسی دیاری نے جہان صبح کو اول اول لڑائی شروع ہوئی تھی یونانیون کی بائین فوج پر گولے مارنا شروع کئے جس سے تمام پہاڑی چوٹیون پر فی الفور آگ لگادی اور اسکا سبب یہ ہوا کہ جہاڑیان اس گولہ اندازی سے جلنے لگی تہین اور موضع لیتبی مین آگ لگادی گئی تھی جسپر ترکون نے قبضہ کرلیا تہا۔ اور اس داہنی فوج کو جو جنرل میکری کے زیر کمان تھی ہٹا دیا تہا۔ قریب پچاس یونانی مارڈالے تھے جنرل میکری نے بڑی بے صبری کے ساتھ کمک طلب کیا تھی اور تین ہزار فوج محفوظہ کو بھی توپخانون کے اوسکی مدد کو بھیجی گئی تھی۔ اس عرصہ مین تین ترکی جنرل نے یونانیون کی میسرہ فوج پر متواتر حملے کئے اور ایک حملہ ڈومو کو کے نیچے ہوا۔ پون گھنٹے تک بندوقون اور توپون کی متواتر باڑہین چلاکین اور اونکا اثر زخمیون کے اُس سیلاب سے معلوم ہوا جو چکردار راستہ سے عقب فوج مین لایا گیا تہا۔

لڑائی کا انجام

جنگ کا طوفان اب داہنی جانب بڑھ آیا۔ بالخصوص ایک سخت حملہ

ایزنویون کے مورچے پر ہوا جہان دوسری اور رجمنٹین صف بستہ تھین اونھون نے بڑھکا
خوب مقابلہ کیا لیکن کرنل سیرو مجالی نے جو اس حصہ فوج کے قریب سے گذر رہے تھے
مزید کمک طلب کی اور باقی تین ہزار محفوظ فوجین پہاڑ کے اُس پار ڈوموکو کی داہنی جانب
بڑھین۔ اور لڑنے والی صفون کی مدد کے لیے بھیجی گئین۔ اسوقت کرنل مجالی کے
کوٹھے پر ایک گولی لگی اور وہ میدان جنگ سے واپس گئے۔ اونکو لوگ گاڑی مین سوار
کرکے لامیہ کو لے گئے انکا ایڈیکانگ اور بھتیجا لفٹنٹ جارج سیر مجالی بھی زخمی ہوا
اسکی پیشانی پر گولی پڑی تھی اور کھوپری توڑکر نکل گئی تھی اُسکو بھی لوگ لامیہ کو اوٹھاکر
لے گئے تھے۔ جہان وہ جراحی عمل کے تھوڑی دیر بعد مرگیا۔ اُسوقت تمام فوج معروف
کارزار تھی جسکا منظر نہایت عظیم الشان تھا۔ پھر ہنگامہ کارزار بائین جانب گرم ہوا اور
ساڑھے چھ بجے کے قریب تمام میدان سپاہیون سے بھر گیا جو سخت لڑائی مین مشغول
تھے۔ سات بجے کے قریب جانبین کی تفنگ اندازی دھیمی ہوئی اور جب شام ہوگئی
تو بالکل ختم ہوگئی۔ ان میدانی توپون یا قلعہ کی کرپ توپون سے کبھی کبھی کوئی گولہ چلتا
تھا۔ غروب آفتاب کے بعد یونانی رسالہ میدان سے اوپر کو بڑھ کر درہ فرقا تک
پہونچ گیا۔ جو ایک مختصر میدان تک جھیل نزیزد کی مشرقی جانب نیچے کو گیا ہے اور
اگرچہ یونانی بڑی بہادری کے ساتھ اپنے تمام مقامات پر قابض تھے۔ مگر ڈوبتے
ہوئے آفتاب کی روشنی مین دھوئین کا ایک غبار معلق نظر آتا تھا جو ایک ریگستان یا
سراب کا شبہ ڈال رہا تھا۔ جس مین جابجا شعلہ کے خطوط پڑے ہوئے تھے۔
میدان خون آلود اور لہولہان ہو رہا تھا۔ رات ہونے سے لڑائی کچھ وقفہ کے لیے
بند ہوگئی۔

ہیبتناک نتیجہ

اس روز کی جولانی اور ہیبتناک جنگ کا یہ نتیجہ تھا کہ جہانتک یونانی

مورچون کا تعلق سامنے اور بائین مورچون کی جانب تہا اونہون نے نہایت دلیری اور ہمت مردانہ کے ساتھ اونکو اپنے قبضہ مین رکھا جسکا اعتراف ہر ایک ترک اعتراف کرتا ہوگا۔ نوجوان سپاہی اور اونکے رنگروٹون کے استقلال اور دلیری نے ایک ایسے باران آتش مین جس سے بڑے بڑے بہادر رنگ کے پتّے پانی ہوتے تھے ایک ایسے غنیم کے حملون کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا جو نہایت آراستہ اور تربیت یافتہ تھا۔ انکی صفین دہانہ درہ اگوریانی سے فوج میمنہ تک کہین ٹوٹی ہوئی نہ تھین اور ترک اپنی زیادتی افواج کے سبب سے دوسرے دن کی خونریز جنگ کے ذریعہ سے اس لڑائی کے خاتمہ کردینے کی کوشش بانچ ایسے تین نہ ہمہ وجوہ تیار سے چار سو زخمی جو خندقون اور مورچون سے جمع کیے گئے تہے ... پہنچے گئے اور وہان سے اسپتالات بندر ... اور ... کو روانہ کیے گئے۔

عارضی شفاخانہ ڈوموکوس کے عارضی اسپتال کا منظر جو ایک ... مکان تھا اور جس مین ایک لیمپ کی دھندلی روشنی ہوتی ہی ناگفتہ بہ تھا۔ اس سے بہتر یہی ہے کہ اسکا بیان بجائے خود چھوڑ دیا جائے۔ قصہ مختصر جو لوگ حالت جانکنی مین درہ جات فرقیا اور لامیہ سے لائے گئے تھے۔ اونکا نام بھی فرشتۂ اجل کی فہرست مین درج ہو چکا تھا۔

نامہ نگار رائٹر کا بیان ایک یونانی افسر کی تصدیق پر

اس افسر نے جو اس لڑائی مین شریک تہا بڑی صفائی سے بیان کیا کہ۔

مقام کیشگی مین ۶ بجے کے قریب ایک کیمپ ڈالنے والی ترکی فوج نے کیولرکی سڑک پر یونانیون پر حملہ کیا۔ ایک جنگ عظیم کے بعد وہ موضع لوزی کو

پلٹ جانے پر مجبور ہوئے جو ڈیرھ میل فاصلہ پر تہا وہان وہ ٹھیرے اور
اس امدادی فوج کا انتظام کیا جو جنرل میکری نے کرنل مسٹراپا چیف اسٹاف
سے دو بجے سے پہلے طلب کی تھی۔ یہ کمکی فوجین پیام کے ہوتے ہی
روانہ کی گئی تہین لیکن یہ فوجین دیر مین پہونچین۔ افسر نے بیان کیا کہ جنرل
میکری کا بازو اسوقت مغلوب ہوا جب بہادر یونانیون نے ترکی کے
متواتر حملون کو پریشان کر دیا تہا اور مردہ اور زخمی ترکون سے زمین پوشیدہ
ہوگئی تھی۔ یونانیون کی صفین آٹھ بجے لوٹین اور داہنا بازو ڈوموکو کے مورچے
سے ہٹا۔ اسوقت جنرل اسمولنسکی کا ڈویژن امیرو مین اپنے انجام کے
لئے چھوڑ دیا گیا تھا۔"

بے شبہ اب اسمولنسکی کا ڈویژن گھر گیا تھا صرف دریا کی جانب راہ فرار محفوظ تہی اور اسکا
نتیجہ یہ شدنی تھا کہ یا تو وہ ہتھیار ڈالدین یا براہ دریا بذریعہ یونانی بیڑہ جہازات کے
بچکر نکل جائین۔ نو بجے کے قریب تک یونانیون کے طرفدارون کو بالکل اس سے
بیخبری تہی کہ اس روز کی جنگ کا نتیجہ یونیون کے خلاف ہوا ہے۔

بازگشت کے احکام

بازگشت کے لئے اسیوقت احکام جاری ہوئے۔ یہ تیسری بازگشت
تھی جو بڑی بھاگڑون مین شمار کی جا سکتی ہے۔ یہ منظر نہایت دردناک اور دلخراش تہا۔
لیکن اس بازگشت مین بخلاف فرسالا وغیرہ کے کوئی بڑی بدنظمی اور گھبراہٹ نہین ہوئی
البتہ لامیہ کا راستہ بوجہ اس مزاحمت کے اکثر اوقات رک جاتا تہا جو کسانون کے
ہجوم اور گاڑیون اور چھکڑون کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی جن پر مفرورین اور رکسرٹ کا
سامان لدا ہوا تھا۔ یہ نہایت تابناک چاندنی رات تھی جس سے کوئی ہلڑ نہ ہونے
پایا۔ بیان ہوا ہے کہ تمام توپخانے بخیریت تمام لامیہ کو واپس لائے گئے صرف تھوڑے

محاصرہ کی کرب توپین چھوڑ دی گیتن۔ علی الصباح ترکون نے دوموکو تصرف کرلیا۔
بازگشت مین شہزادے کی گاڑی سب سے آگے تھی اور اوسکے پیچھے سوارونکا بدرقہ تھا۔

لامیہ کی حالت

لامیہ کے خاص محلہ مین پانچ اور چھ بجے کے مابین گاڑیونکا تانتا لگا ہوا تھا جو زخمیون کو لارہی تھین جنمین کرنل میرجاپالی بھی تھے۔ باشندونکی حالت مین ایک بہت بڑا تہلکہ پڑا ہوا تھا۔ ہزرائل ہائنس بندرمیرنیو مین داخل ہوے اور وہان جاکر سلامین تو اس دلخراش قصہ کی اطلاع کی جو بیچارہ یونان کی تاریخ مین نہایت المناک ہی۔

کپتان ایوارٹ کا بیان ہی کہ "جو خوفناک منظر مین نے زخمیونکے انتقال مکان اور پناہ گیرون کی فرار کی نسبت دیکھا ہی اوسکی تفصیل اور توضیح کی کوئی ضرورت نہین ہی اسوقت خوف پر خوف ایسا چھایا ہوا ہی کہ میرے لئے اوسکا بیان بالکل بدمزہ اور پھیکا ہوگیا ہی۔"

نتیجہ جنگ دوموکو

۱۷- مئی کی خونخوار جنگ کا نتیجہ ۸ بجے رات کو ظاہر ہوگیا جبکہ یونانیون نے شکست کھاکر لامیہ کا راستہ لیا۔ ۱۸- کی صبح کو ترکون کا پوری پوری طرح شہر پر تسلط ہوگیا اور آغاز جنگ سے پورے پورے ایک مہینہ کے بعد ہلالی پرچم بالآخر لہرین مارنے لگا۔

اس آخری جنگ مین یونانیون کے مقتولین کی تعداد دو ہزار تھی اور زخمیون کی کوئی شمار نہ تھی جو تھسلی کے آخری شہر دوموکو سے رخصت ہوکر یونانی ہسپتالون مین پہنچتے پہنچتے تمام ہوجاتے تھے جیسا ابھی اس سے پیشتر لکھا جاچکا ہی۔

ترکون کی طرف دوسو مقتول اور سات سو مجروح ہوے حسب معمول سامان جنگ آلات حرب وغیرہ قلعہ دوموکو مین ترکون کے ہاتھ لگے سب سے بڑا نتیجہ اس لڑائی کا یہ ہوا کہ یونان کی قسمت کا آخری فیصلہ ہوگیا اور اس جنگ مین شکست فاش کھانے سے اوسکی تمام امیدین ٹوٹ گئین اور سوائے خواستگاری صلح کے اور کوئی صورت تخت اتھینز کے بچاؤ کی باقی نہین رہی جسکا فتح کرلینا ترکون کے لئے اسوقت صرف ایک ہفتہ عشرہ کی بات تھی۔

ڈوموکو کی ترکی فتح اور کامل ترک قرار دی گئی - اور یونانیون کے دماغ سے ایک مدت کے لئے ترکون کے مقابلے مین صف آرائی کرنے کی جرات اور ہوس بکلی محو ہوگئی

مفرور یونانیون کا تعاقب - کوہ اتھریس مین اونکا محاصرہ

۱۸ - مئی ۱۸۹۷ء بوقت صبح - اور

اختتام معرکہ آرائی - ۱۹ - مئی ۱۸۹۷ء عیسوی

۱۸ مئی کی صبح کو پندرہ[15] ہزار ترکون نے مفرور سپاہیون کا تعاقب کیا - یونانی سپہ سالار دس ہزار فوج درہ فورکہ کی حفاظت کے لئے چھوڑکر باقی فوج لامیہ کو ہٹا لے گیا تھا اس درہ پر آٹھ بجے رات تک فریقین مین گولہ باری ہوتی رہی اسوقت یونانی اپنے مورچون پر قابض رہے - مگر صبح ہوتے ہی ۱۹ - مئی کو وہ تمام آئین جو لامیہ اور فورکہ کے درمیان ہی ہٹ گئے - ترک بھی تعاقب کنان آگے بڑھتے چلے آتے اور دس بجے دن کے لڑائی شروع ہوگئی - بیس ترکی رسالے غنیم کا عقب روکنے کے ارادے سے اونکے پہلو پر سے گذرگئے - یونانی او نپر متواتر گولہ باری کرتے رہے جس سے اکثر ترکی سوار مارے گئے لیکن سوارونکی اس مردانہ کارروائی سے یونانیون کے لئے کوئی راہ فرار باقی نہیں رہی اسی مین التوائے جنگ کا حکم آ پہونچ گیا اور معرکہ آرائی ختم ہوگئی - یونانی ۲۰ مئی کو لامیہ جاکر پناہ گزین ہوئے اور ترک درہ فورکہ چھوڑکر قدیم سرحد سے پار گزر گئے - یوحنا کا خاص نامہ نگار اس واقعہ کو سطح سے بیان کرتا ہے کہ

ترک فاتحین یونانیون کو درہ فورکہ سے بھگا کر اونکی عقب کی فوج کا جو برابر بھاگی جارہی تھی پوری سرگرمی سے تعاقب کئے چلے جارہے تھے کہ یونانی سپہ سالار کا قاصد التوائے جنگ کی درخواست لیکر آ پہونچا - سیف اللہ بے

نے پیغام کو فوراً مارشل ادھم پاشا کے ساتھ جو ڈوموکو مین مقیم تھے روانہ کر دیا - جواب آنے تک دونون فوجون مین لڑائی ملتوی کر دی گئی -"

اس تعاقب مین ترکون نے ساٹھ یونانی گرفتار کیے - مارشل موصوف کا جواب آنے پر باقاعدہ التواے جنگ کا اعلان کر دیا گیا - اور یونانی فوج لامیہ کو ہٹ گئی - ولیعہد نے اسکو مقامات لامیہ مولو اور ٹھرماپولی مین تقسیم کرکے اپنا ہیڈکوارٹر آخر الذکر مقام ٹھرماپولی مین قایم کیا - اسی نامہ نگار نے جنگ ڈوموکو کے بعد مندرجہ ذیل تار برقی یونانی محتسبون کی نگرانی سے بچنے کے لیے ایتھنز سے براہ برنڈزی ارسال کی -

"گو آٹھ بیس کے دّرون پر ہٹ آنے کے بعد ولیعہد یونان کی فوج نے پرانی سرحد کے ان دّرون پر جن سے لامیہ کو راستہ جاتا تھا قیام کیا - کرنل استاماٹس کی رجمنٹ دّرہ ادانا اتنشرا پر متعین کی گئی - یہ رجمنٹ جو غالباً قلب لشکر کے ساتھ معرکہ آرائی مین شامل تھی نامعلوم خوف و دہشت سے گھبرا کر ماسی اور ناگفتہ بہ وجہ سے درہ کو چھوڑ کر جس سے لامیہ کا راستہ اسطرف سے بالکل غیر محفوظ ہوگیا تھا سیدھی لامیہ کو بھاگ گئی جہان وہ کمال بے ترتیبی سے داخل ہوئی سپاہی بے تحاشا چیخین چنگھاڑین مار رہے تھے اور کوئی انکو روکنے والا نہ تھا -"

قیدیون کی رہائی

سپاہ کو اپنا بے سر دیکھ کر قیدیون کے رشتہ دارون اور دوستون نے جیلخانہ کا راستہ لیا اور اوسکے دروازون کو توڑ کر تمام قیدیون کو رہا کر دیا -

دوسری روایت ہی کہ حاکم شہر نے ان لوگون کی استدعا پر خود جیلخانے کے دروازے کھولدئے - خیر رہائی کسی طرح ہوئی ہو - قیدیون نے جیل سے نکلتے ہی دوکانون کو لوٹنا شروع کر دیا - ولیعہد جو رات کے وقت وہان پہونچ چکے تھے شور و شغب سنکر فوراً وردی پہن امن قایم کرنے کی توقع سے چوک کو روانہ ہوے مگر دھاوا اور خود سپاہیون نے نوٹون کے

نعرون سے اونکا منہ پھیر دیا۔ ایک رسالہ سوارونکا شہزادہ صاحب کی اردل مین تھا اوسنے مداخلت کرنے کا قصد کیا تھا کہ شہزادہ نے اُسکو روک کر حکم دیا کہ فقط مفسد سپاہیون کو جمع کر کے کیمپ مین لے جاؤ۔

متفقہ یادداشت سلاطین بابت درخواست صلح

دول عظام کے سفیرون نے ۱۲ مئی کو باب عالی مین درخواست کی کہ اب صلح کیجائے اور جنگ موقوف ہو اسکے جواب مین ۱۵ مئی کو ٹرکی نے باضابطہ جواب دیا کہ جب تک اسکی شرائط منظور نہون جنگ کا ملتوی ہونا غیر ممکن ہے۔ پہلی شرائط یہ تھین۔ (۱) الحاق صوبہ تھسلی۔ (۲) ایک کرور پونڈ تاوان جنگ (جو سولہ کرور روپیہ کی برابر ہوتے ہین) (۳) ترکی سلطنت مین رعایائے یونان کے حقوق کیپی چولیشن کی موقوفی۔ سفرائے دول عظام سے ٹرکی نے یہ بھی تجویز کیا کہ شرائط انجام دینے کی غرض سے فرسالا مین جمع ہوکر اجلاس کرین اور اس امر مین زور دیا گیا کہ اگر شرائط قابل منظوری نہوئین تو عثمانیہ افواج پیشقدمی کو برابر جاری رکھینگی۔ اس غیر متوقع جرأت پر سلطنت ٹرکی سے کل عظمت و جبروت کا بار ڈالدیا اور لوگ حیرت مین رہ گئے کہ سنگین مطالبات ٹرکی حاصل کرنا چاہتی ہے۔ بنابرین سلطان المعظم کو ہر طرح سے ترغیب دلائی گئی کہ شرائط مین کچھ ترمیم فرمادین لیکن زار روس کی کوشش نے فوراً یہ نتیجہ پیدا کیا کہ التوائے جنگ کا اعلان باضابطہ جاری ہوگیا۔ زار روس نے اسکے بدل مین ایک تار شکریہ کا سلطان المعظم کی خدمت مین روانہ کیا۔

زار روس کی درخواست بذریعہ تار برقی اور حضور سلطان المعظم کی منظوری بابت التوائے جنگ

مندرجہ ذیل نقل اُس ٹیلیگرام کی ہے جسکو زار روس نے سلطان کی خدمت مین	The Czar appeals and the Sultan accedes

The following is the text of the telegram of the Czar of Russia to the Sultan urging the declaration of an armistice.

"Your Imperial Majesty will not feel astonished by the fact that, encouraged by the evidence of that sincere friendship & neighbourly feeling which exists between us, I have taken upon myself the task of addressing your august sensibility with my expression of the wish that you will crown the heroic success of your soldiers by the suspension of hostilities.

This is the course which will be in entire accord with the firmness and peaceful moderation you evinced at the commencement of the campaign. Your Imperial Majesty thus will accomplish an act which will be entirely in conformity with wisdom & moderation, and

باینغرض بھیجا تھا کہ مہلت جنگ کا اعلان کریں۔

"یورامپیریل مجسٹی۔ اس امر سے کوئی حیرت نفرماوین گے کہ جس نے بوجہ شہادت اُس حقیقی دوستی اور ہمسایانہ خیال کے جو ہمارے مابین موجود ہین ہمت دلائی ہی اور مین نے بذات خود اس کام کو اپنے ذمہ لیا ہے کہ مین آپکی عالی دماغی اور زود فہمی کے سامنے اپنی اس خواہش کو ظاہر کرون کہ آپ مہربانی سے التواے جنگ کے ذریعے سے اپنے سپاہیونکی دلیرانہ کامیابی کو عزت بخشین گے۔ یہ کارروائی جیسا کہ آپ اُس استقلال اور مصالحت آمیز اعتدال سے جو آپ نے آغاز معرکہ جنگ سے ظاہر کیا ہے بالکل موافق اور مطابق ہوگی یورامپیریل مجسٹی اسطرح ایک ایسے کام کو انجام دینگے جو دانائی اور بردباری سے مشابہت تامہ رکھتا ہے اور جو اس عزت و

& which will serve still further to augment the respect & admiration, which you personally inspire, and of which I will for ever retain a memory.
I pray Your Imperial Majesty be good enough to believe in my unalterable friendship."

The Sultan's Reply.

"I pray Your Majesty accept my most lively and sincere thanks for the assurances & friendly felicitations you express towards me and the success of my soldiers in the despatch you have been good enough to address me, reiterating the peaceful sentiments you entertain towards me, based upon the relations of solid friendship & neighbourly feeling existing between us.
I thoroughly appreciate and reciprocate the pacific intentions of Your Majesty & as a proof of my desire to conform with the senti

حرمت کو آیندہ مستزاد کریگا جو آپکی
ذات والاصفات مین موجود ہے
اور جسکو مین ہمیشہ یاد رکھونگا۔
میری التجا ہے کہ یور امپیریل مجسٹی براہ
کرم میری غیر تغیر پذیر دوستی کا یقین
کرین گے۔

سلطان المعظم کا جواب یور مجسٹی کے

جناب قدس مین التماس ہے کہ میرا
نہایت دلی اور سچا شکریہ اس یقین اور
دوستانہ تہنیت اور مسرت کے لئے قبول
فرمائین جو آپ نے میری نسبت اور
میرے سپاہیون کی کامیابی کی نسبت
اس مراسلہ مین ظاہر کیا ہے جسکو براہ
عنایت آپنے میرے نام بھیجا ہے اس
محبت نامہ مین جو مصالحت آمیز خیالات آپنے
میری نسبت ظاہر کئے ہین اس مستحکم دوستی
اور ہمسایانہ طبیعت کے تعلقات پر مبنی ہین
جو ہمارے اور آپکے پائی جاتی ہے مین
اسکی بڑی قدر کرتا ہون اور یور مجسٹی کے
مصالحت آمیز ارادون کو پسند کرتا ہون

ments Your Majesty expresses concerning the suspension of further warlike movements and the cessation of bloodshed, orders have been given for the commanding officers of both my armies to simultaneously arrest the course of hostilities.

I pray that Your Imperial Majesty may also be good enough to take into consideration that I wish for the friendly intervention of the powers to assure the reestablishment of peace having for its results the safeguarding of the rights & prestige of my Government & the maintainance of general peace by the subsequent and continual security of my frontier"

اور اپنی اس خواہش کے اثبات مین جسکے ذریعے سے مین یور مجسٹی کے خیالات اور آرا کی تائید کرنا چاہتا ہون جو آپنے مزید جنگی تحریکات اور خونریزی کے انسداد و التوا کے بارے مین ظاہر کی ہین - مین نے اپنی دونون فوجون کے کمانیر افسرون کے نام احکام جاری کردیئے ہین کہ فی الفور جنگی کارروائیون کو روکدین -

التماس ہے کہ یور مجسٹی براہ عنایت اس بات پر غور و لحاظ فرمادینگے کہ مین دول عظام کی دوستانہ مداخلت کے لئے اس امر کا یقین دلاتا ہون کہ از سر نو امن و امان قایم کیجاوے اور اوسکے نتیجے مین میرے حقوق اور میری گورنمنٹ کے اعزاز و مرتبہ کو محفوظ رکھا جائے اور بذریعہ آیندہ اور دوامی حفاظت میری سرحد کے امن عامہ کو ترقی دیجائے +

عارضی شرائط مہلت جنگ بمقام آرٹا

عثمان پاشا سپہ سالار افواج متعینہ اپاپرس نے ۱۸ - مئی روز سہ شنبہ ساڑھی پانچ بجے شام کے یونانی کمانیر کو اطلاع دی کہ ہمارے نام قسطنطنیہ سے حکم آیا ہے کہ التوائے جنگ کا بندوبست کرون - (اس سے اہل یورپ کو خیال پیدا ہوا کہ ایسا ہی حکم ادھم پاشا کے نام بھی پہونچا ہوگا لیکن تھسلی مین ۱۹ مئی سے قبل جنگ نہین روکی گئی - اور اس سے ظاہر ہے کہ ادہم پاشا اور عثمان پاشا کے نام جو جو احکام التوائے جنگ کی بابت صادر ہوئے انمین ضرور اختلاف ہوگا)

۱۹ - مئی کو ۱۲ بجے دن کے عبداللہ پاشا حاکم لامیہ کو اطلاع دی کہ ٹرکی ہیڈ کوارٹر کو مہلت جنگ کے متعلق کوئی ہدایت ابتک نہین ملی ہے - اسی تاریخ کو ایک بجے دن کے (۲) ایک عہد نامہ جس مین شرائط مہلت جنگ مندرج تہین اور جسپر یونانی اسٹاف افسرون نے آرٹا کے پل پر دستخط کئے تھے ایتھنز پہونچا - گورنمنٹ نے اسکی اطلاع فوراً سعہد کو دی اور تاکید کی کہ وہ سیف اللہ پاشا کے اسٹاف افسر سے نامہ و پیام شروع کرین - اس لئے کہ گورنمنٹ یونان کے خیال مین جو انتظام آرٹا مین ہوا وہ عموماً کل جنگی کارروائیوں سے متعلق سمجھا جاتا ہے - حالانکہ مقام آرٹا کے معاہدہ کے مضمون مین یہ بات مشرح نہین ہوتی تھی جو حسب ذیل ہے -

(۱) اسوقت ایک بجے ۱۹ مئی ۱۸۹۷ء کو ایک معاہدہ مہلت جنگ فریقین مین ہو گیا ہو -

(۲) ترکی فوج آج شام کے ۶ بجے سے اُن مورچوں پر قبضہ کرے گی جو دریائے آرٹا کے داہنے کنارہ پر واقع ہین اور جنپر وہ قبل اعلان جنگ کے قابض تھے -

(۳) یونانی فوج دریائے آرٹا کے بائین کنارے کو خالی کردے گی اور سابقہ مورچوں پر قابض رہے گی -

(۴) اس معاہدہ کی دو نقلیں ہونگی اور ہر ایک فریق ایک ایک نقل اوسکی اپنے پاس رکھیگا۔

چوبیس گھنٹے کے لئے موقوفی جنگ کا انتظام بمقام تھسلی

گورنمنٹ نے ولیعہد کو جب اس معاہدہ کے مضمون کی اطلاع دی تو اونکو یہ بھی ہدایت کی کہ نقض انتظام کی ذمہ داری ترکوں پر ہی ڈالیں اور ظاہر کریں کہ یونانی فوج اب کسی طرح چھیڑ چھاڑ نکرے گی۔ ہاں اوسپر اگر کوئی شخص حملہ کریگا تو وہ اپنی حفاظت کی پابند ہوگی۔ ولیعہد سے یہ بھی کہا گیا کہ معاہدہ التوائے جنگ کا مضمون کمانیہ ترکی فوج کے بخوبی ذہن نشین کردے۔ اس پیام کے پہونچنے پر ولیعہد نے اپنے اسٹاف کے چند افسروں کو سیف اللہ پاشا کے پاس بھیجا اور ۱۹ مئی کو پانچ بجے شام کے چوبیس گھنٹے کے لئے موقوفی جنگ کا ایک انتظام ختم ہوا۔ لڑائی ۲۰ مئی کو ساڑھے پانچ بجے موقوف ہوئی گورنمنٹ یونان اس دلیل پر کہ آرٹا کا معاہدہ ایک موکد ہوا ہے دعوی کرتی ہے کہ ادہم پاشا کی فوج نے اس گھنٹے کے بعد جو موقع حاصل کیا ہے وہ ضبط ہونا چاہئے۔ ۲۰ مئی کی دوپہر کے بعد قبل انقضائے ۲۴ گھنٹے کے ایک اسی قسم کا معاہدہ مہلت جنگ تھسلی میں عمل میں آیا اور ولیعہد کے اسٹاف افسر اور سیف اللہ پاشا نے اوسپر دستخط کئے اس میں صرف اسقدر اختلاف رہا کہ ترک تھسلی میں اپنے مورچوں پر قابض رہیں۔

اختتام جنگ کی باضابطہ اطلاع

۱۸ مئی کو گیارہ بجکر ۵ منٹ پر لندن میں تار برقیاں موصول ہوئیں کہ بابعالی نے سفیران دول عظام متعینہ قسطنطنیہ کو اطلاع دی کہ جنگ ختم کردیجانے کی اطلاع مارشل ادھم پاشا کو دیدی گئی۔ اسی تاریخ مارشل ادھم پاشا کو گورنمنٹ عثمانیہ نے جنگ سے دستکشی کی خبر دیدی۔ اسی روز زار روس کا تار بدرخواست التوائے جنگ صادر ہوا جسکا فوراً تذکرہ ملاحظہ

دیا گیا۔ توفیق پاشا وزیر خارجیہ نے دولت آسٹریا کے سفیر کو اختتام جنگ کی اطلاع دی سر فلپ کری نے بوقت شام توفیق پاشا سے ملاقات کی۔ آرٹا کے سامنے ترکوں نے صلح کا سفید جھنڈا بلند کیا۔

حد فاصل

۲۲۔ مئی روز شنبہ کو دونوں افواج مقابل کے درمیان آٹھ سو میٹر کی حد فاصل مقرر کی گئی۔

(**نوٹ**) آٹھ سو میٹر برابر ہوتے ہیں ۸۷۵ انگریزی گز کے اس لئے ایک میٹر جو فرانسیسی پیمانہ ہے برابر ہوتا ہے ۳۹٫۳۷۰۷۹ انچ انگریزی کے۔ میٹر کو انگریزی گز بنانیکا عموماً یہ قاعدہ ہے کہ تعداد میٹر کو ۷۰ سے ضرب کرکے ۶۴ سے تقسیم کر دیتے ہیں تو گز بنجاتے ہیں مثلاً ۸۰۰ میٹر × ۷۰ / ۶۴ = ۸۷۵ گز کے (مولف)

ذیلی واقعات

یونان کے بے تمیز معاونین یعنے اطالین مجاہدین

یونان کی بدقسمتی سے اسے جو معاون ملے وہ اپنے سپاہیوں سے بھی بدتر نکلے۔ اطالین مجاہدین نے تو ایسی مدد کی جو یونانیوں کو مدت العمر فراموش نہوگی۔ ترک جس شہر یا قصبہ میں داخل ہوئے فوراً شراب کی بوتلوں کو توڑ کر شراب لنڈھا دیتے تاکہ کوئی مسلمان شیطان کے اغوا سے اسکو منہ نہ لگا بیٹھے انکے برخلاف اطالین مجاہدین جب کسی شہر میں جاتے تو انکا پہلا کام شراب خوری ہوتا۔ شراب اڑانے دنگہ فساد کرنے۔ عورتوں کی عصمت بگاڑنے تاخت و تاراج کرنے میں انہوں نے کوئی کسر باقی اوٹھا نہ رکھی اور لڑائی کے وقت پاؤں سر پر رکھکر رفوچکر ہو جاتے۔ ہاں جب کبھی مفر نہ رہ جاتا اور بے قابو ہو جاتے جیسا ڈومو کو میں ہوا تو پھر کچھ شوخیاں دکھا کر دیتے۔ خاتمہ جنگ پر یونانیوں نے ان بدبختوں کے حصہ کثیر کو جبراً جہازوں پر چڑھا کر

اٹلی کو واپس بھیجدیا۔ جب انکی کسی جماعت کو چلے جانے کے لئے کہا گیا وہ فوراً اپر بسر پرخاش ہوگئی اور جب تک سرکاری فوجون کی گولیون سے تقریباً اوسیقدر ہلاک اور زخمی نہ ہوئے جتنے کہ ترکون کے ہاتھ سے ہوئے تھے ہتھیار رکھنے اور جہازون پر بیٹھنے کا نام نہ لیا جو وقت یہ لوگ لڑائی سے فارغ ہوتے تو یونانیون مین مغویانہ خیالات پھیلاتے رہتے۔ انکا افسر اعلیٰ مشہور گیری بالڈی (آزادہ کنندہ اٹلی) کا بیٹا اور نائب کمانڈر اطالین پارلیمنٹ کا ممبر ڈی فیلاپس تھا۔ ان لوگون کی شرارت سے تنگ آکر جب آخر الذکر کو ایم ریلی وزیر اعظم نے اپنے دفتر مین بلاکر اس سے درخواست کی کہ اب آپ مجاہدین سمیت اٹلی کو تشریف لے جائین اس نے جواب دیا کہ مین اپنے اعلیٰ افسر کے حکم کے بغیر ایسا نہین کرسکتا۔ جب وزیر نے اصرار کیا تو ممبر صاحب نے تبرّے سنانے شروع کئے اور وزیر موصوف کی بخوبی مرمت کرنے کو تیار تھے کہ پولیس نے اطالین ممبر کو گردن سے اکڑا اور مدعیان آزادی کو اطالین جنگی جہاز پر سوار کرکے یونان کی اونسے خلاصی کرائی

والنٹیرون سے سلوک گورنمنٹ یونان نے اعلان دیا کہ والنٹیر اور بیقاعدہ فوج سے اسلحہ لے لئے جائین۔ باقاعدہ سپاہ کے کمانڈرون کے نام تاکیدی احکام صادر ہوئے کہ اونکو دیہات اور شہرون کے لوٹنے سے باز رکھین اگر بے قاعدہ سپاہی ہتھیار دینے سے انکار کرین تو جبر عمل مین لایا جاوے۔

ایتھنز مین کثیر التعداد والنٹیرون کی موجودگی سے سخت خوف کھایا جاتا تھا۔ فوجی پولیس کی جو جماعت آرٹا بھیجی گئی تھی واپس طلب کی گئی۔ بہت سے اطالین والنٹیر انارکسٹ تھے گورنمنٹ نے انکو ایتھنز آنے سے روک دیا۔ آرٹا سے زور دار نیچے گئے جہان اونسے ہتھیار لیکر حکم دیا گیا کہ اونکو جہاز مین چڑھاکر حسب مراد جس ملک کے بندرگاہ کی طرف جانا چاہین وہان اونکو اوتار دیا جاوے۔ ان والنٹیرون

نے یہ احکام سنکر سرکشی کی اور باشندون سے لڑ پڑے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک اٹالین مقتول اور چھہ زخمی ہوئے۔ اونکو دو یونانی جنگی جہازون کی حفاظت سے بندرگاہ پہونچا دیا گیا۔ جمعہ کو امریکہ سے پانچسو والنٹیر ہوپونچنے پر ایتھنز مین بجاے جوش و خروش کے ایک عالم تحیر پیدا ہوا۔ یہ دستہ فورکہ لدیہہ اور تھریابولی کی یونانی سپاہ کے ساتھ شامل ہوگیا۔ فرنچ والنٹیر گذشتہ ہفتہ مختلف مقامات کو ایتھنز سے روانہ ہوئے۔ کرنل منوس جسکو گورنمنٹ نے واپس بلایا تھا جب مقام اگرہنیم مین پہونچا تو لوگون نے اسکے آنے پر بہت بڑی ناراضی ظاہر کی۔ ایک گروہ بڑے غیظ و غضب مین اوسکے پیچھے ہولیا جو اسکو چلا کر کہتا تھا کہ اسکو قتل کرڈالو۔ خوش نصیبی سے ایک انگریز نے پرجوش مجمع سے مخاطب ہو کر کہا کہ اسوقت تمہارا طریق عمل اصول انصاف کے برخلاف ہی۔ اور ایک پادری نے تائید کی۔ اسطرح کرنل منوس کی جان بچگئی۔

مہ ۲ مئی کو اخیر گروہ یونانی فوج کا کریٹ سے یونان کو واپس روانہ ہوا۔

اعلیحضرت سلطان المعظم کا ہسپتال معائنہ فرمانا

۲۳ مئی ۱۸۹۷ء

اعلیحضرت سلطان المعظم ۲۳ مئی کو اپنے مجروح سپاہیون کے دیکھنے کے لئے محل یلدز کے ہسپتال مین تشریف لے گئے۔ حضور ممدوح کے کمرے مین داخل ہونے پر تمام سپاہی اوٹھ کھڑے ہوگئے مگر ایک سپاہی جو بہت ہی کمزور تھا فرش پر گر پڑا۔ جب اوسے اوٹھا کر پھر کھڑا کر دیا گیا تو خلیفۃ المسلمین نے اوسکے قریب جاکر ارشاد فرمایا۔ تیری سب سے بڑی تمنا کیا ہی؟ مجروح سپاہی نے جواب دیا "خلیفۃ المسلمین کی درازی عمر اور فتح و نصرت"۔ اعلیحضرت نے ارشاد کیا یہ تو مانی ہوئی بات ہی کچھہ اپنے لئے مانگو۔ اس سپاہی نے اپنے زخمی ہاتھ اوٹھا کر نہایت عاجزی سے عرض کیا۔ "یہ ہاتھ اسلام کی شان قایم

رکھنے مین ٹکڑے ٹکڑے ہوئے ہین۔ اے میرے بادشاہ! میری التجا ہے کہ جو ملک اسطرح حاصل کیا گیا ہے وہ تیرے باشا واپس ندینے پائین۔"
اسکی خالص حب قومی اور جوش اسلامی دیکھکر امیر المومنین کا روے مبارک زرد ہوگیا۔ اور آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے۔

سلاطین کا اتفاق

۲۴ مئی کے تار کے بموجب سلاطین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ٹرکی کو اطلاع دین کہ تھسلی کا دیا جانا غیر ممکن ہے گو یہ بات ممکن ہے کہ جنگی کامون کی عمدگی کی غرض سے سرحد ترمیم کیجاوے اور ٹرکی جو مصارف جنگ چاہتا ہے اوس مین تخفیف کرے۔ اور سلاطین سمجھتے ہین کہ یونان کے اختیارات فسخ نہین کیے جاسکتے گو ممکن ہے کہ اون کچھ تخفیف کیجائے۔

مجموعی یادداشت پر جرمن کا اعتراض اور سلطان کا شکریہ

۲۵ مئی۔ جرمن نے ٹرکی کے پاس مجموعی یادداشت بھیجنے پر اعتراض کیا تاوقتیکہ یونان سلاطین کی تجاویز کو منظور نکرے۔ سلطان نے شاہنشاہ ولیم کو ایک تار برقی بھیجا اور اونکے مشورہ کا شکریہ ادا کیا اور بیان کیا کہ مین امید کرتا ہون کہ اس سے ظاہر ہوگا کہ ٹرکی کیونکر فاتح کے استحقاق کو تسلیم کرسکتا ہے۔

۲۶ مئی سلاطین نے قطعی طور سے ایک مجموعی یادداشت معہ دیگر تجاویز کے گورنمنٹ ٹرکی کے روبرو پیش کی جنگی تار برقی شنبہ کے روز بھیجی گئی تھی۔ جسپر جرمن نے تجویز کیا تھا کہ یادداشت پیش نکیجاوے تاوقتیکہ یونان تجاویز سلاطین کو منظور نکرے۔

وزیر اعظم ٹرکی کی استقامت

افواہ تھی کہ خلیل رفعت پاشا صدر اعظم نے اعلیحضرت کی خدمت مین التماس کیا کہ دول یورپ

ٹرکی کے مخالف ہین جو ٹرکی کو نیست و نابود کرنے کے لئے سازشین کر رہی ہین۔
حضور ممدوح مسئلہ آرمینیا اور دیگر معاملات مین یورپ کے مطالبات کو کامیابی کے ساتھ
مسترد فرما چکے ہین اسی طرح تھسلی کے بارہ مین اونکی خواہشون کی پرواہ نکرکے اوسپر مستقل
تصرف کیا جاوے۔ کہتے ہین کہ آخر مین وزیر موصوف نے بصورت نامنظوری درخواست
استعفا منظور فرمائے جانے کی استدعا کی۔

(نوٹ) **شاہ یونان کے خیالات دربارہ جنگ**

مسٹر فرینکلن بولین نے جنکا تعلق اخبار پیرس جرنل سے ہی اوس گفتگو کا حال لکھا ہی جو شاہ یونان سے ہوئی جس مین چند امور نہایت دلچسپ اور پر اثر ہین۔ شاہ جارج نے فرانسیسی نامہ نگار کو یقین دلایا کہ مجکو آخری ساعت تک مصالحت آمیز فیصلہ کی آرزو تھی۔ ہز مجسٹی نے یہ بھی بیان کیا کہ بے شبہ مجکو عامہ کی بمقدونیانہ حالت سے کما حقہ واقفیت تھی لیکن عاجلانہ کارروائی یا تحریک مضر تھی جو لوگ ہمپر الزام ڈالنا چاہتے ہین یہ وہ اشخاص نہین ہین جو امور سلطنت کے ذمہ دار اور جوابدہ ہین۔

ملک کا فرض مجہپر یہ ہی کہ لڑائی سے بچنے کے لئے بہرطور کوشش کرون۔ مین اون شخصون مین نہین ہون جو تلون طبعی کیوجہ سے لڑائی مول لیتے ہین۔ مین نے بڑے صبر و قناعت کے ساتھ اس بات کی امید مین انتظار کیا کہ دول یورپ اپنی غلطیونکی اصلاح کرینگے۔ مین نے فوجون اور بیڑہ جہازات کے اس مقام پر متعین کرنے مین ایک دن بھی ضائع نہین کیا جہان سے وہ اپنی خاطر خواہ کارروائی کر سکین۔ ہمکو اس نازک حالت پر سخت حیرت ہوئی جسکا پہلے سے کوئی وہم و گمان بھی نہ تہا۔ ہمارے بدترین غنیم کو کبھی ایسے موزون حالات اور اسباب کے جمع ہونے کا خیال بھی نہو گا۔ مجھے اطمینان کلی ہی کہ آیندہ ہمکو اتفاق کے ذریعے سے قوت حاصل ہوگی اور ہمارا صبر تمام دنیا کی راے کی ہمدردی حاصل کریگا۔ اگرچہ سلاطین عظام ہمارے خلاف ہین لیکن ہر شخص ہمارا ساتھ دینے کو آمادہ ہی اور ہم اس بات پر جسقدر ناز کرین زیبا ہے۔ اس سوال کے جواب مین کہ یورپ کے اخبارون مین ابتک عداوت اور دشمنی پائی جاتی ہے اور اصرار کے ساتھ اونکی خواہش ہی کہ یونان پر الزام لگائین۔ شاہ نے کہا کہ ان کی یہ خفیہ

ٹرکی کا جواب

طاقتوں کے متفقہ نوٹ کے جواب میں ۲۰ مئی ۱۸۹۷ء کو بابعالی کی طرف سے وصول ہو گیا اسمین شرائط صلح کی بابت کوئی بحث نہین کی گئی صرف اسقدر لکھا کہ اب چونکہ التوائے جنگ کی رسمین ادا ہو چکی ہین تو پھر جلد بازی کی چندان ضرورت نہین ہے۔ ہمارے سلطان سفیران دول سے اس معاملہ پر گفتگو کرنے کے لئے آمادہ ہین۔ آخر اس جواب مین یہ بھی خواہش ظاہر کیگئی کہ صلحنامہ پر قسطنطنیہ مین دستخط کئے جائین۔

کوئی اثر نہ پڑیگا۔ ہرچند یونان کے وسائل نہایت ہی محدود ہین لیکن یونانی قوم صرف اونہین شخصون پر بھروسہ کرسکتی ہے جنہون نے واقعات اور حالات کو روزمرہ دیکھا ہے اور جو ہمارے ساتھ بغیر کسی طرح غداری کے بہ تاکید نیکو راستبازی سے آمادہ ہین اونہون نے بڑی گرمجوشی کے ساتھ یہ بھی بیان کیا کیا ہم اس لڑائی کے جوابدہ ہین کیا ہمنے چھیڑ چھاڑ کی؟ ایک کے مقابلہ مین سات کی مخالفت قابل غور ہے۔ بہانہ بازی ہمارے اعتبار مین کوئی فرق نہین آتا۔ کیا ہمنے لڑائی کے چھیڑنے کی غرض سے اپنی فوج جزیرہ کریٹ مین اوتاری جہان ہمارا فرض تھا کہ اپنے ان بھائیون کی جانون کو محفوظ رکھین جنکو ترک ہلاک کر رہے تھے۔ درحالیکہ یورپ سلطان سے صلح کی گفتگو کر رہا تھا اور کیا یہ بات سرحد تھسلی پر تھی جہان ہمسے آٹھ روز قبل ترکون نے بھی محفوظ فوج جنگ طلب کی تھی مجکو معلوم ہے کہ سرحد پر کچھہ حادثے گذر رہے تھے۔ لیکن کیا ان چند بلوائیون کی نقل و حرکت اعلان کے لئے کافی و وافی وجہ قرار دیجا سکتی ہے۔ اول فرض یہ تھا کہ اونکو سرحد سے اوترنے کی اجازت نہ دیجاتی۔ شاہ نے ۱۸۸۱ء کو نقصان رسانی یونانی سرحد کا حوالہ دینے کے بعد جب ترکون کی باقاعدہ فوج نے انالیس تھانہ پر حملہ کیا تھا) مندرجہ ذیل غمناک حالات بیان کئے۔ اونہون نے کہا اصل حقیقت یہ ہے کہ ہمپر بیوجہ حملہ ہوا اور راست راست یہ ہے کہ ہمپر حملہ کرنے کے لئے حکم دیا گیا تھا۔ یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ ہم ٹرکی سے جنگ نہین کرتے ہین۔ جزیرہ کریٹ کے سبب سے ہم مین تفرقہ نہین ہوا بلکہ اور سازشین ہین جو بعد کو کھلینگی۔ غرضکہ تمام دول عظام ہمارے خلاف ہین اور چند قومین تو کھلم کھلا ہماری مخالفت کر رہی ہین۔ آپ کہینگے کہ یہ کیون تو مین اسکی توضیح کے لئے تیار نہین ہون۔ بہرحال اگر وہ جنگ کے لئے چین سے بیٹھے اور لڑائی سے خروج کیا تو یہ یورپین اتفاق کا نتیجہ ہے۔"

یونان کا عذر افلاس

۲۸ مئی کو یونان نے طاقتوں کے نام ایک مراسلہ لکھا بدین مضمون کہ سرحد یونان میں کوئی تغیر ہونا چاہیئے (جیسا کہ طاقتیں بجائے تسلی دینے کے ملک یونان میں ٹرکی کی حدود کچھ بڑہا دینا اور سرحد کو سیدہی کرنی چاہتے ہیں۔) کیونکہ اس صورت میں یونان کو اپنے ملک کی حفاظت کے لئے از سر نو جدید قلعے بنانے پڑینگے اور اوسپر تازہ زیر باری کا پہاڑ ٹوٹ پڑے گا۔

مشکلات کریٹ کی خاص بحث پر شاہ جارج نے کہا۔ "مجھے ابتک کوئی دوں یورپ کا حال معلوم نہیں لیکن قومی قانون کے مطابق محاصرہ قایم نہیں رہ سکتا یورپین فوجیں اُس مقام پر قیام کرنے کی وجہ سے دولت عثمانیہ کے اصول راستبازی کو شکست کر رہی ہیں درحقیقت وہ ہمارے دشمن کی مدد پر ہیں۔ اور ہمارے مقابلہ کو تہیار اونہاے ہیں۔ یونان اور ترکوں کا جھگڑا اگر طے ہوجائے تو پہر تمام مداخلت یکطرفہ عداوت کا ایک فعل ہوجاے گی۔ بدنصیبی سے اس نازک حالت نے ہم کو سکھا دیا ہے کہ قومی قانون ایک بیکار سا شی ہے۔" علی ہذا ہر مجسٹی نے دفعتاً لڑائی کے پہیل جانے پر نہایت مشرح گفتگو کی۔ اونہون نے کہا یورپ کو بہت جلد یہ بات معلوم ہوجاے گی کہ ہم کو لڑائی میں دہمکی دینے سے کوئی سلسلہ روک اور قید کا قایم نہ رہیگا۔ تم بہت جلد دیکھوگے کہ ہمارا بیڑہ جہازات ایک بہت ہی بڑی ناروزلی کے سے طلب کیا گیا ہے۔ کیا تسلی اور ایہرس ہی تک جنگی کارروائیاں محدود رہینگی۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم اپنے پر بہروسہ کرسکتے ہیں لیکن ہم اور ہتہیاروں سے بھی فائدہ اوٹہا سکتے ہیں جو ہم کو . . . . میں ہم مین کافی ہمت موجود ہے اور ہم اپنے حقوق کا تحفظ بخوبی کرسکتے ہین ہمارا یہ خیال ہے کہ ہم تمام دنیا کے مقابلہ مین تنہا ہین یہانتک کہ فرانس بھی ہمسے بالکل علیحدہ ہی تم کہتے ہو کہ یورپ قبل اوس طوفان کے نمودار ہونے کے جسکا وہ بانی ہے ہٹ آیگا لیکن مجھے بخوبی معلوم ہے کہ وہ ایک طولانی اور خونریز جنگ کے لئے نہایت بیدار ہے اگرچہ بدقسمتی سے بہت دیر ہوگئی ہے لیکن ہم کو آیندہ انصاف پر یقین رکھنا چاہیے کریٹ کے معاملہ مین حق اور انسانیت کے خلاف ایک بہت بڑا جرم سرزد ہوا ہے اور اوس کی گوشمالی شروع ہوگئی ہے۔

اس مراسلہ میں یونان نے یہ بھی لکھا کہ ہم صرف بہت تھوڑا زر تاوان دے سکتے ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ تاوان جنگ بھی دیا جاوے اور قرضخواہوں کو بھی بھگتا جاوے اس کے علاوہ یونان کو انہیں بھی عذر ہے کہ یونانی رعایاے ٹرکی کے حقوق مین کسی قسم کی تخفیف کیجاوے۔

جواب الجواب منجانب سفیران

بابعالی کے نوٹ مذکورہ بالا کے جواب مین ۳ مئی کو سفیران یورپ نے لکھا کہ ہمین التواے جنگ کے ختم ہونے مین کوئی عذر نہین ہے اوس کے مطابق ہم انجمنمین کارروائی کرینگے لیکن اسکے ساتھ ہی ہماری راے یہ ہے کہ شرائط صلح پر بحث فی الفور شروع ہوجانی چاہیئے۔

۱۳ مئی۔ قسطنطنیہ۔ ایک سلطانی فرمان جاری ہوا جس مین مہلت جنگ پندرہ روز کی ۱۴ مئی سے قرار دی گئی بایں شرط کہ پھر یہ زیادہ کیجاوے اگر گفتگوے صلح ختم نہو۔

رعایتی حقوق یونان

کیپی چولیشن یعنی رعایتی حقوق یونان کی موقوفی کی شرط دفعات شرائط مصالحت مین اوپر لکھی جاچکی ہے۔ اوسکا مطلب اور حقوق کی تشریح معلوم کرنا لازمی ہے چنانچہ رعایتی حقوق کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ وہ بعض ان مراعات کا نام ہے جنکو کیے بعد دیگرے تمام فرمانروایان سلطنت عثمانیہ ان بیرونی سلطنتون کے باشندون کے باب مین ملحوظ رکھتے آئے جنھون نے ترکون کی عملداری مین سکونت اختیار کی ہے۔ یہ رعایتین قرن اوسطے ابتک چلی آتی ہین اور ابتدا مین مثل اونکے مغلون نے انگلش سیاحون کے حق مین عطا کی تھین۔ یہ محض تجارتی رعایتین تھین بعد امتداد ایام و زوال سلطنت عثمانیہ ہندوستان کی طرح ترکی مین بھی وہ عہدنامجات کی برابر گران قدر ہوگئین اور ٹرکی سے زبردستی بمعاونت ان دوسری سلطنتون کے حفاظت ٹرکی یا دوسری باتون کے جو اونکی بابت دعوی کرکے لی قوت بکھتی تھین حاصل کیجانے لگین۔ ان رعایتی حقوق کے بموجب جو مراعات ملحوظ رکھی

جاتی ہین وہ یہ ہین۔ برارت ٹیکس سے علاوہ محصول کسٹم کے (اور جو بیرونی اشخاص غیر منقولہ جائداد رکھتے ہون تو ٹیکس اراضی سے) ٹرکی مین رہنے سے اونکی وطنی سکونت کے حق کا ضائع نہونا۔ اور کل عدالتون کے اختیار سماعت سے اونکا بری رہنا۔ یہ آخری رعایت البتہ مستثنیات اور حدود کی پابند ہی اور اسکی تفصیل بہت طول طلب اور پیچیدہ ہے پس اسقدر کہنا کافی ہی کہ اجنبی اشخاص کے حق مین اس رعایت کے ہونے سے ہمیشہ طرح طرح کے جھگڑے بالخصوص مصر مین جہان اونکی وجہ سے مخلوط عدالتین مقرر کرنا پڑین پیدا ہوا کرتے ہین اور قبل اسکے بارہا مختلف ملکون کے مابین اونکی وجہ سے پیچیدگیان واقع ہوئین فی الحال جو سلطنتین یہ رعایتی حقوق رکھتی ہین اونکے نام یہ ہین۔ یعنی یورپ مین فرانس۔ اطالیہ۔ انگلستان۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ روس۔ ہالینڈ۔ سوئیڈن۔ ڈنمارک۔ بلجیم۔ پرتگال اور یونان۔ اور نئی دنیا مین ممالک متحدہ امریکا و برازل۔

رعایتی حقوق یونان پر سر الفرڈ ملز کی تحریر

رعایتی حقوق یونان کے تاریخی حالات کے بارے مین بہت کچھ اختلاف راے ہے۔ اسموقع پر سر الفرڈ ملز کی تحریر کا حوالہ مناسب ہی۔ سر الفرڈ ملز اپنی تاریخ مصر مین لکھتے ہین کہ ابتدا مین جو رعایتی حقوق ادا کیے گئے وہ اصل مین معاملات کی حیثیت نہین بلکہ زیادہ تر مراعات کی حیثیت سے دیے گئے تھے۔ اس زمانہ کے سلاطین ٹرکی نہ تو مغرب کی عیسائی سلطنتون کو اس قابل سمجھتے تھے کہ انکے ساتھ برابری کا برتاؤ کیا جاتا اور نہ اونکا خاص منشار یہ تھا کہ جو رعایتین وہ عطا کرین انکے معاوضہ مین اسی طرح کی رعایتین دوسری سلطنتون مین اونکے ساتھ کیجائین۔ جن زبردست خود مختار فرمانرواؤن نے ابتدائی رعایتی حقوق عطا کیے تھے وہ اس خیال پر مسکرانے لگتے کہ جو رعایتین وہ قریب قریب

حقارت کی نگاہ سے دیکھ رہی ہین وہ کسیوقت انکے جانشینون کی کمزوری اور سخت پریشانی کا باعث ہو جائین گی ؟

دنیا کی سب سے بھاری سلطنت کا معدود سے چند بیرونی ملک کے تاجرون کو اپنے شاہانہ اختیار کی کوئی جزو اپنی خوشی اور مرضی سے دیدینا اور ہی بات ہے۔ (ان تاجرون کی وطنی گورنمنٹین بہت ہی دور دراز مقامات پر واقع تھین۔ اور ان ایام مین بمقابلہ ٹرکی کے بالکل ہی ضعیف تھین۔ اور اس وجہ سے ذرا بھی گمان نہ تھا کہ جو حقوق اسوقت دئے گئے تھے اونکی تعمیل ایسی سخت پابندی کے ساتھ چاہی جاوے گی) اور یہ بالکل دوسرا امر ہے کہ وہی سلطنت ضعیف اور زوال پذیر ہوگئی۔ اور اب اسکو بیشمار تعداد ان اجنبی باشندون کا سامنا کرنا پڑا جو ایسے حقوق سے مسلح ہین۔

سلطان المعظم کی نسبت اخبار کرانیکل کی رائے

کرانیکل نے جو اکثر موقعونپر ترکون اور اونکے سلطان کے ساتھ اظہار تعصب کرتا رہا ہی ۱۵ مئی ۱۸۹۸ء کے پرچہ مین یون آرٹیکل لکھا۔ "یہ مشہور ہی کہ سلطان نرمی پر مائل ہے مگر بیرھی وہ اس سے بہت کچھ زاید طلب کریگا جو دول عظام کا ارادہ ہو۔ اسکی عادت مین داخل ہی کہ وہ جس چیز پر اڑ بیٹھے اوسے آسانی سے نہین چھوڑتا۔ سارے پولیٹشن یہ کہا کرتے ہین کہ اموستدان ہین جب وہ کوئی رائے قایم کرتا ہے تو پھر اس سے بمشکل ہٹتا ہی برسون تک اوس نے تمام یورپ کی سلطنتون کو انگلیون پر نچایا حالانکہ سب کے سب یہ کہتے رہے کہ اوسکی ذات بلکہ سلطنت تک ایک دن مین نیست و نابود ہو سکتی ہے مگر آج اوسکی وہ حالت نہین جو اندنون مین تھی وہ اسوقت ایک ایسی فوج کا میر لشکر ہے جس نے نمایان فتح حاصل کی ہین بلکہ سچ پوچھو تو وہ آج ایک قوم کا سردار ہے جسمین ایک نئی روح پہونچ گئی ہے اور جس نے نئی زندگی پائی ہے۔ اسلام جو سامون اور

قسطنطنیہ کے کشت و خون اور قتل و غارت کے بعد پست ہو گیا تھا آج اوسکے دم سے قوی ہو گیا ہی بلکہ اوسکے وجود پر فخر کرتا ہے۔ یورپ مین بھی اب اُسکو بہت بڑی وقعت حاصل ہو گئی ہی اور کثرت سے طرفدار ہو گئے ہین۔ بڑے بڑے زبردست بادشاہ آج اوسکے جنبہ داروں مین ہین آج کی حالت کا پچھلے ماہ کی حالت سے مقابلہ کیا جاوے تو کتنا فرق ہی۔ اوسوقت اوسے اپنے تخت و تاج بلکہ مملکت کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کا اندیشہ تھا اور آج وہ دن ہی کہ یورپ اوسپر حاکمانہ کارروائی نکریگا۔ اور ایسے وقت مین جبکہ سکہ اوسکا یورپ کے دلون مین بیٹھ گیا ہے اوسکے منہ سے اس کلمہ کا نکلنا کہ ہم نرمی پر مائل ہین بڑی مسرت اور خوشی کے ساتھ سُنا جاویگا۔

واقعات بعد از جنگ

یکم جون۔ اکثر باغیوں کے سرغنے کریٹ کی خودمختاری اس شرط پر قبول کرنا چاہتے تھے کہ ترکی فوجین وہان سے نکل جاوین۔

۲۔ **جون**۔ بابعالی نے سفیران دول عظام کو اطلاع دی کہ تا تصفیہ شرائط صلح التوای جنگ منظور ہو۔ بابعالی نے کل دول عظام کو دعوت دی کہ کل سے مصالحت کی بابت گفتگو شروع کر دین۔

۳۔ **جون**۔ فرانس نے کریٹ کی خودمختاری کے بارہ مین ایک تجویز پیش کی جس مین تجویز دیا گیا کہ ممالک غیر کی پولیس بھرتی کیجاوے اور سلطنت ہای غیر کے اعتبار پر قرضہ واسطے اخراجات کے لیا جاوے۔ روس اور انگریزون نے اس تجویز کو پسند کیا۔

۳۔ جون ۱۸۹۷ء کریٹ کے لوگون نے بماتحتی خاص مفد سکلیس نامی کے صوبہ کی گورنمنٹ قائم کی

۴۔ جون ۱۸۹۷ء مابین سفیران ملک غیر اور توفیق پاشا کے گفتگو صلح شروع ہوئی یہ بات قرار دی گئی ہی کہ ایم لیدوف دربارہ ترمیم ترکی یونی سرحد کے اور ایم کمبلن دربارہ

اختیارات یونانیون کے اور سر قلب کری در بارہ ادائے مصارف جنگ کے ایک ایک یادداشت طیار کرین۔

۵- جون - مختلف علامات کی موجودگی سے ثابت ہونے لگا کہ ٹرکی تیاری کر رہا ہے کہ تھسلی مین بہت مدت کے لئے قبضہ کرے۔ گورنر جج اور اسکول ماسٹر مقرر ہوئے ہین۔ اور ٹرکی سے لوگون کے حرم بھی داخل ہونے لگے۔

۵- جون ۱۸۹۷ء آج مقام پیرا مین جو جلسہ سفیرون اور توفیق پاشا کا جمع ہوا تاکہ در بارہ شرائط صلح ٹرکی و یونان کے بحث کیجاوے اوس مین قایم مقامان گریٹ برٹن فرانس اور اٹلی نے قطعی بر خلاف اُس تجویز کے بیان کیا کہ تھسلی سلطنت ٹرکی مین شریک کیجاوے۔

۶- جون ۱۸۹۷ء - گورنمنٹ ٹرکی نے جو یادداشت سفیرون کو پیش کی اوس مین ٹرکی نے ظاہر کی ہے کہ تھسلی کو پھر اپنے ملک مین شریک کرے - کیونکہ جن شرائط سے وہ مقام یونان کو دیا گیا تھا اونکا عملدرآمد نہین کیا گیا - گورنمنٹ ٹرکی نے اپنی خواہش ظاہر کرتی ہے کہ یونان کو جو اختیارات دیئے گئے تھے وہ خارج کئے جاوین کیونکہ یونان نے اونکا خراب برتاؤ کیا اور در بارہ مصارف جنگ کے یادداشت مین بیان ہے کہ فاتح اپنا نقصان پورا کرنے کا مستحق ہے۔

۷- جون ۱۸۹۷ء - پندرہ یونانی والنٹیر کریٹ کو اس غرض سے واپس آئے تھے کہ کریٹ کے لوگون کو ترغیب دیکر آمادہ جنگ کرین لیکن جہاز سے اوترتے وقت گرفتار کر لئے گئے۔

۹- جون اس خبر سے ایتھنز مین سخت تشویش پھیلی کہ سفیران متعینہ قسطنطنیہ نے صرف تشریح کی ہے کہ کس بنا پر فیصلہ ہونا چاہیئے اور ٹرکی اور یونان کو اس بات پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ خود اپنا فیصلہ کر لین۔

۱۰- جون - سفرائے متعینہ قسطنطنیہ نے تین کمیٹیان تجربہ کارون کی مقرر کین منجمین

ان کا چاہیں تا کہ گفتگو سے سرحد تھسلی اور مصارف جنگ اور یونان کے اختیارات کے بارے مین جانچ کرین ۔

۱۰۔ جون ۔ گورنمنٹ ٹرکی نے اُن الزامات سے انکار کیا جو اُس زبانی یادداشت مین لگائے گئے تھے جو سلاطین کے پاس بھیجی گئی تھی ۔ کہ تھسلی اور ایپرس مین ترکون نے سخت جور وظلم کیا ہے ۔

۱۰۔ جون ۔ اخبار ڈیلی نیوز کے نامہ نگار نے قسطنطنیہ سے تحریر کیا کہ توفیق پاشا نے سفیران دول یورپ کو اطلاع دی کہ ایسے ملک یا علاقہ کا واپس دینا جو خون کے ذریعے فتح کیا گیا ہو مذہب اسلام کے خلاف ہے ۔ اسی ذریعہ سے یہ بھی بیان کیا گیا کہ سفیر جرمن نے اس بارہ مین توفیق پاشا کی تائید کی ۔

۱۱۔ جون ۔ ٹرکی نے تھسلی مین بھیڑ دُنبی فراہمی ٹکس کا حکم دیا اور فرسالا مین ایک ترک گورنر مقرر کیا ۔

۲۸۔ جون ۔ قسطنطنیہ مین سفیرون نے جو ایک فینانشل کمیشن مقرر کی تھی اوس نے ایک رپورٹ تیار کی کہ یونان کے اخراجات جنگ کے لئے چالیس لاکھ پونڈ سے زیادہ نہین دیسکتا ۔

۵۔ جولائی ۔ ایم ڈیلانیس سابق وزیر اعظم یونان نے ایتھنز مین برٹش وزیر سے کہا کہ یونان کی مالی حالت اس کی نگرانی کسی دوسری دولت کو تفویض نکیجائیگی جیسا کہ دول یورپ کا خیال ہے

۶۔ جولائی ۔ یونانی سرحد کے متعلق وزراے ٹرکی نے طاقتون کے متفقہ نوٹ پر دستخط کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ تھسلی مین سے ایک انچہ زمین یونان کو واپس نہ یجاوے گی ۔

وزیر اعظم نے سلطان کو اطلاع دی کہ مین ہرگز مجوزہ کاغذ پر دستخط نکرونگا ۔

ایک پیرس کے لارڈ نے کہا کہ ٹرکی یونان نہ مانے گا اس کے منوانے کے لئے ۱۸۷۸ع

کی طرح قسطنطنیہ پر روسی فوج کے جمع ہونے کی ضرورت ہے۔

روس نے ایک گشتی چھٹی طاقتون کو بھیجی کہ فیصلہ کا جلدی فیصلہ کرائین۔

۸۔ جولائی۔ ٹرکی نے بھی ایک مراسلے مین مسئلہ یونانی سرحد کی نسبت اپنی عذرات خوب وضاحت سے بیان کئے کچھ عرصہ کے لئے ٹرکی کے خلاف ساری طاقتین متفق ہو گئین۔ سفیر آسٹریا نے توفیق پاشا کو لکھا کہ سرحد تھسلی کی بابت اگر بابعالی گفتگو کے لئے کوئی دن معین نفرماے گا تو سفیران یورپ اپنی اپنی طاقتون کو لکھ دینگے کہ بسبب تعجیل بطور خود کارروائی کرین۔

سفیران یورپ نے ایک متفقہ یادداشت بابعالی مین پیش کی کہ سرحد والے معاملہ مین تاخیر نکرین شہنشاہ آسٹریا نے تھسلی کے معاملہ مین سلطان کے مراسلے کے جواب مین لکھا کہ بابعالی اگر طاقتون کا کہنا مان لیگا تو اسکا فائدہ ہے۔

شہنشاہ جرمنی نے بھی سلطان کو یہی جواب دیدیا کہ افسوس ہے ساری طاقتونکے خلاف کارروائی نہین کرسکتا۔

۱۰۔ جولائی۔ پریسیڈنٹ فار اور دوسرے سلاطین یورپ نے بھی سلطان المعظم کو جواب یہی دیا کہ شرائط صلح مین ہمنے جو لاے دی ہے وہ آپکو قبول کرلینا بہت مناسب نظر آتا ہے۔

۱۲۔ جولائی۔ توفیق پاشا نے سفراے دول یورپ کو اطلاع دی کہ یونانی سرحد کا مقدمہ طے ہونے کی بابت شنبہ کے دن ہم کچھ کہین گے۔

۱۳۔ جولائی۔ جواد پاشا جو سابق مین وزیر اعظم دولت عثمانیہ تھے کریٹ مین فوجی سپہ سالار مقرر ہوئے

۱۴۔ جولائی۔ سفراے دول یورپ نے شنبہ کے روز مجوزہ اخراجات جنگ اور یونانیون کے لئے ممالک ترک مین رعایتی حقوق منسوخ کرنے کے لئے چند تجاویز پیش کین۔

۱۵۔ جولائی۔ بموجب تحریر نامہ نگار ٹائمز۔ سلطان نے ذکی پاشا اور سعدالدین پاشا کو

ترمیم کے طے کرنے کی غرض سے توفیق پاشا کے ساتھ فوجی ڈیلیگیٹ مقرر کیا لیکن سفرا نے توفیق پاشا کے ساتھ اور کسی کا ہونا ناپسند کیا اور اس لئے ایک ہفتہ کے لیے جلسہ ملتوی رہا۔

۲۰ و ۲۲۔ جولائی۔ سفیرون نے جو نقشہ الحاق سرحد کا بنا کر توفیق پاشا کو پیش کیا تھا وہ سلطان نے نامنظور فرمایا اور اس لئے سفیرون سے گزر کر اب یہ فیصلہ وزرار دول مین جا پڑا مگر ۲۲۔ کو اسکے خلاف سلطانی اعلان کئے جانے کا شہرہ ہوا یعنی ترمیم سرحد ترکی کسیقدر تبدیل شرائط کے ساتھ بابعالی نے منظور کرلی۔ خرچہ جنگ کا تخمینہ سفیر جرمن کے سپرد کیا گیا۔

(نوٹ) استغاثہ سلطان و جواب شہنشاہ آسٹریا

۸۔ جولائی کو سفرار دولتہای یورپ نے موافق ہدایت اپنی اپنی گورنمنٹ کے سرحد تھسلی کے قایم کرنے کی نسبت بتکرار مطالبہ سابق توفیق پاشا کے پاس ایک متفقہ یادداشت روانہ کی جسکا مضمون حسب تلیگرام اخبار اسٹینڈرڈ بطریق ذیل تہا۔

"ہم سفرائے دول جنکے دستخط ذیل مین ثبت ہوئے ہین عالی جناب وزیر صیغہ خارجیہ دولت عثمانیہ کی خدمت مین عرض پرداز ہین کہ چونکہ بابعالی کیطرف سے ترمیم سرحد تھسلی کے متعلق ہنوز کوئی قطعی فیصلہ نہین کیا گیا ہے لہذا ہمارے متفقہ بیان ذیل پر لحاظ کرنا ضرور ہے۔ مجوزہ سرحد باغراض جنگی فوجی اتاچیون نے جو تجویز کی ہے اور باب عالی مین پیش کی ہے۔ دول عظام یورپ اسی تجویز کو منظور کرتے ہین اور اسی بنا پر دول نے اتفاق کرلیا ہے کہ دولت عثمانیہ کو یقین دلایا جاے کہ ہمنے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ اُن مزاحمتون کا استیصال کردین جنکے سبب سے صلح مین تاخیر ہوئی ہے جو مفید اغراض یورپ ہے"

مذکورہ بالا یادداشت متفقہ کے وصول ہونے کے بعد سلطان المعظم نے سلاطین یورپ کے پاس استغاثہ تجدیداً بلا واسطہ روانہ کیا اور اس مین جدید سرحد سلامبریا پر معارضہ کیا۔ سلاطین و پریذیڈنٹ فرانس کیطرف سے جو جواب آئے وہ بالکل ایک سے ہین۔ سلطان کو یہ صلاح دی کہ تجویز کردہ سلاطین کو تسلیم کرلیا جائے۔ فرانسیس جوزف آسٹریا نے سلطان المعظم کے ایک خاص استغاثہ پر جواب دیا وہ حسب ذیل ہے۔ "جو خالص اور وفادارانہ اتحاد مجکو حضرت والا سے حاصل ہے

۲۸ - جولائی - منجانب یونان خرچہ جنگ کی بابت روس نے تجاویز جرمن سے
اختلاف کیا اس لئے سفیر جرمن نے اپنی گورنمنٹ کو اس بارہ مین تحریر بھیجی -

۲۹ - جولائی - جرمن کی راے ہے کہ اگر سلاطین یونانی مالی حالت کی نگرانی
اور اخراجات جنگ کی ادائیگی کے ذمہ دار ہون تو ترکی فوج تسلی سے قدم نہ اوٹھائیگی

۳۰ - جولائی - جنگ کے متعلق سفراء نے ایک تجویز کی جس کو جرمن نے پسند کیا
لہذا تصفیہ کی امید تازہ ہوئی -

چار ملین پونڈ (۶ کروڑ روپیہ) جو فنانشل کمیٹی نے تجویز کیا اوس کے لینے سے
باب عالی نے قطعی انکار کردیا اس لئے کہ خرچہ اس سے کہین زیادہ ہوا ہے -

یکم اگست - سفیرون نے صلحنامہ کے ابتدائی شرائط قلمبند کئے لیکن توفیق پاشا نے
بحث میں ایسی ترمیمین تجویز کین جو باعث اختلاف سلاطین تہین -

۷ - اگست - گورنمنٹ یونان کی طرف سے ایک یادداشت سلاطین کی خدمت مین روانہ
ہوئی جس مین یہ تجویز پیش ہوئی کہ ترکی کو خرچہ جنگ دینے کے لئے کوئی شخص اوس کو مدد

اور جس کے سبب سے حضرت اعلی موجودہ حالت مین مجھسے جائز استغاثہ فرماتے ہین اوسی کی رو سے
میرا فرض ہے کہ مین اپکی ذاتی بہتری اور نیز یورپ کے شرائط پیش کردہ کے بنیاد پر آپ یونان کے ساتھ
صلح کرلین - لشکری ماہرین کی کمیشن کے ذریعہ سے جو سرحد تجویز ہوئی ہے وہ مطابق اوسی اصول کے
ہے جو باغراض جنگی مطلوب ہے - اور جسکو حضرت اعلی نے مبادی الحال مین تسلیم فرمایا ہے اور یہی
سرحد ترمیمی ہے جو بشمول دوسری شرائط صلح کے منتہاے گذاشت ہے - جسکو دول متفقہ یورپ
بطور انصاف کے ممیز کررہی ہین اور جسکی بنا پر یہ امر ظاہر کیا جارہا ہے کہ یورپ مین امن وامان کی حالت
قایم رہنے کی یہی ایک مضبوط ضمانت ہے لہذا میری یہی استدعا ہے کہ حضرت اعلی میری اس صلاح نیک پر
توجہ عاجلہ مبذول فرمائینگے - اسموقع پر مین تجدیداً اوس خاص دوستی اور اعلی احترام کا اظہار
کرتاہون جو مجھکو آپکی نسبت حاصل ہے "

قرض دے اور اوس قرضہ کی ذمہ دار ایک ایسی کمیشن ہو جس مین قرض خواہون کی طرف سے اراکین مقرر کئے جائین جس سے دوسرے سلاطین کو یونان کی مالی حالت کے نگران رہنے کی کوئی ضرورت باقی نہین رہے گی۔

۱۰۔ اگست۔ گورنمنٹ یونان کی اس تجویز سے قرض دینے والون کو تشفی خاص نہین ہوئی اس لئے گورنمنٹ یونان کو قرض لینے مین کامیابی کی امید نہین اور تھسلی کا ملک اوس وقت تک خالی نہ کیا جاویگا جب تک کہ یونان کی مالی حالت زیر نگرانی سلاطین یورپ نہو۔

۱۱۔ اگست۔ ٹائمز کے نامہ نگار نے ایتھنز پایۂ تخت یونان سے اطلاع دی کہ خرچہ جنگ یونان سے نہ وصول ہونے کی وجہ سے دولت عثمانیہ نے صاف جواب دیدیا ہے کہ ہماری فوج ملک تھسلی خالی نہین کر سکتی۔ اگر دس لاکھ پونڈ کی پہلی قسط دیدی جاوے تو ترکی افواج تھسلی سے نکلنا شروع کرینگی۔ گورنمنٹ یونان نے سلاطین یورپ کو جواب دیا ہے کہ اگر وے باہر کے قرضداردن سے انتظام کرنے کے لئے اسکو اجازت دین تو وہ خود قرضہ نکالکر خرچہ جنگ ادا کر سکتا ہے اور اگر اونکی خواہش ہے کہ یونان کی مالی حالت اونکے زیر نگرانی رہے وہ اس امر مین مجبور ہے۔

جوّاد پاشا کی تقرری بہ عہدہ گورنری کریٹ

جواد پاشا سابق وزیر اعظم کی تقرری سے یورپ نے رضامندی ظاہر نہ کی۔ اخبار اسٹینڈرڈ نے لکھا کہ خوف ہے کہ "کریٹ مین انکی موجودگی سے برا اثر پیدا ہو۔" پاشا موصوف روانگی سے پہلے آستانہ علیہ مین حاضر ہوکر باریابی سے مشرف ہوئے تو اعلیٰ حضرت سلطان نے اسطرح ارشاد فرمایا۔ " ما بدولت تمپر ان خدمات جلیلہ کے صلہ مین جو ما بدولت اور خود اپنی سلطنت کے لئے تمنے انجام دئے ہین کامل طور سے بھروسہ کرتے ہین۔ چونکہ تم تمام مسلمانون کی نظر مین محبوب اور عیسائیون کے نزدیک معزز شخص ہو اور نیز یورپ بھی تمپر اعتماد

کرتا ہے لہذا ما بدولت اقبال تم کو کریٹ کی فوجی سپہ سالاری سے عزت بخشتے ہیں۔"
جواد پاشا کے رخصت ہو جانے کے بعد سلطانی فرمان صادر ہوا کہ شاکر پاشا برادر جواد پاشا فوجی کمشنر دار الامارۃ یلدز کے ایک ممبر مقرر ہوں اور جواد پاشا کے داماد ظفر بے کو عثمانی تمغہ سے سرفراز کیا جاوے۔ ایک بیان کے موجب اہل کریٹ نے جواد پاشا کی گورنری پسندگی اور بابعالی کو اس پسندگی کی بابت تار بھیجا۔ ترکی سرکاری حلقوں میں جواد پاشا کی تقرری اس بناء پر محمول کی گئی تاکہ گورنمنٹ عثمانیہ اور سلاطین یورپ کے امیر البحروں میں اتحاد قایم ہو اور پاشا سے موصوف کو اوروں پر اس لئے ترجیح دی گئی کہ وہ کریٹ کے حالات سے بخوبی واقف رہا ہے نیز آپکی انتہائی قابلیت مشہور زمانہ ہے۔

نیوفری پریس کے نامہ نگار سے ملاقات۔ نامہ نگار نے تقرری کے بعد بغرض الملاقات جزیرہ کی بابت اسے لی تو جواد پاشا نے کہا کہ پہلی مرتبہ جبکہ مین گورنر کریٹ مقرر کیا گیا تھا تو مقابلہ حال کے وہاں کی حالت بہت ابتر تھی تاہم عرصہ قلیل مین تھوڑی سی فوج سے امن امان قایم کر دیا گیا اور زیادہ خونریزی نہونے پائی۔ انھون نے کہا کہ وہ جزیرہ مین پہنچتے ہی متحدہ دول کی امیر البحرون کو ان لازمی تدبیر کے عمل مین لانے کی جو امن قایم کرنے کے لئے ضروری ہین اطلاع دینگے اور کہا کہ متحدہ دول کے امیر البحر جو وسایل قیام امن کے لئے ابتک کام مین لائے وہ بالکل ان تدابیر کے برعکس ہین جو کرنا چاہئے ہین اور اگر وہی تدابیر برتی جاوینگی جو ابتک برتی جارہی ہین تو اسکا انجام بجز اسکے کہ جزیرہ ویران ہو جاوے اور اسکی آبادی نیست و نابود ہو جاوے اور کچھ نہو گا۔ جواد پاشا نے جزیرہ مین پہنچکر تنخواہین تقسیم کین اور مسلمان اور عیسائیون کے باہم اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کی اور مجبور مہاجرین کی خلاصی کا انتظام کیا۔

۲۳۔ اگست۔ لارڈ سالسبری نے ایک تجویز سلاطین عظام کو پیش کی کہ یونان

کو اجازت دیجاوے کہ وہ اخراجات جنگ کا روپیہ دولت عثمانیہ کو کسی سے قرض لیکر ادا کرے اور تمام سلاطین کی نگرانی اسقدر محاصل یونان پر ہنی چاہئی جس سے قرض کے روپیہ کا سود ادا ہو سکے۔ ۲۴۔ اگست۔ لارڈ سالسبری نے تھسلی کو خالی کرنے اور اخراجات جنگ ادا کرنے کے لئے جو تجویز پیش کی سلاطین عظام نے اسکو پسند کیا اور یونانی گورنمنٹ سے دریافت کیا کہ اس قرض کو ادا کرنے کے لئے کسقدر محصول سے وہ دست بردار ہو سکیگا ۳۱۔ اگست۔ بجواب اس سوال کے گورنمنٹ یونان نے سلاطین کو اطلاع دی کہ خرچہ جنگ کے بالاقساط ادائیگی مین یونان محاصل ٹامپ سے سالانہ ایک کرور دس لاکھ درھم دیسکنے کے لئے موجود ہے۔ ۶ ستمبر۔ باب عالی نے سفراے دول کے نام ایک مراسلہ کے ذریعہ اطلاع دی کہ عہدۂ ولایت کریٹ پر ایک عثمانی شخص کا تقرر ہوگا اور ترکی فوج جزیرہ مین قایم رہیگی سفیرون نے اختتام صلحنامہ تک اسکا جواب دینا ملتوی رکھا۔ ۱۶ ستمبر سلاطین نے یونان کی درخواست قبول کی کہ اوسکے تجارتی تعلقات ٹرکی سے از سر نو قایم کرا دئے جائین۔ ۱۷ ستمبر گورنر کریٹ نے منجانب بابالعالی مجوزہ مشیر کہ عدالت قایم کئے جانے پر اعتراض کیا جس سے سلطان المعظم کے شاہی حقوق کے نقض ہونیکا احتمال تہا۔ نیز متحدہ یورپین پولیس کے تقرر کی تردید کی۔ ۱۷ ستمبر۔ بالآخر تصفیہ ہو گیا۔ سفراے دول قسطنطنیہ نے بالآخر عہدنامہ صلح مابین ہردو یونان کے مسودہ مین نئی شرائط کو قطعی طور پر داخل کر لیا۔

دفعات مصالحت مندرجہ صلحنامہ مجوزہ دول یورپ وباب عالی

صلح

اخبار فرنکفرٹر زئیٹنگ کے ایک نہایت واقفکار اور باخبر نامہ نگار نے قسطنطنیہ سے ابتدائی مجوزہ دول یورپ بالعالی کی تفصیل اسطرح سے پر لکھی۔ ”چونکہ طاقتون نے یونان کے فوائد واغراض اپنے ہاتھ مین لئے ہین اور ٹرکی نے طاقتون کی اعانت اس بارہ مین منظور کر لی ہے

ذیل کی گیارہ دفعات سفیران دول یورپ نے بابعالی کے مشورہ سے تیار کی ہین"

(۱) حد بندی سرحد روم و یونان کے نقشہ منسلکہ کے مطابق ہوگی اور اسکے مطابق حد بندی کی کارروائی ابتدائی عہدنامہ پر دستخط ہونیکے ۱۴ روز بعد شروع ہوگی اور ٹرکی اور یونان اور دول یورپ کے وکلاء اسکو سرانجام دینگے اور آخرالذکر بصورت پیش آنے کسی تنازعہ کے ثالثی کرینگے۔

(۲) یونان ٹرکی کو چالیس لاکھ پونڈ تاوان جنگ دیگا دول یورپ اس غرض سے تدابیر اختیار کرتے ہین کہ پرانے قرضخواہون کے استحقاق کو ادائیگی تاوان جنگ سے کوئی نقصان پہونچے اور اسواسطے وہ محاصل سلطنت کو نئے اور پرانے قرض ادا کئے جانے کے واسطے اپنے اہتمام اور نگرانی مین لینگے

(۳) جو حقوق اور فوائد یونان کو آغاز جنگ سے پہلے ٹرکی مین حاصل تھے وہ بدستور رہینگے

(۴) ابتدائی شرائط پر دستخط ہو جانے کے کم از کم ۱۴ روز بعد یونان کے خاص قاصد قسطنطنیہ آوینگے اور آخری عہدنامہ پر دستخط کرینگے۔ اسمین قیدیونکا تبادلہ ہمیشہ کے واسطے صلح وامن کے بے روک بحری تجارت اور جہازات کی آمدورفت اور ان لوگونکو ہرجانون کا دیا جانا جنکی املاک کو جنگ سے نقصان پہونچا ہو۔

(۵) مزید بران اسمین تین امور یہ بھی ہونگی۔ (۱) تعلقات بین الاقوام (روم و یونان) کا عملدرآمد اور اونکے ضوابط۔ (۲) قطعی طور پر یونانی سفیر متعینہ اور ٹرکی سیاست کے تعلقات کا فیصلہ۔ (۳) تصفیہ متعلق ان جرایم کے جو ایک فریق کی سلطنت مین سرزد ہون اور مرتکب دوسرے فریق کی عملداری مین بھاگ کر پناہ گزین ہو۔

(۶) ابتدائی شرائط پر معاً دستخط ہو جانیکے بعد روم و یونان مین لڑائی کی حالت بالکل معدوم سمجھی جائیگی ترکی فوجین فوراً تھسلیسے تک ہٹ آئینگی۔ اور ٹرکی کے منصب مطلب موقع جنگ کی تعداد چوکیون پر متفرق رہینگی جب تک کہ یونان کل تاوان جنگ نہ ادا کردے۔

(۷) ابتدائی شرائط پر معاً دستخط ہونے کے بعد دونون ممالک مین بدستور سابق تعلقات

از سر نو تازہ ہو جائینگے۔ دونون سلطنتونکی رعایا ایک دوسرے کے ملک مین پوری آزادی کے ساتھ اپنے کاروبار انجام دے سکے گی۔

(۸) یونان کے سفیر اور باشندے سلطنت عثمانیہ مین اپنے اپنے کاروبار شروع کر دینگے۔

(۹) مقدمات جو جنگ چھڑ جانے کے باعث ملتوی ہو گئے تھے طریق سابق کے مطابق عدالتون مین پیش ہو کر طے پائینگے اور نئے مقدمات قانون بین الاقوام اور نیز معاہدہ روم و یونان قرار یافتہ ۲۲ فروری و ۹ مئی ۱۸۹۶ء کے مطابق فیصل ہونگے۔

(۱۰) ٹرکی کو حق حاصل رہیگا کہ دول یورپ کے سامنے اس سلطانی فرمان کی ترمیم کی تجویز پیش کرے جو ۹ مئی ۱۸۸۱ء کے معاہدہ پر مبنی ہے۔

(۱۱) آخری مصالحت کے امور مین دول یورپ ثالث سمجھی جاویگی مذکورہ بالا شرائط کے واسطے ضروری ہے کہ انکے منظور کئے جانے کے بعد آٹھ روز کے اندر اندر حضرت سلطان المعظم انکو منظور فرمائین۔

۱۸ ستمبر۔ مقام پیراپس صلحنامہ روم و یونان پر دستخط ہو گئے۔ ۲۰ ستمبر ایم رالی وزیر یونان نے صلحنامہ کے لحاظ سے سلاطین کے رویہ کو یونان کے حق مین نہایت سخت اور خلاف امید بیان کیا اور یونانی اخبارات نہایت غیظ و غضب کے ساتھ شرائط صلح پر اعتراض کرکے انکی تنسیخ کے طالب ہوئے۔ ۲۱ ستمبر (سلاطین کی طرف سے مبارکبادین) بہت سے یورپین فرمانرواؤن نے سلطان المعظم کو سرانجام صلح پر مبارکباد کے تار روانہ کئے۔ شاہ بلجیم نے بھی ترکی سپاہ کے تازہ فتوحات پر سلطان کو مبارکباد دی اور نیز اسپین کی ملکہ ریجنٹ نے سفیر ترکی کو اسی بارہ مین خوشدلی سے مبارکباد دی۔ ۲۲ ستمبر حضور سلطان المعظم سے ابتدائی صلحنامہ کی تصدیق کر دی گئی اور اسی روز اسلامی علما نے غیر معمولی اجلاس منعقد کرکے تجویز کیا کہ تمام دنیا کے اسلامی سرگروہون کو تکمیل صلحنامہ اور فتح یونان کی خوشخبری بھیجی جائے۔

۲۳ ستمبر۔ ایتھنز مین سخت جوش پھیلا ہوا تھا حتی کہ عوام کے ایک جم غفیر نے بادشاہ کے وقت

جمع ہوکر صلحنامہ کا مسودہ جلا ڈالا - ۲۶ ستمبر- شرائط کی نسبت جو جوش پھیلا ہوا تھا وہ فرو ہونے لگا- زبردست کا ٹھینگا سر پر" گو شرائط کیسی ہی سخت ہون مگر ماننے بغیر چارہ نہ تھا

یکم اکتوبر وزیر اعظم یونان کا استعفا- وزیر اعظم یونان نے مجلس کے سامنے ابتدائی شرائط معاہدۂ صلح پیش کرتے وقت نہایت زبردست الفاظ مین اسپر اظہار ناپسندیدگی اور ناراضی کیا- مگر یہ بھی کہا کہ مین طاقتون کی مرضی منظور کرنے اور آخری مصالحت سرانجام دینے کو تیار ہون- وزیر اعظم نے بیان کیا کہ جو کچھ کیا ہے جرمن نے یونان کے خلاف کیا ہے- اسکے بعد اونہون نے مجلس سے فہمایش کی کہ گورنمنٹ پر اظہار اعتماد کا ووٹ پاس کیا جاوے ۱۴۱ موافق اور ۳۰۹ مخالف تھے- ۱۰ وکلا نے کوئی رائے نہین دی چنانچہ اس شکست پر موسیو رالی مستعفی ہوگئے- ۲- اکتوبر- نئی مجلس وزارت قایم ہوئی- ایم ایمین اوسکے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ مقرر ہوئے- کرنیل اسمولنسکی وزیر اعظم اور ایم اسٹریٹ وزیر مال مقرر ہوئے-

ابتدائی شرائط صلح پر پرائیویٹ ہیرلڈ کی رائے

اخبار موصوف نے لکھا کہ ابتدائی شرائط پر دستخط ہو جانے سے جو عام طمانیت کا خیال پیدا ہو گیا ہے اوسکی نسبت مبالغہ کرنا بہت مشکل ہے اس معاہدہ کی تکمیل اسقدر مشکل تھی کہ اسکا خیال بھی اس سے پہلے کبھی نہ آیا تھا اور اسی لئے جن لوگون کا اس سے تعلق تھا اونکو غایت درجہ کی احتیاط ہوشیاری اور توجہ سے کام لینا پڑا- انکی کوششون مین گورنمنٹ عثمانی ترکی کی مرضی سے بہت کچھ سہولت ہوئی- اور گورنمنٹ عثمانی نے نہایت صداقت سے اس صلح پسندی اور امن طلبی کو قایم رکھا- حضرت سلطان المعظم کی بلند پالیسی نے اس مصالحت کو منظور کرلیا جو واقعات گذشتہ کا خیال کرکے ہرگز قرین انصاف نہین کہلائی جا سکتی- البتہ اس طریق عمل سے بالعالی نے ترکی فتوحات کو اور بھی درخشان اور منور کردیا ہے تازہ فتح نے جیسا کہ قدرتی دستور ہے سلطنت عثمانیہ کو نیا دبدبہ دیدیا اسکا سکہ یورپ میں بیٹھ گیا- اب مصالحت کی مذمت لطف

سے سلطنت عظمیٰ کی پولیٹیکل شان اور بھی بڑھ گئی کہ اس نے ظاہر کر دیا کہ اسپر کسی شر انگیز اور مفسدیت کا اثر نہیں ہو سکتا بلکہ اسکے عمال کا انتظام سخاوت آمیز کشادہ دلی پر مبنی ہے جسکی ثنا و صفت سے دنیا باز نہیں رہ سکتی۔ ہز اکسلنسی صاحب سفیر دولت آسٹریا ہنگری نے اس امر کو نہایت خوبی اور مسرت کے ساتھ ابتدائی شرائط مصالحت پر دستخط کرتے وقت اپنی تقریر میں تسلیم کر لیا اور اسی طرز اور احسن طریق پر موسیو میلیڈوف نے اسکی تائید کی۔

یہ موقع واقعی ایسا ہے کہ مبارکبادی کا طالب ہے جو کچھ ہوا ہے وہ ایک نہایت پیچیدہ اور ادق مسئلہ کا حل سرانجام ہوا ہے۔ اور اس خوفناک مشکل کا دور ہونا ایسی آسان شرائط سے ایک امر واقع ہے جو نہ بجائے خود سرکار کے واسطے باعث فخر و ناز ہے۔ بلکہ اس سے زمانہ آیندہ پر نہایت عمدہ روشنی پڑتی ہے کہ وہ درخشاں ہے اور آثار نہایت عمدہ ہیں اور ساتھ ہی اسکے آیندہ کے واسطے اعتماد اور اعتبار کو تقویت

ملتی ہے

بفضلہ تعالیٰ

مکمل تاریخ

جنگ روم و یونان

(حصۂ سوم)

مولفہ قاضی محمد جلال الدین مرادآبادی

جس میں برسبیل اختصار وہ دلچسپ واقعات قلمبند کئے گئے ہیں جو کہ گو براہ راست تو نہیں
مگر بالواسطہ جنگ روم و یونان سے متعلق اور قابل اندراج تاریخ ہیں

سر ایلس اشمیڈ بارٹلیٹ ممبر پارلیمنٹ اور ایک مصری جہاز کی گرفتاری

یہ واقعات جنگ روم و یونان میں یونانی بحری طاقت کی بڑی بہادری کارروائی کے نمونے ہیں ایک تو مصری جہاز کا گرفتار کر لینا جس میں سو سے بھی کم عرب سپاہی تھے اور غالباً مصر کے کسی جزیرے کو جاتے تھے۔ دوسرے سر ایلس کا نظربند کر لینا جو ٹرکی کے دوست صادق ملنے جاتے ہیں۔ اوائل مئی میں بحالت نظربندی وہ معہ اپنے بیٹے اور ٹرکی خادم کے پائریس بندرگاہ اتھنز میں پہونچے۔ جہاز پر وزیر اعظم یونان اونسے ملنے کو آئے۔ پہلی بات سر ایلس نے جو اونسے کہی وہ یہ تھی کہ حتی الامکان اونکے رخصت کرنے کا جلد بندوبست کیا جاوے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ میں اس امر کا انتظام کرنے آیا ہوں اسکے بعد سر ایلس کی درخواست پر اونکے اسلحہ واپس دئے گئے مگر تین تین شلنگ والی بندوقیں جو اونہوں نے لڑیسا میں خریدی تہیں وہ واپس نہیں دی گئیں۔ سر ایلس نے

کہا کہ مین ترکونکا دوست ہون لیکن یونانیونکا دشمن بھی نہین ہون اور باہم مصالحت
کرادینا چاہتا ہون - وزیر اعظم نے جواب دیا کہ آپنے ایسا کرنے مین دیر کی اور اب نامہ و
پیام شروع ہوگیا ہے" پاریس سے ریل مین سوار ہوکر سوا گیارہ بجے اتھنز پہونچے
اور شاہ یونان کی ملاقات کے بعد ۶ مئی کی شب کو پائریس گئے اور جہاز کے ذریعہ
قسطنطنیہ کو روانہ ہوئے - اونھون نے اپنی مختصر کتاب (وار ان تھسلی) مین جو جنگ
تھسلی کے متعلق تصنیف کی ہے - سلطان المعظم اور اعلیٰ حضرت کے خصائل کا جسقدر تذکرہ کیا ہے
وہ ناظرین تاریخ ہذا کی دلچسپی سے خالی نہوگا اور اس لئے ہم اوسکے خلاصہ کو قلم انداز
کرنا نامناسب سمجھکر اپنے ملک کے قابل قدر محتاط اور معتبر اخبار وکیل امرتسر سے بلفظہ
نقل کرتے ہین -

سلطان المعظم کی نسبت مسٹر اشمیڈ بارٹلیٹ کی تحریر

سلطان کی نسبت بہت فضول حکایات بیان کی گئی ہین - سلطان ہرگز سفاک اور ظالم
نہین ہے اور ہرگز اوسکے ایما سے کشت و خون نہین ہوا - سلطان درحقیقت بڑا قابل والی
سلطنت ہے وہ ایک نہایت تجربہ کار مدبر ملک ہے اور ہمیشہ اور نیز مہربانی کرنے کے لئے تیار ہے
سلطان کو بہت سی دقتین پیش آئی ہین اوسکو تمام یورپ نے دق کیا ہے مگر آخر مین اوسی کو فتح
نصیب ہوئی ہے - پرائیوٹ لحاظ سے سلطان المعظم نہایت رحمدل ہین انکو اپنے دوستون
اور اولاد سے بہت محبت ہے اور اونکو ہمیشہ اپنی رعیت اور سپاہ کے آرام کا بہت خیال ہے
جن سپاہیونکے سنہ ۱۸۷۷ء مین ہائی نیگر دمین زخم آئے تھے یا جو ہلاک ہوگئے تھے اونکی
خبرگیری سلطان نے قابل تعریف طرز پر کی ہے -
سلطان نے حال مین قصر یلدیز مین ایک ہاسپتال بنایا ہے - اس مین ایک ہزار سے زیادہ زخمی
سپاہی ہین - یہان کی صفائی اور انتظام قابل تعریف ہے اور بیمار یہان بہت جلد اچھے ہوجاتے ہین

ہوجانے ہین۔ سلطنت عثمانیہ مین ہزارون قومین آباد ہین کہ جنکے مذہب اور عادات وغیرہ ایک دوسرے سے مختلف ہین اور اگر حضرت جبرئیل بھی چاہین تو انمین امن قایم نہین کرسکتے
انگلنڈ کی طرف دیکھئے کہ صرف ایک آئرلینڈ نے کیا دق کر رکھا ہے یہان تو کئی آئرلینڈ مین گریک (یونانی) بلگرین اور آرمینی جنکی تین اقسام ہین ہر ایک ایک دوسرے کا دشمن ہے
کرد۔ ازبک۔ آرناٹ۔ دروش۔ شامی۔ یہود۔ نصاری۔ حبشی۔ عرب۔ قبطی۔ وغیرہ وغیرہ ہین
ان تمام قومون کو بطرز یورپ رام کرنا نہایت دشوار ہے۔ روس کی طرف دیکھئے کہ وہ ترکون سے بدرجہا زیادہ سختی غیر مذاہب اور قوم کی رعیت سے کرتا ہے اور اُسکا سلوک کہین زیادہ جابرانہ ہے۔ پھر مصنف بیان کرتا ہے کہ کسطرح کل اختیارات سلطنت سلطان اپنے ہاتھ مین لیے ہوے ہین سلطان کا یہ خیال تھا کہ پاشا اچھی طرح حکومت نہین کرتے۔ طمع اور ذاتی اغراض انکی آنکھون پر پٹی باندھ دیتے ہین۔ اس لئے ۱۸۷۷ء کے روسی حملہ سے اونہون نے تجربہ حاصل کرکے کل اختیارات اپنے ہاتھ مین لے لیے ہین اور جسطرح مناسب سمجھتے ہین اور جنکی معرفت وہ قرین مصلحت تصور کرتے ہین۔ انتظام کراتے ہین۔ اب ترکی وہ ترکی نہین ہے جو ۱۸۷۷ء مین تھی اب یہ بہت طاقتور ہے۔ اب سلطان نے مسلمانون کے دلون کو تسخیر کرلیا ہے۔ اب اس قوم نے اپنی پہلی شجاعت پھر حاصل کرلی ہے اور باوصف بہت سی مخاصمت اور اندرونی اور بیرونی بکھاڑون کے تمام دشمنون کے دانت کھٹے کردیے ہین اور اپنا رنگ جمالیا ہے۔ سلطان ہرگز ویسا نہین جیسا کہ انگریزی اخبارات اُسکو بیان کرتے ہین وہ ہرگز جابر اور سنگدل اور سخت گیر نہین ہے وہ کسی قدر میانہ قامت۔ دُبلا پتلا انسان ہے۔ وہ نہایت رحمدل اور خلیق ہین اور ہرگز کسی کو آزار نہین دیتے۔ سلطان کی ناک لمبی اور کسیقدر خم شدہ ہے آنکھین روشن اور منور ہین اور پیشانی بلند اور بالا ہے۔ سلطان المعظم کی صحت بہت اچھی ہے اور گزشتہ جنوری سے خصوصًا بہت اچھی ہے سلطان یورپی لباس زیب تن کرتے ہین۔ کمال فراک کوٹ پہننے ہین جسکے نیچے زرین

ویسٹ کوٹ ہوتا ہے۔ ویسٹ کوٹ کے ساتھ ایک تمغہ ہوتا ہے۔
مجھسے سلطان المعظم نہایت مہربانی سے پیش آئے اور خیر و عافیت پوچھی اور کہا کہ تمہارے لڑکے کے زخم کا کیا حال ہے؟ مین نے عرض کیا کہ جناب اب وہ اچھا ہے حضور والا کے ڈاکٹروں نے بہت اچھی طرح سے زخم پر مرہم پٹی کی ہے۔ ترکی سرجنون (جراحون) نے اس خدمت کے عوض مین مجھسے کوئی فیس نہین لی۔ ترکی ڈاکٹر جراحی مین بہت استاد ہین۔ سلطان نے فرمایا کہ مجھے بھی اسی طرح ایک دفعہ سخت صدمہ گاڑی سے گر کر پہونچا تھا اور تیس منٹ تک بیہوش رہا تھا۔

سلطان نے پھر پوچھا کہ آپ سے یونانیون نے کیا برتاؤ کیا ہے۔ مین نے عرض کی کہ یونانی افسر اگرچہ تنگی مین ہین لیکن انہون نے مجھسے اچھا برتاؤ کیا ہے۔ پھر مین نے کہا کہ بہتر ہوگا جو حضور معقول معاوضہ جنگ لیکر صلح کر لین۔

سلطان نے فرمایا کہ مسلمانان کریٹ کے ساتھ نہایت خوفناک سختی ہوتی ہے اور اس سے ترک بہت ناراض ہین۔ مین نے اور ذریعون سے بھی سنا تھا کہ جسوقت مین سو یتیم لڑکے مسلمان جنکے والدین یونانی مفسدون نے قتل کر دیے تھے استنبول مین آئے تو ہر شخص انکو اپنا متبنیٰ بنانے کے لیے دوڑا۔

مین نے کہا یہ سچ ہے مگر حضور والا نے فتح کر لی ہے اور تمام دنیا مین حضور کی طاقت الم نشرح ہو گئی ہے اگر حضور اسوقت فیاضی کرین تو بعید از عنایت نہوگا۔ سلطان نے کہا کہ یونان کو شہرت کا خیال ہے مگر دیکھنا چاہیے کہ ترکی مین بھی لوگون کے دلون مین کیا ہے اور انکو بھی سخت اشتعال دیا گیا ہے۔ مین نے کہا حضور سچ کہتے ہین مگر مزید خونریزی اور خرچ مناسب نہین۔ ترکی کے یونان سے بڑھ کر اور بھی طاقتور عدو ہین۔

شہزادہ بلگیریا کا قسطنطنیہ مین وارد ہونا

۱۰ اگست کو پرنس فرڈیننڈ والی بلگیریا وارنہ سے آتے ہوئے قسطنطنیہ مین اپنے شہنشاہ معظم

کی خدمت مین شرف اندوز ہونے کے لیے آئے۔ اعلیٰ حضرت نے استقبال کے لیے
شاکر پاشا اور احمد علی پاشا کو مقرر کیا تھا۔ پرنس مذکور فل ڈریس یونیفارم پہنے ہوے اعلیحضرت
کی خدمت مین باریاب ہوے پرنس کا لباس اسوقت بالکل ایک عثمانی مشیر کے مانند تھا اور
اونکے سینہ پر درجۂ اول کا عثمانی تمغہ چمک رہا تھا۔ پرنس کے ہمراہ موسیو اسٹو بیلوف وزیر اعظم
بلگیریا بھی تھے۔ پرنس مذکور پر توجہات شاہانہ پوری طرح پر مبذول ہوئین اور اعلیٰ حضرت نے اونپر
نہایت عنایت فرمائی۔ پرنس ممدوح اُس محل مین مقیم ہوے جس مین شہنشاہ جرمن ۱۸۸۹ء
مین مقیم ہوئے تھے ۱۰ اگست کو سراے یلدز مین اعلیٰ حضرت اور پرنس مین بہت دیر تک
ملاقات جاری رہی اور اسی اثنا مین جبکہ یہ ملاقات ہو رہی تھی موسیو اسٹو بیلوف اور خلیل رفعت
پاشا وزیر اعظم مین جو اسی محل کے دوسرے کمرے مین تخلیہ ہوتا رہا۔ ایک پر تکلف ڈنر
اعلیٰ حضرت کی طرف سے پرنس کو دیا گیا جس مین وزیر اعظم اور کمانڈر انچیف اور میر مجلس
لیسی سٹ اور نیز دیگر تمام معزز عہدہ دار اور موسیو مارکوف سفیر بلگیریا مقیم آستانہ شریک تھے
ڈنر کے پیشتر پرنس اعلیٰ حضرت کی خدمت مین باریاب ہوے اور اسی طرح ڈنر کے بعد بھی ہوئی اور
دیر تک باریابی رہی۔ غرض ان تمام گرمجوشیون کی جو اعلیٰ حضرت کی طرف سے عمل مین آئین
اور نہایت عمدہ استقبال کی جو پرنس سے دار الخلافہ مین عمل مین آئی پرنس نے نہایت شکر گزاری
کی ہے اور اعلیٰ حضرت کی خدمت مین چند نفیس جواہر اور ایک بیش قیمت انگشتری نذر دی
اعلیٰ حضرت نے بھی موسیو اسٹو بیلوف اور کرنل الیفانوف کو درجۂ اول کا عثمانی تمغہ مرحمت
فرمایا۔ پرنس نے بھی وزیر اعظم اور سر عسکر اور وزیر عدالت وغیرہ معزز عہدہ دارون کو مرصع
تمغے دیے ہین جو اعلیٰ حضرت کی طرف سے قبول کیے گئے۔

پرنس کا قسطنطنیہ مین آنا بغیر کسی اطلاع کے تھا اور اسوجہ سے یورپین اخبارون نے اس
ملاقات پر بہت کچھ خامہ فرسائی کی تھی مگر ہم اسکو طول کے خیال سے ذکر نہین کرتے صرف

اخبار اقدام کی رائے نقل کردینا کافی سمجھتے ہیں۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ :-

" یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ پرنس فرڈیننڈ جو ترکی کا باجگذار ہے قسطنطنیہ میں آئے اور اپنی حکومت کے متعلق جو کچھ عرض کرنا ہو کرے ۔"

شہزادہ فرڈیننڈ کے ورود پر وزیر بلگیریا کا بیان

شاہزادہ مذکور نہایت مدبر زمانہ شناس اور معاملہ فہم شخص ہے اوسکا وزیر اعظم ڈاکٹر شابلاف کا بیان ہے کہ شاہزادہ نے دیکھ لیا کہ سلطان المعظم کی ذات بابرکات کے طفیل سلطنت عثمانیہ کا آفتاب نحوست ادبار کے ظلمت سے نکلکر پھر طلوع ہونا شروع ہوگیا ہے چنانچہ وہ سابقہ تقصیرات کی معافی اور آیندہ کے لئے نوازشات شامل حال رہنے کی استدعا کے لئے فوراً پایہ عرش خلافت کو چومنے کے لئے آستانہ علیہ کو دوڑا یا گیا۔ شاہزادہ نے آسٹریا کو بھی آزمایا ہے اور روس کو بھی۔ اور انمین سے کسی سے اوسکی مراد حاصل نہیں ہوئی۔ اوسے اب یقین ہوگیا ہے کہ میرا اور میرے ملک کا اسی مین بھلا ہے کہ اپنے شہنشاہ کی بارگاہ مین قرب حاصل کرون۔ بلگیریا کو مغربی تہذیب کا رنگ دینے کی بجاے شرقی تہذیب سے منور کرون اور خود ایک یورپین مذاق اور خیالات کا شہزادہ بننے کی بجاے شرقی نائب سلطنت بننا اپنا مقصد ٹھیراون۔ یہ وہ پالیسی ہے جو شہزادہ کو قسطنطنیہ لے گئی جہان اس نے کل اقامت کے دوران مین باجگذار حیثیت سے تجاوز نکیا اسطرح سے اوس نے عثمانیہ قوم کو اپنا ہواخواہ بنالیا ہے۔ اور سلطان المعظم سے یہ وعدہ حاصل کرلیا ہے کہ " مقدونیا کے متعلق بلگیریا کی خواہشون کو پورا کیا جائیگا "

ڈاکٹر شابلاف وزیر بلگیریا دعوی سے کہتا ہے کہ شاہزادہ فرڈیننڈ سلطان المعظم کا وفادار باجگذار ہونے کی وجہ سے روسیا یا سرویا سے جنگ ہونے کی صورت مین فتحیاب ہوگا ترکی عظیم الشان اور کثیر التعداد فوج رکھتی ہے اور جنگ کے وقت بلگیریا اس مین ایک لاکھ بہادر اور شامل کرسکیگی۔ جہانتک یورپ کا تعلق ہے بلگریا اوسکے سامنے بھی

ذلیل نہین ہوگا شاہزادہ فرڈیننڈ یورپ کے روبرو سر نیاز خم کرنے کی بجاے اپنے آقاے نعمت سلطان المعظم کے دست مبارک پر بوسہ دینے کو ترجیح دیتا ہے ؎

وزیر کی رائے پر پاؤنیر کا ریمارک

وزیر موصوف کی اس تقریر پر پاؤنیر کا نامہ نگار بکمال حیرت کے ساتھ اپنی طرف سے ایزاد کرتا ہے کہ " فی الواقع قومون کی زندگی بھی افراد کی طرح زمانہ کی نیرنگیون سے خالی نہین بیس برس ہوئے روس بلگریا کے میدانون کو بظاہر اُسے ترکی جوئے سے آزاد کرنے کے لئے اپنے ابناے وطن کے خون سے سیراب کر رہا تھا - آج اوسی ملک کا شہزادہ عبدالحمید کے قدمون پر گر کر اوسکے ہاتھون کو چوم رہا ہے اور اپنے آپ کو ترکی باجگذار پکارنے پر بجے فخر کرتا ہے اور ادھر دوسری طرف عہدنامہ برلن کے (جسکے تمام دستخط کنندگان باستثناے معدودے چند اسوقت ٹرکی کے جانی دشمن تھے) اکثر دستخط کنندگان سلطان کی مدح سرائی مین مصروف ہین -

سلطان المعظم کی نسبت پرنس بسمارک کی رائی

پرنس بسمارک کے اخبار نے لکھا کہ خلافت " سلطان روم کی ذات مین بہت بڑی طاقت ہی اور یورپین مدبرین دسفرا کو آگاہ رہنا چاہیئے کہ اب انکو ایسی ٹرکی سے سابقہ نہین جسکی کمزوری کی روایتین مشہور ہو رہی ہین - "

عطیات سلطانی بہ سپہ سالاران تُرک

جن سپہ سالاران عساکر عثمانیہ نے جنگ حال مین اپنی وفاداری اور بہادری کا اظہار کیا اسکے صلہ مین شمشیرہاے اعزازی جنرل ادھم پاشا و جنرل نوے اُرود نشاط پاشا - خیری پاشا - حمدی پاشا - حقی پاشا - ممدوح پاشا - عمر پاشا - رشدی پاشا - عثمان پاشا - ابراہیم پاشا و بریگیڈیر جنرل حسینہ پاشا - و رضا پاشا کو تحفۃً عطا کی گئین +

تلوار کے ایک طرف عبارت ذیل منقش کی گئی جسکا اردو مین یہ ترجمہ ہے۔

"بنام خداے رحیم مجد قوم عثمانیہ کی نظر مین یہ شمشیر ایک بڑا نشان فتح و نصرت کا ہوگا جسکو اعلیٰ حضرت سلطان المعظم نے ان فتوحات متکاثرہ کے اظہار شکریہ اور نمایان وفاداری کے اعتراف مین عطا فرمایا ہے جو یونان کے مقابلہ مین بوقت جنگ ظہور مین آئے۔ یہ ان لوگون کی نسلون مین ایک موروثی ترکہ ہے جنکو یہ عطا ہوگی۔" اور بقول اقوام ترکی ایک طرف یہ کندہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ انا فتحنا لک فتحا مبینا ۔ بعنایت اللہ تعالیٰ ھذا السیف ھدیۃ لخلیفۃ الاعظم الی حضرت فلان ......

اسمین سے غازی ادھم پاشا سپہ سالار افواج عثمانی کی شمشیر اعزازی کی قیمت پانچہزار پونڈ تخمینہ کیگئی ہے۔

ورثای شہدا سے سلوک - سلطان المعظم نے علاوہ عطیات کے محاربہ یونان کے شہدا کی جائدادون اور املاک کو جو انکی اولاد بیوگان یا ورثا کے نام منتقل ہون داخل خارج اور دیگر سب قسم کے صرف محصولات سے بری کر دیے۔

سپاہ پروری - سلطان المعظم کے حسب الحکم ان تمام ترکی سپاہیون مین سے ہر ایک کو جو محاربہ روم و یونان مین زخمی ہو کر آئیندہ کے لئے فوجی خدمات کے لئے ناقابل ہوگئے ہین ۲۴۹ پیاستر (۲۰ روپیہ) ماہوار تنخواہ ملا کرے گی۔

زخمیونکی صحت یابی پر مجلس سلطانی کا انعقاد اور عطاے انعامات

شفاخانہ یلدیز سرا کے زخمیونکی شفایاب ہو جانے پر اعلیٰ حضرت نے چاہا کہ ایک مجلس ان لوگون کو تمغے عطا ہونے کے لئے قرار دیجائے۔ چنانچہ ۲۱- اگست کو بڑی ہی شان و شوکت سے جلسہ مذکور منعقد ہوا۔ جس مین خود اعلیٰ حضرت سلطان المعظم بنفس نفیس شریک تھے۔ سب سے پہلے اعلیٰ حضرت سلطان المعظم کے تشریف لاتے ہی نوجون کا

ریویو ہوا اور موجودہ لشکر اعلی حضرت کے سامنے سے گذرا۔ اس کے بعد مجلس مین سرخ
حریر کا بنا ہوا علم جو نئی فتحمندیون کی یادگار مین بنایا گیا ہے اور جسپر لا الٰہ الا اللّٰہ
سونے کے کارچوبی حرفون مین منقش کیا گیا ہے۔ لایا گیا۔ تمام امرا ے دولت اور
وزیر جنگ اور دیگر عہدہ داران دولت علم مبارک کی جلو مین موجود تھے۔ یہ علم تمام
دوسرے علمون کے آگے تہا۔ بلکہ خاص سلطانی جھنڈے کے بھی آگے لاکر جہان سلطان
تشریف فرما تھے رکھا گیا۔ اسکے بعد تحسین بے ایڈیکانگ اعلی حضرت آگے بڑھے اور اعلی
حضرت کی طرف سے اسپیچ پڑھی۔

عساکر و ے اولادی الاعزاء

کان املنا المحافظة علے الصلح والسلم وعدم سفک الدماء لکن الیونان
ابوا لا التجاوز علی بلادنا فنقضوا العهد فکان فرضًا عینًا علینا حفظ حقوقنا و
ان لا ندعهم یطؤا ارضنا فاعتمدنا علی اللّٰه وشرعنا فی الحرب فالحمد واشکر اللّٰه
مائة الف مرة لقد کنا نحن الغالبین وما ذلک الا بعون اللّٰه وعنایته وامداد
روحانیة نبیّنا صلّی اللّٰه تعالے علیه وسلّم فما اعظم ممنونیتی مما ابرزه عساکری
فی هذه المحاربة من الغیرة والجسارة وما اکبر افتخاری واخص بالذکر ما ابدوه
من الحرکات الحسنة فی المحلات التی دخلوها مظفرین فقد استحسنها الناس
اجمعین وانی ممنونٌ مسعودٌ من ذلك ایضًا ۔ وقد امرت باعمال مدالیة
لتکون تذکارًا للمنفریات التی نلناها فی حرب الیونان هذه وانی اعطی
کل منکم واحدة هذه المدالیة تحت هذه العلم المزین بکلمة اللّٰه لقد یحق
استقامتکم وصداقتکم وشجاعتکم

عربی کا ترجمہ یہاں درج ہوتا ہی

ترجمہ۔ اے میرے بچو اور اے میرے عزیز بہادرو میرا مقصد امن قایم رکھنا اور خونریزی سے اجتناب کرنا تھا لیکن یونانیون نے ایک راہ ایسی چلی جو میرے اس ارادے کے مخالف تھی۔ کیونکہ اونھون نے ہمارے ملک پر حملہ کرنے کا قصد کیا اور وہ تمام عہد وپیمان جو ابتک قایم تھے توڑ ڈالے پس ہم کو بھی مجبوراً اپنے حقوق کی حمایت اور اپنے ملک کی حفاظت کرنی ضرور تہی۔ اور ہم نے بھی مقابلہ کیا۔ خدا ے پاک کی تائید اور ہمارے اوسپر اعتماد کرنے کی وجہ سے ہم کو بھی فتح ہوئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی شفاعت کی برکت سے ہمنے یونانیون کو کامل طور سے شکست دیدی۔

مین اپنی اس خوشی ومسرت کا اظہار نہین کرسکتا۔ جو مجھکو تمہاری اس شجاعت اور بہادری اور خصوصاً تمہاری اس نیک روش سے ہوئی ہے اس مین کی جس مین تم فاتح بنکر داخل ہوے تھے حاصل ہوئی ہی۔ تمہارے اس سلوک نے تمام دنیا کو متعجب اور متحیر کر دیا ہے اور مین اس سے نہایت مسرور ہون اور آیندہ بھی ہمیشہ اسکی یاد سے نہایت ہی شادان رہونگا بہت سے مخصوص تمغے ان فتحمندیون کی یادگار مین جو اس لڑائی مین حاصل ہوئے ہین بنائے گئے ہین اور مین تم مین سے ہر ایک کو ایک ایک تمغہ تمہاری استقامت اور بہادری اور امانت کی شہادت کے طور پر دیتا ہون۔"

اس اسپیچ کے پڑہے جانے کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اوٹھے جس مین خلیفۃ المعظم کی طول حیات کی دعا مانگی گئی اور ختم دعا کے بعد اعلیحضرت کے روبرو تمغے اور فی سپاہی دو دو پونڈ جیب خاص سے دئے گئے۔ انعامات تقسیم ہونے کے بعد پھر امیر المومنین کے لئے بصدق دلی دعا مانگی گئی۔ اور فوج سربستہ آداب بجالاتی ہوئی حضور انور کے سامنے سے گذر کر بارگون کو رخصت ہوگئے۔

یونان کے حمایتی

جنگ روم و یونان مین ۳۸۲۷- ۲- اطالین ۱۸۷ فرنچ ۶۷- اسٹرین ۱۱- روسی- سوئڈی ایک باشندۂ ناروے (برزوج) یونان کی حمایت مین والنٹیر بنکر آئے تھے اسکے علاوہ ممالک غیر سے یونانی قوم کے لوگ بتفصیل ذیل اپنی ملک کی مدد کو گئے-

قسطنطنیہ- رومیلیا- مجمع الجزائر اور تبرمس سے ۳۵۸۲- مشرقی رومیلیا سے ۱۲۰۰ صوبہ ایپارس سے ۱۴۱۵- امریکا سے ۸۵۷- اڈیسہ (جنوبی روس کا بندرگاہ) سے ۴۸۳- رومنیا سے ۱۳۷۳- کوہ قاف سے ۶۹۴- ملک فرانس سے ۱۲۱- آسٹریا سے ۱۳- انگلستان سے ۱۳۱- اٹلی سے ۲۵- جرمنی سے ۱۲- سوئیزرلینڈ سے ۴- بلجیم سے ۲- اور کلکتہ سے- پانچ-

شہنشاہ جرمن کا تار شکریہ

سپہ سالار ادھم پاشا کو شہنشاہ جرمن نے بذریعہ تار شکریہ ادا کیا کہ وقت جنگ نہایت استقلال اور جوانمردی سے نمایان بہادری کے جوہر دکھلائے اور فتح لاریسہ پر زمانہ انتظام مین نہایت اعلی درجہ کی کوشش فرماکر انصاف اور عدالت کا سکہ بٹھایا- اس حسن انتظام سے مابدولت نہایت خوش ہین اور تحسین و آفرین فرماتے ہین-

آبنائے ڈارڈنیلز کی قلعبندی

آبنائے مذکور کے قلعہ حمیدیہ پر نارڈن فلٹ اور دیگر ساخت کی قلعہ شکن توپین ۱۰- ۱۰ انچہ اور ۱۴- ۱۴ انچہ قطر کی نال رکھنے والی نصب کی گئی ہین- ۲۰- ستمبر کو ایک خاص کمیشن کے سامنے جس مین مشیر آصف پاشا اور سلطانی ممبر جنگی کمیشن اعلی وانسپکٹر قلعہ جات آبنائے جنرل منظر بے کمانڈر ڈارڈنیلز- عبدالرحمن پاشا- امیر البحر حسن رومی پاشا سپہ سالار افواج بحری اور کئی دیگر اعلی عہدہ دار شامل تھے آزمایش کی گئی- چاند ماری کا برج قلعہ حمیدیہ

کے بالمقابل قلعہ کلید البحر کی پہاڑی کے ڈھال پر تھا - تو بھی ایسے مشّاق نکلے کہ ایک گولہ بھی خطا نگیا - ۱۲ - کو اسی کمیشن کے روبرو قلعہ حمیدیہ کی نئی توپون کی آزمایش کی گئی - یہ کرپ قسم کی ہین اور ۸ - ۱۰ - و ۱۰/۱۴ - ۱۰ - انچہ قطر کی نال رکھتی ہین یعنی انمین اسقدر قطر کے گولے پڑتے ہین - پہلے ساکت و سکون اشیا پر اور پھر متحرک اشیا پر گولہ باری کی گئی - پچھلی قسم کی مشق ایک آہنی پرانے جہاز پر کی گئی - پہلے دو گولے خالی گئے اور پھر تیسرا ٹھیک زد پر بیٹھا اور جہاز غرق ہوگیا - ان آزمایشون سے پہلے حسن رومی پاشا اور جنرل مظہر پاشا نے خلیج میکا کے تمام کارآمد ناکون اور جزائر ٹینی ڈوس اور امبروس کے سواحل کا معاینہ کرکے آصف پاشا کی معرفت گورنمنٹ کو رپورٹ ارسال کی تھی - ان قلعون کے بعد قوم قلعہ - سید البحر - ارخانیہ اور ارطغرل کے قلعون کی توپون کی آزمایش ہوئی جہازونکی توپون کی مشق اکتوبر کے پہلے ہفتہ مین شروع ہوگئی -

وجوہ ناراضی شہنشاہ جرمن

شہنشاہ جرمن کی یونان سے ناراضی کے دو وجوہات بیان کئے جاتے ہین - ایک تو یہ کہ یونان نے جرمنی سے قرضہ لیکر واپس نہین دیا اور دینے کے راستے ہی پر نہین آتا اور دوسرا یہ مشہور ہے کہ شہنشاہ کی بہن نے جو ولیعہد یونان کی بیگم ہین انکی مرضی کے خلاف گریک چرچ کا مذہب اختیار کیا - لیکن اسکے سوا دو سبب اور بھی قایم کئے جاتے ہین - شہنشاہ کی سلطان المعظم کے ساتھ دوستی جس مین تزلزل نہین آسکتا اور انگریزی سلطنت کے ساتھ حسد جو کمی کی بجاے ترقی پکڑتا ہے - جرمنی اپنے دو پرانے اور ایک نئے دشمن یعنی روس - فرانس اور انگلستان کے مقابلہ مین ضرورت کے وقت صرف ٹرکی کی امداد پر اعتماد کرسکتا ہے اور وہ کبھی سلطان کا ساتھ نہین چھوڑ سکتا - تمام گزشتہ سالون مین پرنس بسمارک کے اس مقولے کو سچا دکھلانے کی عملی طور پر اعد نہایت سرگرمی سے کوشش کی

گئی ہی کہ ترک سپاہی اگر جرمنی افسرون سے تعلیم پائین اور وہ اونکے ہمراہ ہون تو تمام دنیا کو فتح کر لینے کو کافی ہین اور اب کچھ اس مقولہ کی صداقت بھی ظاہر ہوگئی۔

عثمانیہ بنک

عثمانیہ بنک نے (جو ایک عیسائی بنک ہی) میدان جنگ مین اپنے خرچ سے عثمانیہ مجروحین کے لئے جو فوجی ہسپتال قایم کیا تھا اوس کے کل مریض جو تعداد مین ۱۵۲ تھے اور پچاس مجروح لاریسہ کے دیگر فوجی ہسپتالون کے بنک کے خرچ سے بندر وولو سے جہاز رومایر سوار ہوکر ۱۱۔ جون کو قسطنطنیہ پہنچ گئے۔ ڈاکٹر لادو سے مہتمم شفاخانہ اسی دن (جو جمعہ تھا) لوازم عبودیت بجالانے کے لئے اپنے اسٹاف کو ہمراہ لے کر جلوس سلاملق کے موقعے پر راستہ مین صف بند کھڑے ہوے۔ نماز سے فارغ ہونے پر اعلیحضرت امیرالمومنین نے امین بے کی معرفت ڈاکٹر موصوف کو سلام کہلا بھیجا اور اونکی خدمات کا شکریہ ادا کیا۔ بنک نے ابتدا پچاس مجروحین کی تیمارداری کا ذمہ اوٹھاکر ۲۳۔ اپریل کو سٹاف وسامان قسطنطنیہ سے روانہ کیا۔ جو یکم کو لاریسہ پہنچ گیا اور جو ہسپتال ادنکے سپرد کیا گیا اوس مین فوراً کام شروع کر دیا گیا۔ اس ہسپتال مین مجروحین کی تعداد بتدریج اڑھائی سو تک پہونچ گئی اور بنک نے کوئی عذر نہ کیا۔ اسکے علاوہ بنک مذکور نے ایک سکنبر فوجی ہسپتال بھی قایم کیا جو ڈومو کوس اور فرسالا کی لڑائی مین بہت کارآمد ثابت ہوا۔ سکنبر ہسپتال کا یہ کام ہوتا ہے کہ عین لڑائی کے موقعے پر مجروحین کو گولیون اور گولون کی بوچھار مین اپنے ملازمون کی معرفت میدان جنگ سے اوٹھوا کر ہسپتال مین لائے اور وہان اونکے زخمون کی ابتدائی مرہم پٹی کرکے اونکو مستقل فوجی ہسپتال مین باقاعدہ معالجہ کے لئے بھیجد سئے۔

بنک کے فوجی ہسپتال مین بمقام لاریسہ کل ۵۶۶ مجروحین اور ۳۰۶ مریضون کا

علاج کیا گیا جس مین ۱۳ فوت ہوے - فرسالا کے سکٹیر ہسپتال نے ۲۸۲ مجروحین کا خیمون مین اور ۱۵۴۱ کا خیمون سے باہر معالجہ کیا - ڈومولوکوس کے میدان جنگ مین ۲۶۰ زخمی میدان جنگ سے اوٹھا کر اونکا معالجہ کیا - یعنی بنک کے ڈاکٹرون نے جملہ ۱۰۹۸ زخمی اور مریض سپاہیونکی تیمارداری کی - ہسپتال مین زخمیون کو حسب ذیل خوراک ملتی ہے - یومیہ ۷ بجے صبح دودھ - اور کوکو (شیرنارجیل) ۱۱ بجے دوپہر پلاؤ اور گوشت - ۶ بجے شام شوربا چاول - گوشت و ترکاری - زائد خوراک ہفتہ مین تین دفعہ (شیر برنج) حلوا ہر جمعہ کو - دو قسم کے لذیذ ترکی کھانے ہفتہ مین دو بار -

بازار یلدیز سرای قسطنطنیہ

ترکی زخمیون اور مقتولین کی بیواؤن اور یتیم بچون کی امداد کے لئے بموجب اشارت سلطانی قسطنطنیہ مین ایک وسیع عارضی مینا بازار قایم کیا گیا - اسی کا نام بازار یلدیز سرای ہے اسکی تعمیر کا کل خرچ سلطان المعظم نے اپنی جیب خاص سے عطا کیا -

یہ خوبصورت عمارت ۵۰۰ مربع میٹر بنائی گئی ہے اور قاعدہ مقرر کیا گیا کہ تماشائیون اور فروخت اشیا سے جو آمدنی ہوگی وہ ایتام دارالشہداے جنگ مین خرچ کیجاوے - علاوہ صرف تعمیر کے بہت سے تحایف اور نادر چیزین واسطے فروخت کے حضور سلطانی سے مرحمت کی گئین اور تمام ممالک محروسہ مین اسکی امداد کا جوش برق رفتار کے ساتھ پھیل گیا جس مین غازی مختار پاشا کی تحریک سے صوبہ مصر نے سب سے زیادہ سرگرمی سے حصہ لیا - چھ مہینے کے اندر اندر پچاس لاکھ پیاسٹر سے زیادہ نقد جمع ہوچکے تھے - اور اشیاے گران بہا و تحائف نادرہ اسکے علاوہ - جنکی تفصیل ایک پوری کتاب مین بھی نہین سما سکتی - لہذا بسبیل اختصار نمونے کے طور پر امداد کی

سے ۵ ایک فسم کا دانہ دار بیل -

چند نظیریں اس تاریخ میں درج کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو جاوے کہ سلطان روم کی خوشنودی کرنے والے اور اونکے نازبردار دنیا کے جلیل القدر اشخاص میں سے کون کون ہیں شہنشاہ روس و شہنشاہ جرمن نے تحائف گران بہا کے ساتھ ہمدردی کی۔ شہنشاہ آسٹریا نے کپڑے رکھنے کی الماری اور سنہری چوکھٹوں کی دو بیش بہا تصویریں اور دیگر تحائف عطا کئے۔ جو نہ صرف بیش قیمت بلکہ نادر الوجود بھی تھے۔

شاہ سرویا نے بازار ملیدیز سرلس کے واسطے دو ہزار چندہ دیا۔ خدیو مصر کی بیگم نے ایک نہایت عجیب اور بیش قیمت گلدستہ بازار ملیدیز سرلس کو پیش کیا۔ اس گلدستہ کے پھول ریشم کے اسقدر نفاست سے بنائے گئے تھے اور اسقدر نازک کہ کم از کم ایک منٹ تک غور سے دیکھنے کے بعد یہ خیال ہوتا ہی کہ گلدستہ مذکور مصنوعی ہے اصلی نہیں۔ اس گلدستہ کے گرد ایک نہایت خوبصورت زریں لیس لپٹی ہوئی تھی جو فن زرگری کے کمال کا اعلیٰ نمونہ تھا۔ ہر ایک جگہ اور پھول کی پنکھڑی پر ہیرے اور موتی اس صنعت سے نصب تھے کہ شبنم سحری کو شرمندہ کرتے تھے۔

شاہ مظفر الدین والی ایران نے ۴۰۰ پونڈ ملیدیز سرلس کو مرحمت فرمائے۔ شاہزادہ بلگریا نے بھی علی قدر حیثیت شرکت سے عزت حاصل کی۔ اس بازار کے منتظم کمیٹی کے ممتاز ممبر سلیم آفندی اور سعادت لو ذوالکفل پاشا اور پریزیڈنٹ رفیق بیگ مددگار وزیر خارجیہ اور ابراہیم بے مددگار وزیر داخلیہ تھے۔ ان ارکین کے دو حصے کئے گئے تھے۔ ایک ارکین عسکریہ دوسرے ارکین ملکیہ۔ صبح کے سات بجے سے دس بجے تک اور شام کے چار بجے سے دس بجے تک کا وقت اجلاس مجالس انتظامیہ کے لئے مقرر کیا گیا۔

دیگر ارکین سلطنت سینہ و باشندگان یورپین روم و ایشیائے روم۔ عراق عرب۔ و عراق عجم۔ مملکت شام و صوبہ فلسطین و صوبجات حجاز و یمن و عمائین۔ صوبہ مصر اور

طرابلس الغرب وغیرہ نے جس گرمجوشی سے اس بازار کی اعانت مین زرکثیر صرف کیا اوسکی تفصیل اس کتاب مین اسم وار درج کرنا ہمارے قابو سے باہر ہے۔

سلطان المعظم کے حکم سے مشتریان وچندہ دہندگان کے لئے تین قسم کے تمغے تیار کیے گئے ان مین سے ایک چندہ دہندہ فرمانرواؤن اور شاہزادگان کے لئے تہا اوسکا قطر آٹھ سینٹی میٹر (۳ ۱/۴ انچ) تہا دوسرا تمغہ جسکا قطر دو سینٹی میٹر تہا ہر ایک چندہ دہندہ کو اور تیسری قسم جسکا قطر ۱/۲ ۲ سینٹی میٹر (ایک انچ ہے) ہر ایک مشتری کو جو بازار سے کوئی چیز خرید کر لایا ملا۔

ان تمغون کے ایک طرف پہولون کی بیل اور اوسکے دور مین الفاظ "نشان انسانیت وشفقت" اور دوسری طرف بازار کی مہر کندہ تھی۔

ڈیوک آف اسپارٹا کا استقبال

ایک نامہ نگار جو ڈیوک آف اسپارٹا کے اسٹاف مین تہا لکھتا ہے کہ "جب ڈیوک موصوف اتھنز مین پہونچے وہان کے امراء واعیان ونکا برقوم نے بجائے خیرمقدم وتعریف وتوصیف کے لعن طعن کرنا شروع کردیا۔ اسپر شاہزادہ موصوف کو غصہ آیا اور چاہا کہ تمنچہ سے اپنا کام تمام کرے مگر دوسرے افسرون نے تمنچہ ہاتھ سے چہین لیا اور فہمائش کی بعدہٗ شہزادہ کے قریب سے آلات حرب اوٹہالے گئے اور شاہ یونان نے حکم دیا کہ جتنے والنٹیر مختلف مقامات کے میدان جنگ مین آلات حرب سے آراستہ کیے گئے تھے اُن سب سے ہتھیار لیکر سرکاری سلحخانہ مین داخل کردے جاوین

زار روس کا شکریہ بحضور سلطان المعظم

ترکی سپہ سالارون کے عموماً یونانی سپاہیون کی تیمارداری اور آرام دہی مین معروف

ہونے اور اونکے معالجہ اور دلدہی کرنے پر زار روس اور زارینہ نے حضرت سلطان المعظم کا بذریعہ تار برقی شکریہ ادا کیا۔

کمسن والنٹیرون کی بہادری

بقول ایک نامہ نگار کے ایک بہت بڑی تعداد والنٹیرون کی جنگ مین شریک ہونے کے واسطے آئی تھی جسمین البانیا والون کی تعداد زیادہ تھی۔ انمین نوعمر لڑکے بھی تھے مین ایک لڑکے سے ملا۔ جسکی عمر صرف گیارہ سال کی تھی اسکے باپ اور بھائی اس سے پہلے شریک جنگ ہو چکے تھے مگر وہ نہین جانتا تھا کہ وہ کہان ہین۔ یہ لڑکا ایک ہنری مارٹینی بندوق مستعار لیکر کارتوسون کی پیٹی گلے مین ڈالکر جنگ کے واسطے تیار ہوگیا۔ اور ایک سوکھی روٹی کمر سے باندھ کر میدان جنگ کو چلا گیا۔ یہ مقام موبقدونیا مین قصبہ اسالب مین واقع تہا۔ بھوک اور پیاس کی تکالیف اوٹھاکر فارسالا کی فوج مین شریک ہوا اور فارسالا کی چڑہائی مین سب سے پہلے حملہ آور رہا۔

ایک مادر پور مین جو ترکی علاقہ مین متعین تہا اور جس نے اسکے قبل سکرٹری کا کام بکارسٹ مین انجام دیا تہا اور پہلے سکرٹری واشنگٹن مقرر ہوا تہا۔ چاہتا تہا کہ اپنے مقام پر واپس جائے۔ اس لئے ایک ہفتہ کی رخصت لی اور اپنا لباس پہنے ہوے سلونیکا کو چلا گیا جب سلونیکا مین آیا وہان گورنر سے والنٹیرون مین داخل ہونے کی کوشش کی مگر اوس مین وہ ناکامیاب رہا اسوجہ سے فی الفور سمندر کے راستے سے ایک انگریزی جہاز مین سوار ہوکر وولو پر اوتر پڑا۔ وہان سے بمشکل تمام فارسالا پہونچا۔ یہان آکر فیلڈ مارشل ادہم پاشا سے ملاقات کی درخواست کی۔ ادہم پاشا نے برخلاف اوسکی امید کے بہت خوشی کے ساتھ اس سے ملاقات کی اور بلیدیر کو بطلب ہدایت مناسب تار دیا۔ جواب ملا کہ افسری کا کام اوسکو دیا جائے جو حسین پاشا کے ماتحت رجمنٹ طرابزون مین

جو حمیدی پاشا کے ڈویزن سے تھے ایجوٹنٹ کپتان مقرر ہوا۔ یہان سے وہ رجمنٹ کے ساتھ روانہ ہوا اور دوسرے روز پہلا شخص تھا جو بمقام فارسالا یونانیون پہ حملآوری مین زخمی ہوا۔

اس امر کا ثبوت کہ اہل تشیعہ ایران اور ترکان رُوم مین کسقدر موانست قلبی اور خلوص دلی پیدا ہوگئی ہی اور یہ کہ محض یونانیونکی ہزیمت باعث مسرت اہل اسلام نہین

فتح یونان سے عالی ظرف اہل اسلام عالم کو فخر کا مقام نہین اس لئے کہ ترکون کا جاہ وجلال اپنے دشمن کے مرتبہ سے کہین بالاتر تھا اور یونانی ہرگز ہرگز اپنے قدیم حکمران نسل کے مقابلے مین صحیح المخاطب نہ تھے۔ اور نہ اہل اسلام کو اسی ایک بنا پر کسی قسم کی خوشی حاصل ہوئی ہے کہ یونانیون پر ترکون نے فتح پائی نہین! مگر مسرت اس لحاظ سے ہے کہ جو بیچپیدگیان قبل از جنگ سلطان کو ایک سے زیادہ بادشاہون کے مقابلے مین پڑی ہوئی تھین اور جن رکیک بنیادون پر ترک اپنی موروثی تخت حکمرانی پر چندروز کے مہمان متصور ہوتے تھے وہ تحقیر آمیز بدگمانیان اس جنگ سے جاتی رہین۔ اور ترکون کی معمولی اظہار شجاعت اور با سروسامانی نے اُس خوفناک گلتھی کو جو رشتہ حیات سلطنت ترکی مین بعد از جنگ روم و روس پڑگئی تھی سلجھا دیا۔ جو مسلمان محض اس خبر سے خوش ہوتا ہو کہ ترکون نے یونانیون کو شکست دی وہ اپنی لاعلمی سے دوسری قومون کی نظر مین اور نیز اپنے کانشنس کے مقابلے مین حقارت کی بات کرتا ہی کیا معنی کہ شیر کا بکری کو پھاڑ کھانا اُس کے لئے کوئی فخر و مباہات کی جگہ نہین اور

اسی لیے صرف ضعیف دشمن کی شکست پر نشہ جوش کرنا ہماری نظر میں اس سے زیادہ وقعت
نہیں رکھتا جیسا کہ بعض ترس ایک بوڑھے مین دس یا پتھر توڑ ڈالنے یا کچھ پانی میں بیک ضرب تیر سوراخ
کردینے اور موریہ کو ہلاک کر ڈالنے میں فخر کیا ہو خواہ ملک مفتوحہ کو خالی کر دینا پڑے یا نہ پڑے
پھر خوشی کس بات کی ہو؟ اُن امور کی جو نتیجہ فتح سے مرتب ہوئے ہیں یعنی سلطانی قوت کا ازسرِ نو
اظہار ہونا جو جہانگیری اور جہانداری کے حق میں سب سے اہم حکمت عملی ہے۔ مخالفین کے حوصلے پست
ہو جانا جو کئی سال سے سلطنت سنیہ کے حدود پر حملے کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ چند سلاطین کا اپنے
فائدہ کی خاطر دل و جان سے طرفدار ہونا اور گو مخفی رہ کر کھلا اظہار موافقت کرنا۔ سلطنت کے مسلمانوں کا
خصوصاً اور دیگر اربابِ اسلام کا عموماً خوابِ خرگوش سے بیدار ہونا اور یہ سمجھ لینا کہ دنیا میں ہم محض بیکار
کیڑے نہیں ہیں بلکہ مقتضائے قدرت یہ ہے کہ مثل اور عروج یافتہ قوموں کے مسلمان بھی اپنے امور
دینی و دنیوی کی اصلاح پر لانے کا مساوی حق رکھتے ہیں۔ ترکوں کا دشمن کے خونخوار مقابلہ میں عالی
ہمتی کا اظہار کرنا جو ایک سبق ہو گیا ہے جس نے ہر مسلمان ذی شعور کو عالی حوصلہ عالی ہمت و عالی ظرف
بنا دینے میں الہام ربانی کا کام دیا ہے۔ ترکی سپاہیوں کا اپنے حکام اور افسروں کی بے انتہا فرمانبرداری
کرنا جس نے ثابت کر دیا کہ محکوم کو اپنے حاکم اور ماتحت کو اپنے افسر کی اطاعت رکھنی اور جانبازی
سے کرتے رہنا ہی فتح و ظفر کی صرف ایک کنجی ہے اور یونانی سپاہیوں کی نافرمانی اور خود رائی نے
سکھا دیا کہ یہی ہر ایک قوم کے لئے بربادی اور تباہی کا وسیلہ ہے۔ ترکی افسروں اور کمانڈروں کا اطاعت
سلطانی سے باہر ہونا اور حب وطنی میں مستغرق رہنا ان مرتبہ اس بات کو ثابت کر دیا کہ اب وہ وجوہ
اور باعث باقی نہیں ہیں جنکی وجہ سے جنگ سابق روس میں دشمن کو کامیابی کا موقع مل گیا۔ اعلیٰ حضرت سلطانی
کا جدید ترین اسلحہ و آلات حرب سے مسلح ہونا جیسی زمانہ قیام سلطنت کا ماہر۔ [illegible]
سے مہیا کر دینے پر قادر ہونا جو جنگ کا ایک لازمی جزو ہے۔ [illegible]
سرحد پر ڈال دینا جس کا روائی پر سب سلطنتوں کی نظر پڑ گئی [illegible] جنگ میں [illegible]

مختلف الاقوام سلطنت میں کسی جگہ غدر کا نہونا سب سے زیادہ تعجب خیز امر ہے۔ تمام فرقہ ہاے اہل اسلام کا اس فرقہ کے ساتھ متفق و یکدل ہونا اور اپنے فریقی تعصب اور بدگمانیونکا درگذر ڈالنا جو ہمیشہ باہمی بدمزگی اور خانہ جنگیونکا سبب ہا ہے اور سب سے بڑھکر خوشی یہ کہ اسلام کے دو قومی بازوؤن یعنی اہل سنت والجماعت و اہل تشیعہ ایران کا باہمی بغض و تعصب دور ہوکر تکمیل ہو جانا ایسی خوشی ہے جسکا لطف حد سے بڑھکر زبان قلم تک نہیں پہونچ سکتا چنانچہ عالی جناب میرزا محمد تقی خان کمال الدین سنجر طہرانی دام فیضہ نے جو قصائد امیر المومنین کی مدح میں تصنیف فرمائے ہیں وہ کافی شہادت ہیں اس امر کی کہ سلطان ابن السلطان عبد الحمید خان غازی سے ملک الشعراے ایران کو کسقدر محبت و الفت ہے اور جب ایسے بزرگ اور نامی شاعر یگانۂ زمانہ کی یہ حالت ہے تو ایران کے خواص و عوام کو کس درجہ ترکون اور اونکے شہنشاہ اعظم سے عقیدت ہوگی اور دیگر بلاد شرقی و ممالک غربی میں اس محبت کا کہانتک اثر پہونچا ہوگا چنانچہ ایک قصیدہ میں وہ اسطرح ارقام فرماتے ہیں۔

در جہان فر مسلمانی و کار مسلمین	گرچہ بالا بود از تیغ تو بالاتر گرفت
شیعہ و سنی بہم از معدلت پیراے تو	بس عجب آمیزشی چون شیر با شکر گرفت
آن بدین فرمان و این با تو شود از جان نثار	قوم از تو طرز سلمان شیوۂ بوذر گرفت
عالیا حصن حصین صلح را بکشا بہ تیغ	ہمچو خیبر کو بشمشیر دو دم حیدر گرفت

اسی شاعر بہبتیان نے دوسرے قصیدہ مبارکباد میں سلطان کے دیگر القاب کے ساتھ الفاظ امیر المسلمین کو بخط جلی لکھا ہے۔

عمر شنیدہ کہ و فتح یونان کردہ با حشمت	امیر المسلمین قوم شاہنشاہ جم چاکر
معظم حضرت سلطان غزی اجلال عثمانی	کہ باشد از دم تیغش رواج دین پیغمبر
دلاور ارسلان عبد الحمید عادل غازی	کہ در سوز و فا با زند تیغش بر عدو اخگر
شہے کز صدق صدیق است فاروق است در سطوت	بود عثمان بہ علم و حیا بعدل حیدر

ولاو بحو عمار است مقداد است در تقوی | مسلمان ہم و سلمان ہست وا یا ذر چون بوذر
شہی کو خلیفہ اسلام را باشد نکو مرکز | سنی کو قطب ایمان ہست نیکو محور
شہنشاہی کہ مارا سور خواہد فوج جرارش | تواند آتش افشاند بفرق خصم چون اژدر
شہنشاہی کہ یک کند آور ترک سپاہ وی | تواند انگ تسخیر جہلہ گرد ستا سر
غرض آن مرد والاقدر ای دین احمد مرسل | نمودہ فتح یونان با ہزاران مجد و کر و فر

پھر اسی قصیدے کے مطلع ثانی میں ارقام فرماتے ہیں۔ جس سے خلافت تسلیم کرلینا ظاہر ہوتا ہے

خلافت دستگاہا دادخواہا آسمان جاہا | جہانی روی فتح و نصرتک گوشش زینت و زیور
سنک دست زرافشانک حبیب مسلم و مومن | سنک تیغ سرافشانک عدوی ملحد و کافر
افندم پادشاہم سیدم دولتلو سلطانم | خدا جاہ و جلالک ایلسون ہر لحظہ افزونتر
لوای ہمتک اورمش سن الحق بام گردونہ | سنک صمصام قہرک خصم کافردن آلور کیفر
بداندیش تو و بدخواہ جانت را بود دائم | یکی را درد در بالین یکی را مرگ در بستر

امیر نجد

ملک نجد کے امیر اعظم محمد بن عبد اللہ بن الرشید جو جزیرۂ عرب کے ایک بڑے حصے کے مالک ہیں اور صاحب سریر و علم ہیں اور جنہوں نے اظہار عقیدت کی غرض سے آغاز جنگ کے وقت کئی لاکھ مسلح بدوؤں کی فوج لیکر محاربہ میں درخواست شرکت کی تھی کسقدر گہری محبت اور سچی عقیدت اعلیٰ حضرت سے رکھتے ہیں۔ ذیل کے چند اشعار سے ظاہر ہوتی ہے جو اُس مبارکبادی قصیدے میں سے بطور "مشتے نمونہ از خروارے" منتخب کئے ہیں جو امیر ممدوح نے خود تصنیف کرکے مابین ہمایون میں ارسال فرمایا تھا۔

فیا کعبۃ الآمال یا ہیبۃ الاعدار | فانک لا تسمع بنا قول کاذب
(یعنی اے کعبہ امید ہا۔ اے ہیبت اعداء) | (مہربانی کرکے ہمارے متعلق کسی جھوٹے کی بات نہ سنیں)
اذا کنت یا فخر الخلافۃ راضیا | فلسنا نبالی عن محب و غاضب
(اے فخر خلافت اگر تو ہم سے راضی ہو) | (تو ہم کو کسی دوست یا دشمن کی پرواہ نہیں)

وان کنت سلما فالحروب غنیمتہ + ولو اخرست نیرانها کل جانب

(اور اگر تیری طرف سے صلح وصفائی رہی تو باقی تمام لڑائیاں تیرے لئے غنیمت ہیں، خواہ ان کے شعلے ہر طرف سے بلند ہوتے ہوں)

قطعات تاریخ فتح یونان

اس فتح پر تمام شعرائے اپنے اپنے حال خیالات کے بموجب بیشمار قطعات و نیز مادہ ہائے تاریخی تصنیف فرماکر شائع کئے لیکن بضرورت اختصار چند تاریخی مادے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں تاکہ کار آمد ہوں

(۱) سب سے زیادہ دلچسپ مادہ تاریخ الدین مظفر ہے یعنی شاہ مظفر الدین بادشاہ کے نام نامی میں تاریخ فتح بلاکم وکاست موجود ہے جو شاہ موصوف کے تحائف کے جواب میں ایک زیرک ترکی شاعر نے دریافت کیا تھا۔

(۲) ہندوستان مسلمانان ہمہ از صدق دل خواہان + وداد ملکہ و سلطان خلوص ترک و برطانی

سعادت ہر دو را افزون الٰہی اعدا شان زبون گردد + مودت باد روزافزون زبس فرخندہ خاقانی

سر یونان زدہ گفتہ زروی جہد تاریخش + سر دشمن ادھم پاشا مظفر شد بہ یونانی

(۳) از جناب سید امیر اللہ صاحب امیر دکن

فتح روم و ہزیمت یونان + جمع کن ہر دو یک فزود دران

(۴) ایکے از ادیب حلوان) انتصر الترک و انکسر الیونانی (۱۸۹۷ء)

(۵) از جناب منشی عبد الغفور صاحب سرینگری

سر زدہ زا عدای دین داد این بشارت ہاتفے + لشکر اسلام شد در ملک یونان فتحیاب ۱۸۹۷

(۶) از جناب عبد الرحمن صاحب خطیب والمنیاری

چو شد فتح یونان سالش خطیب + بگفتا زہے نصرت شاہ روم

تمت

جدید مختصر فہرست کارخانہ اے۔ ایم۔ زمان برادرس مرادآباد

جامع العلوم والفنون یعنی اردو انسائیکلوپیڈیا موسوم بہ "عقل کل" مؤلفہ ماسٹر محمد جلال الدین صاحب مرادآبادی

شگوفہ صنعت (پہلی جلد) جسکی ۲۲ فصلیں ۵۰۴ مختلف صحیح و مجرب سہل الوصول صنعتیں درج ہیں۔ سمجھانے اور تعریف کرنے کیلئے فہرست مضامین کافی ہو جملہ معدنیات سونا چاندی لوہا سیسہ پارہ وغیرہ اور تانبا پلاٹینم اور بجلی وغیرہ اور انکے مرکبات اور متعلقات۔ ہر ایک کا تفصیلی بیان ملمع کاری یعنی گلٹ۔ سلیوشن تیار۔ تیزاب۔ روغن سازی۔ رنگسازی۔ رنگریزی۔ رنگھائی تصاویر۔ ہر قسم کی روشنائی۔ سیمنٹ۔ صابون۔ آتشبازی۔ بارود۔ لاکھ رنگین۔ آئینہ پر قلعی۔ دیا سلائی اور پنسل بنانا۔ عطریات اور خوشبودار روغن نکالنا۔ جواہرات اور قیمتی چیزوں کی شناخت مسی منجن۔ غازہ خضاب وغیرہ۔ تمباکو۔ برف جمانا۔ دہی جمانا۔ لیمونیڈ۔ سوڈا واٹر۔ تیزاب لیموں۔ ادویات خشک اور تر کے جوہر۔ شربت۔ مشک اور ست نکالنا۔ چائے اور قہوہ کی خاصیت اور فوائد۔ قیمتی چیزوں کی حفاظت۔ زہر اور زہردار کیڑوں کا علاج۔ اور شناخت۔ دیگر متفرقات عجیب و غریب صنعتیں قیمت مع محصول ۶ر

غنچۂ حرفت (دوسری جلد) یہ بے نظیر کتاب شگوفہ سے بھی زیادہ قابل قدر ہے اس میں گھڑی سازی کا خوب مفصل مع تصویر بیان ہے جس سے گھڑی کو درست کر لینا آسان ہو سکتا ہے۔ یعنی کھولنا۔ بند کرنا۔ کمانی چڑھانا۔ عیب معلوم کرنا۔ ٹوٹے ہوئے پرزے درست کرنا۔ چول بنانا۔ صاف کرنا۔ تیل دینا وغیرہ اور تمام پرزوں کے نام اور انکی تعریف۔ اسکے بعد چمڑا اور چرمی کاغذ بنانا۔ مٹی اور چینی کے برتن۔ چینی روغن۔ شیشہ بنانا۔ ڈھالنا۔ گلادینا۔ جلادینا۔ بوتل اور مصنوعی جواہرات بنانا۔ نگینہ تراشنا۔ عینکیں اور انکا استعمال۔ آلات علمی کے لئے آئینہ بنانا۔ سنگ تراشی۔ قلم کی زبانیں۔ سوئیاں۔ اینگریونگ یعنی نقاشی۔ چھوٹی بڑی تصویر کھینچنا۔ پرنٹنگ یعنی فن طبع۔ لوہے یا ٹائپ کا چھاپہ خانہ۔ ٹائپ بنانا۔ روشنائی اور چھپائی کی ترکیب۔ تانبے کا چھاپہ۔ پتھر کا چھاپہ۔ رنگین تصاویر چھاپنا۔ آلات طبع۔ دنیا کی عجیب و غریب گھڑیاں۔ علمی تماشے قیمت مع محصول ۶ر

گلدستۂ حرفت (تیسری جلد) یہ نایاب کتاب پونے تین سو صنعتوں کا مجموعہ ہے۔ سمور اور سموری کپڑا بنانا۔ اون اور اسکی تیاری۔ کپڑا بننا۔ اون رنگنا۔ ریشم اور اسکا رنگنا۔ ریشمی کپڑا۔ داغ چھڑانا۔ دھونا۔ ریشمی بیل صاف کرنا۔ چربی۔ موم۔ تیل۔ اسپرٹ۔ تھیل مچھلی۔ موم صاف کرنا۔ سینگ۔ ہڈی۔ ہاتھی دانت۔ پرندوں کے پر۔ انڈے۔ مشک کستوری وغیرہ۔ [illegible] جادو روشنائیاں۔ شیشے پر لکھنے کی روشنائی اور سب سے زیادہ پوشیدہ چیز ربڑ کی مہر بنانے کا قاعدہ۔ وسامان مع تصاویر۔ ٹھپے۔ ٹائپ۔ پریس۔ مصالحہ وغیرہ۔ سانچہ اور مہر بنانا۔ ربڑ کا مکمل بیان۔ الاسٹک کپڑا بننا۔ گٹا پرچہ اور اسکے فوائد۔ جادو کی لالٹین اور اسکے تماشے دکھلانے کا طریق۔ کارخانہ سوڈا واٹر اور اسکے جملہ متعلقات۔ فرف کی کل۔ سنگ طبع کا مصالحہ۔ رنگ چڑھانا۔ فاسفورس نکالنا۔ سریش۔ سریش ماہی۔ جلاٹین۔ جوڑنے کے مصالحے روپیہ پیسہ اکر نکے نسخے جادو کا قلم۔ منجن۔ عطر انگریزی۔ موم روغن۔ علمی تماشے۔ قیمت مع محصول ۶ر

گلزار صنعت (چوتھی جلد) تقریباً دو سو صنعتیں۔ تجارتی اشیائے نباتاتی۔ اور انکی ماہیت۔ عام فوائد۔ گندم۔ جو۔ غیرہ۔ طریق کاشت تخم ریزی تیار کرنا۔ کھاد۔ الات کاشتکاری۔ آبپاشی۔ جو۔ دھان۔ باجرہ۔ جوار۔ مٹر۔ نخود۔ ارہر۔ گنے کا رس۔ آلو۔ ارادت۔ نشاستہ۔ ناریل۔ میوہ۔ ساگو دانہ۔ آلو۔ مصالحہ دار درخت۔ دارچینی۔ جائفل۔ جاوتری۔ لونگ۔ سیاہ مرچ۔ سرخ مرچ۔ ادرک۔ سونٹھ۔ الائچی خورد و کلاں۔ ہلدی۔ دھنیا۔ اجوائن۔ زیرہ۔ پودینہ۔ سونف۔ رائی۔ پیاز۔ لہسن۔ متفرق۔ روئی کا درخت۔ کتھا بنانا۔ چھالی کا درخت وغیرہ۔ گھاس کی رسی حاصل کرنا وغیرہ۔ کوک۔ کوئلہ۔ کاربانک ایسڈ۔ کاغذ سازی بذریعہ مشین مختلف رنگ دینا۔ کاغذ کے پیمانے۔ ملکی کاغذ

طرز حکومت ربع مسکون - کافور کی ساخت - گیہون کی فصل - عجائبات آسٹریلیا - ہندوستان پہلے سے زیادہ متمول ہی - دنیا بھر مین گیہون کی کاشت کی مقدار رقبہ - قاعدہ شرح اموات ممالک یورپ - موت و حیات کا تخمینہ - انگریزی عورتون کے اشغال - عمدہ دار سلطنت ٹرکی - صدہا عجیب و غریب معلومات - قیمت ۶ر

جنگ اجنادین

مولفہ ماسٹر محمد جلال الدین صاحب - جسمین حضرت صدیق اکبر کے جنگی احکام - لشکر اسلام کی ترتیب انکی اول مرتبہ غیر ملکون پر چڑہائی - ہرقل سے لڑائی - حضرت خالدؓ کے کارنامے - انکی غیر متزلزل ارادون اور بے مثل دلیری اور قومی ہمدردی کی مثالین - دمشق کی فتح - قیمت ۶ر

ناول کشمکش

مترجمہ ماسٹر صاحب ممدوح) ۲۴۰ صفحہ واللہ یہ پھڑکتا ہوا ناول ہے جسکو جتنی مرتبہ پڑھئے اوسیقدر لطف اوٹھایئے - پارک کا دلچسپ سین - دلچسپ نظارہ - ہمجولیون کے سیر سپاٹے - تحریک عشق - جذبات الفت کی پھڑکتی ہوئی تصویر - عشق ست و ہزار بدگمانی کا سچا فوٹو - یکایک احباب مین شکوک کا پیدا ہوجانا - دلچسپ سخت مضحکہ انگیز مشکلات مین مبتلا رہنا بمشکل معاملات کا رو باصلاح ہونا - غرض اس چھوٹے اور تازہ ترین ناول کا لطف پڑھنے اور سننے سے تعلق رکھتا ہے عبارت مقفی ہے - نتیجہ اسکا بدگمانی سے باز رکھنا ہی - قیمت ۴ار

دلخراش

یونان کے مشہور حکیم فیلسوف کی سب سے زیادہ پُر درد مگر دلچسپ مقبول عام کی تصنیف کا ترجمہ جسمین ایک یونان کے شاہی خاندان کا اتفاقات زمانہ سے قتل و غارت ہونا - عبرتناک واقعات - بادشاہ وقت کا ظلم و ستم - سلطنت پر دو حقیقی بھائیونکا بالاتفاق حکومت کرنا بالاخر لڑکر مرجانا - ایک غیر حقدار کا تخت غصب کرلینا - اور مقتول بھائیون مین سے ایک کی لاش کو بے پردہ برہنہ میدان مین پھکوا دینا - دلیر شاہزادی کا جو مقتولون کی بہن تھی سخت پیچ و تاب کھانا - بنا بر خاندانی عزت برقرار رکھنے کے شاہی حکم سے سرتابی کرنا - بادشاہ کا اسکو ایک غار مین زندہ درگور کرادینا - شاہزادہ ولیعہد کا جو شاہزادی پر عاشق تھا غار مین جاکر جان دینا - اسکی ماں کا خبر پاکر پھانسی لگالینا - رعایا کا بیزار ہوکر شاہ کو نظرون سے گرادینا - نہایت پُر درد اور موثر قصہ ہی - قیمت صرف ۶ر

شیطنت

ایک اطالین مصور کی دلچسپ سرگزشت - جو لوگ بھوت پریت اور عالم جنات کے قائل نہین ضرور اسے پڑھ کر لطف اوٹھائین قیمت صرف ۲ر

شرارت

شرارت حصہ ۱ و ۲ - اس دلچسپ کتاب مین جو بطور ناول لکھی گئی ہے - لینڈن کے چالاک لوگون کی وہ عبرت انگیز شرارتین پڑہنے مین آئی ہین جنکو پڑھکر رہ گئے لکھے ہوئے مین قیمت ہر حصہ ۶ر

نعمت غیر مترقبہ

یعنی فالنامہ حضرت سیدی محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ جس مین ہر سوال کا جواب آیات قرآنی سے نکلتا ہے مع استخراج قرعہ قیمت صرف ۴ر

آئینہ عالم

اس کتاب مین ۱۶ رنگین نقشے تمام دنیا اور اوسکے حصون کے درج ہین نام اردو مین لکھے گئے ہین - نقشہ کرہ زمین - یورپ - جنوبی و وسطی یورپ - جزائر برطانیہ - ایشیا - چین و جاپان - فارس و افغانستان - ہندوستان - پنجاب و کشمیر و راجپوتانہ - ممالک مغربی و شمالی - بنگال و آسام - جنوبی ہند - افریقیہ شمالی امریکہ - آسٹریلیا - جنوبی امریکہ - قیمت معہ محصول ۴ر

المشتہر - اے ایم زمان برادرس مرادآباد

نامہ نگار ڈیلی نیوز ہمراہ عساکر عثمانیہ

ایضاً ہمراہ افواج یونان

نامہ نگار اسٹینڈرڈ لنڈن

المؤید مصری

جملہ حقوق تالیف محفوظ ہیں کوئی صاحب طبع نفرمائیں

صبح ترکی

مسٹر فرینکلن بوئین

نامہ نگار ٹائمز متعینہ ایتھنز

ایضاً رپورٹر ہمراہ ترکی لشکر

نامہ نگار ٹائمز متعینہ [illegible]

ایضاً رپورٹر ہمراہ یونانی لشکر

جن نامہ نگاروں کی مطبوعہ تحریروں کے حوالے سے تاریخ کی تالیف ہوئی [illegible]